UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224490

UNIVERSAL
LIBRARY

قیل العلوم علم الایمان وعلم الابدان

الحمد للہ کہ کتاب مخزن فوائد بہیہ جامع فرائد طبیہ حاوی مطالب نفیسہ

اعنی

# انجوہر النفیس

فی شرح

# ارجوزۃ الشیخ الرئیس

مولفہ

طبیب لبیب متفرد حکیم ابو عبد العزیز محمد ثنالوی مقیم لاہور بعد اخذ حق تالیف

در مطبع نامی منشی نول کشور بحلیہ طبع مزین گردید

اعلان - حق تالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العظیم والصلوٰۃ علی نبیہ الکریم

تمام تعریفین اسی خداوند یگانہ و تنہا کو زیبا ہین جسنے اپنے قانون قدرت کو حکمت بالغہ کے دقائق سے مزین فرمایا اور بدایع مصنوعات خفیہ کے اظہار کے لیے ہر چیز کو وجود بخشا تمام عالم کے کائنات اور موجودات کو پانی سے زندہ اور تر و تازہ کیا اور انسان بلکہ سب کے اجزا کو باہم مربوط اور احسن طور پر مرتب کیا اسکی ترکیب مین نہایت عمدہ ترتیب سے ارواح اور قوی مین رابطہ ڈالا اسکی پیدایش کو اس خاص ہیئت مین موجب تذکرہ اور تدبیر ارباب بصارت کا ٹھہرایا اسکے مزاجون کو بہت سے متفرق اقسام پر مختلف بنایا اسکے حواس اور ارواح کو گوناگون آفات سے محفوظ رکھا اسکی فطرت مین بھلے برے اور نفع نقصان معلوم کرنے کا سلیقہ رکھا اسکو عمدہ اور ناقص میٹھی اور کڑوی اشیا کے پہچاننے کا ذوق سلیم عطا فرمایا اور نیز واسطے حصول ہر قسم کی اغراض اور مطالب کے تمام امور

حصہ اوّل

خصوصاً اسباب ضروریہ کا مادہ دیا اور بسبب توافق اغراض اور غالب اسباب کے نفسوں کی حرکات کو مسکن فرمایا اور انکو حصول علم کے بارہ مین بذریعہ دماغ اور عقل کے نتائج اسباب کی طرف ودیعت کیا یہ سبھی اس غالب علم اور حکمت والے نفع اور نقصان کے مالک نے اندازہ مقرر اور مقدر فرمادیا ہی مین اسکی نہایت تعریف اور حمد کرتا ہون اُس بندہ اور غلام کی طرح جو اپنے حصول مطالب اور غرض کی طرف راغب ہوتا ہی مین اُسکا بہت بہت شکر بجالاتا ہون جو اپنے طالب اور خواہان کے لیے زیادہ احسانات کا کفیل ہوتا ہی مین گواہی دیتا ہون کہ بجز اُسکے کوئی عبادت کے لائق نہین ہی وہ یکتا اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک ہمجنس نہین ہی رنج اور راحت پہنچانا اُسی کے اختیار مین ہی وہی بیماری لاتا ہی وہی دوا پیدا کرتا ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے بھیجے ہوئے اور خاص بندے ہین جنھون نے عبادت کے بجالانے مین تکالیف جسمانی کی رعایت بھی ملحوظ رکھی ہی اور دین و دنیا کے جمیع امور مین قواعد طبی کو مضبوط طور بخشی ہی خداوند تعالی کی رحمت اور درود انپر اور انکی اولاد اور دوستون اور اصحاب پر بھی جبتک ہم صحت اور سلامتی کے ساتھ دنیا مین قائم رہین اور جبتک دارین مین ہماری مراد مین اور مقاصد پوری اور برآمد ہوتے رہین

بعد ازین یہ بندہ حقیر ابو عبد العزیز محمد بٹالوی گزارش کرتا ہی کہ جبکہ اس نفیس علم کے متفرق اصولون کو اس شیخ رئیس فرید الدہر وحید العصر نے جمع کیا اور اسکے پیچیدہ اور باریک مسائل کو سلک تحریر مین لاکر عمدہ نظم سے ترتیب دیا یعنے علامۂ زمان اور کامل انام بوعلی بن سینا جسنے اس علم مین بہت سی کتابین تصنیف

وتالیف کین جنکے اصول اور مبانی کی مضبوطی اور محکمی مین کسی طرح کا اشتباہ نہین
ہی اور نہ انکے مدلولات اور معانی کے سمجھنے مین کسی کو کلام یا اعتراض کی گنجایش
ہی اور معاملات فروع واصول مین اسکی دانائی اور عقلمندی پر سب کا اتفاق ہی
اور اسکے قطعی دلائل صاف ناطق ہین کہ اسکا کوئی نظیر دیکھنے اور سننے مین نہین آیا
کیونکر نہو حالانکہ اسکی تصانیف کے دقائق معلوم کرنے اور اسکے معانی کے
سمجھنے مین بڑے بڑے علما اور فضلا کی عقلین حیران اور عاجز ہو گئی ہین جو
آخرکار سبھی اسکی فضیلت اور بزرگی کو تسلیم کرتے ہین اور اسکی اطاعت اور
تابعداری کو اپنے لیے عزت اور فخر کا باعث سمجھتے ہین اور جانتے ہین کہ لوگون کی
عقلین اسکے کلیات قانون کے سمجھنے اور اسکے جزئیات معانی کے معلوم
کرنے مین جو اپنے فنون کے انواع پر منطبق ہین قاصر اور ساکت ہین جسنے
اس علم طب کے تمام اصولون کو ایک مختصر سی کتاب ارجوزہ مین جمع کر دیا ہی جسکو
باوجود ایجاز اور اختصار کے طب کے بڑے بڑے مسائل پر محیط بنا دیا ہی اسکی
تحریر کو نہایت صاف اور واضح تشریح سے وہم اور التباس سے مبرا کر دیا ہی
اسکے تھوڑے سے ورقون مین طب کے جمیع انواع واقسام کو محصور کر دیا ہی
گویا سمندر کو کوزہ مین بند کر دیا ہی سو الحمد للہ کہ وہ خداوند تعالی کے فضل و
کرم سے ایسی مکمل کتاب تیار ہو چکی ہی جو اپنے اصول اور مبادی مین نہایت مضبوط
اور الفاظ و معانی مین مستقیم ہی لیکن ہنوز اسکے غوامض اور دقائق پر مطلع ہونا
بغیر واضح بیانات کے گونہ دشوار ہی اور اسکے نکات اور مغلق استعارات کا بدون
مشرح تصریح کے ظاہر ہونا ناممکن ہی اسلئے اب مینے اسکی ایسی شرح لکھدی ہی

کہ جس سے اسکے چند مضامین نہایت عمدہ وضاحت سے ظاہر ہوجاتے
ہین اور طلبہ اسکے نکات و استعارات کو نہایت عمدہ طور سے بآسانی سمجھ سکتے ہین
جسکا درحقیقت تاریخی نام اکسیر اعظم اسم با مسمے ہی اور اصلی نام الجوہر النفیس فی
شرح اجوزۃ الشیخ الرئیس رکھا گیا ہی اُس مالک حقیقی سے امید ہی کہ
اسکو تمام عام اور خاص کی نظرون مین مقبول اور مرغوب کرے اور اُسکی تعلیم
کو لوگون کی بہتری اور آرام کا باعث کرے اور شائق علم طب سے استدعا
ہی کہ اس خاکسار کو دعاے خیر سے یاد کرتے رہین اور کسی قسم کی لغزش یا
قصور کو جو دیکھین تو معاف فرماوین آخر مین مین خداوند تعالی کے احسان
سے اسکے امداد کا امیدوار ہون اور اسکے فضل سے اسکے اجر جزیل کا خواہان
ہون وہی ہمارا فریادرس اور کارساز ہی وانا العبد الضعیف الحزین
ابو عبد العزیز محمد بن امیر الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیھما آمین

**فصل** علم طب کی فضیلت کے بیان مین واضح ہو کہ ہر علم کی فضیلت
اسکے موضوع کی شرافت پر موقوف ہی اور علم طب کا موضوع بدن انسان
ہی جو تمام مخلوقات سے شریف تر ہی جسکے حق مین ولقد کرمنا بنی آدم
وارد ہی اور نیز بر طبق وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کے انسان
خاص عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہی اور عبادت پورے طور پر مکمل نہین ہوسکتی
جبتک بدن صحیح و سلامت نہووے اور بدن کی صحت اور تندرستی صرف
اسی علم طب سے دریافت ہوتی ہی بلکہ موجودہ صحت کی حفاظت بھی اسی علم
طب کے ذریعہ سے کی جاتی ہی اسلیے اس علم کا پڑھنا اور سیکھنا نہایت متحسن

اور بہت ہی ضروری ہی بلکہ اسکی طرف سبکو زیادہ ضرورت اور اشد احتیاج
پڑتی ہی اور اسی سے خداوند تعالی کی عظمت اور اسکی قدرت کا اظہار ہوتا ہی
اور ہر ایک امر مین خداوند تعالی کی نشانیان اور اُسکی آیات ہین جو مظہر اور
ناطق ہین کہ وہ خالق مالک الملک اکیلا ہی کیا ہی جسنے نسان کو ایک عجیب ہیئت اور
خاص نمونہ پر پیدا کرکے اپنی صنعت کاملہ کا اظہار فرمایا ہی اور پھر اسمین مختلف
اور متضاد قوتون اور متفرق اور نوع بنوع فعلون کو ظاہر کیا اور اسکے اعضا
کو ترکیب اور بساطت سے متصف کیا ہر عضو کے ساتھ اسکے افعال کو مخصوص
اور معین کیا اور نہایت عمدہ ترتیب اور احسن ترکیب سے ہر ایک اعضا اور
قوتون کو انکے خاص مقامون مین ٹھہرایا اور طب کا آرام اور فائدہ دیگر علوم و
صنائع سے زیادہ اور عام ہی اور ظاہر ہی کہ عام نفع افضل ہوتا ہی خاص سے
امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے ثابت ہو چکا ہی
کہ تمام علمون سے علم طب کو زیادہ فضیلت ہی اور پھر بیان کیا ہی کہ اُسکے قواعد
کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہی کیونکہ اسکے طفیل نفس سے اسکی صورتین
زائل ہو جاتی ہین اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی معالجہ
کرنیکا چنانچہ ابو داؤد اور ابن ماجہ مین مروی ہی کہ چند بدوون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ ہمکو معالجہ کرنے مین کچھ مضائقہ تو نہین تب آپنے
فرمایا اے خداوند تعالی کے بندو اُس خداوند نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر
اسکے لیے کوئی شفا بھی مقرر کردی ہی بجز بڑھاپے کے اور صحیح بخاری مین ابن
عباس سے اسطرح منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

نعمتان مغبون فیھما کثیرین من الناس الصحۃ والفراغ
یعنی دو ایسی عام نعمتین ہین کہ لوگون کو اُنکی بالکل قدر نہین ہی ایک صحت دوسری
فراغت اور جامع ترمذی اور نسائی مین مروی ہی کہ کسی کو کوئی امر عافیت سے
عمدہ عطا نہین ہوا ایک روایت مین اسطرح ہی لوگون کے لیے دنیا مین صرف
دو نعمتین غنیمت ہین ایک صحت دوسری فراغت اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عبّاس کو فرمایا اے عبّاس رسول خدا کے چچا خداوند
تعالی سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کرو ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر پوچھا کہ نماز پنجگانہ کے بعد خداوند تعالی سے کیا طلب کرون
آپ نے فرمایا عافیت پھر اُسنے پوچھا آخر آپ نے تیسری بار فرمایا خداوند تعالی
سے دین و دنیا کی عافیت مانگا کرو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے
تھے اللّٰھم انی اسئلک صحۃ فی ایمان وایمانا فی حسن خلق وعافیۃ
ومغفرۃ عنک یعنی اے خداوند مین تجھسے مانگتا ہون سلامتی ایمان مین اور
ایمان حُسن خلق مین اور عافیت اور بخشش تمام امور مین اور فرمایا کہ کسی بندہ کو
ایمان اور یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز عطا نہین ہوئی اور یہ بھی وارد
ہی کہ خداوند تعالی نے کوئی بیماری نہین پیدا کی مگر اُسکے لیے ضرور کوئی نہ کوئی
دوا مقرر فرمادی ہی ابن قیس نے کہا کہ ہر انسان کو لازم ہی کہ بہرحال ان تین امور کو
نہ چھوڑے ۱ علم جو اسکو عمل پر ترغیب دیوے اور آخرت کے لیے توشہ تیار
کرے ۲ طلب جس سے اپنے نفس کو بیماریون اور تکالیف سے بچاوے ۳
کوئی صنعت جس سے اپنی معاش مین امداد لیوے امام شافعی نے بیان کیا ہی

کہ دو قسم کے لوگون کی طرف سبھی اشخاص محتاج ہوتے ہین ایک طبیب دوسرے
علما اور یہ بھی اسیکا مقولہ ہی العلم علمان علم الابدان و علم الادیان یعنی علم کی
صرف دو ہی قسمین ہین ایک جسمانی یعنی طب دوسرا دینی یعنے قرآن و حدیث

**فصل** مبدء طب کے بیان مین اطبا کی ایک جماعت اس امر پر متفق ہی
کہ طب کا مبدء انسان کی طبیعت کے ساتھ ہی پیدا کیا گیا ہی کیونکہ وہ اسکی
اصلاح کے لیے ضروری اور مناسب تھا اور بعض قدمانے کہا ہی کہ اول
علم طب کو شیث بن آدم نے استخراج کیا تھا اور کسی نے کہا ہی کہ ہرمس نے
جسکا دوسرا نام ادریس کہتے ہین علم رمل اور فلسفہ اور ہیئت اور طب وغیرہ تمام علوم
اور جمیع فنون کو ایجاد کیا ہی اور بعض نے کہا ہی کہ طب کا ابتدا تجربہ ہی اسحاق
بن حنین نے اپنی تواریخ مین لکھا ہی کہ مصر مین ایک عورت بسبب بند ہوجانے حیض کے
بہت سی بیماریون مین مبتلا ہوگئی سو جب اسنے سری کا گوشت کھایا تو تمام
بیماریون سے رہائی پائی اور مرازی نے ایک حکایت نقل کی ہی کہ ایک شخص
کے ہاتھ پر گرم ورم ظاہر ہوا تو ایک روز وہ نہر کے کنارے پر کسی بوٹی پر اپنا
ہاتھ رکھکر سو گیا جس سے اُسکے ہاتھ کو سردی پہونچی اور اسکی تمام درد و بیماری
یک لخت جاتی رہی اسلیے اسکا نام حی العالم رکھا گیا اور چونکہ اکثر لوگون نے
ہندیون سے تجربہ سیکھا ہی اسلیے کہا گیا ہی کہ پہلے ہندیون ہی سے اس علم نے
ظہور پایا ہی اور ایک جماعت کے نزدیک یہ علم خداوند تعالی کی تعلیم اور اسکی
وحی سے ہی جو اُسنے اپنے پیغمبر اور نبیون کو سکھلا دیا جسکی دلیل مین وہ حدیث
لائے ہین جو ابن سنی و ابن جوزی نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ سلیمان

بن داؤد علیہ السلام کو جب کوئی درخت نظر آتا تو اُس سے اُسکا نام دریافت کر لیتے پس اگر وہ بونے کے لائق ہوتا تو اُسکو بو دیتے اور اگر کسی دوا کے کام کا ہوتا تو اُسکو لکھ لیتے اور جالینوس نے لکھا ہی کہ طب تمام علوم سے زیادہ شریف ہی اور جسکی ایجاد سے سبھی انسانون کی عقلین قاصر ہین بلکہ وہ ناموس سماوی ہی جسکی آگاہی خداوند تعالی نے اپنے نیک لوگون کے ذریعہ سے عوام کو بخشی ہی اور نیز کہا ہی کہ ایک دفعہ میری آنکھ کے کسی پردہ مین درد ہوا تو مینے خواب مین ایک آدمی کو دیکھا جو مجھے حکم کرتا ہی کہ دہنے ہاتھ کی اُنگلی سبابہ اور ابہام کے مابین کی رگ کا خون نکالون جب مین نے بیدار ہوکر ویسا ہی کیا تو بالکل بیماری سے آرام ہوگیا اور نیز اسنے لکھا ہی کہ ایک شخص کی زبان پر بہت زیادہ ورم ہوگیا جسنے خواب مین ایک شخص کو دیکھا جو خس کا عصارہ منہ مین رکھنے کا اشارہ کرتا ہی جو واقعی ویسا کرنے سے شفایاب ہوگیا اور یہ بھی اسی کا مقولہ ہی کہ طب دراصل وحی ہی لیکن لوگون نے قیاس اور تجربون کو بھی اسکے ساتھ اضافہ کر دیا ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ طب کی ابتدا الہام سے ہوئی ہی کیونکہ ہم سانپ کو دیکھتے ہین کہ موسم سرما مین اپنے گھونسلون اور سوراخون مین جا گھستا ہی اور جب آخر سرما مین باہر نکلتا ہی تو بالکل اندھا اور نابینا ہوتا ہی اور جب اپنی آنکھون کو سبز بادیان پر رکھتا ہی تو اُسکو بینائی حاصل ہو جاتی ہی اور امام رازی نے بیان کیا ہی کہ بگلا یا کوئی اور جانور جو زیادہ مچھلیان کھاتا ہی جب اسکے پیٹ مین قبض ہو جاتا ہی تو سمندر کے پانی مین سے چونچ بھر کر حقنہ کر لیتا ہی جس سے جسقدر اسکے پیٹ مین ثقل اور فضلہ موذی ہوتا ہی وہ

فراخسین ۲۳ جون

باہر خارج ہوجاتا ہی اسی سے لوگون نے حقنہ سیکھا ہی اور جب بلیون کو اپنے پیٹ
مین درد محسوس ہوتا ہی تو چراغ کے تیل مین سے کسیقدر چاٹ لیتی ہین اور اسیطرح
موسم ربیع مین عشبہ کھاتی ہین جو انکی غذا نہین ہی جسکے کھانے سے انکی خلطین
صاف نکل جاتی ہین اور جب لومڑی کو بھیڑیے کا ڈر معلوم ہوتا ہی تو اپنے
گھونسلے کے گرداگرد بصل العنصل لگا دیتی ہی جس سے اسکے بچے بھیڑیے کے پنجہ
سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ جب وہ عنصل پر سے گذرتا ہی تو بیمار ہوجاتا ہی اور کبھی
مرجھی جاتا ہی اور ایک فاضل کا مقولہ ہی کہ نیول جب سداب مع الکمیٹ کو کھا کر سانپ
سے مقابلہ کرتا ہی تو اسکے زہر سے اسکو کچھ ایذا نہین پہونچتی اور جب کہین سے
اسکو سداب دستیاب نہین ہوتا تو لڑائی کی جرأت نہین کرسکتا اور جب جانور
باز کو کوئی بیماری آتی ہی تو کسی چھوٹے جانور کو شکار کرکے اسکا جگر کھالیتا ہی
جس سے اسکی بیماری زائل ہوجاتی ہی اور تمام حیوانات چوپائے چارہ کھانے
کے وقت گھاس کو پھیلا دیتے ہین جسمین سے جو مضر سمجھتے ہین اسکو چھوڑ
دیتے ہین پس یہ سبھی باتین دلالت کرتی ہین اس امر پر کہ طب الہام خداوندی ہی

**فصل** شیخ الرئیس کے حالات کے بیان مین اسکی کنیت ابو علی نام حسین اور
وہ بیٹا ہی عبداللہ بن حسین بن علی بن سینا کا اپنے زمانہ کے اہل فلسفہ کا استاد
کامل تھا اور علم طب اور طبعیات اور حساب اور ہندسہ اور جبر و مقابلہ اور مناظرہ
مین اسکو ایسی پوری مہارت تھی کہ ان علوم مین اسکا کوئی ثانی نہ تھا اسنے
علم فقہ کو اسمعیل قاضی سے سیکھا اور اقلیدس اور مجسطی مین نہایت کمال حاصل
کیا پھر علم طب مین ایسا توغل کیا کہ اپنے زمانہ کے تمام ہمعصرون سے سبقت لیگیا

جسکے ساتھ اسکے زمانہ کے کسی آدمی مین مقابلہ کی جرأت نہین تھی یہانتک
کہ اسکے استاد خود آکر اس سے بہت کچھ سیکھتے پھر اُسنے نوح بن منصور سامانی
کی خدمت مین رہنا اختیار کیا اور اسکے کتب خانہ مین جانے کی اجازت
حاصل کی جہان اُسنے ایسی کتابون کا مطالعہ کیا جسکا دستیاب ہونا اور
لوگون کو دشوار تھا جس سے اُسکو بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور اسکا طریقہ
فقہا کی طرز پر تھا اور کتنی مدت تک شمس الدولہ کی وزارت کا کام بھی اسکے سپرد
رہا ہے اور وہ نہایت دلیر اور قوی مزاج آدمی تھا اور ایک دفعہ قولنج کی بیماری
مین مبتلا ہوا جسکی وجہ سے اسنے کئی بایک حقنہ ایک ہی دن مین کیے جسمین اسکے
کسی غلام نے کوئی سخت چیز مانند بزرکرفس اور افیون کے ڈال دی جس سے
اُسکی قوت مین فرق آگیا تب اُسنے ناامید ہوکر علاج کو ترک کردیا اور کہا کہ اب
مجھے کسی دوا سے آرام نہوگا پھر غسل کرکے نماز ادا کی اور خداوند کی درگاہ مین
اپنے گناہون اور خطاؤن سے معافی مانگی اور جو فقرا موجود تھے اُنپر مال تصدق
اور خیرات کیا اور جسقدر ہوسکا لوگون سے قصور معاف کرائے اور غلامون کو
آزاد کردیا اور اسکو قرآن شریف بخوبی یاد اور حفظ تھا اور بعض اطبا نے کہا ہے
کہ پہلے طب کا علم معدوم تھا تو اسکو بقراط نے ایجاد کیا اور جب مردہ تھا تو اسکو
جالینوس نے زندہ کیا اور متفرق و منتشر تھا تو اسکو امام رازی نے جمع کیا اور
ناقص تھا تو اسکو ابن سینا نے مکمل کیا جو ماہ صفر ۳۷۰ھ مین پیدا ہوا تھا اور
ماہ رمضان ۴۲۸ھ روز جمعہ کو ۵۸ برس کی عمر مین انتقال فرمایا اور ہمدان مین مدفون ہوا

**فصل** اسکی تصانیف کے بیان مین اسکی تصانیف مین سے بہت کتابین ہین

منجملہ انکی کتاب شفا فی علوم اربعہ اور کتاب الواحق اور کتاب حاصل و محصول
جسکی بیس جلدین ہین اور کتاب البر والاثم دو جلدون مین اور کتاب لسان العرب
لغت مین جسکی برابر آجتک کوئی کتاب لغت مین تصنیف نہین ہوئی اور قانون الصحۃ
اور کتاب المبدا والمعاد اور کتاب الاشارات اور کتاب الہامات اور کتاب الحدود
اور کتاب عیون الحکمۃ منطق و غیرہ مین اور ارجوزہ طب مین اور کتاب تقاسیم العلوم والحکمۃ
اور مدخل علم موسیقی مین اور رسالہ سکنجبین کے باب مین اور چند جوابات متفرق
مسائل مین اور ایک مقالہ اجرام علویہ مین اور ایک مقالہ رصد مین اور
کتاب تدبیر النفس اور اسکے بہت سے خطبے اور حاشیہ اور شرحین ہین کتاب النفس
جو ارسطاطالیس کی ہی اور کتاب العلم نحو مین اور ایک رسالہ زبدہ اور اسکی
فضیلت مین اور رسالہ تعبیر رویا مین اور رسالہ علم کیمیا مین اور رسالہ قضا و قدر
مین اور رسالہ مخارج حروف مین اور کتاب قولنج مین اور کتاب ادویہ قلبیہ
مین اور رسالہ خواص خط استوا مین ایک مقالہ جسم کی تعریف مین علاوہ انکے
اور بھی اسکی بہت سی کتابین علم اصول و فروع اور حدیث اور طب مین ہین
اور مجھے بعض مشائخ سے خبر ملی ہی کہ انھون نے اسکی ایک تفسیر بھی سورہ فاتحہ
پر دیکھی ہی جو ضخامت مین نہایت بڑی تھی اور اسکے بہت سے اشعار اور قصائد
نظم اور نثر مین ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة لمّا كانت هذه الرسالة الشريفة منظومة فاحببت

مقدمہ چونکہ یہ ارجوزہ ایک عمدہ رسالہ منظوم تھا تو میں نے چاہا

ان اجعل لها مقدمة وابين فيها نبذة من اوزان الشعر

کہ اسکا ایک مقدمہ بناؤن اور اسمین چند اوزان شعر کے

عموما وزن الرجز الذي هي عليه وزحافاته ووجه تسميتها بالارجوزة

عموماً اور وزن رجز کا کہ جسپر یہ رسالہ مبنی ہی مع اسکے زحافات اور وجہ تسمیہ ارجوزہ کے

خصوصا فاعلم ان البحور مذكورة في هذه الابيات الخمسة الدائرية نظم

خصوصاً بیان کرون جاننا چاہیے کہ کل بحور ان پانچ ابیات دائریہ مین مذکور ہین نظم دائریہ یہ ہی

اطل مدتي بسط الهدى منك مسؤلي ... انل عدتي كف العدى عنك مسئولي

میری عمر دراز کر غایت و نہایت کا بڑھا تجھسے امید کرتا ہون ... میرا سامان مجھے دے دشمنون کا روکنا تجھسے مانگتا ہون

كملا تو فرحظنا بمكارم ... نطقت بهن عدي تجاهر في العلى

اُن خوبیون مین ہمارا پورا پورا حصہ افر ہوا ... جنکے دشمن قائل ہین اور بلندی مین عیان ہوا

هزجنا رملا ارجوزة فيها ... اغان قد سمعن من غوانيها

ہمنے دوڑتے ہوے ایسا ٹپا گایا جسمین ... ایسی تال و سر تھی جو گانون سے ہمنے سنی تھی

سرح لضرع مجتث سرع اذا ... ماخف من قضب قل في ارضنا

ایسے لاغر کھوڑے کا ہی جو درختون کو اکھاڑ دیتا ہی ... جبکہ پتون کے بوجھ سے ہلکا ہوتا ہی اور ہمارے ملک مین ایسا کم ہوتا ہی

تقاربته راكضا اذ دعاني ... وراعيته مرة اذ رعاني

مین دوڑتا ہوا اسکے پاس گیا جب اسنے مجھے پکارا ... اور مینے ایکبار اسکی رعایت کی جب اسنے میری رعایت کی

وَلِلّٰهِ دُرُّ هٰذَا النَّاظِمِ بِاَنَّهٗ قَدْ اَشَارَ اِلٰى اَسْمَاءِ الْبُحُوْرِ بِاَلْفَاظٍ

خدا نے اس ناظم کو ایسی خوبی بخشی ہے کہ ایسے الفاظ سے بحور کے نام بتائے ہیں

هِيَ مَوَادُّهَا الَّتِيْ اشْتُقَّتْ مِنْهَا وَذٰلِكَ الْاَلْفَاظُ مَبْدَئُهَا

جو انکے مواد و ماخذ ہیں کہ جنسے یہ بحور مشتق ہوتی ہیں اور وہی لفظ اس بحر کا مبدا ہے

## اشارات

فَمِنْ اَطِلِ الطَّوِيْلِ اِلٰى اٰخِرِ الْبَيْتِ تَقْطِيْعُهٗ فَعُوْلُنْ مَفَاعِيْلُنْ

اطل اشارہ بطرف بحر طویل کے ہے اور وہی اسکا مبدا ہے آخر بیت پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فعولن مفاعیلن ہے

اَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَمِنْ مُدَّتِيْ الْمَدِيْدُ اِلٰى اَطِلْ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

چار بار اور مدتی اشارہ بطرف بحر مدید کے ہے اور وہی اسکا مبدا ہے اطل پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلن چار بار

وَمِنْ بَسِيْطِ الْبَسِيْطُ اِلٰى مُدَّتِيْ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ فَاعِلُنْ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

اور بسط اشارہ بحر بسیط کا ہے وہی اسکا مبدا ہے مدتی پر ختم ہوتا ہے تقطیع اسکی مستفعلن فاعلن چار بار ہے

وَمِنْ كَمَلَا الْكَامِلُ وَهُوَ مُتَفَاعِلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

کملا اشارہ بہ بحر کامل ہے یہی اسکا مبدا ہے تقطیع اسکی متفاعلن ہے چھ بار

وَمِنْ تَوَفَّرَ الْوَافِرُ وَهُوَ مُفَاعَلَتُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

توفر اشارہ بسوے بحر وافر ہے تقطیع اسکی مفاعلتن ہے چھ بار

وَمِنْ هَزَجَنَا الْهَزَجُ وَهُوَ مَفَاعِيْلُنْ سِتَّ مَرَّاتٍ

ہزجنا اشارہ بہ بحر ہزج ہے تقطیع اسکی مفاعیلن ہے چھ بار

وَمِنْ رَمَلَا الرَّمَلُ وَهُوَ فَاعِلَاتُنْ ۲ وَمِنْ اَرْجُوْزَةِ الرَّجَزُ وَهُوَ مُسْتَفْعِلُنْ ۲

اور رملا اشارہ بہ بحر رمل ہے اسکی تقطیع فاعلاتن ہے ۲ بار اور رجوزہ اشارہ بطرف بحر رجز ہے اسکی تقطیع مستفعلن ہے ۲ بار

ومن سَرَح المنسرح وهو مستفعلن مفعولات مستفعلن مرّتين

سرح اشارہ بہ بحر منسرح ہی اسکی تقطیع مستفعلن مفعولات مستفعلن ہی دو بار

ومن لِضرع المُضارِع وهو مُفاعيلن فاعِلاتُ مفاعيلن مرّتين

اور لضرع اشارہ بہ بحر مضارع ہی تقطیع اسکی مفاعیلن فاعلات مفاعیلن ہی دو بار

ومن مجتث المجتث وهو مستفعلن فاعِلاتن فاعِلاتن مرتين

اور مجتث خود بحر کا نام ہی جسکی تقطیع مستفعلن فاعلاتن فاعلاتن ہی دو بار

ومن سرع السريع وهو مستفعلن مستفعلن مفعولات مرتين

اور سرع اشارہ بہ بحر سریع ہی وزن اسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی دو بار

ومن خف الخَفيفُ الى ذا وهو فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن مرتين

اور خف اشارہ بہ بحر خفیف ہی اور اذا پر ختم ہوتا ہی وزن اسکا فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی دو بار

ومن قضب المقتضب الى من وهو مفعولات مستفعلن مستفعلن مرتين

اور قضب اشارہ بہ بحر مقتضب ہی اور من پر ختم ہوتا ہی تقطیع اسکی مفعولات مستفعلن مستفعلن ہی دو بار

ومن تقاربته المتقارب وهو فعولن ثمان مرّات

تقاربتہ اشارہ بہ بحر متقارب ہی تقطیع اسکی فعولن ۸ بار ہی

ومن راكضا الركض الى تقاربته وهو فاعلن ثمان مرات

راکضا اشارہ بطرف بحر رکض ہی اور تقاربتہ پر ختم ہوتا ہی اسکی تقطیع فاعلن ہی آٹھ بار

فائدہ بحر رکض کے چودہ نام ہین ۱ متدارک جو مشہور و معروف ہی

۲ رکض ۳ خبب ۴ صوت الناقوس ۵ غریب ۶ محدث

۷ حادث ۸ متدانی ۹ متسق ۱۰ منتظم ۱۱ متقاطر ۱۲ قطر المیزاب

۱۳ شقیق ۱۴ مخترع

الرجز بحر مرکب ضرب من الشعر وزنه قد مر فالاجوزة کالقصیدة

رجز بحر کہ شعر کی ایک بحر کا نام ہے وزن اسکا بیان ہو چکا ارجوزہ اُس قصیدہ کو کہتے ہین

منه ولد زحافات

اور اس بحر کے چند زحافات ہیں

الاذالة زیادة ساکن فی اٰخر الوتد المجموع المؤخر نحو مستفعلان

اذالہ وتد مجموع مؤخر کے اخیر مین ایک ساکن زیادہ کرنا جیسا مستفعلن مین مستفعلان کہنا

الخبن اسقاط الثانی الساکن فینتقل الی مفاعلن الطی اسقاط الرابع الساکن

خبن دوسرے ساکن کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو مفاعلن بنانا طی ساکن چہارم کو ساقط کرنا

النحو مفتعلن الخبل اسقاط الثانی والرابع الساکنین نحو فعلتن

جیسا مفتعلن خبل ساکن ثانی ورابع کو ساقط کرنا جیسا مستفعلن کو فعلتن بنانا

القطع اسقاط الساکن من الوتد المجموع الاٰخر مع اسکان ماقبله نحو مفعولن

قطع وتد مجموع اخیر سے ساکن گرا کر ماقبل کو ساکن کرنا جیسا مفعولن بنانا

الکف اسقاط السابع الساکن نحو مستفعل الشکل اسقاط الثانی

کف ساکن ساتوین کو گرانا جیسا مستفعل شکل ساکن دوسری

والسابع الساکنین نحو مفاعل التخلیع اجتماع الخبن والقطع نحو فعولن

اور ساتوین کو ساقط کرنا جیسا مفاعل تخلیع اجتماع خبن وقطع کا جیسا فعولن

الحذذ اسقاط الوتد المجموع نحو فعلن الترفیل زیادة السبب

حذذ وتد مجموع کا اسقاط جیسا فعلن ترفیل وتد مجموع اخیر پر سبب

التخفیف علی الوتد المجموع الاخر نحو مستفعلاتن الرفع اسقاط السبب

خفیف ایزاد کرنا جیسا مستفعلاتن رفع ابتدا سے سبب

التخفیف من اولہ نحو فاعلن

خفیف گرانا جیسا فاعلن

تکملہ سبب خفیف ثنائی دوحرفی دوم ساکن کو کہتے ہین جیسا لَمْ سبب ثقیل ثنائی ہر دو متحرک کو کہتے ہین جیسا اَرَ مجموع انکا مَرَاَرَ وتد مجموع ثلاثی ساکن الثالث جیسا کَلَا وتد مفروق ثلاثی ساکن الاوسط جیسا اَمْسِ فاصلہ صغری رباعی ساکن الرابع جیسا جَبَلٌ فاصلہ کبری خماسی ساکن الخامس جیسا سَمَکَةٌ فاصلتین عند الخلیل معتبر ہین اور اخفش انکا منکر ہی کہتا ہی کہ فاصلہ صغری دو سبب سے مرکب ہی یعنی سبب ثقیل وسبب خفیف کو ترکیب دیجاوے تو فاصلہ صغری ہوجاتا ہی اور فاصلہ کبرے سبب ثقیل اور وتد مجموع سے مرکب ہوتا ہی جزو اول مصرعہ اول کو صدر کہتے ہین اور جزو آخر مصرعہ اول کو عروض اور جزو اول مصرعہ دوم کو ابتدا اور آخر کو عجز وضرب اور ماسوا سے انکے اجزاء متوسطہ کو حشو بولتے ہین زحاف لغت مین ماندگی سے شتر کا پیر گھسیٹ کر چلنا یا تیر کا نشانہ سے درے گرنا پھر گھسٹکر نشانہ تک پہونچنا اور اصطلاح مین اسی تغیر کا نام ہی جو بنقصان حروف ثانی یا حرکت حرف ثانی سبب خفیف یا ثقیل مین واقع ہو اور عند البعض مطلق تغیر کا نام ہی کسی جگہ واقع ہو تخصیص سبب کی نہین اور بعضے تغیر جائز کو زحاف کہتے ہین اور تغیر لازم کو علت اور اکثر

فدا حسین ۲۲ جون

اسقاط حروف یا حرکت کو جو ثانی سبب مین خواہ سبب خفیف ہو یا ثقیل
واقع ہو زحاف بولتے ہین جسکو دو قسم مین بیان کرتے ہین ایک جائزہ
یہ کہ ایک رکن بیت کا مزاحف ہووے تو دوسرے بیت مین اسکو سالم
لانا جائز ہی اور اگر بیت کے عروض اور ضرب مین زحاف واقع ہو تو ساری
بیتون مین ایسا لانا لازم ہی اور یہان زحاف سے مطلق تغیر مراد ہی
قال الشیخ الاجل الرئیس ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ تعالی
کہا شیخ اجل رئیس بو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا رحمۃ اللہ نے کہ
لما جرت عادۃ الحکماء وفضلاء القدماء بخدمۃ الملوک والامراء والخلفاء
جبکہ حکما اور فضلاے قدما کی عادت اسطرح جاری ہی کہ بادشاہون اور امیرون اور خلفا
والوزراء ورؤساۃ القضاۃ والفقہا بتصانیف المنثور والمنظوم فی
اور وزیرون اور سردار قاضی اور فقہا کی خدمت مین اپنی تصانیف نظم و نثر اور
تالیف الصنائع والعلوم لاسیما الشعراء والاطباء فانہم کثیرا
اپنی تالیفات صنائع اور علوم کی پیش کرتے ہین خصوصا شعرا اطبا جنھون نے بہت سی
ما وضعوا الاراجیز والفوا الکنانیش لیتبین الکفہم من راجزہم وماہرہم
مختصر اور بڑی کتابین تالیف اور تصنیف کین تاکہ ہکلا اور فصیح اور ماہر اور ناواقف
من عاجزہم فانتج ذلک اطلاع الملوک علی القوانین الطبیۃ
ظاہر ہو جاوین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وہ بادشاہ وغیرہ قواعد طبیہ
والمباحث الحکمیۃ ورأیت صناعۃ الطب بارض فارس
۱۔ مسائل حکمیہ سے آگاہ ہو جاتے ہین اور مینے صناعت طب کو زمین فارسی مین دیکھا کہ

عارية من محاضرات المجالس ومناظرات سيما رستانات المدارس

مجلسون مین تذکرہ اور شفاخانہ جات اور مدارس مین گفتگو اور مناظرہ سے خالی اور معرا ہے

وقد استباح الطب من لامادة له من فنونه ولا معرفة له بقانونه

اور طب کو ایسے شخصون نے اختیار کر رکھا ہے جنکو اس فن کا کچھ مادہ نہین اور نہ اُسکے قانون و دستور سے کچھ واقفیت ہے

ولا صورة له في نفسه ولا سيما مع قلة حدسه فتصدى لتشيخ

اور نہ اپنی ذات مین انکا کچھ لحاظ ہے اور خصوصاً باوجود کمی تجربہ اور ناواقفیت کے آپکو بزرگ اور بلند مرتبہ سمجھنے

من لم يكن في الصناعة رسخ جريت على سنن القدماء واتبعت

جنھین اسمین کچھ رسوخ نہین تب مینے قدما کا طریقہ اختیار کیا اور حکما کی

سنن الحكماء فخدمت حضرة سيدنا الفقيه الاجل القاضي

طرز پر چلا سو مینے اپنے سردار عقلمند جلیل القدر حاکم بلند مرتبہ کی خدمت مین

السني المحل اطال الله بقائه دام عزه وعلاؤه وكبت حسدته وعداه بهذه

جسکو خداوند تعالی ہمیشہ قایم رکھے اور اسکی عزت اور مرتبہ کو دراز کرے حاسد اور دشمن ذلیل اور خوار

الارجوزة المشتملة من الطب على جميعه ومن تقسيمه على يديه

اس ارجوزہ کو پیش کیا جو طب کے تمام مسایل پر حاوی اور اسکے عجایبات کے جمیع اقسام پر مشتمل ہے

رداء الكمال وحلة الجمال بسهولة الموضون وخفة الموزون اليسر طلبا

حالانکہ وہ کمال کی چادر اور خوبصورتی کا زیور ہے سب سے عمدہ آسان اور ہلکے وزن کی جسکا سیکھنا نہایت آسان

واقل تعبا وهو اذا نظر اليها بفهمه وحصلت في خزائن علمه

اور بلا تکلف ہے جسکو جب کوئی سوچ سمجھکر دیکھے اور اسکے معلومات کے

ذخیرہ سے کچھ پاوے

وَقَسَّمَ الْعَقْلَ عَلَى الْبَرِيَّهْ ... وَالْحِسَّ وَالْحُيُوْنَةَ عَلَى السَّوِيَّهْ

اور خلقت پر عقل اور حس اور حیات کو برابر (حسب استعداد ہر ایک کے) تقسیم کر دیا ہے

وَصَلَوٰةُ اللّٰهِ ذِي الْجَلَالَهْ ... عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَقَالَهْ

اور رحمت خداوند صاحب بزرگی والے کی (نازل ہو) نبی صاحب سچی بات والے پر

مُحَمَّدٍ حَيَّاهُ بِالرِّسَالَهْ ... فَأَنْقَذَ النَّاسَ مِنَ الضَّلَالَهْ

نام پاک اُسکا محمد ہے جسکو رسالت دی پس اُنھوں نے لوگوں کو گمراہی سے نکالدیا

مُطِرٍّ فَالْعَقْلِهِ الْمَطْبُوْعِ ... بِالْحَقِّ ذِي الْبُرْهَانِ مِنْ مَسْمُوْعِ

جس حال میں کہ انھوں نے اپنی پسندیدہ عقل کو سنی ہوئی حق بات پختہ دلیل والی سے راہ بتائی

فَكَانَ مِثْلَ نُوْرِ عَيْنِ الْحِسِّ ... اِتَّصَلَتْ بِالْبَدْرِ اَوْ بِالشَّمْسِ

پس وہ آنکھ کے نور جیسے ہو گئے جب وہ چودھوین کے چاند یا سورج سے ملجاوے

فَأَدْرَكَ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَا ... وَلَمْ يَكُنْ فِي رَأْيِهِ مَرِيْبَا

پس اُنھوں نے دور اور نزدیک کو پالیا اور کوئی انکی راے میں خلل انداز نہیں ہوا

طِيْبُهُ يَنْشُرُ مِنْ خَيْشِهِ ... وَيُظْهِرُ الصِّدْقَ مِنْ حَدِيْثِهِ

انکی خوشبو انکے بول سے پھیلتی و مہکتی ہے اور سچ اُنکی بات سے ظاہر ہوتا ہے

وَيَغْلِبُ الْعَقْلُ عَلَى هَوَاهُ ... وَيُؤْثِرُ الْأُخْرٰى عَلَى دُنْيَاهُ

اور عقل کو اپنی خواہش پر غالب رکھتے ہیں اور آخرت کو اپنی دنیا پر پسند اور اختیار فرماتے ہیں

فَبَيْنَهُمُ الْحَقُّ بِنُوْرٍ سَاطِعْ ... وَحُجَجٍ مُبْتَنِيَةٍ قَوَاطِعْ

پس انکے بلند نور اور واضح قطعی دلائل سے حق چمک و دمک رہا ہے

## ذِكْرُ حَدِّ الطِّبِّ

علم طب کی تعریف کا بیان ہے

وَقَسَّمَ الْعَقْلَ عَلَى الْبَرِيَّهْ ۔۔۔ وَالْحِسَّ وَالْحُيُوْنَ عَلَى السَّوِيَّهْ

اور عقل پر عقل اور حس اور حیات کو برابر (حسب استعداد ہر ایک کے) تقسیم کر دیا ہے

وَصَلَوٰةُ اللّٰهِ ذِي الْجَلَالَهْ ۔۔۔ عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَقَالَهْ

اور رحمت خداوند صاحب بزرگی کی (نازل ہو) نبی صاحب سچی بات والے پر

مُحَمَّدٍ حَيَّاهُ بِالرِّسَالَهْ ۔۔۔ فَأَنْقَذَ النَّاسَ مِنَ الضَّلَالَهْ

نام پاک اُسکا محمد ہے جسکو رسالت دی پس اُنھوں نے لوگوں کو گمراہی سے نکالدیا

مُطَرِّزٌ فَالْعَقْلَهِ الْمَطْبُوْعِ ۔۔۔ بِالْحَقِّ ذِي الْبُرْهَانِ مِنْ مَسْمُوْعِ

جس حال میں کہ انھوں نے اپنی پسندیدہ عقل کو سنی ہوئی حق بات پختہ دلیل والی سے راہ بتائی

فَكَانَ مِثْلَ نُوْرِ عَيْنِ الْحِسِّ ۔۔۔ اِتَّصَلَتْ بِالْبَدْرِ اَوْ بِالشَّمْسِ

پس وہ آنکھ کے نور جیسے ہو گئے جب وہ چودھویں کے چاند یا سورج سے ملجاوے

فَأَدْرَكَ الْبَعِيْدَ وَالْقَرِيْبَا ۔۔۔ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ رَأْيِهِ مَرِيْبَا

پس اُنھوں نے دور اور نزدیک کو پالیا اور کوئی انکی راے میں خلل انداز نہیں ہوا

طِيْبُهُ يَنْشُرُ مِنْ خَيْشِيْتِهِ ۔۔۔ وَيُظْهِرُ الصِّدْقُ مِنْ حَدِيْثِهِ

انکی خوشبو انکے بول سے پھیلتی و مہکتی ہے اور سچ اُنکی بات سے ظاہر ہوتا ہے

وَيَغْلِبُ الْعَقْلُ عَلَى هَوَاهُ ۔۔۔ وَيُؤْثِرُ الْأُخْرٰى عَلَى دُنْيَاهُ

اور عقل کو اپنی خواہش پر غالب رکھتے ہیں اور آخرت کو اپنی دنیا پر پسند اور اختیار فرماتے ہیں

فَبَيَّنَ الْحَقَّ بِنُوْرٍ سَاطِعْ ۔۔۔ وَحُجَجٍ مُبَيِّنَةٍ قَوَاطِعْ

پس انکے بلند نور اور واضح قطعی دلائل سے حق چمک و دمک رہا ہے

## ذکر حد الطب

علم طب کی تعریف کا بیان ہے

حکما کے نزدیک اگرچہ جو تعریف صرف جنس اور فصل سے مرکب ہو اسی پر
حد کا اطلاق آتا ہی لیکن کبھی مطلق تعریف جامع و مانع کو بھی حد کہدیتے ہین
چنانچہ اہل عربیت کی اصطلاح اسپر شہادت دیتی ہی اور ہمان شیخ رئیس نے
تعریف بالخاصہ کو حد کہا ہی لغت مین طب سحر و اصلاح اور عادت و مہارت
کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ علم ہی جس سے بدن انسانی کے حالات
من جہۃ الصحۃ و المرض بغرض حفظ الصحۃ الحاصلہ و استرداد الصحۃ الزائلہ
معلوم ہوتے ہین یعنی احوال بدن انسان کے صحت اور مرض کے اعتبار
سے اس غرض کے لیے معلوم کیے جاتے ہین کہ صحت موجودہ کی نگہبانی
کی تدابیر عمل مین لائی جاوین اور صحت زائلہ کے واپس لانے کی تجاویز سوچی
جاوین اسکی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہی اور ما بین معنی لغوی اور اصطلاحی
کے مناسبت ظاہر ہی عند البعض طب ایک قوت موجود فی النفس ہی جسکا کام
صحت حاصلہ کی حفاظت اور صحت مفقودہ کا واپس لانا ہی جالینوس کے
نزدیک اُن اشیا کی معرفت کا نام طب ہی جو صحت و مرض اور حالت متوسطہ
جسکو صحت کہہ سکتے ہین نہ مرض کی طرف منسوب ہین جسپر امام رازی نے
کہا ہی کہ اس صورت مین ادویات و اغذیہ کا معلوم کرنا اور تمام اسباب و
علامات کا دریافت کرنا بھی طب کی حد مین شامل ہو جاتا ہی ایک جماعت
اطبا کے نزدیک طب ایک تدبیر ہی جس سے صحیح جسم کی صحت اور اسکی تندرستی
قائم اور ثابت رہتی ہی اور سقیم و ماؤف کی بیماری اور مرض زائل اور دور ہو جاتا
ہی بقول فارابی طب ایک صناعت ہی جو مبادی صادقہ کے ذریعہ سے مؤثر

اور فاعل ہوتی ہی جس سے صحت بدن کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی مسیحی نے کہا ہی کہ وہ ایک صناعت ہی جسکا موضوع بدن انسان ہی نہ علے الاطلاق من کل الوجوہ بلکہ صحت اور سقم کی حیثیت سے اور یہی اس علم کی غایت ہی بعضون کے نزدیک طب ایک صنعت ہی جو اپنے علم اور تجربہ سے صحت کو محفوظ اور مرض کو دور کرتی ہی کیونکہ جبکہ ہر عضو فعل کا موضوع ٹھہرا تو اس سے سلامتی کی حالت مین فعل کا صادر ہونا ضروری ہی جو عین صحت ہی پس علم طب کی غایت یہ ہی کہ موجودہ حالت کی حفاظت کیجاے اسطور سے کہ ستہ ضروریہ (جسکا بیان آگے آئیگا) اور نیز عادت اور مزاجین اور انکی تعدیل اور قوتین اور طبیعی افعال اور اخلاط اور اعضا اور انکے منافع اور افعال سب کی رعانت کیجاے پس اسی اعانت اور پاسبانی کی معرفت وشناخت سے صحت کی حفاظت ہو جاتی ہی جسم صحیح وہ ہی جسمین چار اشیا مستقیم اور ہموار پائی جاوین (۱) افعال صحیح (۲) اسباب جو افعال کے لیے فاعل اور محرک ہین جنکو اعضاے اصلیہ سے تعبیر کیا جاتا ہی (۳) مبدء جس سے فعل صادر ہوتا ہی جسکو قوت طبعیہ کہا جاتا ہی (۴) وہ اعراض جو بعد مین فعل کو لازم اور لاحق ہو جاتے ہین

| | |
|---|---|
| اَلطِّبُّ حِفْظُ صِحَّةٍ بُرْءُ مَرَضٍ | مِنْ سَبَبٍ فِيْ بَدَنٍ مُنْذُ عَرَضْ |
| طب صحت کا نگاہ رکھنا ہی اور اس مرض کا اچھا کرنا | جو کسی بدن مین کسی سبب سے عارض ہوتا ہی |

وہ سبب جسکے لاحق ہونے سے بیماری عارض ہوتی ہی کبھی مشاہد بالبصر ہوتا ہی جیسا کہ ورم جو تپ کا باعث ہو جاتا ہی اور کبھی نظر نہین آسکتا جیسا کہ

اخلاط متعفنہ جو عروض تپ کے لیے سبب واقع ہوتے ہین سبب ایک ایسا
امر ہی جسکے وجود پر دوسری شئی کا وجود موقوف و منحصر ہوتا ہی بعض اسباب
بدن انسان مین صحت و تندرستی کے لیے فاعل اور انکے محافظ ہوتے ہین
جیسا امور ستہ ضروریہ وغیرہ کی رعایت اور انکی تدبیر کا ملحوظ رکھنا اور بعض
بمنزلہ مادہ و زمن کے ہین جیسا ہیئت محصلہ جو صحیح مزاج مین اعتدال کے وقت
پائی جاتی ہی اور بعض متمم و معاون ہوتے ہین جیسے قوتون و افعال کا اپنے
مجری طبعی پر قائم و جاری رہنا **فائدہ** سبب کبھی دوسرے سبب سے
پیدا ہوتا ہی جیسا تپ امتلا سے اور کبھی مرض سے جیسا کسی خلط کا حرارت
سے پگھلنا کبھی مرض بھی دوسرے مرض سے پیدا ہوتا ہی جیسا تپ ورم
سے کبھی سبب سے جیسا تپ فساد ہضم سے صحت ایک حالت یا ملکہ ہی جسکے
طفیل افعال اپنے محل اور موضوع سے درست اور سلامت صادر ہوتے ہین
ایسا ہی قانون مین شیخ نے کہا ہی اور شفا مین لکھا ہی کہ صحت ایک ملکہ ہی
جسم حیوانی مین جسکی وجہ سے افعال طبعی وغیرہ بلا ضرر و نقصان طبیعی طریقہ
پر بخوبی صادر ہوتے ہین اور اسکے مقابل کو مرض کہتے ہین اور اسی تعریف کو
امام رازی نے پسند کیا ہی مرض دو قسم پر ہی ایک خلقی (اصلی) دوم غیر خلقی
(عارضی) اور علم طب برائے ازالہ امراض عارضہ ہی امراض خلقیہ طب سے زائل
نہین ہوتے جیسا صفر الراس یا سقطہ الراس یا نقصان الاصبع اور ضیق المعدہ
وغیرہ ہی طب سے عارضی امراض زائل ہو سکتے ہین نہ مادری

| | |
|---|---|
| قِسْمَتُہُ الْاُوْلٰی بِعِلْمٍ وَعَمَلْ | وَالْعِلْمُ فِی ثَلٰثَۃٍ قَدِ اکْتَمَلْ |
| طب کی تقسیم پہلی یہ ہے ایک علمی دوم عملی | اور علمی تین مین پوری ہو چکی ہے |

چنانچہ اقسام اسکے آگے آتے ہین نظری وہ ہی کہ مفید ہو فقط اعتقاد الرائے کے اور مباشرۃ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا علم امور طبعیہ اور ستہ ضروریہ اور احوال بدن انسان اور انکے دلائل کا اور عملی وہ ہی کہ مفید ہو ایسے اعتقاد الرائے کی جو مباشرۃ العمل کی کیفیت سے کچھ تعلق نہ رکھے جیسا تدبیر ماکول و مشروب و فصل و سبن و ازالۃ المرض بالغذاء والدواء

| | | | |
|---|---|---|---|
| سَبْعُ طَبَعِیَاتٍ مِنَ الْاُمُوْرِ<br>سات چیز طبعی ہین | | وَسِتَّۃٌ وَکُلُّھَا ضَرُوْرِیٌ<br>اور چھ ہین ساری ضروری | |

امور طبعیہ مبادی ہین جنسے انسان کا بدن بنتا ہی اور بدن کا قوام اُن سے ایسا ہی کہ اگر ایک کا عدم فرض کرین تو بدن انسان کا وجود نہین ہو سکتا۔ امور طبعی سات ہین (۱) ارکان (۲) امزجہ (۳) اخلاط (۴) ارواح (۵) اعضا (۶) قوی، افعال یہ حصر استقرائی ہی وجہ تسمیہ ان امور کی بامور طبعیہ یہ ہی کہ یہ سات امور منسوب بطبیعت انسانی ہین اور طبیعت نام ہی مبدء اول حرکت و سکون بالذات اس چیز کا جسمین یہ طبعیت ہووے اور ان امور کو طبیعت کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہی کہ یہ امور تین حال سے خالی نہین یا تو محل طبیعت یعنی جسم طبعی کا مادہ ہوونگے جیسے ارکان و اخلاط و اعضا و ارواح یا صورت جیسے امزجہ و قوی یا غایت جیسے افعال طبیعت بقول بقراط مدبر بدن بلا ارادہ و شعور ہی اور وہی مبدء حرکت و سکون کا ہی اور بقول افلاطون ایک قوت الٰہی ہی جو مصالح بدن پر موکل ہی اور علامہ رازی نے کہا ہی کہ طبیعت عند الاطبا چار چیز پر اطلاق ہوتی ہی امزاج خاص بدن

۲ ہیئت ترکیبیہ ۳ قوت مدبرۂ بدن (۴) حرکت نفس اور قرشی کہتا ہی کہ طبیعت ایک قوت ہی جو حفظ کمالات مافیہ کا کام کرتی ہی یعنی ان کمالات کو محفوظ رکھتی ہی جو اسکے موضوع مین موجود ہین اور انکے موقع و محل پر استعمال مین لانے کی تحریک کرتی ہی

| | | | |
|---|---|---|---|
| ثُمَّ ثَلٰثَۃٌ سُطِرَتْ فِی الْکُتُبِ | | مِنْ عَرَضٍ وَّمَرَضٍ وَّسَبَبِ | |
| اور تین امور جو کتابون مین مرقوم ہین | | عرض اور مرض اور سبب ہین | |

جزء علمی (نظری) عند الاطبا اقسام اربعہ مین منحصر ہی اول امور طبعیہ دوم علم باحوال بدن انسان سوم علم باسباب چہارم علم بالدلائل مگر شیخ نے تین قسم قرار دی ہین (۱) عرض (۲) مرض ۳ سبب غیر ضروری اور امور طبعی اور ستہ ضروریہ کو بطور مبادی کے ذکر کیا ہی۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ | | فَوَاحِدٌ یُعْمَلُ بِالْیَدَیْنِ | |
| طب کا کام دو طرح پر ہی | | ایک ہاتھون کا عمل جیسا جبر کسر کا کام | |

چونکہ ہاتھ یعنی جراحی اور چیرنے کا کام جراح اور حجامون کے سپرد ہی اسلیے اس فن کے متعلق زیادہ حالات نہین بیان کیے بلکہ بہت مختصر سے ضروری امور اس کتاب کے آخر مین درج کیے گیے ہین تاکہ طبیب کو اس علم سے بھی فی الجملہ واقفیت حاصل ہوجاوی

| | | | |
|---|---|---|---|
| وَغَیْرُہٗ یُعْمَلُ بِالْاٰلَۃِ | | وَمَا یُقَدَّرُ مِنَ الْغِذَاءِ | |
| اور دوسرا عمل دوا سے کیا جاتا ہی | | اور غذا کا اندازہ کیا جاتا ہی | |

جبکہ شیخ نے بعد تمہید و بیان امور ضروریہ کے اقسام طب اور اسکے معالجہ اور دوا کرنے کا

طریقہ بیان کرنا چاہا تو کہا کہ وہ دو قسم پر ہی ایک قسم جسمین دوا کے ذریعہ سے علاج کیا جاتا ہی اسطور سے کہ اسمین مزاج اور عمل اور موسم اور شہر کا لحاظ اور شروط جسکا بیان بوقت استعمال دوا کے آئیگا اور ادویات اور اسکے اقسام شربت معجونین اور مسہلات وغیرہ کی رعایت کیجاتی ہی اور دوسرا قسم جسمین ہاتھ اور آلات کے ذریعہ سے کام کیا جاتا ہی

## ذِكْرُ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَاَوَّلُهَا فِي الْاَرْكَانِ

امور طبعیہ کا ذکر کیا جاتا ہی جنمین سے پہلے ارکان کا بیان کیا جاتا ہی

امور طبعیہ مبدء وہیولی ہین واسطے اُن اشیا کے جو اس عالم مین موجود ہین نباتات وحیوانات ومعدنیات سے طبیعت ایک قوت ہی جو حفاظت ونگہبانی کرتی ہی اُن فضائل وکمالات کی جو اسمین موجود ہین اور بعض کے نزدیک طبیعت مبدء اول ہی واسطے حرکت اور سکون بالذات اُس جسم کے جسمین یہ موجود ہی

| | |
|---|---|
| اَمَّا الطَّبِيْعِيَّاتُ فَالْاَرْكَانُ | يَقُوْمُ مِنْ مَزَاجِهَا الْاَبْدَانُ |
| اب امور طبعیہ سو وہ ارکان ہین | جنکے اخلاط سے ابدان قایم ہوتے ہین |

رکن جسم بسیط ہی جو بدن کی جزء اولی ہی جسکی تقسیم اجسام مختلف صور کی طرف نہین ہو سکتی اور رکن وغذا واصل واسقطس وعنصر وماوہ وہیولی وموضوع یہ سبھی متحد بالذات اور مختلف بالاعتبار ہین کیونکہ جو چیز چند اشیاء کی ترکیب سے حاصل ہو وہ ضرور کسی نہ کسی صورت کو قبول کریگی پس اس اعتبار سے کہ کسی صورت کو بدون تخصیص صورت معینہ کے قبول کرے وہ مادہ ہی اور اس اعتبار سے کہ اسنے خاص صورت کو قبول کیا ہی ہیولی کہینگے اور اسکو

کہ اسمین صورت بالفعل حال ہی موضوع کہتے ہین اور اس اعتبار سے یہ مرکب
کی جزء ہی رکن کہا جائیگا اور اس اعتبار سے کہ یہ ترکیب کے لیے مبدا اور
اصل ہی عنصر ہی اور اس اعتبار سے کہ اسکی طرف تحلیل منتہی ہوتی ہی اور وہ سب سے
چھوٹا جزء ہی اسطقس ہی اور اس اعتبار سے کہ مرکب سے ماخوذ و ممتزج
ہی اصل کہا جائیگا پس رکن تمام مرکبات مین سب سے زیادہ تر بسیط ہی اور
اس عالم کی سبھی اشیا اسی سے مرکب ہین اور اسی سے انکے مزاج قائم ہین
بعض فلاسفہ اسطقس جزء لا یتجزی کو کہتے ہین بعض حکما کے نزدیک جمیع کائنات
جو عالم کون و فساد مین موجود ہین انھین ارکان سے مرکب ہین جیساکہ
شراب شکر اور پانی سے بنتی ہی فلاسفہ کے نزدیک طبیعۃ ایک قوت مدبرہ
ہی جو اجسام کی صورتون کو محفوظ رکھتی ہی اور عند الاطبا چار معنون پر
اطلاق پاتی ہی (۱) مزاج خاص بدن (۲) ہیئت بدن (۳) قوت مدبرہ (۴)
حرکات نفس اور طبع فعل ہی جو طبیعت سے سرزد ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| مَاءٌ وَنَارٌ وَثَرًى وَرِيحٌ | وَقَوْلُ بُقْرَاطَ بِهَا صَحِيحٌ |
| پانی اور آگ اور خاک اور ہوا ہی | اور بقراط کا یہ کہنا صحیح ہی |
| دَلِيلُهُ فِي ذَا بِأَنَّ الْجِسْمَا | إِذَا تَوَى عَادَ إِلَيْهَا رَغْمَا |
| اسکی دلیل اسمین یہ ہی کہ جسم ہلاک ہوجاتا ہے | تو خواہ مخواہ ان چارون کی طرف عود کرتا ہی |

بقراط نے اپنی کتاب طبیعۃ الانسان مین کہا ہی کہ ارکان اربعہ سے اجسام کے
مرکب ہونے کی یہ دلیل ہی کہ جب ابدان و اجسام مین موت سے فساد لاحق
ہوتا ہی تو وہ خواہ مخواہ انھین چارون کی طرف تحلیل ہوتے ہین پس انمین جو

حرارت غریزی ہوتی ہی وہ اسطقس ناری کی طرف اور روح غذا ہوا کی کیطرف
صعود کر جاتی ہین رطوبات اسطقس مائی کیطرف اور طبقہ ارضی استخوان وغیرہ
خاکستر اور خاک کیطرف چلے جاتے ہین پس معلوم ہوا کہ جمیع کائنات نباتات
و معدنیات و حیوانات انھین عناصر سے مرکب و متکون ہین کیونکہ نباتات
کا پانی بارد رطب ہی بارد اسلیے ہی کہ جب کوئی قاسر مسخن نہووے تو پانی برودت
کیطرف مائل ہو جاتا ہی اور اگر بالطبع بارد ہوتا تو اسمین یہ برودت کیونکر
آتی رطب اسلیے کہ وہ مختلف اشکال کو سہولت سے قبول اور ترک کرتا ہی
آگ حار یابس ہی حار اسلیے کہ ہم ظاہر اسکی حرارت کو محسوس کرتے ہین باوجودیکہ
اسمین اضداد اجزاے ارضیہ متصعف و ہر آئینہ بارد وہ و ایخرہ مایہ مختلط
جو اسکی طبیعت خالصہ کے منافی ہین یابس اسلیے کہ وہ مختلف اشکال کو
سہولت اور آسانی سے قبول اور اخذ نہین کر سکتی اور یہی معنی یبوست
کے ہین اور خاک بارد یابس ہی بارد اسلیے کہ بوقت انتفاے قاسر مسخن
کے اسمین برودت آجاتی ہی جو عین اسکی طبیعت کا تقاضا ہی اور یابس اسلیے
کہ اشکال کو نہ تو سہولت سے قبول کرتی ہی اور نہ مقبولہ کو نرمی سے ترک
کرتی ہی اور ہوا حار رطب ہی جسکی وجہ سے پہلے ہی ہی جو اوپر بیان ہو چکی ہی
قوام بدون زمین کے ناممکن ہی اور نہ اُنکا حیات اور پایداری بغیر پانی کے ہو سکتی
ہی اور نہ اونکو بغیر حرارت و ہوا کے کچھ قرار ہی لیکن حیوانات کی زندگی بدون
غذا کے نہین ہو سکتی اور غذا انھین نباتات سے پیدا ہوتی ہی اور نباتات
عناصر اربعہ سے ہین جسکا پہلے بیان ہو چکا ہی امام رازی نے کہا ہی کہ بچہ

ماں کے پیٹ مین اُس خون کی غذا پہونچتی ہی جو حیوانات و نباتات کی تغذیہ سے متکون اور حاصل ہوتی ہی اور سابق مین معلوم ہوچکا ہی کہ حیوانات و نباتات صرف چارون عناصر سے مرکب ہین اور انھین سے وہ امتزاج پاتے ہین اور نقلی دلیل یہ آیت کریمہ ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ یعنی انسان پیدا کیا گیا ہی بجنی والی مٹی سے اور ظاہر معلوم ہی کہ فخار بجنی والی مٹی مین چار امور کا پایا جانا ضروری ہی ۱ وجود خاک ۲ پانی کے ساتھ قوام پذیر ہونا (۳) ہوا کے ذریعہ سے خشک ہونا (۴) آگ سے سخت اور پختہ بنانا

| | |
|---|---|
| لَوْ یَکُوْنُ الرُّکْنُ مِنْهَا وَاحِدًا | لَمْ تَرَ بِالْاَکْمَامِ حَیًّا فَاسِدًا |
| اور اگر انمین سے ایک رکن ہوتا تو | دکھ درد کے سبب سے تو کبھی جیتے کو مردہ فاسد دیکھتا |

یہ بھی بقراط کی دلیل ہی جو اسنے اپنی اسی کتاب مین بیان کی ہی کہ اگر اجسام صرف ایک ہی طبیعت سے مرکب ہوتے تو انمین کوئی مخالف و متضاد فساد و نقصان نہ ڈالتا نہ اندر سے نہ باہر سے۔ کیونکہ نقصان اس صورت مین ہوسکتا ہی جبکہ مخالف کو پورا غلبہ حاصل ہوتا ہی فائدہ تعریف ارکان مین اختلاف ہی کوئی پانچ کہتا ہی کوئی دو لیکن حق مذہب یہی ہی کہ چار ہین اور یہ تعریف ارکان ایک مسئلہ علم طبعی کا ہی طبیب کو من حیث ہو طبیب مسائل طبعی کا تسلیم کرنا کافی ہی اُنپر دلائل لانے کی کچھ حاجت نہین ہی لیکن اکثر اطبا کی عادت ہی کہ تعداد ارکان کے دلائل بیان کردیتے ہین منجملہ اُن دلائل کے ایک یہ ہی جو کتاب مین مذکور ہی دلیل دوئم یہ ہی کہ مرکبات اپنے وجود مین محتاج بقدر رطب مادہ کے ہوتے ہین تاکہ صورت کو قبول کرسکین لیکن زیادہ رطب نہو

بلکہ معتدل بالیبوست ہونا ضروری ہی تاکہ صورت منطبعہ اور منقشہ کی حفاظت کرسکے اسواسطے کہ رطب جیسا سہل القبول ہی ویسا ہی سہل الترک بھی ہوتا ہی اور واسطے انطباع صورت کے حرارت طابخہ ہونا لازمی ہی لیکن مفرط نہو کہ حرارت زائد مودی الی الفساد والاحراق ہوتی ہی بلکہ معتدل بالبرودت ہونی واجب ہی لہذا ہر مرکب کی ترکیب مین ان ہر چہار عناصر کا ہونا ضروری ہی

## الثاني منها وهو علم المزاج

دوسرا امور طبعی مین سے وہ مزاج کا علم ہی

| | |
|---|---|
| وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْعِلْمُ بِالْمِزَاجِ | اَحْكَامُهُ تُعْيِنُ فِي الْعِلَاجِ |
| اور اسکے پیچھے علم مزاج کا ہی | اور مزاج کے احکام علاج مین مدد دیتے ہین |

جبکہ ارکان اور انکے قوی وکیفیات کا حال اور انسے اجسام کی ترکیب اور عنصر غالب کا علم ہوا تو اسکے بعد معلوم ہوگیا کہ بدن کا مزاج کیسا ہی حار ہی یا بارد یا بس ہی یا رطب کیونکہ جب بدن مین عنصر حار غالب ہو تو مزاج بھی حار ہوگا اگر بارد ہو تو بارد پس اسی امور کا سمجھنا طبیب کے لیے ضروری ہی جوہری کے نزدیک بدن کا مزاج وہی ہی جو مختلف طبائع سے مرکب ہی اور شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مزاج ایک کیفیت ہی جو مختلف کیفیات سے جو عناصر متضادہ مین موجود ہین پیدا ہوتی ہی یعنی عناصر اپنی متضادہ قوتون سے باہم ایک دوسرے مین فعل وانفعال کرتے ہین تو ان سبکے کسر وانکسار سے ایک ایسی معتدل کیفیت پیدا ہو جاتی ہی جو ان سب کو انکے مجموعہ مین مشابہ ہوتی ہی اس جدید کیفیت کا نام مزاج ہی ایک جماعت محققین نے کہا ہی

کہ مزاج ایک کیفیت ملموسہ ہی جو حاصل ہوتی ہی جسم مرکب مین عناصر متضادہ کی کیفیات سے جبکہ انمین ہر ایک کی کیفیت دوسرے سے منفعل و مکسر ہوتی ہی اور بقول ابن نفیس ترکیب و امتزاج صرف وہی معتبر ہی جو حرارت برودت اور رطوبت یبوست سے ہو نہ ہر ایک کیفیت سے جیسا خفت ثقل روائح وغیرہ سے

| | |
|---|---|
| اَمَّا المِزَاج فقواہ اربع | یُفرِدُھَا الحَکِیمُ اَو یَجمَعُ |
| اب مزاج کی قوتین چار ہین | حکیم انکو کبھی مفرد مفرد بیان کرتا ہی اور کبھی مرکب کرکے |

مزاج جو عناصر مین سے کسی ایک عنصر کے غلبہ سے حاصل ہوتا ہی اسکی چار قوتین ہین دو تو فاعل جو حرارت و برودت ہین اور دو وہی منفعل وہ رطوبت اور یبوست ہین اور یہ چارون مفرد ہین جو ارکان سے ناشی ہوتی ہین اسیوجہ سے انکی قوت بھی انکی قوت کے مشابہ ہی یہی معنی یفردہا کے ہین اور اگر ایک عنصر کے ساتھ دوسرا عنصر غالب ہو اسطور سے کہ عنصر ناری کے ساتھ عنصر ہوائی غالب ہو تو اسکو حار رطب کہا جاتا ہی اور اگر ناری کے ساتھ عنصر ترابی اسکو حار یابس اور اگر مائی کے ساتھ عنصر ہوائی ہو اسکو بارد رطب اور اگر عنصر مائی کے ساتھ عنصر ترابی غالب ہو تو اسکو بارد یابس کہا جاتا ہی اور یہی مراد یجمع سے ہے

| | |
|---|---|
| مِن سَخنٍ وَبَارِدٍ وَیَابِسٍ | وَلَینٍ یَنَالُ حِسُّ اللَّامِسِ |
| ایک گرم اور سرد اور خشک | اور تر جسکو لامس کی حس معلوم کرتی ہی |

جالینوس نے کہا ہی کہ جسقدر امزجہ ادویات کی قسمین ہین اسیقدر مزاج انسان کی تعداد ہی وہ یہی چار ہین جنکو حرارت برودت رطوبت یبوست کہا جاتا ہی

| | |
|---|---|
| تُوجَدُ فِی الْاَرْکَانِ وَالزَّمَانِ | وَفِی الَّذِیْ یَنْمُوْ وَفِی الْمَکَانِ |
| یہ قوتین ارکان اور زمان مین پائی جاتی ہین | اور اسمین جو نامی ہو اور مکان مین بھی ہوتی ہین |

یہ چارون مرکومہ بالا ارکان یعنی آگ پانی ہوا خاک مین پائے جاتے ہین اور فصول و موسم زمانہ یعنی ربیع خریف گرما سرما مین بھی جسکا بیان عنقریب آگے آئیگا اور نامی مین بھی یعنی اُن اجسام مین جنکا نمو اور زیادہ ہونا محسوس و معلوم ہوتا ہی وہ حیوانات و نباتات و معدنیات مین اور مکان یعنی بلاد و امصار مین بھی کیونکہ ہم یقیناً جانتے ہین کہ مکانات و مواضع کے بُعد و قرب کے اعتبار سے حرارت مین کمی زیادتی آجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْاُسْطُقُسُ اُخِذَ فِی الْغَایَۃِ | مِنْ مُفْرَدِ الْمِزَاجِ وَالنِّہَایَۃِ |
| عنصر تو مفرد مزاج کی غایت | و نہایت مین ملتا ہے |

اسطقس جسم مفرد اولی ہی جس سے اجسام متکون ہوتے ہین اور اسیکی طرف تحلیل پاتے ہین جسکا بیان پہلے ہوچکا ہی پھر جبکہ کوئی عنصر کیفیات اربعہ بسیطہ کے ساتھ متکیف ہوتا ہی تو وہ غایت و نہایت کے ساتھ توصیف کیا جاتا ہی۔ پس کہا جاتا ہی کہ آگ مین نہایت درجہ کی حرارت ہی اور ہوا مین برودت اور پانی مین رطوبت اور خاک مین یبوست ہی اور کبھی ان چارون مین سے ہر ایک باہم ایک دوسرے سے یا کسی اور سے ایسی کیفیت کو حاصل کرلیتے ہین جو انکی طبیعت مین موجود نہین ہوتی۔ پس آگ مین آسمان کے قرب اور اسکی حرکت کیوجہ سے

یبوست آجاتی ہی اور ہوا مین مجاورت پانی کے سبب سے رطوبت اور خاک مین اسکے قرب کی جہت سے برودت آجاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| اَلْحَرُّ فِی النَّارِ وَفِی الْهَوَاءِ | وَالْبَرْدُ فِی التُّرَابِ ثُمَّ الْمَاءِ |
| گرمی آگ اور ہوا مین ہے | اور سردی خاک اور آب مین ہے |
| وَالْيُبْسُ بَيْنَ النَّارِ وَالتُّرَابِ | وَاللِّيْنُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالسَّحَابِ |
| اور خشکی آتش اور خاک مین ہے | اور رطوبت آب و ہوا مین ہے |

یعنی آتش و ہوا حار ہین اور آب اور خاک بارد اور خاک و آتش یابس اور آب و ہوا رطب ہین۔ جاننا چاہیے کہ یہ عناصر جو ہمکو محسوس بالذات ہوتے ہین انکو ارکان کہا جاتا ہی یا نہین ایک جماعت طبعیین کے نزدیک وہ ارکان نہین ہین کیونکہ انکا ادراک بعقل اور توہم بالحس ہوتا ہی اور انمین سے کوئی خالص نہین ہی اور اسطقس و عنصر حقیقی وہی ہونا چاہیے جو ہر مخالف کیفیت سے خالی ہو اور وہ کہتے ہین کہ آگ جو اصلی عنصر ہی وہی تکون اور تولید اشیا کا سبب ہی اور یہ آگ جو مدرک بالحس فساد اور بطلان کا سبب ہی بعضون کے نزدیک یہ ارکان ہی مین داخل ہین جسکے دلائل علم طبعی مین مکمل طور پر مذکور ہین وہ کہتے ہین کہ آگ کا موضع طبعی فلک القمر کا سطح زیرین ہی جو تمام اجرام عنصریہ سے برتر ہی کیونکہ جب آگ علو و بلندی کو چاہتی ہی تو وہی اس مقام کے لائق اور مستحق ہی (۱) آگ ایک جسم بسیط ہی جو بلندی کیطرف متحرک بالطبع ہی تاکہ اپنے کرہ مین فلک القمر کے نیچے جاکر قرار پاوے اور اسکے وجود کا فائدہ یہ ہی کہ اسکی جہت سے تمام مرکبات مین نضیج اور جوہر ہوا مین نفوذ اور دوبارہ عنصر ونکی

قوت مین انکسار ہوتا ہی اور نیز اس سے ترکیب مین مضبوطی اور صفائی پیدا
ہوتی ہی۔ حرارت ایک لفظ جنس ہی جو حرارت کی چارون اقسام پر حاوی ہی
(۱) حرارت جو جرم آگ مین محسوس ہوتی ہی (۲) حرارت جو حرکت سے
لازم آتی ہی (۳) حرارت جو تاثیر کواکب خارہ سے مستفید ہوتی ہی جبکہ
شمس کی مسامتتین واقع ہون (۴) حرارت جو انسان وحیوانات کے
باطن مین موجود ہی جو نضج اور ہضم مین طبیعت کے لیے آلہ بنتی ہی اور تمام
افعال طبعی کو جذب کرتی ہی (۲) ہوا جسم بسیط شفاف ہی اور اسکا مکان
طبعی پانی کے اوپر اور آگ سے نیچے ہی کیونکہ وہ پانی سے ہلکی (خفیف)
اور آگ سے بھاری (ثقیل) ہی اور اسکا فائدہ یہ ہی کہ تمام کائنات مین
تخلخل اور انکو صاف اور لطیف کرتی ہی اور بسہولت قبول اشکال کے لیے
معاون ہوتی ہی۔ جو چیز آسمان کے ساتھ متصل یا اسکے قریب ہی اسکا حار
اور لطیف ہونا ضروری ہی اور جو اس سے نہایت بعید ہی اسکا بارد کثیف
ہونا لازمی ہی۔ حرارت کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی اول وہ حرارت جو
مجاورت اور قرب کی وجہ سے دوسرے کو بھسم کر جاوے۔ حرارت نی النار
سے یہی مراد ہی۔ دوم ہر وہ چیز جو لمس اور حس مین سخونت اور گرمی پیدا کرے
جیسا کہ گرم ہوا مین معلوم ہوتا ہی یہی معنی ہین حرارت فی الہوا کے
سوم وہ جسکی حرارت ذائقہ سے محسوس ہوئے جیسا مرچین چہارم وہ
جسم جسمین چار عنصر غالب ہوئے جیسا قلب پنجم وہ طبیعت یا جسم جو
حد اعتدال سے حرارت کیطرف زیادہ مائل ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ

مرد عورتون کی نسبت زیادہ حار ہین (۳) پانی ایک جسم بسیط سیال ہی
اور اسکا مقام طبقے زمین کے اوپر اور ہوا سے نیچے ہی اور بقول مذہب
صحیح عند الاکثر وہ سب سے زیادہ بارد ہی کیونکہ برودت پانی مین زمین
کی نسبت سے زیادہ محسوس ہوتی ہی اور اسکا فائدہ تخلیط و تشکیل ہے
اور قدما کی ایک جماعت کا مقولہ ہی کہ اس عالم مین اول خداوند تعالی نے
پانی کو پیدا کیا پھر جبکہ اُسنے حرکت کی تو اسکے پھرنے اور حرکت سے
حرارت پیدا ہوئی جس سے پانی پر جھاگ (کف) آئی اور اس سے بخارات نکلکر بلندی
کیطرف صعود کر گئے اس لیے بخار سے دو خفیف عنصر آگ اور ہوا
پیدا ہوے اور کثافت سے دو ثقیل عنصر پانی اور مٹی حادث ہوئے
اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ سب اشیا کی اصل خاک ہی اور دوسرے
تینون بسبب تحلیل اور لطافت کے اُسی سے ظہور مین آئے ہین۔
(۴) زمین ایک جسم بسیط ہی اور اسکا موضع طبق عالم فلک الافلاک
کا وسط ہی اور وہ تمام اجسام سے زیادہ ثقیل ہی کیونکہ وہ سبھی بدن
عنصریہ کے نیچے واقع ہی اور سب سے زیادہ یابس ہی اور اسکا فائدہ
یہ ہی کہ تمام ہیئت اور اشکال کو محفوظ و ثابت رکھتی ہی اور مراد
شیخ کی زمین سے رطب ہی پس گویا کہ اسنے کہا ہی کہ دو رطب عنصر
ہوا اور پانی ہین جنمین سے ہوا زیادہ رطب اور پانی بارد ہی۔ اور دو یابس
عنصر آگ اور خاک ہین جنمین سے آگ زیادہ حار اور خاک یابس ہے
فائدہ یُبس دو معنون پر بولا جاتا ہی اول وہ جو مختلف اشکال کو بسہولت

قبول نہ کرسکے اور اسی کو یابس بالفعل کہتے ہین۔ دوم وہ جو کسی معتدل انسان کے بدن پر وارد ہو تو اُسمین ایسی یابس کیفیت پیدا کرے جو اُسکے پہلے یبس سے بڑھ کر ہووے اور اسکو یابس بالقوہ کہتے ہین جیساکہ کوئی مجفف دوا مانند ہلیلہ اور لوہ چون وغیرہ کے

| | |
|---|---|
| بَیْنَ جَوَاهِرِ لَنَا اِخْتِلَافٌ | تَقْضِیْ لَنَا بِالْکَوْنِ وَالْاِئْتِلَافَ |
| انکی ذاتون مین اختلاف ہی جنکو | اپنی صورت سے تقاضا کرتے ہین اور تحاد بھی |

یعنی (ان ارکان وعناصر) کی ذاتون مین اختلاف ہی جو اپنے اپنے کون و وجود (کی صورت) کے سبب سے اس اختلاف کا تقاضا کرتے ہین اور ائتلاف ومناسب بھی ہی

| | |
|---|---|
| اِخْتَلَفَتْ کَیْلَا تَکُوْنَ وَاحِدَةً | وَائْتَلَفَتْ اَلَّا تَرٰی مُضَادَّةً |
| اختلاف اسواسطے ہوا کہ ایک نہ ہوجاوین | اور ائتلاف اسلئے کہ تو اُنکو بالکل ضد نہ جانے |

جواہر سے مراد عناصر ہین کیونکہ انمین من وجہ تو اختلاف ہی اور ایک طور سے ائتلاف اور اختلاف کی وجہ یہ ہی کہ ہر ایک عنصر کے لیے ایک خاص طبیعت ہی جو اسی کے ساتھ مخصوص ہی اور اگر سبھی ایک ہوجاوین تو اُنمین ترکیب دینے سے کوئی مرکب چیز پیدا نہین ہوسکتی اور متحد ہونے کی وجہ یہ ہی کہ ہمیشہ دو عنصر ایک کیفیت مین مشترک ہوا کرتے ہین پس ہوا اور آتش حرارت مین مشترک ہین اور آب وخاک مشترک فی البرودت ہین اور آب وہوا مشترک فی الرطوبت اور خاک وآتش مشترک فی الیبوست ہین

| | |
|---|---|
| وَمَا سِوَی الْعُنْصُرِ مِنْ مُرَکَّبٍ | فَوَصَّفْنَا مِزَاجَهٗ بِالْاَغْلَبِ |
| اور ماسوائے عنصر کے ہر ایک مرکب کو | ہم اسکا مزاج غالب قوت سے تعبیر کرتے ہین |

جبکہ عناصر کسی ایک مرکب مین مجتمع ہون تو اُنکے باہم اتصال و امتزاج سے ایک جداگانہ ایسی کیفیت امتزاجیہ پیدا ہوتی ہی جو باعتبار مزاج غالب عنصر کے وہی اس مرکب کے مزاج کی ہوتی ہی جیسا کہ بھیڑیے کا مزاج حار یابس ہی نہ زیادہ حرارت جو آگ کے درجہ کو پہونچ جاوے نہ ایسی یبوست جو خاک مین پائی جاتی ہی بلکہ اُسمین اجزاے بارودہ رطبہ موجود ہین جنسے ان ہر دو کیفیت مفصلہ کی قوت مین فرق آگیا ہی اور اجزاے حار یابسہ اسمین غالب اور زیادہ ہین ایسا ہی ہر مرکب مین اُسکے غالب اجزا کے اعتبار سے حکم لگایا جاتا ہی خواہ اسمین طبق ترکیب ہو جیسا حیوان یا مصنوعی جیسا تریاق اور نیز حرارت برودت رطوبت یبوست کا حکم اس ارادہ سے لگایا جاتا ہی کہ یہ معتدل کی نسبت سے ایسی ہی ہین

| | |
|---|---|
| مُعْتَدِلًا نَجْعَلُهُ قَانُونًا | فَنَجْمَعُ الْاَرْبَعَةَ الْفُنُونَا |
| ایسے معتدل کو ہم قانون بناتے ہین | چو چارون قسم کی قوت (کیفیت) کو جامع ہو |
| اِمْتَزَجَتْ فِيهِ عَلَى مِقْدَارِ | فَكَانَ كَالدَّسْتُورِ وَالْمِسْبَارِ |
| کہ چارون کیفیتین اسمین ایک اندازہ پر ملین | پس وہ معتدل قانون اور اندازہ کی طرف ہو |

مِسبار ایک آلہ (سلائی) ہی جس سے زخم اور قرحہ کا عمق و بُعد معلوم کیا جاتا ہی حکما کو معتدل مزاج کے وجود مین اختلاف ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی یا نہین اور اگر ہو بھی تو اُسکا وجود ثابت رہ سکتا ہی یا نہین ایک جماعت نے کہا ہی کہ ایسا ہونا ممکن ہی اور بعضون کے نزدیک ممکن الوجود ہی لیکن اسکا قیام دائمی اور ابدی نہین ہو سکتا۔ اور ایسا ہی کتاب شفا مین ہی

کلام سے مفہوم ہوتا ہی۔ پس اگر اسکا وجود تسلیم بھی کیا جاوے تو وہ دو قسم پر ہو سکتا ہی اول یہ کہ اسمین تمام عناصر کی مقدارین یعنے حرارت برودت یبوست رطوبت یبوست مساوی ہوین جو ناممکن اور ظاہر البطلان ہی دوم یہ کہ اسمین ضرورت اور مقصود کے اعتبار سے اعتدال ہووے اسطور سے کہ بدن اور ترکیب مین عناصر کی کمیات (مقدار) اور کیفیات سے ایک ایسا توسط اور اعتدال حاصل ہو جو اُسکے مزاج کے لیے لائق اور ضروری تھا سو اسکا وجود خارج مین پایا جاتا ہی اور اسی اعتبار سے بہ نسبت دیگر حیوانات کے انسان اعتدال کی طرف زیادہ مائل ہی اور اسی سبب سے انسان پر حکم لگایا جاتا ہی کہ وہ سب سے زیادہ معتدل ہی اور اسکے اعتدال کی وجہ یہ ہی کہ ایک نوہ شریف جوہر (روح) کو متضمن ہی جو خداوند تعالی کا امر ہی۔ اور اُسکی ماہیت اور کیفیت بجز اُسکے کوئی پہچان نہین سکتا۔ دوسرے عقل قوت مدرکہ پر حاوی ہی جو سب مخلوقات سے زیادہ تر شریف اور بخلاف دیگر حیوانات کے کہ اُنمین ایسا اعتدال نہین پایا جاتا بلکہ انکا اعتدال صرف اس کیفیت موجودہ سے ہی جسکا حصول اُنکے لیے ضروری اور مناسب تھا جیسا کہ اسد (شیر) جسکا مزاج کسیقدر حرارت کا تقاضا کرتا ہی تاکہ ارنب (خرگوش) کا بارد مزاج جو موجب بزدلی و جزع کا ہی اسمین نہ ہووے اور خرگوش کا مزاج برودت کو چاہتا ہی جسمین بزدلی و جزع پایا جاوے۔ پس شیر بسبب تقاضاے اپنے مزاج کے معتدل ہی اور قانون مین اس قسم کو معتدل فی القسمۃ کہا ہی جو یہ ہی کہ بدن اور اُسکے ہر عضو مین عناصر کا ایسا اعتدال اور توسط ہوتا ہی جو اُسکے لیے مناسب ہوتا ہی

پس اعتدال عظم راستخوان) کا یبوست اور قلب کا حرارت اور کبد (جگر) کا وہ حرارت جو دل کی حرارت سے کم ہو ہی۔ اور کبھی ایک چیز سرد شہرون مین معتدل ہوتی ہی اور گرم ملک کی نسبت سے غیر معتدل۔ اس عالم مین سب سے زیادہ معتدل انسان ہی پھر اس نوع مین سے زیادہ معتدل انبیا ہین۔ انمین سے بھی زیادہ اعتدال کے قریب خاتم النبیین ہین پھر انسان کے اعضا مین سے ہتیلی (بطن راحہ) کیونکہ وہی محسوسات کی سردی گرمی کو دریافت کرتی ہی اور سب پر سردی گرمی کا حکم لگاتی ہی اور حاکم کے مزاج کا اعتدال کے قریب ہونا زیادہ تر ضروری ہی کیونکہ جس اول لمس کرنیوالا اگر حار یا بارد ہو تو موافق کیفیت (بصورت اول حرارت اور دوم برودت) کو کما ینبغی دریافت نہین کرسکتا اکثر فلسفہ و منجمین کے نزدیک بلاد و امصار مین سے اعتدال کے قریب اقلیم چہارم ہی اور ایک جماعت نے جنمین شیخ رئیس بھی ہی کہا ہی کہ خط استوا جہان اکثر دن رات مساوی و برابر ہوتے ہین ہمیشہ قریب تر اعتدال ہی۔ ہر ایک کے دلائل اپنے اپنے مواضع مین مذکور ہین جنکا جاننا طبیب کو کچھ ضروری نہین ہی۔ جبکہ معتدل مزاج کا حال معلوم ہوگیا تو اس سے بعید عن الاعتدال کا حال بھی ظاہر ہوگیا اور قانون ایک صورت کلیہ ہی جو اپنے جزئیات پر منطبق ہوتی ہی جس سے اُنکے احکام دریافت کیے جاوین پس غیر معتدل کے احکام معتدل پر قیاس کرنے سے معلوم ہوسکتے ہین

| | |
|---|---|
| فَكُلَّمَا خُصَّ بِالْإِنْحِرَافِ | وَمَالَ نَحْوَ اَحَدِ الْاَطْرَافِ |
| پس جو مرکب کسی انحراف سے مختص ہو | اور ایک طرف کسی جانب مائل ہو |

| | |
|---|---|
| فَلَنْ يَكُوْنَ خَالِيًا مِنَ الْقُوٰى | لٰكِنَّهَا فِيْهِ عَلٰى غَيْرِ السَّوٰى |
| سو وہ مرکب ان کیفیتون سے کبھی خالی نہوگا | لیکن وے اسمین آستہ آستہ برابری پر نہونگے |

جب حقیقی معتدل کا وجود ثابت نہوا تو ضرور ہوا کہ موجودہ ابدان اعتدال سے احدی الکیفیات کی طرف منحرف ہون اور چارون کیفیات۔ حرارت برودت رطوبت یبوست مین سے ایک کا پایا جانا نوظاہر ہی۔ لیکن تینون باقی بھی انمین موجود ہین

| | |
|---|---|
| يُدْعٰى عَلَى الْاَغْلَبِ بِالنَّارِ | اَوِ التُّرَابِيْ اَوِ الْمَاءِ |
| غالب کیفیت پر ناری (آتشی) بولا جاتا ہی | یا خاکی یا آبی |

اگر یبوست غالب ہو تو یابس اور یہی مراد خاکی سے ہی اور اگر برودت ہو تو بارد یہی مراد آبی سے ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يُنْسَبُ لِلرِّيَاحِ | وَكُلُّهَا تُقَالُ بِاصْطِلَاحِ |
| انمین سے ایک وہ ہی جو منسوب ہوا کیطرف ریاح کے | اور یہ سارے نام اصطلاحی لیے جاتے ہین |

اور اگر رطوبت غالب ہو تو مزاج اسکا رطب ہی اور منسوب باطرف ہوا ہی یہی مقصود ہی اور شیخ کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ مزاج حار کا فقط بلا یبوست ورطوبت کے یا صرف مزاج بارد کا پایا جانا ممکن ہی جسکا بیان امور خارجیہ کی بحث مین عنقریب آئے گا

| | |
|---|---|
| اَتْمَمْتُ اَصْنَافَ الْمِزَاجِ التِّسْعَةِ | وَلَمْ اَجِئْ فِيْهَا بِقَوْلٍ بِدْعَةٍ |
| اب مینے مزاج کے نو اقسام پورے بیان کر دیے ہین | جسمین کوئی جدید بات اپنی طرف سے بیان نہین کی |

مزاج کے نو اقسام مین سے چار تو مفرد ہین (۱) حار (۲) بارد (۳) رطب (۴) یابس

جنکو بسیط کہتے ہین اور چار ہی مرکب (۱) حار یابس (۲) بارد یابس
(۳) حار رطب (۴) بارد رطب اور صرف ایک معتدل ہی

## ذِکْرُ اَمْزِجَۃِ الْاَزْمِنَۃِ
زمانون کے مزاجون کا بیان

زمانہ مقدار حرکت کو کہتے ہین لیکن یہان زمانہ سے مراد چارون فصلین ہین اور ہر فصل کی تعریف تقریباً بیان کی جاتی ہی نہ تحدیداً۔ کیونکہ ہر فصل کا شروع اپنے ماقبل کی فصل کے مناسب ہوتا ہی اور اسکا آخر فصل مابعد کے ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی مثلاً ابتدا سے ربیع کی طبیعت موسم شتا (سردی) کے قریب ہوتی ہی اور اسکا انتہا (آخر) فصل صیف (گرما) کے مناسب ہوتا ہی اسی طرح تمام موسمون کو سمجھنا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| اَقُوْلُ فِی الزَّمَانِ بِالتَّقْدِیْرِ | اِذْ لَا سَبِیْلَ فِیْہِ لِلتَّحْرِیْرِ |
| مین زمانے کے بیان مین تقدیراً یا فرضاً کہتا ہون | کیونکہ اس زمانہ کے تحریر بیان کا کوئی سبیل (راستہ) نہین |
| فَفِی الشِّتَاءِ قُوَّۃٌ لِلْبَلْغَمِ | وَفِی الرَّبِیْعِ ھَیَجَانُ لِلدَّمِ |
| پس سردی مین قوت بلغم کی ہوتی ہی | اور ربیع مین جوش خون کا ہوتا ہی |

پس زمستان مین بسبب برودت اور کثافت اور نہ ہونے مسخن کے جس سے رطوبات تحلیل ہون اور غلیظ غذائین بہ کثرت استعمال مین آنے کے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہی اور زمستان مین برودت (سردی) پڑنے کی یہ وجہ ہی کہ شمس (سورج) جو رطوبات کو تحلیل کرنے والا اور جمیع اشیا کو گرم کرنے والا (مسخن) ہی نقطہ سمت الراس سے جنوب کی طرف زیادہ ہٹا ہوا ہی اور بسبب

زیادتی برف اور بارش اور ہوا کے اسکی ہوا مین زیادہ برودت آجاتی ہی اور ربیع مین چونکہ مسخن حقیقی یعنی شمس سمت الراس سے زیادہ بعید نہین ہوتا اسلیے خون کو اس موسم مین غلبہ ہوتا ہی لیکن رطوبت کے ہونے کی یہ وجہ ہی کہ اگرچہ سورج سمت الراس سے کچھ دُور نہین مگر اسقدر نزدیک بھی نہین ہی جو رطوبات کو جلد جذب کر سکے

| | |
|---|---|
| وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ لِلصَّيْفِ | وَالْمِرَّةُ السَّوْدَاءُ لِلْخَرِيفِ |
| اور مرہ صفرا گرمیون مین ہوتا ہی | اور مرہ سودا خریف کے ایام مین ہوتا ہی |

اور موسم گرما مین بسبب حرارت کے زیادہ صفرا پیدا ہوتا ہی اور اُسکی گرمی (حرارت) کا باعث یہ ہی کہ شمس جو اصلی مسخن ہی نقطہ سمت الراس کے نہایت نزدیک ہوتا ہی جسکی شعاع مماست کی وجہ سے زیادہ قوی ہو جاتی ہی جس سے اُسکی حرارت کو زیادہ تیزی حاصل ہوتی ہی اور اسلیے بھی کہ اُسمین بارشین اور سرد ہوائین غالبًا کم پائی جاتی ہین اور خریف یعنی موسم خزان مین برودت یبوست کا اعتدال نہین پایا جاتا کیونکہ صیف (موسم سرما) گذشتہ کی حرارت نے جسمونکی رطوبتون کو جذب کر دیا ہی جس سے یبوست کو غلبہ ہو گیا ہی اور یہ موسم تمام فصلون سے زیادہ ناقص اور ردی ہوتا ہی جو اپنی کیفیت کے باعث حرارت کے منافی ہی کیونکہ جمیع کائنات کی حیاتی (زندگی) حرارت اور رطوبت سے ہی اور خریف کی طبیعت مین اُسکے برخلاف برودت اور یبوست پائی جاتی ہی جس سے ردی اور ناقص سوداوی مادہ کی تولید ہوتی ہی **فصل** فصلون کے مزاج مین اختلاف ہی بعض اطبا کے نزدیک ربیع کا زمانہ معتدل ہی کیونکہ اس موسم مین

اکثر انسان اپنی آرام کے لیے معتدل بلاد و امصار مین کسی معتدبہ حرارت و برودت کی طرف محتاج نہین ہوتے اور درخت اور گھاس جو اس سے پہلے بے حس و بے جان تھے اُنمین تروتازگی اور سبزی لہلہاتی نظر آتی ہی فائدہ خریف وہ زمانہ ہی جسمین پھل اور پھول متغیر اور درختون کے پتے (برگ) گرنے شروع ہوجاتے ہین اور صیف (گرما) کا وہ وقت ہی جسمین گرمی کا جوش ہوتا ہی اور شتا (سرما) کا وہ زمانہ ہی جسمین سردی کو غلبہ ہوتا ہی پس اس صورت مین کوئی موسم کسی زمانہ مین کم ہوجاتا ہی اور کبھی کسی وقت مین زیادہ اور بعض مقامات مین سردی کا زمانہ طویل ہوتا ہی اور کسی مین کم بعض اہل ہیئت اور نجومیون کے نزدیک فصل (موسم) انقلاب شمس کا نام ہی جو آسمان کے چارون حصون مین سے کسی ایک مین انقلاب پاوے اور ہر ایک حصہ تین تین برجون مین منقسم ہی پس جب شمس برج حمل۔ ثور۔ جوزا مین ہو تو فصل ربیع ہی اور جب سرطان۔ اسد۔ سنبلہ مین ہو تو موسم صیف (گرما) ہی۔ اور اگر میزان۔ عقرب۔ قوس مین ہو تو خریف یعنی موسم خزان کا ہی۔ اور جب جدی۔ دلو۔ حوت مین ہو تو فصل شتا (سرما) ہی

## ذِکرُ اَقسامُ النّامِی

اجسام بڑھنے والے کے اقسام کا ذکر ہو

| | |
|---|---|
| وَیُقسَمُ النّامِی لِضَربِ العَدَدِ | وَالنَّباتُ وَالحَیُّ البَدَنِ |
| اور نامی تین قسم مین منقسم ہی (۱) معدن | (۲) نبات (۳) زندہ حیوان |

اشیاے نامی کے تین اقسام ہین اول معدنیات پھر بعضون کے نزدیک

معدنیات کے ۳۰۰ اقسام ہین۔ اور بعض کے نزدیک ۷۰۰ جیسا سونا چاندی
تانبہ۔ زرنیخ۔ نمک۔ چونہ۔ لوہا وغیرہ جو سبھی سیماب گندھک سے ترکیب
پاکر زمین کی حرارت مین نضج طبعی پاتے ہین مگر نمک کہ یہ اجزاے ارضیہ
محرقہ سے پیدا ہوتا ہی۔ دوم نباتات۔ سوم حیوانات جو معروف و مشہور
ہین۔ اب قاعدہ معلوم کرنے دوا اور غذا کا بیان کیا جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ما قهر الجسم فمن دواءه | منها وما انمى فمن غذاءه |
| جو چیز (ماکولات مین سے) جسم پر غالب ہووے وہ دوا ہی | اور جو زیادہ کرے وہ غذا ہی |

تمام ماکولات چار اقسام مین منقسم ہین۔ اول وہ کہ جب بدن مین وارد ہون
تو اُن سے بدن مین ایسی حرارت یا برودت جسکا مزاج اس ماکول کے مشابہ
ہو جاوے دوسرا وہ جو بدن کو متغیر اور مغلوب کر دیوے لیکن بدن مین
اُسکے تغیر اور مقابلہ کی قوت نہووے بلکہ اس ماکول کی قوت آخری دم تک
ثابت اور قائم رہے سوزہر اور زہریلی اشیا کا یہی حال ہی۔ تیسرا وہ کہ جسکی
ہیئت بدن مین متغیر ہو جاوے اور اُس سے بدن مین کچھ ایسا تغیر نہووے
جو لائق اعتبار کے سمجھا جاوے پس اگر باوجود اُسکے بدن کے مشابہ بنجاوے
تو اسکو غذاے مطلق کہتے ہین اور اگر نہو تو دوا معتدل ہی۔ چوتھا جو کہ جسم
مین کسی قسم کا تغیر پیدا کرے اور خود بھی متغیر و مستحیل ہو جاوے سو اگر خود
جسم کے مشابہ ہو جاوے تو وہ دواے غذائی ہی اور اگر اُسمین کسی قسم کا فساد
نہ لاحق ہووے تو وہ دواے مطلق ہی۔ اور نمو سے مراد زیادتی ہی جس سے
مقصود یہ ہی کہ بدن انسان مین ما یتحلل کا بدل اور مقتضی کی مکافات کرے

یعنی جسقدر انسان کے بدن مین سے گوشت اور رطوبتین تحلیل اور زائل ہوتی ہین اُسکے نقصان کو پورا کردے تو اسکو غذاے مطلق کہتے ہین کیونکہ جسم مین باوجود حرارت موجودہ کے تاج سے بھی ہواے حارہ کے اتصال کے سبب سے ہمیشہ اُسکی ذات اور جوہر مین تحلیل واقع ہوتی ہی جس سے ضرور ہی کہ شی مغتذی اور محلل کا بدل حاصل ہوجاے تاکہ جسم کی بقا مین خلل نہ واقع ہووے سو یہی مکافات صرف ماکولات و مشروبات کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہین۔ کیونکہ بدن مین غذا مثل چراغ کے تیل کے ہی جسمین سے جسقدر حرارت کی کشش سے جلجاتا ہی اُسیقدر بتی کی راہ سے آجاتا ہی۔ لیکن جب تیل ختم ہوجاتا ہی تو چراغ گل بلکہ سب کچھ معدوم ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| مِزَاجُهَا يُدْرِكُ بِالْمَذَاقِ | وَبِالْقِيَاسِ الصَّائِبِ لِلصُّدَاقِ |
| جنکا مزاج ذائقہ سے معلوم کیا جاتا ہی | اور قیاس صحیح اصل معلوم کرنیوالے سچے سے سمجھا جاتا ہی |

مزاج دوا کا جسنے جسم کو مقہور کیا اور غذا کا جسنے بدن مین نمو پیدا کیا ذائقہ ہی معلوم کیا جاتا ہی اور قیاس سے بھی جبکہ ایک کی وضع دوسرے کے مشابہ ہووے جسم مدرک بالذوق یا تو کثیف ہوتا ہی یا لطیف یا معتدل۔ فاعل اور مؤثر اس جسم مین یا تو حرارت ہی یا برودت یا اعتدال انکا پس حرارت سے کثیف تلخ اور لطیف محترق (تیز) اور معتدل نمکین ہوجاتا ہی اور برودت سے کثیف کسیلا اور لطیف ترش اور معتدل قابض ہوجاتا ہی اور اعتدال حرارت برودت سے کثیف شیرین اور لطیف مرغن اور معتدل پھیکا ہوجاتا ہی پس چکھنے سے دوا کا ذائقہ معلوم ہوسکتا ہی جس سے اُسکے مزاج کو معلوم کرسکتے ہین اور قیاس سے مزاج کے دریافت کرنے مین دو توجیہ ہین اول

سرعت استحالہ دوا کا جبکہ دوا آگ کی طرف جلدی مستحیل ہوجاوے یا اُسکی
حرارت کو بآسانی قبول کرلیوے تو وہ اپنی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور
اگر وہ جلد منجمد ہوجاوے یا برودت کو بسہولت قبول کرلیوے تو اس سے
اسکی برودت مفہوم ہوتی ہی دوسرے جسکا اشتعال آگ کے ساتھ زیادہ
ہووے اور اُسکا قوام بھی اسیکے مانند ہووے تو وہ حار ہی اور جو ایسا
نہین وہ بارد ہی لیکن جالینوس کے نزدیک قیاس سے کبھی دوا کی خاصیت
یقیناً نہین معلوم ہوسکتی۔ اور خوشبو سے بھی مزاج کو پہچان سکتے ہین اسطرح
سے کہ جسکی خوشبوے تیز ہو اور اُسکے سونگھنے مین ایک قسم کا لذع پایا جاوے تو
اُسکا جوہر حار ہی اور جسمین نمکینی یا ترشی محسوس ہو وہ بارد ہی اور لون ورنگ سے
مزاج کو معلوم کرتے ہین لیکن یہ اور دلائل سے زیادہ تر ضعیف ہی پس ایک چیز
کے چند مختلف اقسام مین سے اسکے مزاج کو بذریعہ رنگ کے معلوم کرتے
ہین کہ سُرخ زرد مین سے اور زرد سفید مین سے اور سفید ان اقسام مین سے جو
غیر مفتت ہین برودت پر دلالت کرتے ہین اور سفیدی ان اجسام مین جنمین
یبوست وانفراک موجود ہی حرارت پر دلالت کرتی ہی اور سیاہی ان ہر دو
اُمور مین اُسکے برخلاف ہی کیونکہ برودت جسم یابس کو سیاہ اور رطب کو سفید
کردیتی ہی اور اکثر سُرخ رنگ حار ہوتا ہی اور یہان مصنف نے چند امور کا
ذکر نہین کیا از انجملہ مصنف کا تجربہ ہی۔ جسمین کئی ایک شروط کا مدنظر رکھنا
لابدی ہی اوّل یہ کہ جسپر دوا کی آزمایش کی گئی ہی اُسکا تمام کیفیات محصلہ
(عارضی حرارت یا برودت) یا عارضی کیفیات سے خالی ہونا ضروری ہی مثلاً

پانی کی اصلی طبیعت اگرچہ بارد ہی لیکن گرمی پہونچنے سے اُسکی طبیعت مین گرمی آجاتی ہو جب تک اسکی گرمی کو زائل نہ کیا جاوے۔ دوسرے یہ کہ جس بیماری مین تجربہ کیا گیا ہی وہ مفرد ہووے۔ تیسرے یہ کہ اس دوا کا مختلف بیماریون مین تجربہ کیا جاوے چوتھے یہ کہ دوا کی تاثیر مین ہمیشگی یا اکثر اوقات کا لحاظ کیا جاوے کیونکہ طبعی امور اپنے مبادی سے یا تو ہمیشہ صادر ہوتے ہین یا اکثر اوقات مین

| | |
|---|---|
| اَلْحُلْوُ وَالْمِلْحُ وَالْمِرَارَةُ | لِلْیُبْسِ وَالْحَرِیْفُ لِلْحَرَارَةِ |
| شیرین اور نمکین اور تلخ | خشکی کے سبب ہوتا ہی اور تیز حرارت کی وجہ سے |

کیونکہ یہ چارون ذائقہ بغیر حرارت کے نہین پائے جاتے اور حریف تلخ کی نسبت سے زیادہ حار ہی کیونکہ حریف مین تحلیل اور جلاء اور تقطیع کی قوت زیادہ پائی جاتی ہی اور تلخ نمکین سے زیادہ حار ہی کیونکہ نمکین ایسا تلخ ہوتا ہی جسکی تلخی مین رطوبت بارده کے سبب سے تیزی نہین ہوتی اسلئے اگر اُسکو آگ سے ایسا گرم کیا جاوے کہ اُسکی رطوبت جاتی رہی تو وہ بیشک تلخ ہوجائیگا

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ طَعْمٍ عَفِصٍ وَحَامِضٍ | لِلْیُبْسِ وَالْبَرْدِ وَکُلُّ قَابِضٍ |
| اور ہر ذائقہ کسیلا اور ترش | خشکی اور سردی کے سبب سے ہوا اور ہر قابض |

کسیلا اور قابض کا ذائقہ قریب قریب ہی لیکن کسیلا قبض کرتا ہی اور ظاہر باطن زبان مین خشونت پیدا کرتا ہی اور قابض صرف زبان کے ظاہر مین قبض کی تاثیر کرتا ہی اور کسیلا زیادہ لطیف ہوتا ہی اور زبان مین بخوبی پھس جاتا ہی۔ یہ تینون ذائقہ لطیف جوہر ارضی سے پیدا ہوتے ہین اسی وجہ سے اُنپر یبوست

اور برودت غالب ہوتی ہی اور جاننا چاہیے کہ کسیلا بہ نسبت قابض کے زیادہ بارد ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَائٍ وَمَا لَا طَعْمَ لَهُ | فَإِنَّهَا أَمْزِجَةٌ مُعْتَدِلَةٌ |
| اور ہر ایک پانی کے مزہ کا اور جسکا مزہ کچھ نہیں | سو ان سب کے مزاج معتدل ہین |

جبکہ طعوم اور ذائقہ سے مزاجون کا ادراک ہو سکتا ہی تو جسقدر کوئی چیز ذو الطعم ہین اچھا ذائقہ پایا جائیگا اُسیقدر اُسکی طبیعت اعتدال سے منحرف و برگشتہ ہوگی۔ پس ثابت ہوا کہ جو بلا ذائقہ ہی اُسکا مزاج معتدل ہی۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ ذِي دُهْنٍ فَحَارٌّ رَطْبٌ | وَالْبَارِدُ الرَّطْبُ لَهُ عَذْبٌ |
| اور جو چکنا ہے سو گرم تر ہے | اور سرد تر وہ ہی جو میٹھا پانی کے مزہ کا ہی |

چکنائی ایک مرکب ہی جو ہر ہوا سے حار اور جوہر آبی بارد سے جسمین حرارت جوہر ہوائی پر غالب ہی اور رطوبت آبی پر پس حرارت اور رطوبت کے اجتماع سے اسوقت (چکنائی) پیدا ہو جاتی ہی

## ذِكْرُ أَمْزِجَةِ الْأَسْنَانِ

سنون اور عمرون کے مزاجون کا ذکر ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحَيُّ قَدْ يَخْتَلِفُ فِي الْأَسْنَانِ | كَلَامُنَا فِيهِ عَلَى الْإِنْسَانِ |
| اور زندہ آدمی عمرون مین مختلف ہوتا ہی | ہمارا کلام یہان آدمی مین ہی |

تمام عمرین چار قسم کی ہین اول سن نمو جو وقت پیدایش سے تقریباً پندرہ سال تک ہی اور یہ لڑکپن کی عمر ہی پھر جوانی جو تیس برس تک ہی پھر ادھیر جسمین آدمی نہ بڑھتا ہی اور نہ گھٹتا ہی اور اسکا زمانہ چالیس سال تک ہی اور ایسا ہی اہل لغت کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کیونکہ انھون نے

کہا ہی اوھیڑ عمر تیس سے چالیس برس تک ہوتی ہی پھر بڑھاپا ہی جسمین
بدن مین کمی ہونی جاتی ہی لیکن قوت بدستور باقی رہتی ہی جسمین نہ کچھ
نقص ہوتا ہی اوزنہ انحطاط۔ ساٹھ برس تک پھر ضعیفی اور ناتوانی آتی
ہی آخر عمر تک جسمین قوت دن بدن کم ہوتی جاتی ہی۔ ابن ابی صادق نے
کہا ہی کہ سنین مین چار سبع تک تو نمو رہتا ہی (بقراط کے نزدیک تمام زمانہ
کے سات سبع ہین اور ہر ایک سبعہ پچاس یوم کا ہوتا ہی) اول اسبوع مین
تو اعضا مین کسیقدر صلابت آتی ہی اور اُسکے افعال کو کچھ تقویت پہونچتی
ہی اور اُسکے دانت مضبوط اور عمدہ دانتون کے ساتھ متبدل ہوتے
ہین یہ تو لڑکپن کی عمر ہی دوسرے اسبوع مین حرارت اور خواہش اور
ہضم مضبوط اور اعضا سخت اور مجاری وسیع ہوتے جاتے ہین۔
اور اسی عمر کے آخر مین اکثر آدمی بالغ ہوجاتا ہی اور تکالیف ترغیبہ کا مکلف
بنجاتا ہی اور بلوغ کی علامت یہ ہی کہ ناک کی نوک اونچی ہوجاتی ہی اور
حنجرہ کی ہڈی پھول جاتی ہی اور بغل مین بدبو آنے لگتی ہی اور عورتونکو
خون آجاتا ہی۔ تیسرے اسبوع مین اُسکا حسن اور جمال زیادہ اور بدن کامل
اور چہرہ پر رونق اور داڑھی آغاز ہوتی ہی ایسا ہی چہارم اسبوع تک حال
رہتا ہی اور چوتھے اسبوع مین داڑھی مکمل ہوجاتی ہی دوم شباب (جوانی)
ہی جسکا زمانہ چالیس برس تک ہی اس عمر مین قوت کا کچھ ایسا ظہور نہین ہوتا
لیکن کچھ نقص بھی نہین لاحق ہوتا۔ سوم سن کہولت اوھیڑ ہی جسمین نمو
مین کمی شروع ہوجاتی ہی لیکن قوت باقی رہتی ہی اور قوت مین چندان تفاوت

بظاہر محسوس نہین ہوتا اور اُسکا عرصہ ساٹھ سال تک ہی چہارم سن مشائخ جسمین جسم کی قوت مین ضعف اور بدن مین کمی شروع ہو جاتی ہی اور آخر عمر تک ایسا ہی حال رہتا ہی۔ اور اُسکو سن ذبول بھی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| حَرَارَةُ الشُّبَّانِ وَالْأَطْفَالِ | مِزَاجُهَا مُقْتَرِبُ الْاَحْوَالِ |
| جوانون اور بچون کا مزاج گرم ہی | مزاج اُن (جوانون بچون) کا قریب الاحوال ہی |

لغت مین طفولیت عمر ہی یوم ولادت سے عرصہ بلوغ تک۔ اطبا کا اس امر مین اختلاف ہی کہ حرارت جوانون مین زیادہ ہوتی ہی یا لڑکون مین بعضون کے نزدیک لڑکون مین حرارت زیادہ ہی جسکی دلیل اسطرح بیان کرتے ہین کہ انمین حرارت غریزیہ جو مادۂ منوی سے مستفید زیادہ ہی اور انکی تمام حرکات وافعال جو اس حرارت پر دلالت کرتے ہین زیادہ تر قوی اور مضبوط ہین اور بعض نے کہا ہی کہ جوانون کی حرارت زیادہ تیز ہی جسکی علت یون بیان کرتے ہین کہ انمین خون زیادہ پایا جاتا ہی جو شدت حرارت پر دلالت کرتا ہی اسلیے اکثر انکو تکسر ہوتی ہی اور انکی حرکات زیادہ قوی ہین جو حرارت پر دلالت کرتی ہین اور جمہور کے نزدیک جسمین جالینوس اور شیخ بھی ہی دونون صنفون کی حرارت کمیت مین مساوی اور کیفیت مین مختلف ہی اور تساوی فی الکمیت اسطور ہی کہ ان دونون مین رطوبت اصلیہ بمقدر پائی جاتی ہی جو حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھ سکتی ہی اور لڑکون کی نسبت سے جوانون مین زیادہ حرارت ہونے کا کوئی سبب نظر نہین آتا اور ان مین اختلاف فی الکیفیۃ اسطور سے ہی کہ لڑکون مین رطوبت جوانون کی نسبت سے

زیادہ ہی فائدہ بچہ کا مزاج رحم مین حار مطلق ہی کیونکہ وہ منی اور حیض کے خون سے پیدا ہوتا ہی جو دونون حار رطب ہین اور خون بہ نسبت منی کے زیادہ حار ہی اور منی مین خون کی نسبت سے زیادہ رطوبت ہی

| | |
|---|---|
| لٰکنّھا الشّبّان للیبوسۃ | والطّفل ذو رطوبۃ محسوسۃ |
| لیکن جوانون کا مزاج خشکی مائل ہی | اور لڑکے بظاہر رطوبت والے ہین |

یعنی جوانون اور لڑکون کا مزاج گرم ہی لیکن جوانون مین حرارت کے ساتھ یبوست اور لڑکون مین رطوبت ہی

| | |
|---|---|
| والکھل بارد متی تزنہ | والشّیخ مثلہ وکسر منہ |
| کڑبڑا سرد ہی جب تو اُسے وزن کرے | اور بوڑھا اُسی جیسا ہی اور اس سے بدتر ہی |

یعنی کہل اور شیخ کا مزاج بارد ہی اور باوجود اسکے ہڈیون کے بدن مین زیادہ یبوست اور خشکی ہوتی ہی اور یہ اسلیے کہ اسکا زمانہ عرصہ منی سے زیادہ بعید ہی اور نیز اُسکی حرارت غریزی مین بھی فرق آگیا ہی

| | |
|---|---|
| کلاھما الیبس اعنی منہ | والشّیخ فی اخلاطہ فجاجۃ |
| دونون کے مزاج کو خشکی عارض ہی | اور شیخ کے اخلاط مین کچاپن ہی |

اسلیے کہ حرارت غریزیہ مین فتور آجانے کی وجہ سے اخلاط کو پورا نضج اور جسم کو پوری طاقت حاصل نہین ہوتی

## ذکر الذکورۃ والانوثۃ

مذکر اور مؤنث کے مزاج کا بیان ہی

| | |
|---|---|
| وَفِي الذُّكُورِ الْيُبْسُ وَالسُّخُونَةُ | وَفِي الْإِنَاثِ الْبُرُودَةُ وَاللُّدُونَةُ |
| مردون مین خشکی اور گرمی ہی | اور عورتون مین سردی اور تری ہی |

مذکر ہر ایک حیوانات مین سے بہ نسبت مؤنث کے زیادہ حار اور سخت یا بس ہوتا ہی پس برودت کی وجہ سے عورتین اپنی پیدایش اور حرکت پکڑنے مین مذکر سے نہایت ہی قاصر ہوتی ہین اور مرد بہ نسبت قوت حرارت کے اپنی حرکات مین قوی اور پکڑنے مین سخت اور شجاعت مین زیادہ دلیر ہوتے ہین

## ذِكْرُ السِّمَنِ

ڈیل ڈول کا بیان

| | |
|---|---|
| وَالْبَدَنُ النَّاعِمُ وَالسَّمِينُ | الْبُرُودُ فِي مِزَاجِهِ وَاللِّينُ |
| نرم بدن اور فربہ کے مزاج مین | سردی اور نرمی ہوتی ہی |

اور بدن کی نرمی بغیر رطوبت کے نہین ہوسکتی اور فربہی کا مادہ بھی رطوبت کی کثرت اور یبوست کی قلت ہی کیونکہ ایسے اشخاص کی غذا خون بلغمی کیطرف مستحیل ہوتی ہی جس سے اعضا زور پاکر بڑھتے اور نرم ہوتے ہین اور اسی واسطے اکثر فربہی عورتون مین پائی جاتی ہی پھر فربہی یا تو کثرت گوشت سے ہوتی ہی یا شحم سے یا دونون کے اجتماع سے پس جسمین شحم (چربی) زیادہ ہو تو اُسکا مزاج بارد رطب ہی (اور یہان یہی معنی مقصود ہین) اسیواسطے جبکہ اُسکو زیادہ حرارت پہونچتی ہی تو اُسکی شحم (چربی) بھی کم ہوجاتی ہی اور اگر فربہی کثرت لحم (گوشت) سے ہو تو اُسکا مزاج حار ہی جو کہ رطوبت یبوست مین معتدل ہی اور جب بدن مین لحم شحم دونون زیادہ ہون تو وہ حرارت برودت کو دونون کے

اعتدال پر دلالت کرتی ہین

| | |
|---|---|
| وَالسَّحْنُ النَّحِيفَةُ الْقَضَافُ | فَتِلْكَ فِي مِزَاجِهَا جَفَافُ |
| اور جثہ دبلا پتلا سوکھا ہو | تو اُسکے مزاج مین خشکی ہی |

کیونکہ گرم مزاج بدن کی رطوبات کو جذب اور نشف کر لیتا ہی جس سے بدن مین ضعف اور رنگ مین تغیر آجاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَكُلٌّ مِنْ عُرُوقِهِ مِنْ سَحْنَهْ | وَاسِعَةٌ فَإِنَّ تِلْكَ لِسَحْنَهْ |
| اور جس جس رگ کی رگین کشادہ ہون | پس تحقیق وہ گرمی سے ہین |

رگون کے کشادہ ہونے سے مراد یہ ہی کہ خون سے جو حرارت کا مادہ ہی پر ہو وین

| | |
|---|---|
| وَكُلٌّ مِنْ عُرُوقِهِ بِالضِّدِّ | فَإِنَّهَا مِنْ شِدَّةٍ فِي الْبَرْدِ |
| اور جسکی رگین اسکے ضد تنگ و باریک ہون | تو وہ سخت سردی کے سبب سے ہین |

کیونکہ برودت مجاری کو تنگ اور بند کر دیتی ہی اور حرارت انکو کشادہ اور کھول دیتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالسَّحْنَةُ الْقَوِيمَةُ الْمُعْتَدِلَهْ | قَدْ نُزِّلَتْ بَيْنَ الْجَمِيعِ مَنْزِلَهْ |
| اور سحنہ (جثہ) برابر معتدل | اسکے درمیان اُترا ہی یعنی معتدل المزاج ہی |

جبکہ ان رگون کا حال بیان کر دیا جو حرارت یا برودت پر دلالت کرتی ہین۔ تو اس سے سمجھا گیا کہ جنمین حرارت یا برودت پر کچھ دلالت نہین وہ مزاج کے اعتدال پر گواہی دیتی ہین

## ذِكْرُ الْأَلْوَانِ وَأَوَّلًا فِي الْبَشَرَةِ

رنگون کا ذکر جنمین سے اول بشرہ کا بیان ہی

| | |
|---|---|
| لَا تَعْمِلِ الدَّلِيلَ بِالْأَلْوَانِ | اِنْ يَكُنِ التَّاثِيرُ لِلْهَوَاءِ اَلْفَ |
| رنگون سے دلیل عمل مین مت لاؤ | اگر شہرون کی تاثیر کا کچھ دخل ہو |

جس جگہ شہر گرم یا خشک یا تر ہووے وہان کے باشندون کے رنگ کا کچھ اعتبار نہین اور اُنکے رنگ سے دلیل اُنکے مزاج پر نہین ہوسکتی یعنے بشرہ کے مطلق رنگ سے بدن کے مزاج پر تمام بلاد و امصار مین استدلال نہین ہوسکتا بلکہ صرف اُن بلاد مین جہان حرارت و برودت اعتدال کے درجہ پر ہی کیونکہ گرم شہرون کے رہنے والون کے جسم سیاہ ہوجاتے ہین جیسا صنعان و مکہ معظمہ اور حبشہ ہین یعنی اُنکے بدنون کی سیاہی اُنکے مزاج کی حرارت پر مطلق دلالت نہین کرتی بلکہ اُنکے ہوا کی طبعیت اُنکے بدنون کو گرم کردیتی ہی خصوصًا شمس اُنکے سمت راس کے محاذی ہوتا ہی تب اُسکی تاثیر بدنون مین زیادہ پڑتی ہی اسی طرح سرد شہرون مین اُنکے رنگ کی سپیدی سے مزاج کی مطلق برودت نہین مفہوم ہوتی کیونکہ اُنکے ہوا کی برودت اُنکے اجسام کو سپید کردیتی ہی جیسا بلاد ترک و صقالبہ کا حال ہی

| | |
|---|---|
| بِالزَّنْجِ حَرٌّ غَيَّرَ الْأَجْسَادَا | حَتَّى كَسَا جُلُودَهَا سَوَادَا |
| زنگیون مین حرارت ہی جسنے بدن متغیر کردیے | یہانتک کہ اُسنے اُنکی جلدون پر سیاہی چڑھادی |

زنگ اقلیم اول ہی ربع معمورہ مین سے جو بلاد حبشہ کے متصل ہی بحر عرب تک

| | |
|---|---|
| وَالصَّقْلَبِيِّ الْبَرْدُ كَسَا بَيَاضَا | حَتَّى غَدَتْ جُلُودُهَا بِضَاضَا |
| اور صقلبی ترکستان مین سردی ہی جسنے سپیدی آپہنچادی | یہانتک کہ اُنکے چمڑے نرم نرم ہوگئے |

چونکہ اُنکے سمت راس سے آفتاب بعید ہی اسلیے وہان کی ہوا کی تاثیر نے

اُنکے جسمون کو سپید کردیا ہی پس اُنکے رنگ کی سپیدی سے مطلق مزاج کی برودت پر استدلال نہین ہوسکتا اور مصنف نے صرف دو رنگ سیاہ اور سپید کا ذکر کیا ہی کیونکہ اصل رنگ یہی ہین باقی تمام انھین سے مرکب ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تُحَدَّ السَّبْعَةُ الْاَقَالِيمَا | تَكُنْ بِاَنْوَاعِ الْمِزَاجِ عَالِمَا |
| اور اگر تو سات ولایتون کی تمیز کریگا | تو سب مزاجون کے اقسام کا عالم ہوجائیگا |

جب ہر ایک ولایت (اقلیم) کا مزاج معلوم ہوجاوے تو اس سے وہانکے باشندون کے مزاج بھی دریافت ہوسکتے ہین پس اقلیم اول کے شمالی حصہ مین جنوب کی طرف زیادہ اور مفرط درجہ کی سردی کی وجہ سے کوئی حیوان وہان زندہ نہین رہ سکتا نہ وہان کوئی درخت یا گھاس پیدا ہوسکتی ہی اور اقلیم دوسری مین اُس سے حرارت کم درجہ کی ہی اور اُسکے رہنے والے سیاہ اور جلے ہوے ہوتے ہین اور اقلیم تیسری مین دوسری سے بھی کم حرارت ہی۔ پس یہ تینون اقالیم گرم (حار) ہین پانی مین قائم (چوتھی پانچوین چھٹی) بارد ہین اور اقلیم ساتوین ایسی بارد ہی کہ وہان کا دن نہایت چھوٹا ہوتا ہی اور شدت سردی سے وہان کوئی حیوان زندہ نہین رہ سکتا

| | |
|---|---|
| وَالْعَدْلُ مِنْهَا الْمُسْتَقِيمُ الرَّابِعُ | فَاللَّوْنُ فِيهَا لِلْمِزَاجِ تَابِعٌ |
| ان مین سے معتدل مستقیم المزاج چوتھی ولایت ہی | پس رنگ اسمین مزاج کے تابع ہی |

یعنی چوتھی ولایت کے رہنے والون کا رنگ مزاج پر دلالت کرتا ہی کہ اُنکے

مزاج مین کوئی مغیر عارضی نہین ہی جبکہ سابق مین معلوم ہو چکا ہی کہ اقالیم جنوبی حار اور شمالی بارد ہین تو اُس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ اُن تمام اقالیم کے وسط مین جو ملک ہی اُسکا مزاج معتدل ہی وہ اقلیم چہارم ہی جسمین ملک شام وحلب اور بغداد و شیراز کے شہر واقع ہین۔ ان ممالک مین نہ حرارت زیادہ ہوتی ہی نہ برودت جس سے اجسام مین سیاہی سپیدی رنگ کی کوئی تاثیر نہین ظاہر ہو سکتی اور یہی مذہب جمہور اطبا اور فلاسفہ و منجمین طبیعیین کا ہی اور شیخ کے نزدیک سب سے زیادہ معتدل خط استوا ہی پھر یہ اقلیم چہارم اور اس بارہ مین اسنے ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہی

| | |
|---|---|
| اَلْاَدْمُ اَلْاَصْفَرُ لِلصَّفْرَاءِ | وَالْکَمِدُ الْاَغْبَرُ لِلسَّوْدَاءِ |
| گندم گون زرد رنگ صفرا کے سبب سے ہی | اور بھورا سلا خاکی سودا کے باعث ہوتا ہی |

پس رنگ زرد اور اشقر مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین کیونکہ زردی سے صفراوی خون کا غلبہ معلوم ہوتا ہی اور رنگ بھورا سلا اور سیاہ اور بادنجانی مادۂ صفراوی پر دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالْجَسَدُ الْاَحْمَرُ مِنْ فَرْطِ الدَّمِ | وَالْاَبْیَضُ الْعَاصِیْ فَھُوَ الْبَلْغَمِیْ |
| اور بدن سُرخ خون کی کثرت سے ہی | اور سپید ہاتھی دانت جیسا بلغمی ہی |

چونکہ خون کا رنگ سُرخ ہی اسلئے وہ جس مزاج مین غالب ہو گا وہان اپنے رنگ کو ظاہر کریگا۔ اور جن شہرون مین رنگ سفید ہی وہان بلغم زیادہ ہی اُنکا مزاج بارد ہو گا **فائدہ** دل اور شرائین کا خون گاڑھا سُرخ رقیق القوام اور جگر و طحال کا سیاہ غلیظ القوام ہی سب قسم کے خونون کا ذائقہ شیرین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْاَبْیَضُ الْمَشُوْبُ بِاحْمَرَارٍ | مِزَاجُهٗ مُعْتَدِلُ الْمِقْدَارِ |
| اور سفید بدن سرخی آمیز | مزاج اُسکا اعتدال کے اندازہ (درجہ) پر ہی |

جبکہ سُرخی حرارت پر اور سفیدی برودت پر دال ہین تو سُرخی و سفیدی کی آمیزش سے خود اعتدال پیدا ہوجاتا ہی

## ذِکْرُ اَلْوَانِ الشَّعْرِ

بالون کے رنگون کا ذکر ہی

بالون کا مادہ بخارو خانی ہی جو جسم حار یا بس کے مسامات سے نکلتا ہی اور ایک دوسرے کی مدافعت کرتا ہی اور بال کی دو قسمین ہین ایک عام جو تمام جسم پر ہین اور وہ جسم کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرتا ہی۔ دوسری خاص جو کسی زینت وغیرہ کے لئے خاص خاص مقامات مین پیدا ہوتے ہین۔ اور بعض جسم پر بالکل کبھی بال نہین پیدا ہوتے اور بعض پر ابتدا ہی سے ماں کے پیٹ مین پیدا ہوجاتے ہین اور بعض مین پیچھے جوانی کے وقت لیکن جن اعضا پر بالکل بال نہین ہوتے۔ وہ دونون ہتھیلی ہاتھ کی اور دونون تلوے پانون کے ہین اور جنہین جنہین ہی کو ظہور تولد سے پہلے ماں کے پیٹ مین لگ جاتے ہین وہ سر اور حاجبین اور ہدبین (پلکین اور بھوین) ہین اور جو سب سے پیچھے بلوغ کے قریب پیدا ہوتے ہین وہ داڑھی اور موی زہار اور بغلون کے بال ہین اور پھر ہتھیلیون اور تلوون مین بال نہونیکی یہ وجہ ہی کہ ہتھیلیان تو تمام ملموسات پر حکم کرنیوالی ہین جنہین بالون کے ہونے سے اُنکے مقصود

اور غرض اصلی مین خلل آجاتا اور نیز اُنمین اور تلوون مین اسلیے کہ یہان دشر
اور شرائین بہت ہین جو بالون کو پیدا ہونے سے روکتی ہین اور پیشانی مین اسلیے
کہ وہ دماغ کا مقدم ہی جسکی طبیعت سرد تر ہی جو کہ بالون کے مزاج کے بالکل منافی ہی اور
نیز اسلیے کہ بخارات ایک طرف کو ترچھے نہین حرکت کرتے بلکہ سیدھے اوپر کو صعود
کرتے ہین اور جو بچہ کے سر اور حاجبین و ہُدبین (بھوین پلکین) پر مان کے پیٹ ہی مین بال
پیدا ہو جاتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جنین کو جو پیٹ مین غذا پہونچتی ہی وہ
حیض کا خون ہی جو نہایت گرم ہی جس سے تغذیہ کے وقت بخارات نکلتے ہین
جسکو دماغ قبول کرلیتا ہی اور طبیعت اُنکو مسامات کی راہ سے باہر کیطرف
مدافعت کرتی ہی جس سے بال ظہور پذیر ہو جاتے ہین لیکن حاجبین اور
ہُدبین کے بالون کو طبیعت اسلیے پہلے پیدا کردیتی ہی تاکہ آنکھ کو آفات
خارجیہ سے محفوظ اور امن مین رکھے اور جو بال داڑھی۔ زیر ناف بغلون کے
پیچھے پیدا ہوتے ہین اُنکی وجہ یہ ہی کہ جب حرارتِ بدن انسان مین قوت
پاتی ہی تو اس سے بخارات دخانی بدن مین حد ضرورت سے زیادہ ہو جاتے
ہین جو داڑھی وغیرہ بالون کی طرف وہ مواد مستحیل ہو جاتے ہین یعنی جسقدر
سر کے بالون کے بخارات کی ضرورت تھی اُس سے زیادہ ہو جاتے ہین
جو اور مواضع داڑھی بغل زہار کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین

| | |
|---|---|
| لِاَبْیَضِ الشَّعْرِ مِزَاجٌ اَبْرَدُ | وَلِشَعْرِ السَّخْنِ الْمِزَاجِ اَسْوَدُ |
| سفید بالون والے کا مزاج بہت سرد ہی | اور بال گرم مزاج کے بہت سیاہ ہوتے ہین |

سرد اسلیے کہ ضعف حرارت غریزیہ سے رطوبت اور برودت زیادہ ہوکر

بالون کے مادہ کے ساتھ ملجاتی ہی جس سے بال اُس مایئت رقیقہ کو غذا بناتے ہین
جو سفیدی پیدا کرتی ہی۔ ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ بڑھاپے کا سبب
بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ خون کا رنگ بلغم (یعنی سفیدی) کی طرف
مائل ہوجاتا ہی۔ یہ اسلیے کہ اُنکے مزاج مین برودت اور رطوبت غالب
ہوجاتی ہی اور اسی سبب سے بغلون کے بال زیادہ عرصہ اور مدت کے
بعد سفید ہوتے ہین کیونکہ وہ دل کے قریب ہین جس سے اُنکو حرارت پہونچتی ہی
اور جسقدر بخارات دخانی مین حرارت زیادہ ہوگی اُسیقدر بالونکی زیادہ سیاہی ہوگی

| | |
|---|---|
| وَنَاقِصُ الْبَرْدِ بِشَعْرٍ اَشْقَرِ | وَنَاقِصُ الْحَرِّ بِشَعْرٍ اَحْمَرِ |
| اور تھوڑی سردی والے کے کگڑے بال ہین | اور تھوڑی گرمی والے کے سرخ بال ہین |

اشقر (کگڑے) بالون والے کا مزاج اعتدال کے قریب ہی لیکن برودت
کی طرف مائل ہی کیونکہ اُنکے بالون کا رنگ سفیدی کے قریب ہی اور سُرخ
رنگ بھی اعتدال پر دلالت کرتا ہی۔ مگر اُسکی طبیعت حرارت کی طرف مائل
ہی کیونکہ سُرخی سیاہی کے قریب ہوتی ہی۔ اور شارح نے کہا ہی کہ کگڑے
بالون کا سبب حرارت بخار کا اعتدال ہی اور سُرخ رنگ بہ نسبت اشقر
کے برودت مزاج کی طرف مائل ہی کیونکہ سُرخی اشقر کی نسبت سے
سفیدی کے قریب ہوتی ہی۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ اُسکا خلاف نہین ہی
کیونکہ شقرت مین بہ نسبت حمرت کے سفیدی پائی جاتی ہی

| | |
|---|---|
| مُعْتَدِلُ الْمِزَاجِ لَوْنُ شَعْرِهٖ | اَشْقَرُهٗ مُشَرَّبٌ بِاَحْمَرِهٖ |
| معتدل مزاج آدمی کے بالون کا رنگ | اشقر ہی سرخی آمیز |

اور مصنف نے یہان بالون کے متعلق چند اُمور کا ذکر نہین کیا اول بالون کی نرمی اور سختی پس بالون کا سیدھا اور نرم ہونا اُنکے بخارات کی برودت اور رطوبت کے سبب سے ہوتا ہی جیسے بال لڑکون کے اور اُسکے برخلاف سخت اور مضبوط ہونا حرارت اور یبس کی وجہ سے ہوتا ہی جیسے بال حبشیون کے دوم بالون کی زیادتی یا کمی سو سرد جسمون مین اکثر بال کم ہوتے ہین۔ اور ایسا ہی حار یابسہ مین بھی اور جو بدن گرم تر ہوتے ہین اُن مین بال زیادہ ہوتے ہین۔ سوم لمس بس بالون کی سختی حرارت سے ہی اور صفائی برودت سے۔ چہارم جلدی ہونا پس جلدی اُگنا بسبب حرارت کے اور دیر سے بسبب برودت کے ہی

## ذِکرُ اَلوَانِ العَینِ

آنکھون کے رنگون کا ذکر ہی

آنکھون سے مزاج پر استدلال کرنا نہایت ہی ضعیف ہی اور وہ اسطرح ہی کہ آنکھون کے ملمس اور اُسکے مقدار اور رنگ اور ظہور اور سرعت حرکت اور رگون کی وسعت اور رنگ کی سرخی اور حرارت اور موٹائی اور تیزی جب تک کہ یہ سبھی اُسکی حرارت پر گواہی دیتے ہین اور اُنکا خلاف برودت ہی

| | |
|---|---|
| اِذَا الجُلَیدِیاتِ وَالبَیضِیَّہ | اَجسَامُھَا صَغِیرَۃٌ مُضِیئَۃٌ |
| جب رطوبات جلیدیہ و بیضیہ کے | اجسام صغیر اور روشن ہوین |

آنکھ مین تین رطوبتین ہین اُن مین سے ایک جلیدیہ ہی جو آنکھ کے تمام اجزا مین سے شریف مطلق ہی کیونکہ اسی کے سبب سے بینائی ہی اور باقی

اجزا آنکھ کے اُسکی خدمت کے لیے نوکر اور معدات ہین جو یا تو نفع اور آرام والی چیز کو حاصل کرتے ہین یا آنکھ کو نقصان اور تکالیف سے محفوظ رکھتے ہین اور یہ رطوبت صاف اور خوب روشن آنکھ کے درمیان واقع ہی مثل نقطہ کے جو کرہ کے درمیان ہوتا ہی اور رطوبت بیضیہ کا یہ نام اسلیے ہی کہ اُسکا رنگ سفیدی مین بیضہ (انڈے) کے مشابہ ہی

| | |
|---|---|
| مَكَانِهَا نَاتٍ وَفِيهَا نُورٌ | صَافٍ فِي الْقَوَامِ كَثِيرٌ |
| اُنکا مکان بلند ہی اور اُنمین نور ہی | صاف قوام والا روشن بہت ہی |
| فَإِنَّ عَيْنَ هٰذِهٖ زَرْقَاءُ | وَإِنَّ ضِدَّ هٰذِهٖ كَحْلَاءُ |
| پس تحقیق آنکھ اُنکی نیلگون ہوتی ہی | اور اگر برخلاف اُنکے ہو تو سیاہ ہوتی ہی |

جبکہ یہ دونون رطوبتین (جلیدیہ و بیضیہ) روشنی مین قوی اور مقدار مین صغیر اور صفائی مین تیز اور کسیقدر اونچی و بلند ہون تو اُن اسباب کی وجہ سے اُنکی آنکھین نیلگون ہوتی ہین اور سیاہی کے نو اسباب ہین (۱) روح باصرہ کا مکدر ہونا (۲) جلیدیہ کا تکدر (۳) اُسکا صغر (۴) اندر کی طرف زیادہ گہرا ہونا (۵) بیضیہ کا زیادہ ہونا (۶) بیضہ کا مکدر ہونا (۷) عنبیہ کے رنگ اور اُسکی سیاہی کا زیادہ ہونا اور شعولت و شہولت حاصل ہوتی ہین۔ اُن تمام اسباب کے توسط (اعتدال) یا اسباب زرقت اور کحولت کی ترکیب سے

| | |
|---|---|
| وَإِنْ مَزَجَتْ سَبَبَ الْكُحُولَهْ | لِسَبَبِ الزُّرْقَةِ فَالشُّهُولَهْ |
| اور اگر سبب کحولت (سیاہی) کا زرقت (نیلگون) سے | ملجاوے تو شہولت (سیاہ سرخی آمیز) ہوگی |

اسباب رقت و کحولت کی آمیزش سے مراد مزاج کا اعتدال ہی کیونکہ رقت علاوہ قلت روح کے برودت پر دلالت کرتی ہی اور کحل حرارت پر اسلئے ان دونون کے اجماع سے ایک معتدل مزاج حاصل ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَقِلَّ الرُّوحُ كَانَ الْاَشْهَلُ | اَوْ كَثُرَتْ فِي الْعَيْنِ كَانَ الْاَشْعَلُ |
| اور اگر آنکھ مین روح کم ہو تو اشہل ہوگی | اور اگر بہت ہو تو اشعل (شعلہ زن) ہوگی |

اسباب شعولت مین مزاج معتدل ہوتا ہی۔ اور آنکھ کے رنگون کے چار اصول ہین (۱) کحل سیاہ سرمہ آلود (۲) نیلگون مانند آنکھین گربہ کے (۳) شہل سیاہ نیل آمیز (۴) اشعل سرخ شعلہ زن۔ لیکن سب سے یہ زیادہ افضل اور عمدہ ہی اور اسمین روح زیادہ ہوتی ہی

## الثَّالِثُ مِنَ الطَّبِيعِيَّةِ وَهُوَ الْاَخْلَاطُ

یہ تیسرا ہی امور طبیعیہ سے اور وہ اخلاط ہین

اخلاط ایک جسم ہی جو ارکان کی پہلی آمیزش سے پیدا ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| اَلْجِسْمُ مَخْلُوقٌ مِنَ الْاِمْتِزَاجِ | مُخْتَلِفَاتِ اللَّوْنِ وَالْمِزَاجِ |
| بدن پیدا کیا گیا ہی چند اجزاے (یا دہ منوی سے) | جنکے رنگ اور مزاج مختلف ہین |

جسم کا اطلاق چند معنون پر آتا ہی۔ ایک وہ ہی جو کہ متصل محدود ہو حکما کے نزدیک جسم وہ ہی جو دو یا زیادہ سے مرکب ہو۔ امتزاج جمع کا لفظ ہی جو کہ بیان مفرد (یعنی منی) کی صفت واقع ہوا ہی اور مفرد اُسکا ممتزج ہی جسکے معنی مخلوط کے ہین اور چونکہ نطفہ بھی چند مختلف اجزا سے مرکب ہوتا ہی اسلئے اُسکو امتزاج کہتے ہین۔ بعض کے نزدیک امتزاج مرد اور عورت دونون کو کہا جاتا ہی

مجاہد نے بیان کیا ہی کہ مرد کا نطفہ سپید یا سرخ ہوتا ہی اور عورت کا
سبز یا زرد یہی قول کلام اطبا کے مناسب ہی کیونکہ اُنکے نزدیک بدن
چار خلطون سے مرکب ہی (۱) خون جسکا رنگ سُرخ ہی (۲) بلغم جسکا
رنگ سفید ہی (۳) سودا جسکا رنگ سبز ہی (۴) صفرا جسکا رنگ زرد ہی
لیکن اُسکے مزاج مین اختلاف ہی۔ جالینوس کے نزدیک مادہ اخلاط
کا عناصر ہین اور ہر خون کا رنگ انھین سے پیدا ہوتا ہی۔ پس صفرا آگ
کے مانند حار یابس ہی اور خون ہوا کیطرح حار رطب ہی۔ بقراط نے کہا ہی
کہ انسان کے بدن کا قوام ان چارون خلطون کی آمیزش اور اُنکے
اجتماع سے ہوتا ہی اور کوئی بدن اُن سے خالی نہین ہی اسلیئے ان خلطون
کے اعتدال سے بدن مین صحت پائی جاتی ہی اور اعتدال کے منحرف
ہونے مین بیماری لاحق ہوتی ہی۔ اور پہلے حکما بقراط۔ جالینوس وارسطاطالیس
وغیرہ نے اس امر پر دلائل قائم کئے ہین کہ تمام اجسام ان اخلاط سے مرکب
ومخلوط ہین۔ اور جو بعض متاخرین کا مقولہ ہی کہ جسم صرف ایک ہی خلط
سے مرکب ہی جنمین سے کسی نے کہا ہی خون سے جو قریب تر ہی اور کسی نے
بلغم یا سودا سے یہ بالکل باطل ہی **فائدہ** طبیعی اخلاط مین فاعل اور مؤثر سبب
صرف کبد کی حرارت ہی جو مختلف طور پر اپنا فعل ظاہر کرتی ہی اگر معتدل ہی
تو فعل اور تاثیر بھی معتدل کرتی ہی جس سے خون پیدا ہوتا ہی اور اگر حد
اعتدال سے زیادہ ہو تو صفرا اور اگر کم ہو تو پھر اگر رطوبت زیادہ ہو
تو بلغم یبوست ہو تو سودا

| | |
|---|---|
| مِنْ بَلْغَمٍ وَمِرَّةٍ صَفْرَاءَ | وَمِنْ دَمٍ وَمِرَّةٍ سَوْدَاءَ |
| بلغم اور مرہ صفرا سے | اور خون اور مرہ سودا سے |

انسان کی پیدایش مین یہ چارون اجزا پائے جاتے ہین کیونکہ بچہ جو مان کے پیٹ مین خون کو غذا بناتا ہی اسمین اور خلطین بھی مخلوط ہوتی ہین اور اگر کہا جاوے کہ ظاہر مین ہمکو بجز خون کے اور کچھ نظر نہین آتا تو اُسکا جواب یہ ہی کہ ہم بظاہر خون مین کف اور پانی موجود پاتے ہین اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ حیوانات مین اُنکے بعض اعضا بارد یابس ہین جیسے استخوان جو سودا کی نظیر ہین اور بارد رطب بھی جیسے دماغ جو بلغم کا نظیر ہی اور حار رطب جیسے گوشت پوست جو خون کے مانند ہین اور دیگر حار یابس جیسے دل جو بمنزلہ صفرا کے ہی۔ خداوند تعالیٰ کی حکمت اسطور سے جاری ہی جب منی رحم مین وارد ہوتی ہی تو خون کی طرف مستحیل ہو جاتی ہی جسکو طبیعت جذب کر لیتی ہی جسمین سے رقیق کے تو اعضا لینہ (نرم) جیسے شحم (چربی) وغیرہ بناتی ہی اور گرم سے اعضاء حارہ جیسے دل کی تصویر گڑھتی ہی۔ اور بارد سے بارد اعضا جیسے دماغ کا نمونہ تیار کرتی ہی اور غلیظ سے سخت اور یابس اعضا جیسے استخوان کی تصویر بناتی ہی اور نیز ہم بظاہر دیکھتے ہین کہ جب سودا یا بلغم یا صفرا کا اسہال دیا جاتا ہی تو اکثر اسمین وہی خارج ہوتا ہی جسکی رعایت زیادہ ملحوظ ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| فَالْبَلْغَمُ الطَّبِيعِيُّ مَا لَا طَعْمَ لَهُ | وَهُوَ لَهُ بَرْدَةٌ مُعْتَدِلَةٌ |
| پس بلغم طبعی وہ ہی جسکا مزہ کچھ نہ ہو | وہ وہ ہی کہ جسکی برودت معتدل ہو |

بلغم کی دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی وہ ہی کہ جسمین صلاحیت ہو کہ کسی وقت مین خون بن سکے کیونکہ وہ دراصل خون ہی ہی جسکا نضج پورا نہین ہوا اور وہ بدن اور اسکی برودت کی نسبت سے معتدل ہی اور صفرا اور خون کی نسبت سے بارد ہی۔ کتاب قانون مین شیخ نے کہا ہی کہ طبعی ایک قسم ہی شیرین بلغم سے لیکن یہان مراد وہ بلغم ہی کہ جسکا کچھ ذائقہ نہو یعنی پھیکا۔ اور عروق مین اُسکے ہونے سے تین منافع ہین (۱) جبکہ اعضا کو معدہ یا جگر سے امداد بند ہوجانے کی وجہ سے غذا نہین میسر آتی تو طبیعت اُس بلغم کی طرف متوجہ ہوتی ہی جسکو نضج دیکر خون بننے کے قابل بنا دیتی ہی کہ اس سے اعضا کو غذا پہونچ جاوے (۲) خون کے ساتھ مخلوط ہو مگر اُسکو اُن اعضا کی تغذیہ کے لیے مستعد کردیتی ہی جسکے خون مین بلغم کا حصہ موجود ہی جیسے نخاع (یعنی حرام مغز) (۳) اعضا کو رطوبت پہونچاتی ہی تاکہ حرکت کی حرارت سے خشک ہوکر بیکار نہو جاوین۔ اور بلغم غیر طبعی اُسکے برخلاف ہی اور اُسکی دو قسمین ہین ایک مختلف القوام سو اگر اسکے قوام مین اختلاف محسوس ہو۔ اور بعض اجزا کے قوام مین بڑھکر غلظت ہو تو اُسکو زجاجی کہتے ہین اور مسیخ (پھیکی) وہ ہی جسکا ذائقہ کچھ نہو گویا کہ یہ قسم ابتدا مین بارد تھی جسمین کوئی اور چیز خارجی مخلوط نہین ہوئی بلکہ اپنی حالت مین ایسا محبوس اور بند رہا کہ منجمد اور غلیظ ہوگیا۔ اور اگر اختلاف محسوس نہو تو اُسکو بلغم خام (کچا) کہتے ہین۔ دوسرا مستوی القوام جسکا قوام ظاہر مین یکسان معلوم ہوتا ہی۔ لیکن درحقیقت اسمین اختلاف ہوتا ہی پس اگر بہت رقیق ہو تو مائی ہی اور اُسکو تفہ (پھیکا) بھی کہتے ہین وہ بارد ہی

اور عضو مین جلدی نفوذ اور تاثیر کرجاتا ہی۔ اور اگر بہت زیادہ غلیظ ہو تو اُسکو جصّی اور مخاطی کہتے ہین اور خام مخاطی کے اقسام مین سے ہی جسکی سفیدی نہایت زیادہ ہوتی ہی اور تمام انواع بلغم کا ذائقہ اور بو سے کچھ نہین ہوتا بجز مالح (شور) اور حامض (ترش) کے

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يُعْرَفُ بِالزُّجَاجِ | وَهُوَ غَلِيظٌ بَارِدُ الْمِزَاجِ |
| منجملہ اُسکے وہ ہی جو زجاجی کے نام سے مشہور ہی | اور وہ غلیظ سرد مزاج ہی |

اور زجاجی بلغم کے جمیع انواع مین سے زیادہ غلیظ ہی اور قوام کے اعتبار سے بلغم کی چار قسمین ہین (۱) زجاجی (۲) مائی (۳) مخاطی (۴) جصّی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ بَلْغَمٌ يُسَمَّى مَالِحًا | لِلْحِسِّ وَالتَّنَاوُلِ تَرَاهُ جَانِحًا |
| اور منجملہ اُسکے بلغم ہی جسکا نام مالح ہی | جسکو تو دیکھتا ہی کہ حرارت یبوست کیطرف مائل ہی |

یہ قسم بلغم غیر طبعی سے ہی جسکا قوام مختلف ہوتا ہی اور بلغم مالح اور اقسام کی نسبت سے حار یابس ہی اور اُسکی نمکینی کا سبب یہ ہی کہ رطوبت بلغمیہ کے ساتھ رطوبت مائیہ ملگئی ہی جسکا ذائقہ قلیل یا عدیم ہی اور یہ رطوبت اُن ارضی محترق اجزا سے حاصل ہوتی ہی جنکا مزاج یابس اور ذائقہ کڑوا ہوتا ہی بشرطیکہ اعتدال کے طور پر اختلاط ہووے اور اگر زیادہ ملجاوے تو وہ بلغم کڑوا ہو جائے گا اور اسی طرح سے نمک پانی مین سے پیدا ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا مَطْعَمُهُ كَالْحُلْوِ | وَلَيْسَ مِنْ حَرَارَةٍ يَخْلُو |
| اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ جسکا مزہ شیرینی کیطرح ہی | اور وہ حرارت سے خالی نہین ہی |

جسقدر اسمین شیرینی ہوگی اُسی نسبت سے حرارت ہوگی کیونکہ جب بلغم دو اصل

نے ذائقہ ہی تو اُسمین خون کے ملنے سے حلاوت (شیرینی) پیدا ہوجاتی ہی
اور یہ قسم طبعی بلغم کے قریب ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ كَالْحَامِضِ وَهُوَ اَبْرَدُ | يَكُوْنُ فِي الْمَعِدَةِ حِيْنَ تَفْسُدُ |
| اور منجملہ اُسکے ترش ہی جو بہت سرد ہی | معدہ مین ہوجاتا ہی جبکہ فساد واقع ہوتا ہی |

جب بلغم معدہ مین گرتا ہی تو اُسمین وہان جوش آنے سے حموضت (ترشی) آجاتی ہی جسکے دو اسباب ہین ایک یہ کہ بلغم خصوصًا شیرین کو وہ عارض ہو جو دیگر پنچوڑون (عصارات) کو پیش آتے ہین اور وہ جوش کھانے سے ترش بنجاتے ہین اور اُسکا فساد معدہ مین نہایت ناقص اور زیادہ ہوتا ہی دوسرا یہ کہ خارج سے کوئی چیز اُسمین مخلوط ہوکر اُسکو ترش کردیوے جیسا سودا محامض صاحب کامل الصناعۃ نے کہا ہی کہ یہ بلغم کی خام اقسام سے زیادہ بارد ہی۔ اور یہان مصنف نے عفص کا (کسیلا) ذکر نہین کیا اور قانون مین بیان کیا ہی اور عفوصت کا ویسا ہی سبب ہی جو حموضت (ترشی) کا ہی۔ کبھی عفوصت یعنی کسیلا پن کا سبب سردی کی زیادتی ہوتی ہی جس سے اُسکی حرارت ضعیف ہوجاتی ہی و حموضت (ترشی) یا اُس سے بڑھ کر حلاوت یعنی شیرینی کی طرف نہین پہونچسکتی پس طعم اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی بلغم کی چار قسمین ہین (۱) حامض (۲) مالح (۳) حلو (۴) عفص اور سبکی اصل تفہ یعنی ذائقہ ہی

| | |
|---|---|
| وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِي الْاَلْوَانِ | فَوَاحِدٌ يُعْرَفُ بِالدُّخَانِ |
| اور مرّۂ صفرا رنگون کے اعتبار سے | سو ایک تو دخانی کے نام سے مشہور ہی |

صفرا کی بھی دو قسمین بلغم کی طرح ہین (۱) طبعی (۲) غیر طبعی۔ طبعی کا بیان عنقریب

آگے آئیگا اور غیر طبعی یہ ہی کہ اسمین کوئی چیز ملجاوے سے جو اُسکو حالت طبعی سے خارج کردیوے۔ اگر اسمین بلغم رقیق آمیزش پاوے تو اسکو مرہ صفرا کہتے ہین اور بلغم غلیظ تو مرہ صحیہ کیونکہ وہ رنگ کی زردی مین بیضہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو سودا ہو سو یا تو وہ خارج سے صفرا پر وارد ہوگا یا صفرا ہی خود بخود جلکر سودا بنکر رمادیت (خاکستر) پیدا کردیگا جسمین ہم لطیف کو رمادسے تمیز نکر سکینگے اور مصنف نے صفرا کی تقسیم بلغم کی طرح قوام اور طعم کے اعتبار سے نہین کی کیونکہ صفرا کی تمام اقسام صرف رقیق اور کڑوی ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ كَالزَّنْجَارِ وَالْكُرَّاثِ | وَهٰذِهِ كَثِيرَةُ الْأَحْبَاثِ |
| اور منجملہ اسکے زنگار اور گندنے کی طرح ہوتا ہی | اور یہ دونون بہت بُرے اور خبیث ہوتے ہین |

یہ قسم اول اخضر (سبز) تھا جسمین سے زیادہ احتراق واقع ہونے سے رطوبت جاتی ہی اور سبزی مین سیاہی مل گئی جس سے اسکا رنگ زنگاری جیسا ہوگیا اور کراثی (گندنے رنگ) ہونے کی وجہ یہ ہی کہ جب صفرا معدہ مین آکر حرارت غریبہ کی زیادتی سے جلجاتا ہی تو اُس احتراق سے سیاہی پیدا ہوجاتی ہی جسکا رنگ گندنے کے رنگ کے مشابہ ہوجاتا ہی یہ دونون صفرا کی قسمین ناقص اور قاتل ہوتی ہین۔ اور زنگاری تو بہت ہی زیادہ مذموم ہی کیونکہ شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ یہ زہر اور سمومات مین سے ہی اور بعض حکمانے کہا ہی کہ ایسا صفرا محی (بقول ترکاریون کے کھانے سے پیدا ہوتا جو اپنی رطوبت کی وجہ سے زہر کی تاثیر پیدا کرتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَغَيْرُهُ يُعْرَفُ بِالْمُحْيِي | وَلَيْسَ فِي قُوَاهُ بِالرَّدِيِّ |
| اور سوائے اسکے ایک مغشور محی زندی بیضہ کے مانند ہی | اور اُسکی قوتون مین بہت خرابی نہین ہی |

نذر حسین ۲۶ جولائی

اور یہ قسم سب اقسام سے زیادہ غلیظ ہی کیونکہ اسمین کسی قسم کے بلغم کی آمیزش ضرور ہوتی ہی۔ اور جالینوس کے نزدیک بہرصورت یہ چندان روی اور قیص نہین ہی۔ اسلیے کہ اسکی رطوبات کو حرارت نے جذب کرکے اسکے قوام کو غلیظ کردیا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْاَحْمَرُ السَّاكِنُ فِي الْمِرَارَةِ | وَكُلُّهَا تُنْسَبُ لِلْحَرَارَةِ |
| اور مرارہ (پتہ) مین بلغم سرخ ہی رہتا ہی | اور یہ سارے حرارت کی طرف منسوب ہین |

یہ طبعی صفرا کا قسم ہی جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہی جسکا رنگ نہایت ہی سُرخ ہی اور جسقدر حرارت زیادہ ہوگی اُسیقدر سُرخی مین تیزی ہوگی اور شیخ نے کہا ہی کہ ایسا بلغم کبد (جگر) اور عروق شرائین مین بھی پیدا ہوتا ہی جو دو قسم مین انقسام پاتا ہی ایک یہ کہ خون کے ساتھ ملکر ایسے اعضا کی غذا بنتا ہی جسکی غذا مین صفرا کا ہونا جزو ضروری ہی جیسا ریہ (پھیپھڑا) اور جو اس سے بچ رہتا ہی وہ امعا کیطرف گرتا ہی جو امعا کو ثقل کے دور کرنے مین مدد دیتا ہی اور مقعد کے عضلون مین کسیقدر لذع کی کیفیت پیدا کرتا ہی جس سے طبیعت قیام الی الغائط کی خواہان ہوتی ہی اور نیز امعا کو عضلون اور بلغم سُرخ سے پاک وصاف کرتا ہی۔ اور دوسرا قسم مرارہ (پتے) کی طرف گرتا ہی جو اُسکو خون کی غذا سے مستغنی کردیتا ہی اور اُسی کو احمر کہتے ہین۔ اور مرارہ ایک جوہر غضبی بارد ہی۔ اور صفراء حار اُسکی غذا بننے کی صلاحیت رکھتا ہی۔ اور حرارت کی طرف منسوب ہونے کی یہ وجہ ہی کہ انکے سبب سے پیاس اور طپش اور سوزش اور لذع وغیرہ جمیع گرم امراض عارض ہوتے ہین۔ اور اکثر صفرا گرم غذاؤن سے اور گرم موسم اور گرم مزاج جوانی مین پیدا ہوتا ہی۔ اور صفرا کی ایک اور قسم ہی جو قی کے وقت خارج ہوتا ہی جسکا

رنگ زرد ہوتا ہی اور اُسکو مصنف نے نہین بیان کیا کیونکہ یہ علٰحدہ کوئی مستقل قسم نہین بلکہ صفرا ہی کی قسم سے حاصل ہو جاتا ہی۔ اور صفرا غیر طبعی کی پانچ قسم ہین (۱) صفرا مرہ جسمین رقیق (نرم) بلغم مخلوط ہی (۲) مرہ محیہ جسمین بلغم غلیظ کی آمیزش ہی (۳) زنگاری وکراثی (۴) احمر جنکا پہلے بیان ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَالدَّمُ مَا مَنْشَأُهُ مِنَ الْكَبِدِ | يَفِدُ مِنْ عُرُوقِهَا إِلَى الْجَسَدِ |
| اور خون وہ ہی جسکا منشا اور مبدا جگر سے ہی | اُسی جگر کی رگون مین سے سارے جسم مین سرایت کرتا ہی |

جگر معدہ سے جذب کرتا ہی کیلوس کو جو پختہ ہو کر خون بنجانے کی قابلیت رکھتا ہی کیونکہ جگر کا رنگ سُرخ ہی جسمین ہمجنس اور مشابہت کی وجہ سے خون پیدا ہو سکتا ہی۔ اور خون تمام دیگر خلطون سے افضل اور عمدہ ہی کیونکہ وہ ایک ایسا مادہ ہی حرارت غریزیہ کا جو خود روح یا روح کا مادہ ہی اور خون سے دیگر اخلاط کیطرح دو قسمین ہین طبعی اور غیر طبعی (۱) طبعی وہ ہی جسمین چار اوصاف پائے جاوین۔ اول سرخی یہ خون قلب اور شرائین مین ہوتا ہی اُسکا رنگ سُرخ اور قوام رقیق اور حرارت قوی ہی بہ نسبت اس خون کے جو جگر اور رودہ مین ہو کیونکہ غلیظ اور غیر قوی الحمرۃ ہوتا ہی (۲) شیرینی تاکہ اسکو اعضا اپنی طرف بخوبی جذب کر سکین۔ سوم خوشبو کیونکہ بدبو عفونت سے ہوتی ہی۔ چہارم قوام معتدل ہووے تاکہ تمام اعضا کی غذا مین آسکے **فائدہ** جالینوس نے کہا ہی کہ خون جبتک جگر مین رہتا ہی اسمین مائیت مخلوط ہوتی ہی اور جب جگر مین سے نکلکر رگون مین

جاتا ہی۔ تو اس مائیت سے جدا اور علیحدہ ہو جاتا ہی۔ کیونکہ اُس مائیت کی ضرورت خود اسلیے تھی تاکہ کیلوس جسکو طبیعت نے خود اپنی طرف جذب کرکے خون بنا دیا ہی۔ جگر کے باریک اور تنگ مجاری مین نفوذ اور سرایت کر جاوے۔ اور جب خون جگر سے جدا ہو گیا تو وہ مائیت بھی اُس سے مفارق ہو کر بڑی عروق کے ذریعہ سے دونون گردون کی طرف جا کر بول کی راہ سے خارج ہو جائیگی۔ پھر اُس مصفی اور چنے ہوے خون کو جگر بڑی رگ کی طرف سے جو حدبہ مائیہ سے نکلتی ہی پہونچا دیتا ہی جسمین سے قلب مین اسقدر آجاتا ہی کہ جسکا نضج عمدہ اور قوام نرم ہوتا ہی جو دل کی غذا مین آکر حرارت عزیزیہ کا مادہ بنجاتا ہی جسکو وہ اور روح حیوانی دونون ملکر شرائین کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچا دیتی ہین۔ (۲) غیر طبعی وہ ہی جو اپنی طبیعت کو چھوڑ کر زیادہ سرد یا گرم ہو جاوے۔ یا کوئی عارضی امر اگر اُسکی اصلاح مزاج کو زائل کر دیوے مثلاً اسمین سودا مخلوط ہو جاوے جس سے خون سوداوی سیاہ غلیظ بنجاتا ہی یا صفرا کی آمیزش سے رقیق صفرا ہو جاتا ہی۔ یا مائیت ملنے سے نرم ہو جاتا ہی اور اسی صورت مین استسقا حادث ہو جاتا ہی اور کبھی اس سے ذائقہ مین بھی تغیر آجاتا ہی جو زیادہ صفرا کے ملنے سے کڑوا ہو جاتا ہی۔ اور اگر صفرا اسقدر اعتدال کے اختلاط پاوے تو مالح (نمکین) ہو جاتا ہی اور ایسا ہی اگر بلغم حامض ملے اور کبھی ترش سودا یا بلغم کے امتزاج سے ترش ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ شَيْءٌ قَدْ حَوَاهُ الْقَلْبُ | وَالدَّمُ فِي قُوَّاهُ حَارٌّ رَطِبٌ |
| منجملہ اسکے کچھ ایسا خون ہی جسپر قلب حاوی ہی | اور خون اپنی قوتون مین حار رطب ہے |

یہ خون حار رطب اسلیے ہی کہ خون کا اکثر حصہ گرم تر دواؤن سے اور جوانی اور
نمو کی عمر مین جو گرم پیدا ہوتا ہی اور نیز اسلیے کہ خون جگر اور گوشت کی غذا مین
جو گرم رطب مین داخل ہوتا ہی۔ اور نیز جب کہ خون بدن مین زیادہ ہوتا ہی
تو اس سے گرم بیماریان پیدا ہوتی ہین جیسا حمی مطبقہ۔ چیچک۔ خسبہ سین
دنبل وغیرہ بعض نے کہا ہی کہ خون مین رطوبت کا حرارت کی نسبت سے
زیادہ ہونا ضروری ہی۔ خون طبعی سے سات فوائد حاصل ہوتے ہین
(۱) بدن مین سے جسقدر کچھ تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدل پیدا کرتا ہی
اور جسم کو نمو کے زمانہ مین بڑھاتا ہی۔ (۲) اعشار کو گرمی اور حرارت پہونچاتا ہی
جس سے ہضم قوی ہوتا ہی۔ اور ظاہر بدن سے سردی کی تکلیف کو
دور کرتا ہی (۳) روح جو حیوانی قوتون کی استواری ہی خون لطیف سے
حاصل ہوتی ہی (۴) چہرہ کو روشنی چمک۔ خوبصورتی عطا کرتا ہی (۵) وہ دیگر
اخلاط کی نسبت سے طبیعت کو زیادہ تر مرغوب ہی۔ کیونکہ مسہل دواؤن
کے استعمال سے دوسری اخلاط کی طرح وہ کبھی اسہال کے ذریعہ سے
خارج نہین ہوتا (۶) خون کے نکلنے کے وقت قوت مین کمی اور بدن مین
ضعف آجاتا ہی (۷) خون سے خوشی اور فرحت حاصل ہوتی ہی **فائدہ**
جن حیوانات مین خون اور دماغ اور دل وجگر ہین اُنکے پانچون حواس بھی
ثابت ہین مگر چیچوندر جسکو خلد اور فار اعمی کہتے ہین وہ سایہ کو معلوم
کرسکتی ہی مگر شکلون کو نہین دریافت کرسکتی۔ جو حیوان خون دار چلنے والا
ہی وہ ضرور سوتا اور جاگتا بھی ہی۔ اور تمام قسم کے خون جم جاتے ہین

بجز اونٹ اور خرگوش کے

| | | |
|---|---|---|
| وَمَسْكَنُ السَّوْدَاءِ فِي الطِّحَالِ | | هٰذَا اِعْتِقَادٌ لَيْسَ بِالْحُمَالِ |
| اور جگہ رہایش سودا کی تلی مین ہی | | یہ اعتقاد کوئی محال نہین (یعنی صحیح اور درست ہی |

کیونکہ خلطون مین سے ہر ایک خلط کو کسی نہ کسی عضو کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہی۔ جسکی طرف اُسکو زیادہ رغبت ہی۔ پس صفرا مرارہ مین اور خون جگر مین اور سودا طحال مین گرتا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک سودا طبعی خون کا میل اور فضلہ ہی جسکی طبیعت تر و خشک ہی اور مسیحی نے کہا ہی کہ اس سودا مین کسیقدر حرارت اور تیزی بھی ہوتی ہی بسبب رطوبت کے جو اسمین موجود ہی۔ اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی زیادہ ہوتی ہی اور اسکا دانقہ کسیلا ہی اور جو سودا طحال کی طرف جاتا ہی وہ اسکو خون سے مستغنی کر دیتا ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَعِكْرُ الدَّمِ هُوَ الطَّبِيعِيُّ | | وَمَا سِوَاهُ لَيْسَ بِالْمَطْبُوعِ |
| خون کا تہ نشین میل سودا طبعی ہی | | اور ما سوا اسکے اچھا نہین ہی |

سودا بھی دیگر خلطون کی طرح دو قسم پر ہی۔ طبعی اور غیر طبعی۔ پھر طبعی کی دو قسمین ہین ایک وہ جو طحال کی طرف جاتا ہی دوسرا وہ جو خون کے ساتھ ملکر بدن مین سرایت اور ہڈیون کی غذا مین داخل ہوتا ہی اور جو سودا ان دونون قسمون کے برخلاف ہی وہ غیر طبعی ہی جو کسی اور خلط یا اپنی ذات ہی کے احتراق سے پیدا ہوتا ہی کیونکہ جب خون جل جاتا ہی تو اسمین سے کثیف تو سودا ے محترق بنجاتا ہی اور لطیف صفرا محترق۔ اور اسی طرح جب صفرا مین احتراق واقع ہوتا ہی تو لطیف صفرا محترق بنجاتا ہی اور کثیف سودا محترق اور ایسا ہی

جب بلغم جلکر خاکستر ہوجاتا ہی تو وہ سبھی سودا سے محترق ہوجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اِنَّمَا تَحْدُثُ بِاِخْتِلَاطٍ | وَبِاِحْتِرَاقِ سَائِرِ الْاَخْلَاطِ |
| ضرور یہ سودا اختلاط اخلاط سے پیدا ہوتا ہی | اور احتراق باقی اخلاط سے بھی ہوجاتا ہی |

یعنے سودا دو طور سے پیدا ہوتا ہی ایک خلطون کی باہم آمیزش سے دوسرے انمین احتراق واقع ہونے سے۔ جب کہ سوداء اصل مین رقیق ہوتا ہی اسلیے وہ خود بخود جلجاتا ہی جس سے اُسمین نہایت تیزی اور بدبو اور ترشی ہوتی ہی۔ اور زمین پر گرنے سے ایسا جوش کھاتا ہی کہ اُسکی ترشی سے مکھیان بھی بھاگ جاتی ہین اور اگر سودا اصل مین غلیظ ہوتا تو بلا آمیزش صفرا کے اسمین احتراق واقع نہین ہوسکتا۔ مصنف نے اخلاط کے پیدا ہونیکا طریقہ ذکر نہین کیا جسکو ہم اس موقع پر بیان کرنا ضرور سمجھتے ہین واضح ہو کہ ہضم کی چار قسمین ہین اول یہ کہ جب کوئی چیز کھائی یا چابی جاتی ہی تو وہ معدہ مین پہونچکر تھوڑے عرصہ کے بعد کیلوس بنجاتی ہی جو آشجو غلیظ کے مشابہ ہوجاتی ہی اسکو ہضم اول کہتے ہین پھر اس کیلوس مین سے لطیف تو معدہ اور امعا کی راہ سے اُس عرق (رگ) مین جاتا ہی جسکو باب الکبد کہتے ہین کیونکہ ہمیشہ اُسکا مُنہ کھلا رہتا ہی۔ اور اکثر بلغم یہان پیدا ہوتا ہی پھر وہان سے وہ کیلوس جگر کے مجاری مین پہونچتا ہی جہان بال کے مانند باریک رگین جگر کے گرداگرد ہین جو اُس کیلوس کو ایک جگہ جمع کرتی ہین تاکہ جگر اسمین اپنا کام جلدی اور بخوبی کرسکے۔ پس اسطور سے یہان کیلوس طبخ پاتا ہی جسکے ہر ایک جوش مین کچھ تو رغوہ (جھاگ) اور کسیقدر رسوب (تہ نشین) ظاہر

ہوتے ہین اور اگر زیادہ طبخ ہو جاوے تو کچھ جل بھی جاتا ہی اور اگر کمی رہے
تو عدیم النضج رہتا ہی۔ پس وہ رغوہ (کف) صفرا طبعی ہی اور رسوب
مرّہ سوداء طبعی اور محترق لطیف صفراء اور غلیظ سوداء جو غیر طبعی اور
ردی ہی۔ اور جسمین کچھ نضج نہین وہ بلغم ہی۔ اور جسمین بخوبی نضج آچکا ہی
اور وہ سب سے مصفی اور عمدہ ہی وہ خون ہی۔ مگر جبتک خون جگر مین ہوتا
ہی اسمین مائیت ملی رہتی ہی تاکہ جگر کے مجرون مین نفوذ کر سکے۔ پس یہانتک
تو ہضم ثانی کا حکم پورا ہوتا ہی۔ پھر خون جو صاف اور عمدہ حاصل ہوتا ہی
وہ جگر کی رگون مین نفوذ کر کے اس بڑی رگ (عرق عظیم) مین جاتا ہی
جو جگر کے اوپر کی جانب سے نکلی ہی۔ اور اسکو یہان بھی نضج حاصل ہوتا ہی
جو تمام بدن کی باریک متفرق دریرون اور عروق شعریہ اور جداول مین
پہونچتا ہی۔ اور یہ ہضم ثالث کا کام ہی پھر وہ خون اعضاء کے ساتھ ملکر اور
اُنکے مشابہ ہو کر جو ہر اعضا کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور یہ ہضم رابع ہی
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ہر ہضم کا فضلہ ہی۔ پہلے ہضم کا فضلہ بہت ہی
غلیظ ہوتا ہی جسکو غائط (پاخانہ) کہتے ہین جو سیدھا امعا کی راہ سے باہر
کی طرف خارج ہو جاتا ہی۔ اور دوسرے ہضم کا فضلہ بہت ہی رقیق اور نرم
ہوتا ہی جسکا اکثر حصہ بول کی راہ سے مندفع ہو جاتا ہی اور کچھ طحال کی راہ سے
اور باقی دونون ہضم کا فضلہ بذریعہ تحلیل کے نکل جاتا ہی جو بالکل محسوس نہین
ہوتا جیسے بخارات جو مسامات سے خارج ہو جاتے ہین یا کبھی محسوس ہو جاتا
ہی جیسے پسینا یا مسام محسوسہ کی راہ سے خارج ہو جاتا ہی جیسے ناک کا فضلہ یا غیر طبعی

طور پر مندفع ہوتا ہی جیسے دنبل یا ورم ظاہر ہون

## الرَّابِعُ مِنَ الْاُمُورِ الطَّبِیعِیَّةِ وَھُوَ الْاَعْضَاءُ

یہ چوتھا ہوا امور طبیعیہ مین سے اور وہ اعضاء ہین

عضو بدن کا جزء ہی جو خلطون کے پہلے مزاج سے حاصل ہوتا ہی کہ اس سے کچھ کام چل سکے اور اعضاء اجسام ہین جو ارکان کے اول مزاج سے پیدا ہوتے ہین اور بعض کے نزدیک اعضا جسم کثیف ہین جنسے بدن ترکیب پاتا ہی۔ پھر اعضاء کی دو قسمین ہین بسیط اور مرکب جنکا بیان عنقریب آئے گا اور یہان مراد عضو سے مرکب ہی

| | |
|---|---|
| اُصُولُ اَعْضَاءِ الْجُسُومِ اَرْبَعَةٌ | وَغَیْرُھَا مِنْھَا تَرَی مُفْرَشَةٌ |
| اصل اعضا جسمون کی چار ہین | اور ماسوائے ان چار کے انھین کی شاخین ہین |

اعضا مین سے اول مصنف نے اعضاے رئیسہ کا بیان کیا ہی کیونکہ بدن کی پہلی قوتون کے لیے وہی اصول مساوی ہین جو بقاے شخص کے لحاظ سے تین ہین (۱) دل (۲) دماغ (۳) جگر اور بقاے نوع کے اعتبار سے یہ تینون اور دو اور (۱) خصیتین (۲) آلۂ تناسل۔ امام غزالی نے بیان کیا ہی کہ آدمی کے بعض اعضا اور جگر اور دماغ بمنزلۂ اصول کے ہین۔ اور کئی (معدہ۔ شرائین۔ عروق۔ اوردہ۔ اعصاب) خون کے لیے بمنزلۂ خادم و نوکر کے ہین اور بعض اصابع انکے مکمل ہین۔ اور بعض (پلکین اور ناخن) زینت دینے والے ہین

| | |
|---|---|
| فَوَاحِدٌ مِنْ ھٰذِہٖ ھِیَ الْکَبِدُ | وَھِیَ تَقُومُ بِالْغِذَاءِ لِلْجَسَدِ |
| سو ایک اُن اعضا مین سے جگر ہی | جو بدن کی غذا کا کام کرتا ہی |

تمام اطبا اور فلاسفہ و حکما متفق الرا ے ہین کہ یہ تینون (قلب کبد و دماغ

اعضا کے سردار ہین لیکن اسمین اختلاف ہی کہ ان سب سے بڑا اور رئیس اعظم
کون ہی۔ ایک جماعت نے کہا اور اسی پر جالینوس کا یقین ہی کہ تمام اعضا
کی جڑ اور بڑا سردار جگر ہی۔ جسکی یہ وجہ بیان کی ہی کہ غذا کے بارہ مین اسکی طرف
زیادہ ضرورت داعی ہوتی ہی جسمین جیمین بھی شامل ہی اور کہا کہ تمام اعضا کو
طبعی قوت اسیکے طفیل سے حاصل ہوتی ہی جو کیلوس کو طبخ دیکر تمام جسم کو غذا پہونچاتا ہی
اور نیز اسلیے کہ دیگر شریف اعضا۔ منھ اور مری اور معدہ اور طحال اور
پتہ اور گردہ اور مثانہ جو غذا کے اعضا ہین اسکے خادم ہین کیونکہ منھ تو
غذا کو چباتا ہی اور مری غذا کو معدہ کیطرف کھینچتی ہی جسکو معدہ پکاتا ہی اور طحال معدہ
کو حرارت پہونچاتی ہی جس سے غذا کے پکانے مین اُسکو زیادہ امداد ملتی
ہی اور امعا وغیرہ غذا کو روک رکھتے ہین تاکہ اُسکو جگر جذب کرلیوے پس اس
سبب سے جگر تمام اعضا کا سردار ہی۔ اور نیز اسلیے کہ اسمین خون پیدا ہوتا ہی
جو تمام خلطون سے شریف تر اور حرارت غریزیہ کو محفوظ رکھتا ہی اور اُسکے
اور بھی کئی منافع اور فوائد ہین۔ اہل لغت کے نزدیک جگر ایک سرخ گوشت کا
ٹکڑا ہی جو انسان اور تمام حیوانات خونذار کے باطن مین (اندر) پیدا کیا گیا ہی
اور بعض کے نزدیک جگر مین بالکل گوشت نہین بلکہ وہ صاف صاف خون
منجمد ہی اور اُسکا ثبوت اس حدیث سے نکلتا ہی جسکو ابن ماجہ و دار قطنی
و بیہقی وغیرہ نے نقل کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ ہمارے لیے دو مُردہ (مچھلی و ٹڈی) اور دو خون (جگر اور طحال) حلال
کیے گئے ہین۔

| | |
|---|---|
| وَالْقَلْبُ يَغْذُو الْجِسْمَ بِالْحَيَوٰةِ | لَوْلَاهُ كَانَ الْجِسْمُ كَالنَّبَاتِ |
| اور دل بدن کو غذا حیاتی کی دیتا ہی | اگر وہ دل نہوتا تو بدن نباتات کی طرح ہوتا |

نبات درخت گھاس وغیرہ جو چیز نامی ہووے - اور حیوانات و نباتات مین مابہ الامتیاز حیات ہی - اور دل کو قلب اسلیے کہتے ہین کہ وہ اپنے کامون مین بدلتا اور پھرتا رہتا ہی - یا اسلیے کہ وہ تمام بدن سے زیادہ خالص اور سب کا خلاصہ اور ہر خالص چیز کو دل اور خلاصہ بولتے ہین - امام فخرالدین رازی نے کہا ہی کہ تمام علماے اہل شرع وغیرہ اس امر پر متفق ہین کہ سب سے پہلے اعضا مین سے دل متکون ہوتا ہی اور یہی حق ہی کیونکہ حرارت غریزیہ کے پیدا ہونے مین جو حیاتی کا مادہ اور زندگی کا سامان ہی - اسی (دل) کی ضرورت ہوتی ہی اور اسی سے روح حیوانی پیدا ہوتی ہی جو حیوانات کے ساتھ مخصوص ہی - پھر کہا کہ رئیس عضو علی الاطلاق دل ہی اور دماغ اپنے طبعی افعال مین اسکا تابع اور خلیفہ ہی اسکی شہادت مین وہ حدیث وارد ہی جو نعمان بن بشیر سے مروی ہی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن مین ایک گوشت کا ایسا ٹکڑا ہی جب وہ اچھا اور درست ہوتا ہی تو بدن بھی تندرست رہتا ہی اور جب اسمین فساد اور خرابی آتی ہی تو اس سے بدن بھی بگڑ جاتا ہی اور وہ دل ہی - اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہی اور ابو نعیم کی روایت مین اسطرح سے ہی کہ بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہی جب وہ تندرست ہوتا ہی تو سارا بدن بھی درست رہتا ہی جب وہ بیمار رہتا ہی تو سارا بدن بھی بیمار رہجاتا ہی - اور دل کو اسلیے سخت بنا دیا ہی تاکہ آفات وارد کو

جلد قبول نہ کرسکے۔ اور اسمین دو خانہ ہین ایک دہنے دوسرا بائین جانب جو سُرخ خون اور روح سے پُر رہتے ہین دہنے مین تو خون زیادہ اور دوسرے مین روح زیادہ ہی اور بائین خانہ سے دو رگین نکلکر ایک پھیپھڑے کی طرف گئی ہی جسکو شریان وریدی کہتے ہین اور اُسکے ذریعہ سے ہوا پھیپھڑہ کی راہ سے دل مین پہونچتی ہی اور دوسری کا نام ابہر ہی

| | |
|---|---|
| وَهُوَ حَيُّ الْجِسْمِ مِثْلُ الْعُنْصُرِ | يُنْفِذُ مَا يُنْفِذُهُ فِي الْأَبْهَرِ |
| اور وہ دل زندہ بدن کے واسطے عنصر کی طرح ہی | جاری کرتا ہی جسکو ابہر (نام عرق) مین جاری کرتا ہی |

ابہر ایک رگ ہی جو دل کے بائین طرف سے نکلی ہی جسمین سے تمام شرائین پیدا ہوئی ہین جو روح اور فیق خون سے پُر ہین۔ اور وہ جسقدر دل سے بعید ہی اسیقدر اُس سے زیادہ شاخین نکلی ہین جو کہ سارے بدن مین پھیلی ہوئی ہین اور اسی کے سبب سے حیاتی اور زندگی قائم ہی اور جو اُس سے شاخین نکلی ہین اُنکو شرائین کہتے ہین۔ پس معلوم ہوا کہ تمام اعضا مین سے زیادہ رئیس اور شریف اور روح حیوانی کا مادہ اور ہوا بیرونی جذب کرنے کا آلہ یہی دونون ہین اور اُنکو یقیناً ابہرین بھی کہتے ہین۔

| | |
|---|---|
| إِنَّ الدِّمَاغَ بِالنُّخَاعِ وَالْعَصَبْ | يَحْفَظُ نَارَ الْقَلْبِ أَنْ لَا تَلْتَهِبْ |
| تحقیق دماغ حرام مغز اور پٹھون کے سبب سے | دل کی آتش کو بھڑکنے سے بچاتا ہی |

دماغ وہ ہی جسکو مخ (کھوپڑی) حاوی ہی۔ اور وہ حس کا آلہ ہی مگر خود حساس نہین ہی۔ اور بقراط کے نزدیک بچہ کا عضو دماغ ہی جو سب سے پہلے متکون ہوتا ہی اور وہ اور ہڈیون کے مخ یعنے گودون کی طرح ہی اور اُسکو اپنی ذات کی حرکت کا

کچھ امتیاز اور طاقت نہین - اور دن کی حرکت ارادی کے لیے مبدء بنتا ہی
اور دماغ مین دو جوہر ہین (۱) حجابی (۲) نخی اور اسمین چند تجاویف یعنی سوراخ
ہین جو روح سے لبالب ہین اور رگون کی طرح اُس سے پیچھے پیدا ہوئے ہین
اور وہ اپنی پیدایش کی رو سے بارد رطب ہی تاکہ دل کی حرارت کی تعدیل
کرسکے جس سے دل کی حرارت ہی دماغ کو کچھ ضرر یا نقصان نہ پہونچے اور
حرکتون سے خشک نہو جاوے - اور دماغ روح نفسانی کا مبدء حس اور
حرکت کا آلہ ہی - اور ارسطو طالیس کے نزدیک مبدء حس اور حرکت کا دل
ہی اور دماغ اُسکے لیے آلہ ہی کیونکہ حرکت ان سخت پٹھون کے ذریعہ سے
ہوتی ہی جو دماغ سے نکلکر جسم مین پھیلے ہوئے ہین - جب دماغ پر کوئی صدمہ
پہونچتا ہی تو اُس سے پٹھون مین خرابی آنے سے حس اور حرکت مین خلل آجاتا ہی
پس دماغ حرام مغز کے لیے بمنزلہ چشمہ اور نلکی کے ہی اور حرام مغز بمنزلہ بڑی
نہر کے ہی جس سے بہت سے پٹھے نکلے ہین - اور پٹھے چھوٹی چھوٹی نہرون کے
مانند ہین جس سے دماغ کی برودت پٹھون کے ذریعہ سے دل مین پہونچتی ہی
جیسا کہ دل کی حرارت شرائین کے واسطے سے دماغ مین پہونچتی ہی پس اس
اعتبار سے - بہرصورت دماغ سب اعضا کا سردار ہی - اُسکی تائید
مین وہ حدیث وارد ہی جسکو ابو نعیم نے روایت کیا ہی جو فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مومن دوسرون کے لیے بمنزلہ دماغ کے ہی جسم کے لئے
**فائدہ** - دماغ سے سات جوڑ (جفت) پٹھے نکلے ہین جو حس کا کام دیتے ہین
وہ مقدم دماغ سے پیدا ہوئے ہین اور حرکت والے مؤخر دماغ سے اور بعض

حکما نے اسطور سے دماغ کی فضیلت پر استدلال کیا ہی کہ وہ عقل کا محل ہی
جو سب مخلوقات سے شریف تر ہی۔ اسلیے جس چیز سے دماغ کو ضرر پہونچتا
ہی اس سے عقل مین بھی خلل آجاتا ہی۔ جیسے مخدرات کا استعمال مین لانا یہی
مذہب حنفیون اور حنبلیون کا ہی۔ اور اسلیے بھی کہ جب دماغ پر کوئی آفت
ضربہ وسقطہ آتی ہی تو عقل مین تغیر آجاتا ہی

بعض کے نزدیک عقل ایک امر نفس مین مستقل ہی جو دیگر قوتون کی طرح کبھی
فاسد اور باطل نہین ہوتا۔ کسی کے نزدیک عقل اور نفس دونون ایک ہی
ہین جو کسی جوان مین زیادہ اور کسی مین کم ہوتے ہین۔ اور حارث محوسی نے
کہا ہی کہ عقل ایک عمدہ وصف ہی جو بلا کسب کے حاصل ہوتا ہی جس سے علوم
نظریہ کا ادراک اور انجام کار اُمورات کے حالات دریافت ہوسکتے ہین۔
ایک جماعت کے نزدیک عقل نہ جسم ہی نہ جوہر نہ عرض نہ کسب سے حاصل
ہوتی ہی۔ بلکہ وہ فضل ربانی واحسان یزدانی ہی۔ تمیمی کا مقولہ ہی کہ وہ ایک
نور ہی جو انسان کے دل مین ڈالا گیا ہی جس سے اشیا کو ادراک کرسکتا ہی۔
اور یہ بھی کہا گیا ہی کہ وہ ایک روشن جوہر مدرک یا قوت مدرکہ یا نفس ادراک
یا ایسا جوہر منتظم ہی جو کسی کی مشابہت نہین رکھتا

| | |
|---|---|
| وَمِنْهَا يُحَرِّكُ الْمَفَاصِلَ | وَالْأُنْثَيَانِ وَآلَةُ التَّنَاسُلِ |
| اور بعضے اُن پٹھون سے جو جوڑون کو ہلاتے ہین | اور منجملہ اعضا کے دونون خصیہ اور آلہ تناسل بھی ہین |

پس حرام مغز اور پٹھے اعضا مین قوت محرکہ کو پیدا کرتے ہین جنمین عقل بھی
شامل ہی لیکن اصلی محرک وہ پٹھے ہین جو دماغ اور حرام مغز سے نکلے ہوتے ہین

اعضا کی حرکت بدن مین ارادی ہی وہ پیشانی اور دونون آنکھین اور رخسارے
اور لب اور زبان اور حنجرہ اور نیچے کا جبڑا اور تمام سر اور کندھے اور ہاتھون کے
جوڑ اور گھٹنے اور تمام انگلیان اور انکے جوڑ اور بند ہین - اور حرکت اعضا
حلق اور قضیب اور مثانہ کی جس بول مین اور امعا مستقیم کے فضلہ کے نکالنے
مین اور پیٹ اور ناک کان کے اُن اعضا مین سے جسکا ہر ایک کا عضلہ جو
شکل اور مقدار اور وضع مین اُسکے مشابہ ہی اُنکو حرکت پیہم انگیختہ کرتا ہی -
ماسوائے اُنکے دیگر تمام اعضا کی حرکت طبعی ہی جیسا آنکھ کی اوپر کی پلکون اور پیٹھ کی
اور جو پٹھے دماغ سے پیدا ہوتے ہین اُنکے سات جفت ہین - اور گردن کے
فقرون سے آٹھ جوڑ اور پٹھے سے بارہ جفت اور کمر سے پانچ جوڑ اور ایک فرد
ہی جسکے ساتھ دوسرا شریک نہین ہی - اور خصیتین کی طرف نسل کی بقا کے
مین اسلیے ضرورت ہوتی ہی کہ اُنمین منی جس سے حیوان پیدا ہوتا ہی جمع
رہتی ہی - اور انھین سے ہیئت اور پیشانی مین خوبصورتی اور مزاج مین
صفائی اسقدر ہوتی ہی جو کسی اور سے نہین حاصل ہوسکتی کیونکہ جب اُنکو
کاٹ دیا جاتا ہی تو چہرے کی رونق اور داڑھی کے بال جاتے رہتے ہین اور
بڑھاپا جلد آجاتا ہی - ایک جماعت کے نزدیک بدن کے تمام اعضا کا سر دا
باعتبار پیدا ہونے روح نفسانی کے جس سے حرکت اور حس ہوتی ہی دماغ ہی
اور باعتبار پیدا ہونے روح حیوانی اور حرارت غریزیہ اور شرائین کی خدمت
کے دل ہی - اور سبب پیدا ہونے روح طبعی اور اوردہ کی خدمتگاری کے
جگر ہی - اور اسی واسطے جالینوس نے کہا ہی کہ ان افعال کے علیحدہ علیحدہ

افعال ہین اور اُنکو آدمی کی حیاتی اور اُسکے نوع کے باقی رہنے مین بہت دخل ہی۔ پھر فعل صرف ایک عضو کے عمل مین لانے سے ظاہر اور پورا ہوجاتا ہی۔ پھر بعض اعضا سے صرف ایک ہی فعل مقصود ہوتا ہی جیسے دل جو صرف روح حیوانی کو پیدا کرتا ہی۔ اور بعض سے صرف ایک ہی فائدہ مطلوب ہوتا ہی جیسے پھیپھڑا جو کہ دل کو ہوا پہونچانے کا آرام دیتا ہی اور بعض اعضا سے فعل اور منفعت دونون مطلوب ہوتے ہین جیسے جگر جو ہضم کا کام دیتا ہی۔ اور منفعت یہ ہی کہ تیسرے ہضم کے لیے غذا مین استعداد پیدا کرتا ہی

| | |
|---|---|
| تَحفَظُ فِی تَولِیدِهَا الاَنوَاعَ | فَاِنَّ فِی فَنَائِهَا اِنقِطَاعَا |
| اپنے اپنے قسم کے بدن پیدا کرنے مین حافظ ہین کہ اُن | خصیتین (آلہ تناسل) کی فنا مین نوع کا انقطاع ہی |

خصیتین مین ایک طبعی قوت ہی جو جمیع انواع حیوان کی نسل کو محفوظ رکھتی ہی جو اگر قطع یا ضرب یا کسی وجہ سے جاتے رہین تو منی کی قوت جو صورت حیوانی کو قبول کرنے والی تھی خارج ہو جاتی ہی جس سے نسل کا انقطاع لازم آتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاللَّحمُ وَالشَّحمُ وَاَصنَافُ الغُدَدِ | فَاِنَّهَا لِهٰذِهِ مَجرَی العُدَدِ |
| اور منجملہ اعضا کے گوشت اور چربی اور قسم قسم کے غدود ہین | کہ یہ سب اُن (اعضا) کے واسطے بحری ہین سامان کے |

غدود مین کئی قسم کے ہوتے ہین (۱) سخت گوشت پستانون مین واسطے بنانے دودھ کے (۲) خصیتین ہین واسطے پیدا کرنے منی کے (۳) زبان مین واسطے ظہور لعاب دہن کے (۴) لحم غدودی مین جو اعضاے رئیسہ کے فضلون کو قبول کرتا ہی جیسے بغل کا گوشت جو دل کے فضلات کو قبول کرتا ہی اور حاسب (چوتے) کا گوشت جو جگر کے فضلون کو روکتا ہی۔ گردن کا گوشت جسطرح

دماغ کے فضلون کو روک لیتا ہی اسیطرح ناک بھی دماغ کے فضلون کو قبول کرتی ہی۔ پس جسقدر جسم مین گوشت خدودی اور غیر عدودی اور چربی اور پٹھے اور رباط وغیرہ ہین وہ سبھی اعضاے رئیسہ کے خادم اور نوکر ہین جو یا تو اعضاے رئیسہ کے فضلات مندفعہ کو قبول کرتے ہین۔ یا اُنکی طرف فعل اور منفعت کو پہونچا دیتے ہین۔ اور گوشت پیدا ہوتا ہی۔ گاڑھے خون سے جسکو حرارت منجمد کر دیتی ہی۔ اور موٹی اور پتلی چربی دونون خون کی ہئیت اور اُسکی چکنائی سے پیدا ہوتی ہین جسکو برودت منعقد کر دیتی ہی۔ اور اسیواسطے وہ حرارت سے تحلیل ہو جاتے ہین۔ جوہری نے کہا ہی کہ شحم ایک رقیق غشا (جھلی) ہی جو اجھڑی اور مہا کو محیط ہی اور اُسمین موٹی چربی

| | |
|---|---|
| وَالْعَظْمُ وَالْغِشَاءُ وَالرِّبَاطُ | دَعَا لِلْجِسْمِ وَاحْتِيَاطُ |
| اور منجملہ اُسکے ہڈی اور غشا اور رباط ہین | جو بدن کے واسطے ستون اور حفاظت کے اسباب ہین |

یہ تینون ہڈی۔ غشاء۔ رباط۔ اصول ہین واسطے وجود ہئیت بدن کے کیونکہ بعض ہڈیان تو بدن کی بنیاد ہین۔ اُنھین پر جسم کا دار و مدار ہی جیسا پیٹھ کے فقرات اور بعض دیگر عضو کو بچاؤ اور حفاظت مین رکھتی ہین جیسے یافوخ (پیشانی) کی ہڈی جو دماغ کو بیرونی آفات سے محفوظ رکھتی ہی اور بعض ایسی ہین جو ہتھیار کا کام دیتی ہین جیسے دانت۔ اور بعض زائد اور دیگر اعضاء کی فرحت کے واسطے ہین جیسے نہایت باریک ہڈیان جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے تجربہ سے دریافت کیا ہی کہ کسی ہڈی مین جس کی قوت نہین ہی مگر دانتون مین کہ وہ حرارت و برودت مین تمیز کر سکتے ہین

غشا جسم لطیف ہی جنکی بہت بناوٹ باریک لیاف عصبانی سے ہی جو نہایت باریکی کی وجہ سے کہی مواضع مین نظر نہین آتے اور اُنکا فائدہ یہ ہی کہ وہ جسمون کی سطحون پر حاوی اور اُنکے محافظ ہین جیسا۔ دل۔ دماغ گردون کی غشائین جو اُنپر مشتمل ہین۔۔

رباط ایک جسم ٹھون کے مشابہ ہی جو ہڈیون کے کنارون سے پیدا ہوتا ہو اور اُسمین بالکل حس کی قوت نہین ہی اُسمین سے بعض کو مطلق رباط کہتے ہین جو عضلون کی طرف جاتے ہین۔ اور عضلون تک نہین پہونچتے لیکن دو منفصل اطراف کو باہم ملا دیتے ہین اور دیگر اعضا مین ربط پیدا کر دیتے ہین اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مضبوط جکڑ دیتے ہین تو اُنکو وتر کہتے ہین اور سارے رباط عدیم الحس ہین تاکہ کثرت حرکت سے بیمار نہو جاوین

| | |
|---|---|
| لِكَيْ يَتِمَّ الشَّكْلُ وَالْقِوَامُ | وَلِلْأُصُولِ كُلِّهَا خُدَّامُ |
| تاکہ شکل اور بدن کا قوام پورا ہو | اور یہ سارے اُصول اعضا کے خادم ہین |

یہان اعضا سے مراد اعضاے رئیسہ نہین ہین بلکہ مطلب یہ ہی کہ جب تمام بدن مکمل ہو جاتا ہی تو اُسمین سے کوئی جزو تو بدن کی شکل کو پورا کرتا ہی جیسے کسی انگشت کا چھوٹا یا بڑا ہونا اور آنکھون کا بلندی سرین اور کانون کا سر کے دونون طرفون مین مناسب جگھ مین ہونا کسی جزو سے بدن کا اعتدال اور قوام مکمل ہوتا ہی جیسے دو ہاتھ اور پیٹھ وغیرہ اور یہان اصول سے بھی وہ اصول اعضا کے مراد نہین جسکا پہلے بیان ہو چکا ہی بلکہ یہ اعضا خود فی ذاتہ مستقل طور پر اصول ہین واسطے خدمتگاری اُن اعضا کے جنکو بدن مین نفوذ کرنے کا

اختیار حاصل ہی جیسا سینہ - حجاب - گردہ - معدہ - امعاء - پھر بعض اعضا بسیط ہین جنکو مفرد بھی کہتے ہین - اور یہ استخوان - غضروف - پٹھے - رباط اور وہ شرائین غشا ہین - اور جو اُنکے سوا ہین وہ مرکب ہین جنکو اعضاء آلیہ بھی کہتے ہین - اور بعض نے کہا ہی کہ بدن مین ایسے اعضا ہین جو اُسکے لیے آلہ بنتے ہین - اور اُنمین سے ہر ایک اصل اور مستقل ہین - جیسا سر مع گردن کے اور سینہ مع مافیہا کے اور مثانہ اور اعضاء تناسل

| | |
|---|---|
| وَالظُّفُرُ فِي الْاَطْرَافِ لِلْعَوْنَهْ | وَالشَّعْرُ لِلْفُضْلَاتِ وَالزِّيْنَهْ |
| اور ناخن بدن کے اطراف مین واسطے امداد کے ہین | اور بال واسطے زینت اور دفع فضلون کے ہین |

ظفر (ناخن) ایک سفید جسم سخت صاف عدیم الحس ہی - اور جالینوس کے نزدیک وہ عضلون کے سرے ہین - بلا غذا کے بڑھتے ہین اور بعض کے نزدیک وہ استخوان عضروفی ہین جو غذا پاکر نمو پاتے ہین اور ناخنون مین چار منافع ہین - (۱) چھوٹی چیز کو سخت قابو مین لانا (۲) کسی چھوٹی چیز کا پھینکنا - اور یہ دونون ضروری نہین بدن کے قوام اور نہ اُسکی شکل مین بلکہ اُسکی عمدگی اور اعانت مین داخل ہین (۳) بعض وقت مین تیر اور نیشتر کا کام دیتے ہین (۴) جسم کے کھجلانے مین مدد دیتے ہین

اور بالون کا مادہ بخار و خاتی حار یابس ہی جسمین حرارت طبیعیہ تاثیر کرتی ہی اور اُسکے بھی چند منافع ہین منجملہ اُنکے بدن کو دخانی فضلون سے پاک صاف کرنا ہی اور اس فائدہ مین بدن کے تمام بال مبادی ہین اور بعض باوجود اس فائدہ کے اور آرام بھی دیتے ہین جیسا سر کے بال گرمی سردی سے

بچانے کے علاوہ عورتون کے لیے زینت کا باعث ہین اور بھوون اور پلکون کے بال آنکھ کو محفوظ رکھتے ہین اور زینت بھی بخشتے ہین اور لطیف بخار کو بھی تحلیل کرتے ہین - اور داڑھی کے بال مردون کے لیے زینت اور رعب وہیبت کا سبب ہین

## اَلْخَامِسُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّۃِ وَھُوَ الْاَرْوَاحُ

یہ پانچوان ہی اُمور طبیعیہ مین سے - اور وہ ارواح ہین

اس موضع پر تمام فلاسفہ اور حکما اور دیگر قسم کے لوگون نے کلام کو طوالت دیا ہی - اہل اسلام کے جمہور علما وغیرہ نے کہا ہی کہ روح وہی نفس ہی اور استدلال اس قول سے کرتے ہین - یتوفی الانفس حین موتھا یعنی پورا پالیتے ہین نفس ارواح اپنی موت کے وقت - چونکہ یہان نفس کا لفظ بجاے روح کے کہا گیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ارواح اور نفس دونون ایک ہی ہین ابن عباس اور سعد بن جبیر نے کہا ہی کہ ارواح مُردون کی وہ ہین کہ جب وہ مرجاتے ہین اور جیتون کے جب بڑھاتے ہین - اور ارسطاطالیس وغیرہ نے کہا ہی کہ روح نفس ہی کا نام ہی اور نیز ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ روح جسم کا کمال طبعی الی ذی الحیوٰۃ بالقوہ ہی جسکی دلیل مین یہ بیان کیا ہی کہ جسم کی تمام کیفیات محسوس ہوتی ہین اور نفس کی کوئی کیفیت اُسکے فضائل اور رذائل مین سے محسوس وملموس نہین ہوتی

اور یہ بھی کہا ہی کہ روح جوہر خرد روشن بالذات ہی جس سے ادراک حاصل ہوتی ہی - اور بعض حکما کا مقولہ ہی کہ نفس نہ تو بدن کی کوئی حالت ہی اور نہ

اسکے مجاور ہی بلکہ اُسکو بدن کے ساتھ ایک ایسا علاقہ ہی جو کہ عاشق کو اپنے
معشوق کے ساتھ ہوا کرتا ہی۔ افلاطون کے نزدیک روح ایک جوہر ہی
جو جسم کو حرکت دیتا ہی اور خود جسم نہین کیونکہ وہ ایک امر ربانی اور حکم
یزدانی ہی جسکی حقیقت اور علم کو اُسنے مخفی رکھا ہی اور نیز کہا ہی کہ وہ ایک
جوہر بسیط عقلی متحرک بالذات ہی۔ فیساغورس نے کہا ہی کہ روح جوہر
بسیط نورانی ہی جو سب پر محیط اور تمام جوہرون سے بہتر اور افضل ہی
اور یہی عقل کی تعریف ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک روح جسم لطیف ہی
گویا کہ دل کے شیشہ مین ایک روشن چراغ ہی جسکی روشنی حیاتی اور
خون اُسکا تیل اور حس اور حرکت نور اور شہوت حرارت اور غفلت
اُسکا دھوان اور غذا کی خواہش اُسکی خادم نگہبان ہی۔ بقول بعض
روح کے اجزا ناری ہین جو اس ہیئت مین دھسے ہوے ہین کیونکہ
آگ کی خاصیت سے روشنی اور چمک ہی۔ ایک جماعت کے نزدیک
روح جسم لطیف ہی جو دل کے بائین بطن مین متکون ہوتی ہی۔ عرق
(رگ) ابہر مین نفوذ کرکے شرائین کی راہ سے بدن مین منتشر ہوجاتی ہی
کسی کے نزدیک روح جسم نورانی شفاف ہی جو بدن مین ساری ہی اور
اسی وجہ سے نفس روشنی کی طرف راغب اور اندھیرے سے متنفر ہوتا ہی
اور کسی کا مقولہ ہی کہ روح خون صاف خالص ہی جو کہ ورتون اور غفونتون
سے خالی ہی۔ ابن راوندی کے نزدیک روح دل مین جزو لایتجزی کیطرح
ہی۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ مجھے ابتک روح کے بارہ مین کچھ ثابت

نہین ہوا مگر یہ کہ وہ مزاج معتدل ہی جسمین تمام ارکان اعتدال کے طور پر پائے جاتے ہین۔ اور یہ بھی کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ نفس کا جوہر کیا شی ہی اور کسی کے نزدیک روح حرارت غریزیہ ہی جسکا فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی۔ اکثر اطبائے متاخرین کے نزدیک روح جسم لطیف بخاری ہی جو حاصل ہوتا ہی عمدہ خون کی لطافت سے جبکہ اُسمین بیرونی ہوا آمیزش پاتی ہی اور اہل اسلام کے علمانے کہا ہی کہ روح کی ماہیت اور اُسکی کیفیت اور بدن مین اُسکے حلول اور اختلاط کا طریقہ اور حیاتی کا اُسکے ساتھ متصل ہونا ان تمام امور کو بجز خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہین جان سکتا اور وہ ایک امر ہی اُسکے اوامر مین سے جسکو وہی جانتا ہی۔ رہی یہ بات کہ وہ بدن کی حالت ہی یا نہین اور اُسمین اور بدن مین مغائرت ہی یا نہین سو ان تمام اُمور کو بجز اُسکے اور کوئی نہین جانتا اُنکے نزدیک روح کی ایک ہی قسم ہی۔ اور اہل فلاسفہ اُسکی تین قسم ٹھہراتے ہین (۱) نفسانی (۲) حیوانی (۳) طبعی جسکا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ

| | |
|---|---|
| وَالرُّوْحُ تَنْقَسِمُ لِلطَّبِيْعِيِّ | مِنَ الْبُخَارِ الطَّيِّبِ لِلنَّقِيِّ |
| اور روح منقسم ہی طرف طبیعی کے | جو پیدا ہوتا ہی بخار پاک صاف سے |

روح طبیعی وہی ہی جو جگر سے خون کھینچکر تمام بدن مین پہونچاتا ہی جس سے ہر عضو کو مناسب غذا حاصل کرنے کی قوت عطا کرتا ہی اور اعضا مین سامان نمو کے آثار نمودار کرتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالَّذِيْ فِي الْقَلْبِ قَدْ يُنَقِّي | وَهُوَ الَّذِيْ بِهٖ الْحَيٰوةُ طَبْقِيْ |
| اور طرف اس روح کے جو دل مین صاف کی جاتی ہی | اور وہ ایسی ہی کہ اُس سے زندگی باقی رہتی ہی |

مراد اُس روح سے حیوانی ہی۔ ہر روح کے لیے ایک خاص عضو ہی جسکے ساتھ
اُسکو زیادہ خصوصیت ہوتی ہی۔ اور ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ تینون ارواح کا
فیضان دل کی طرف سے ہوتا ہی جنکا مبدء دل ہی ہوتا ہی جو شرائین کے ذریعہ سے
اُن اعضا مین چلی جاتی ہین جنسے اُنکو کچھ خصوصیت و مناسبت ہوتی ہی جہان
اُنکے افعال ظاہر ہوتے ہین۔ پس روح طبعی جب جگر مین پہونچتی ہی تو وہان اُسکا
فعل ظاہر ہوتا ہی اور جب روح نفسانی دماغ مین پہونچتی ہی تو وہان اُسکا اثر ظہور مین آتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلِلَّذِي يَحْمِلُهُ الدِّمَاغُ | وَفِي الْغِشَاءِ جِنْسُهُ يُضَاعُ |
| اور طرف اس روح کے جسکو دماغ اُٹھاتا ہی | اور غشا یعنی (جھلی) مین وہ بنایا جاتا ہی |

مقصود اُس سے روح نفسانی ہی جو دل سے لطیف بخار ہوکر دماغ کی طرف جاتی ہی
جسکو دماغ کی غشائین اور حاجب طبخ اور نضج دیکر زیادہ لطیف اور صاف
کر دیتی ہین جس مین حس اور حرکت کے افعال صادر ہونے کی قابلیت آجاتی ہی
اور یہ بخار دل کی دونون رگون مین سے ہوکر دماغ کے قاعدہ کی طرف جاتا ہی
اور وہان کئی اقسام مین منقسم ہوتا ہی۔ پس دل شرائین کے ذریعہ سے دماغ کو جوہر
روح نفسانی کا عطا کرتا ہی اور دماغ بذریعہ پٹھون کے دل کو حرکات کی طاقت
دیتا ہی۔ اور جگر اور دہ کے وسیلت سے دل اور دماغ کو روح طبعی تفویض کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاكْتَمَلَتْ أَنْوَاعُهُ الْبُطُونُ | فَالْحِسُّ وَالْإِرَادِيُّ بِهِ تَكُونُ |
| اُس روح کے باطن اقسام و انواع پورے ہوچکے | جس سے حس اور فکر ہوتی ہی |

یعنی یہ بخار جب دماغ مین حاصل ہوتا ہی تو اُسکی کئی قسمین بنتی ہین ہر ایک قسم کی
کئی نوع ہین ہر نوع کا جدا جدا فعل ہی یہانتک کہ جب اُسکا طبخ دماغ کے خام بطون مین

پورا ہو جاتا ہی تو اُس سے حواس مین حس اور حرکت پیدا ہوتی ہی اور افعال (غسم۔ فکر۔ اخلاق وغیرہ) حاصل ہو جاتے ہین جنکا بیان آگے بحث حواس مین مذکور ہوگا

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ رُوحٍ فَلَهَا قُوَاهَا | فَلَيْسَ يَخْتَصُّ بِهَا سِوَاهَا |
| اور ہر روح کے لیے اسکی قوتین ہین ؛ | کہ سوائے اُنکے کوئی دوسری چیز اس سے خصوصیت نہین رکھتی |

یعنی ان تینون ارواح مین سے ہر ایک کے لیے ایک خاص قوت ہی جس سے خاص خاص فعل سرزد ہوتا ہی اور نفس ان تمام قوتون کو ادراک مین لاتا ہی جسکی مثال یہ ہی کہ نفسانی قوتین جو دماغ کے ساتھ مخصوص ہین اعصاب (پٹھون) کے ذریعہ سے سب بدن مین پہونچتی ہین جنسے ملموسات محسوسات کا ادراک ہوتا ہی اور اُنھین حرکت کی قوت آتی ہی۔ اور طبعی قوتین جو جگر کے ساتھ مختص ہین اور وہ کے وساطت سے تمام بدن مین پہونچتی ہین پس معلوم ہوا کہ طبعی افعال کا فعل بذریعہ اوردہ کے جگر سے تمام بدن مین پہونچتا ہی اور افعال حیوانی کا فعل دل شرائین کے ذریعہ سے تمام جسم مین پہونچتا ہی

## اَلسَّادِسُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِيْعِيَّةِ وَهُوَ الْقُوَى وَاَوَّلُهَا فِي الطَّبِيْعِيَّةِ

یہ چھٹا ہی اُمور طبعیہ سے اور وہ قوی ہین جنمین سے اول طبعی قوتون کا بیان ہی

قوت عرف عام مین ایک امر ہی جسکے سبب سے حیوانات سے افعال صادر ہون جو اپنی کمیت (مقدار) اور کیفیت کے اعتبار سے کثیر الوقوع نہین ہین سو اُسکو قوت کہتے ہین اور قوت فعل کے لیے مبدء اور فعل اُسکو لازم ہی پس قوت کا فعل تو ہمکو معلوم ہوتا ہی مگر اُنکی ذات ہمسے مخفی رہی ہی اور فعل تاثیر ہی موضوع مین۔ اور عند الفلاسفہ قوت وہ ہی جسکی تاثیر سے افعال صادر ہون

جسمین حیوان وغیر حیوان مساوی ہین اور اسکی چار قسمین ہین (۱) جسکے افعال باوجود شعور کے مختلف ہون اُسکو قوت حیوانی کہتے ہین (۲) فعل باوجود غیر شعور کے متضمن ہو اُسکو قوت بیانیہ کہتے ہین (۳) اُسکا فعل مع شعور کے ایک ہی ہو (۴) اُسکا فعل باوجود غیر شعور کے متحد ہو اُسکو قوت طبعی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| سَبْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلطِّبَاعِ | عَلٰی اِخْتِلَافِ الشَّکْلِ فِی الْاَنْوَاعِ |
| سات قوتین ہین جو طبعی شمار کی جاتی ہین | باوجود اختلاف شکل کے ہر ایک قسم اور نوع مین |

قوت طبعیہ پہلی قوت ہی جو مادہ منوی سے حاصل ہوتی ہی جسکا وجود روح پر موقوف نہین ہی اُسکی سات قسمین ہین ہر ایک قسم کا فعل علیحدہ ہی جو اسکے ساتھ مخصوص ہی

| | |
|---|---|
| فَقُوَّةٌ تُغَیِّرُ الْمَنِیَّا | وَلَیْسَ تُحْکٰی عِنْدَ ذَاکَ شَیْئًا |
| سو ایک قوت وہ ہی جو منی کو تغیر دیتی ہی | اور اسوقت تک کوئی نئی بات نہین کرتی |

اُس پہلی قوت کا نام قوت مغیرہ ہی جو اول تو مرد کی منی مین تغیر ڈالتی ہی اور پھر پہلی صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت کو قبول کرلیتی ہی اور اسوقت کسی دیگر صورت کو تصور مین نہین لاتی اُسکو قوت منیرہ بھی کہتے ہین اور اسکی معاون و ممد ایک اور قوت ہی جو مردون عورتون مین منی کو پیدا کرتی ہی اُسکو قوت مولدہ کہتے ہین **فائدہ** بعض قوتین خادم اور بعض مخدوم ہوتی ہین۔ پس قوت جاذبہ۔ ماسکہ۔ ہاضمہ۔ دافعہ۔ غاذیہ۔ خادمہ ہین۔ پہلی چارون قوتین قوت غاذیہ کی خدمتگار ہین۔ اور غاذیہ قوت مولدہ اور مربیہ کی خدمت کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةٌ تُصَوِّرُ الْاَجْسَادَا | اَلشَّکْلَ وَالْمِقْدَارَ وَالْاَعْدَادَا |
| ایک قوت ہی جو بدنون مین | شکل اور مقدار اور تعداد اعضا کی صورتین بناتی ہی |

اس دوسری کا نام قوت مصورہ ہی جسکا کام بعد قوت مصورہ کے یہ ہی کہ عضو کی شکلون کو تصور مین لاتی ہی اسطور سے کہ اسکا ایک مفصل چاہیے یا کئی - سوراخ دار ہو یا ٹھوس اور مقدار مین چھوٹا ہو یا بڑا - اور تعداد مین ایک ہون یا زیادہ - اور اُسکو قوت مشکلہ بھی کہتے ہین اور اُسکا کام تغیر بننے کے شروع وقت سے اسکے کمال تصویر کے زمانہ تک ہی -

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةٌ جَاذِبَةٌ وَمُنْضِجَةٌ | وَقُوَّةٌ مُمْسِكَةٌ وَمُخْرِجَةٌ |
| اور ایک قوت جاذبہ ہی اور ایک منضجہ | اور ایک قوت ممسکہ اور ایک مخرجہ |

اصطلاح مین قوت منضجہ کو ہاضمہ اور ممسکہ کو ماسکہ اور مخرجہ کو دافعہ کہتے ہین

**فائدہ** غذا کا فعل بدون ان چار قوتون کے مکمل نہین ہوتا - قوت جاذبہ کا فعل یہ ہی کہ وہ ماکول و مشروب مین سے مفید امر کو پیدا کرکے قوت منضجہ کے حوالہ کرتی ہی تاکہ وہ اُسمین اپنے فعل کی تاثیر کرے - اور قوت منضجہ کا کام یہ ہی کہ جسکو قوت جاذبہ نے جذب کیا ہی اسمین استحالہ پیدا کرتی ہی - یہانتک کہ بعد اتمام نضج و ہضم کے قوت مغیرہ کو اُسمین فعل کرنے کے لیے مستعد کردیتی ہی جو اُسکے مزاج کو بدل دیتی ہی - اور اس فعل کو بھی ہضم کہتے ہین - نضج و انضاج و ہضم کے ایک ہی معنی ہین - تحقیق یہ ہی کہ قوت ماسکہ دو قسم پر ہی ایک وہ جو غذا کو معدہ مین بند رکھتی ہی تاکہ معدہ ہی مین وہ ہضم ہو جاوے - دوسری وہ جو غذا وارد علی الاعضا کو روکتی ہی تاکہ اسمین سے ہر عضو اپنی ہیئت کے مشابہ غذا حاصل کرلیوے اور قوت دافعہ وہ ہی جو فعل اور باقی فضلون کو جنمین غذا بننے کی صلاحیت نہین ہی

مناسب راہ سے باہر کی طرف خارج کر دیتی ہے۔ **فائدہ** قوت طبعی مین سے ایک قوت رحم مین ہے جو منی کو پکڑ کر بند رکھتی ہے اور رحم کو اسکی مکمل تصویر کو پورا کرنیکے لیے مجبور کرتی ہے

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةٌ تُلْصِقُ بِالْاَعْضَاءِ | مَا يُشْبِهُ الْجِسْمَ مِنَ الْغِذَاءِ |
| اور ایک قوت ہے جو اعضا سے ملا دیتی ہے | اُس غذا کو جو جسم کے مشابہ ہوتی ہے |

اُس قوت کا نام قوت مشبہ ہے اور وہ ایک حالت ہے اجزاء بدن کے ہر ایک جزء مین اگرچہ صغیر ہو۔ اور اُسکے دو فعل ہین ایک فعل وہ ہے جو غذا کو بدن کے اعضا مین سے ہر ایک عضو کا جزء بنا دیوے۔ دوسرا وہ فعل ہے جو غذا کو رنگ اور قوام مین عضو کے مشابہ کر دیوے۔ جب اول فعل مین تغیر آجاتا ہے تو اس سے بدن دُبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے فعل کے تغیر سے رنگ مین فرق آجاتا ہے۔ جیسا بہق یا برص کا جسم کو عارض ہونا

## ذِكْرُ قُوَى الْحَيَوَانِيَّةِ

حیوانی قوتون کے بیان مین

| | |
|---|---|
| وَالْحَيَوَانِيَّةُ قُوَّتَانِ | كِلَاهُمَا اَفْعَالُهَا قِسْمَانِ |
| حیوانی کی دو قوتین ہین | دونون کے فعل دو قسم پر ہین |
| اِحْدٰهُمَا فَاعِلَةٌ لِلْبَسْطِ | بِبَسْطِ شَرَايِيَانَاتِهَا وَالْقَبْضِ |
| منجملہ اُنکے ایک فاعلہ ہے جو بسط مین مؤثر ہے | بذریعہ کشادہ کرنے اور قبض کرنے شریانون کے |

حیوانی قوتین جنکا فیضان دل کی طرف ہے اُنکی دو قسمین ہین۔ اور ہر ایک جنس کے نیچے دو نوع ہین۔ جنس اول جو قبض ہے اُسمین سے ایک قسم انبساط ہے جو کشادہ کرتی ہے اُن شریانون کو جو روح کے مقامات اور ظرف ہین تاکہ اُسمین سے ہوا داخل ہو کر

دل کی طرف جاوے جس سے اُسکی حرارت مین اعتدال آجاتا ہی اور دل اور جسم کے بخارات دُخانی خارج ہوجاتے ہین - کیونکہ یہ بخارات اگر دل مین بند رہین تو اس سے نہایت تکلیف پہونچتی ہی - جس سے آخرکار انسان مرجاتا ہی - اور اس قوت کو اسلیے حیوانی کہتے ہین کہ یہ حیوان ناطق کے ساتھ مخصوص ہی اور اسی کی وجہ سے دلکو حرکت پہونچتی ہی - دوسرا قسم انقباض ہی جو باہر کی ہوا و فضلہ کو جلد خارج ہونے سے روکتی ہی جبتک اسمین دل کا فعل مکمل نہوجاوے

| | |
|---|---|
| وَاُخْتُهَا تَنْفَعِلُ اِنْفِعَالًا | لِكُلِّ شَيْءٍ تُحْدِثُ الْاَفْعَالَا |
| اور اسکی دوسری قوت منفعلہ ہی قبول کرتی ہی - | اُن افعال کو جو ہر چیز پیدا کرتی ہی |
| كَالْحُبِّ لِلشَّيْءِ اَوِ الْكَرَاهَةِ | اَوْ ذِلَّةِ النَّفْسِ اَوِ النَّبَاهَةِ |
| جیسے دوستی و محبت یا کراہت کسی چیز کی | یا ذلت یا عزت کسی نفس کی |

اس قوت منفعلہ کی بھی دو قسمین ہین - ایک وہ انفعال جو واسطے قبول فرحت و سرور وغیرہ کے ہوتا ہی - دوسرا وہ جو واسطے غم اور رنج اور تکلیف وغیرہ سے صدمہ پہونچتا ہی - پس معلوم ہوا کہ اس قوت کی چار قسم ہین - دو قسم فاعل (۱) شریانون کا انبساط (۲) یا اُنکا انقباض اور دو قسم منفعل - (۱) خوشی و راحت کا حاصل ہونا - (۲) یا غم وغیرہ کا وارد ہونا

## ذِكْرُ قُوَى النَّفْسَانِيَّةِ

نفسانی قوتون کے بیان مین -

نفسانی قوت وہ ہی جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی اور اُسکو نفس ممیزہ بھی کہتے ہین کیونکہ وہ پیدا ہوتی ہی دماغ کی نفسانی قوت سے

| | |
|---|---|
| تِسْعُ قُوًی تُحْسَبُ لِلنَّفْسِیَّہ | اَلْخَمْسُ مِنْہَا لِلْقُوَی الْحِسِّیَّہ |
| نو قوتین ہین جو نفسانی شمار کی جاتی ہین | پانچ انمین سے حسی قوتین ہین |
| اَلسَّمْعُ وَالْاَبْصَارُ ثُمَّ الشَّمُّ | وَالذَّوْقُ وَاللَّمْسُ الَّذِیْ یَعُمُّ |
| ایک سامعہ دوسری باصرہ اور تیسری شامہ | چوتھی ذائقہ پانچوین لامسہ جو سارے بدن مین عام ہے |

یہان مصنف نے قوت نفسانی کی نو قسمین بیان کی ہین لیکن دیگر حکما اور اصولیین دس قسمین بیان کرتے ہین اور اطبا کے نزدیک یہ تمام قوتین ادراک کے لیے سبب ہوتی ہین اور تحریک کی بھی جو اسی ادراک سے حاصل ہوتی ہی اور انکی دو قسمین ہین (۱) قوت مدرکہ (۲) قوت محرکہ اور مدرکہ کی بھی دو قسم ہین۔ ایک وہ جنسے ظاہری حواس کا ادراک ہوتا ہی۔ جو تعداد مین شیخ کے نزدیک پانچ ہین۔ اول قوت سامعہ جو ایک جماعت کے نزدیک سب سے افضل ہی اور نفس ادراک مین لاتا ہی۔ مسموعات اور ملموسات کو ان قوتون کے ذریعہ سے۔ کیونکہ ہر عضو وہی کام کرسکتا ہی کہ جسکے لیے وہ مخلوق ہی۔ پس آنکھ دیکھنے کا کام کرتی ہی اور کان سننے کا اور جگر خون کے پیدا کرنے کا۔ اور سمع ایک پٹھا ہی جو کان کے سوراخ مین بچھا ہوا ہی۔ جالینوس اور ارسطاطالیس نے کہا ہی کہ ہوا مین جو آوازین پیدا ہوتی ہین اُنکا ادراک اس قوت کے ذریعہ سے ہوتا ہی جو کان مین موجود ہی اور کان ساکن ہوا سے پُر ہی جب اس ہوا کے نزدیک کوئی آواز ہوتی ہی تو اسکو دوسری بیرونی ہوا کان کی ساکن ہوا مین پہونچا دیتی ہی جسمین کان کی ہوا جب تاثیر کرتی ہی تو اسکو قوت سامعہ ادراک کرلیتی ہی۔ دوم

قوت باصرہ جو تمام مرئیات کا ادراک کرتی ہی اور اسکو جالینوس نے سب سے
اشرف بیان کیا اور کہا ہی کہ اول خداوند تعالیٰ نے دماغ کو آنکھ ہی کی خاطر
پیدا کیا تھا اور وہ دیگر حواس خمسہ سے زیادہ تر نافع ہی اور موضع اسکا وہ
تقاطع صلیبی ہی جو دو سو اخدا پٹھوں مین واقع ہی جو کہ قوت مشترکہ مین سے آنکھ مین
آئے ہین - سوم قوت شامہ جو تمام خوشبو اور بدبو کو دریافت کرتی ہی اور وہ
آدمی مین دیگر حیوانات کی نسبت سے بہت کم اور ضعیف ہی کیونکہ حیوانونکو
اسکی ضرورت زیادہ ہوتی ہی - اور وہ دو پٹھے ہین ناک مین اوبھرے ہوے
جو پستانون کی ڈوڈسی کے مشابہ ہین - اور انھین کے ذریعہ سے سونگھنا
اور ہوا کا اندر پہونچنا ہوتا ہی - چہارم لامسہ جسکا ہونا ہر حیوان مین ضروری ہی
اور دیگر حواس حیوانات مین اسکے خادم ہین - کیونکہ بعض حیوانات مثل کیچوندر
مین بینائی نہین ہوتی اور کسی مین سونگھنے کی طاقت نہین ہوتی - اور یہ ایک قوت ہی جو
دماغ کی روح نفسانی کے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا مین منتشر ہی بعض فلاسفہ کے
نزدیک جس ایک قوت ہی نفس کی جس سے محسوسات کا ادراک ہوتا ہی افلاطون نے
کہا ہی کہ نفس اور بدن تمام محسوسات مین برابر مشترک ہین کیونکہ حس کی قوت لمس ہی اور
اسکا آلہ بدن ہی - پنجم قوت ذائقہ اہل لغت کے نزدیک ذائقہ یہ ہی کہ جب کوئی زبان پر رکھی
جاوی تو اس سے اُسکا منھ میٹھا یا کڑوا ہونا معلوم ہو جاتا ہی اور موضع اسکا زبان کا پٹھا ہی
جس سے زبان اپنی رطوبت کے ذریعہ سے کہ جو شی مطعوم یا ماکول مین ملجاتی ہی مطعومات کا
ادراک کرلیتی ہی یہ تمام حواس ظاہری خادم ہین واسطے باطنی حواس کے جو وہ بھی پانچ ہی
ہین اول حس مشترکہ وہ ایک ایسی قوت ہی جو تمام محسوسات کی پوری صورتونکا ادراک

کرتی ہی جیسے اسطور سے حکم کرنا کہ یہ چیز سیاہ یا خوشبودار یا میٹھی ہی۔ پس اس صورت مین فعل کی قوت کا متفننہ ہونا ضروری ہی جو ان تمام امور کو دریافت کرسکے۔ اس قوت کا مقام دماغ مین بطن (خانہ) اول کا مقدم ہی۔ اور یہ قوت پہلی پانچون ظاہری قوتون کی خزانہ ہی۔ کیونکہ ہر ایک قوت کے لیے خزانہ کا ہونا ضروری ہی جسمین وہ اپنی یادداشتون کو محفوظ رکھ سکے۔ دوم قوت متخیلہ۔ قوت خیالی وہ ہی جو محسوسات کی صورتون کو ذہن مین قائم اور ثابت رکھتی ہی اور اسکو اطبا مفکرہ بھی کہتے ہین اور یہ ایسی قوت ہی جو ادراک اور سمجھ کے لیے اشیای محسوسہ کی صورتون کو محفوظ اور یاد رکھتی ہی۔ پھر اس قوت کو اگر قوت وہمیہ (جو حیوانات مین بھی موجود ہی) اپنے استعمال مین لاوے تو اُسکو متخیلہ کہتے ہین۔ اور جب قوت ناطقہ اپنے کلام مین لاوے تو متفکرہ ہی۔ اس قوت کا مقام ہر سہ بطون دماغ مین سے بطن (حصہ) اول کا مؤخر ہی اور یہ قوت یقظہ اور نوم کی حالت مین مساوی کام کرتی ہی مگر نیند کی حالت مین اسکا فعل قوی ہوتا ہی۔ کیونکہ وہ اس صورت مین روح نفسانی سے منفعل ہوکر تحرک عضو کی طرف محتاج نہین ہوتی۔ پس اس بطن مین دو قوتین رہتی ہین۔ حس مشترک اور قوت حیاتی۔ سوم قوت وہمیہ حقیقت مین یہی مدرکہ ہی جو کہ معانی جزئیہ کو ادراک کرتی ہی جیسے کسی کی دوستی یا کسی کی دشمنی کو سمجھنا اسی کا کام ہی اسی قوت سے حیوان ہوتا ہی۔ بلکہ حیوانات مین یہ قوت ایسا کام دیتی ہی جیسا کہ عقل انسان مین۔ اور باقی قوتین اسکی خادم ہین اور اسکا خزانہ حافظہ ہی اور مقام تمام دماغ ہی۔ مگر وسط دماغ کے سطح

اسکو زیادہ خصوصیت ہی۔ چہارم حافظہ جسکو متذکرہ بھی کہتے ہین جو محفوظ رکھتی ہی
ان محسوسات کے معانی کو (نہ انکی صورتونکو) جنسے وہم نے ادراک کیا تھا اور اسکو بعض
حکما مصورہ بھی کہتے ہین اور اسکا کام حاضر رکھنا اُن امور کا ہی جو ذہن مین پہلے سے موجود
ہوتے ہین اور اُنکا کام دماغ کے بطون مین سے دوسرے بطن کا مؤخر ہی اور بعض حکما کے
نزدیک پانچ باطن حواس (۱) عقل (۲) فہم (۳) تمیز (۴) معرفت (۵) درایت ہین۔ پنجم قوت جو
اشیای متخیلہ کی حقایق پر آگاہی بخشتی ہی اور اسکا محل دماغ بطون مین سے سب کے وسط مین ہی

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةُ التَّخْيِيلِ لِلْاَشْيَاءِ | فِيهَا كَمَا يَكُونُ فِي الْمَرَاءِ |
| اور ایک قوت تخییلہ ہی جو اپنی تمام چیزونکا خیال | کرتی ہی جیسا کہ آئینہ مین ہوتا ہی |

پہلے بیان ہوچکا ہی کہ قوت مدرکہ کی دو قسمین ہین۔ ایک صرف مدرکہ۔ دوسری
مدرکہ اور متصرفہ بھی جسکو اسکی ذات کے اعتبار سے مفکرہ کہتے ہین اور اس لحاظ
سے کہ اسکی حرکت وہم کے تابع ہی یا خود بخود حرکت کرسکتی ہی۔ متخیلہ کہتے ہین اور
اس قوت مین منطبع اور منقش ہوتے ہین وہ امور جنکا آیندہ وقوع مین آنا
خوف یا رجا کی امید سے ممکن ہی جسطرح کہ جو شخص آئینہ کے سامنے کھڑا ہو
تو اسکے خیال کی صورت آئینہ مین جم جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةٌ بِهَا يَكُونُ الْفِكْرُ | وَقُوَّةٌ بِهَا يَكُونُ الذِّكْرُ |
| اور ایک قوت ہی جس سے فکر ہوتی ہی | اور ایک قوت ہی جس سے ذکر اور یاد ہوتی ہی |

اول کو مفکرہ اور دوسری کو مذکرہ کہتے ہین۔ فکر ایسا تامل اور نظر ہی جس سے
جو اشیا کہ خیال مین ہین اُنکی حقیقتین معلوم ہوجاتی ہین اور اسکا مقام دماغ کا
وسط ہی۔ اور ذکر فعل ہی افعال نفس سے۔ جیسے سیکھنا اور یاد کرنا اور ماسبق کو

حاضر سمجھنا اور اُسکا وجود صرف ذہنی ہوتا ہی۔ اور اُسکا محل بطن مؤخر ہی۔

| | | |
|---|---|---|
| وَقُوَّةٌ فِي الْعَضَلَاتِ وَاصِلَةٌ | | بِهَا تُحَرِّكُ الْفَتَى مَفَاصِلَهُ |
| اور ایک قوت ہی جو مچھلیون مین داخل ہی۔ | | جس سے آدمی اپنے جوڑ ہلاتا ہی |

جسکو قوت محرکہ کہتے ہین اور اُسکی دو قسمین ہین (۱) ایک وہ جو حصول نفع کی غرض سے حرکت پر ترغیب دیوے وہ قوت شہوانیہ یا قوت شوقیہ ہی دوسرے وہ جو ضرر کی مدافعت پر برانگیختہ کرے۔ (۲) وہ جو حرکت کو پیدا کرتی ہی اسیطرح کہ مچھلیون کو کشادہ کرتی ہی جس سے عضو کشادہ ہو جاتا ہی یا انکو پیدا کرتی ہی جس سے عضو منقبض ہو جاتا ہی۔ اسلیے یہ فعل بواسطہ مچھلیون اور پٹھون کے ہوتا ہی۔ **فائدہ** شیخ نے طبعی اور حیوانی قوتون کے بعد نفسانی قوتون کا ذکر کیا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک مدرکہ دوسری محرکہ۔ اور مجموعہ نو ہین۔ جیساکہ اُسنے کہا ہی۔ تِسْعٌ قُوًى مِنْجُمْلَةِ انکے پانچ تو ظاہری حواس ہین چنانچہ اُسنے خود کہا ہی اَلْخَمْسُ مِنْهَا الخ اور تفصیل کردی السمع وغیرہ کی طرف۔ اور تین باطن کہی ہین۔ علے مذہب الاطباء یعنی شیخ نے باطنی تین حواس کا ذکر کیا ہی جو اطباء کا مذہب ہی اور فلاسفہ کے مذہب پر باطنی بھی پانچ ہین جیساکہ قانون مین فصل خامس تعلیم سادس مین کتاب اول کے مقالہ اولی مین کہا ہی نَظَرُهُمْ مَقْصُورٌ عَلَى اَفْعَالِ الْقُوَى الثَّالِثِ لَا غَيْرُ یعنی اطباء کی نظر صرف تین قوتون کے افعال پر منحصر رہتی ہی۔ پس شیخ نے آٹھ مدرکہ قوتین بیان کی ہین جنمین سے پانچ ظاہری اور تین باطنی ہین اور ایک قوت محرکہ

جسکو اس قول مین بیان کیا ہی وَقُوَّةٌ فِی الْعَضَلَاتِ وَاَصْلُهٗ یعنی ایک قوت ہی مچھلیون مین جس سے تحریک بالانبساط والانقباض ہوتی ہی

## اَلسَّابِعُ مِنَ الْاُمُوْرِ الطَّبِیْعِیَّةِ وَهُوَ الْاَفْعَالُ

یہ ساتوان ہی امور طبیعیہ سے اور وہ افعال ہین

کسی موضع اور محل مین تاثیر کرنے کو فعل کہتے ہین ۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ اَفْعَالِ الْقُوٰى كَمِثْلِهَا | مَعْدُوْدَةٌ لِاَنَّهَا مِنْ فِعْلِهَا |
| اور سارے افعال قوتون کے انکی طرح | شمار کیے گئے ہین کیونکہ وہ افعال قوتونکے فعل ہین |

یعنی قوتین اور افعال باہم ایک دوسرے سے پہچانے جاتے ہین۔ کیونکہ ہر قوت اپنے فعل کا مبدء ہوتی ہی۔ اور چونکہ قوتین تین ہین اسلیے ضروری ہی کہ افعال بھی تین ہون

| | |
|---|---|
| وَالْفِعْلُ قَدْ يُقَالُ بِالْاِشْتِرَاكِ | كَالْجَذْبِ وَالتَّغْيِيْرِ وَالْاِمْسَاكِ |
| اور کبھی فعل بالاشتراک کہا جاتا ہی | جیساکہ جذب اور تغییر اور امساک ہی |
| اَوْ كَالنُّفُوْذِ لِلْغِذَاءِ وَالشَّهْوَةِ | فَالْجَذْبُ فِعْلٌ مُفْرَدٌ لِلْقُوَّةِ |
| اور غذا کے نفوذ اور شہوت کی طرح ہی | پس جذب مفرد فعل ہی قوت کا |

غذا کے ہضم اور اسکے نفوذ مین تین افعال پائے جاتے ہین (۱) غذا کو منھ سے کھینچکر معدہ مین لانا (۲) پھر اسکو معدہ مین بند رکھنا تاکہ وہان اسمین طبخ اور ہضم واقع ہووے۔ (۳) ایک حال سے اسکا دوسری حالت مین تغیر اور بدل کرآنا۔ اور غذا کی تشبیہ اسلیے دی گئی ہی کہ تمام حیوانات کو اپنی بقاء اور زندگی مین اسکی طرف زیادہ احتیاج ہوتی ہی۔ پھر فعل کی دو قسمین ہین

ایک مفرد جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی اور اُسکا بیان آگے آئیگا۔
دوسری وہ جسکا فعل دو قوتون سے تکمیل ہوتا ہی جسکو شیخ نے بالاشتراک
بیان کیا ہی۔ یعنی اسمین دو قوتون کے فعل مشترک ہوتے ہین۔ پس تحقیق غذا کا
جذب ہونا دو قوتون سے پورا ہوتا ہی۔ ایک وہ قوت جو معدہ کی طرف سے
کشش کرے۔ دوسری وہ جو منھ کی طرف سے مدافعت کرے۔ (۱) تغییر
یہ ہی کہ قوت طبعی معدہ مین غذا کو اسقدر پندا ور روک رکھے کہ اسمین قوت منضجہ
عمل کر سکے۔ (۲) قوت ماسکہ وہ قوت طبعی ہی جو معدہ مین غذا کو بند رکھتی ہی
تاکہ وہ جگر کیطرف مستحیل ہو جاوے۔ اور جگر کی قوت اُسکو اپنی طرف جذب کر لیوے
اس فعل کی مثال جو ایک قوت سے پورا ہو جاتا ہی۔ غذا کا نفوذ ہی اعضا مین
یا جگر سے غذا کو جذب کر لینا ہی اور نیز معدہ مین دو اور قوتین ہین ایک وہ جو معدہ
کو طلب غذا کیطرف رغبت دلاتی ہی اُسکا نام جوع ہی دوسری وہ جو خواہش
کرتی ہی اُن اشیا کی جنمین غذا بننے کی صلاحیت ہی

| | |
|---|---|
| وَشَهْوَةٌ لِلْغِذَاءِ مِنْ فِعْلَيْنِ | اَلْحِسُّ وَالْجَذْبُ مُرَكَّبَيْنِ |
| اور شہوت غذا کے دو فعلون سے مرکب ہی | ایک حس دوسرا جذب۔ |

یعنی غذا کی خواہش بھی دو قوتون سے پوری ہوتی ہی جنکو دو فعلون کے ساتھ
تفسیر کیا جاتا ہی ایک قوت حساسہ جو معدہ کو غذا کی طلب پر تحریص دلاتی ہی
دوسری جذب جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحِسُّ وَالدَّفْعُ هُوَ النُّفُوذُ | فَذَاكَ فِعْلٌ مِنْهُمَا مَأْخُوذُ |
| اور حس اور دفع دونون کا مجموعہ نفوذ ہی | پس یہ فعل ان دونون سے ماخوذ ہی |

یعنی قوت حساسہ اور قوت دافعہ دونون ایک فعل مین مشترک ہین جو نفوذ
کرنا ہر غذا کا تمام اعضا کیطرف۔

## ذکر الامور الضروریۃ واولہا تاثیر الشمس فی الہواء

ضروری کے بیان مین جسمین سے اول ہوا مین شمس کی تاثیر کا ذکر ہے

اِن اُمور کو ضروری اسلیے کیا گیا ہے کہ حیوان کو اپنی زندگی اور بقا مین اُنکی
زیادہ ضرورت پڑتی ہے جنکے نہونے سے حیوان بالکل معدوم ہو جاتا ہے اور
کسی ایک کے فقدان سے اُسکے مزاج مین فساد آجاتا ہے انمین سے کسی کے
مزاج مین تغیر آجاتا ہے تو اُس سے بدن کا مزاج بھی بدل جاتا ہے اور اُسکی پوری
صحت زائل ہو جاتی ہے۔ اور اُمور ضروریہ چھ ہین جنکا انحصار استقرائی ہے
اور پہلے ہوا کا اسلیے ذکر کیا ہے کہ وہ بدن کی مددگار اور ارواح کے لیے عنصر قریب ہے

| | |
|---|---|
| للشمس احکام علی الہواء | تظہر فی الفصول والانواء |
| ہوا مین سورج کی تاثیرین ہین | جو فصلون اور ستارون مین ظاہر ہوتی ہین |

حاکم علی الشی سے یہ مراد ہے کہ اُسپر اُسکا غلبہ اور حکومت ہے۔ پس سورج ہوا پر
حاکم ہے اسطرح سے کہ ہوا مین اُسکی تاثیر ہوتی ہے۔ جس سے جاڑون مین سردی
اور گرمیون مین گرمی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب سورج سر کے مقابل ہوتا ہے تو
اس سے گرم شعاعین نکل نکلکر حرارت پیدا کرتی ہین۔ اور موسم سرما مین جب
سورج سمت الراس سے بعید ہوتا ہے تو اس سے ہوا مین برودت آجاتی ہے
اور موسم ربیع مین نہ زیادہ حرارت ظاہر ہوتی ہے اور نہ سردی بلکہ سورج کے
قرب و بعد مین مساوی ہونے کی وجہ سے اعتدال پایا جاتا ہے۔ یہ تمام حالات

طبعی ہین قمر کی اٹھائیس منزلون مین سے جب کسی ایک مین کوئی گرم ستارہ
مثل زحل و مشتری یا شعری یا دران کے یا کوئی سرد ستارہ مثل مریخ قلب العقرب کے
جاوے اور شمس کا طلوع بھی اس منزل کے مقارن ہووے تو ضرور اس
منزل سے حرارت یا برودت زمین پر واقع ہوگی جو شعاع کے ذریعہ سے
ہوا مین مخلوط ہوکر اُسکو گرم یا سرد کردیوے گی۔ یعنی جبکہ چاند کی اٹھائیس
منزلون مین سے کسی ایک مین کوئی ستارہ طلوع شمس کے وقت ہو تو اگر وہ
ستارہ حار بارد ہی۔ اور سورج کا طلوع بھی اُس منزل کے متصل ہی تو اس منزل
سے سورج حرارت یا برودت کو اپنی شعاعون کے ذریعہ سے حاصل کرلیتا ہی
جو ہوا مین مخلوط ہوکر اسکو گرمی یا سردی کی تاثیر پہونچا دیتی ہین۔ ایسا ہی روشن
ستارون کا حال سمجھنا چاہیے۔ بہرصورت یہ تغیر طبعی ہی۔ ہوا سے محبوس ہی
آسمان کے مقعر (اندرونی سطح) اور زمین کے محدب (بیرونی سطح) مین جو نسبت کے
ذریعہ سے بوقت چلنے ہواؤن کے محسوس اور مدرک ہوتی ہی اور وہ ایک
وسیع دریا ہی جسمین جانور پرند بمنزلہ مچھلیون کے ہین۔ اور مطلق ہوا سے مراد وہ
عنصری جو ہمارے بدنون کو محیط اور ارواح کے لیے ممد ہی۔ تو وہ ستارہ ہی
جسکی تاثیر سے بارش وغیرہ ہوتی ہی منزلہ ہی۔ قمر کے اٹھائیس منزلون مین سے
جسمین طلوع شمس کے وقت قمر یا کوئی ستارہ ہوتا ہی جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی

| | |
|---|---|
| وَفِی الْاَقَالِیْمِ لَهَا قَضَاءٌ | وَقَدْ جَرٰی مِنْ ذِکْرِهَا الْقَضَاءُ |
| اور اقلیمون مین آفتاب کا حکم ہی | جنکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی |

یعنی جیسا کہ ہوا کا مزاج ستارون یا قمر کی منزلون سے متغیر ہوجاتا ہی اُسی طرح

فی تحصیل بلوا کست

ملک اور ولایتون کے مزاج کے اعتبار سے بھی تعمین تغیر آجاتا ہی اسطور سے
کہ ہر گرم ولایت ہوا کو گرم کردیتی ہی اور سرد سرد

## تاثیر النجم فی الھواء مع الشمس

بیان ہی ستارون کی تاثیر کا ہوا مین جبکہ سورج کے ساتھ مقارن ہون

| | |
|---|---|
| والنجوم الانواء فی تغایر | من کل نجم طالع او غائر |
| ہوا مین ستارون یا منزلون کے سبب سے تغیر ہوتا ہی | ہر ایک ستارے نکلنے والے اور ڈوبنے والے سے |

جو وہ خلا ہی جو فلک القمر کے نیچے ہی۔ تغیر سے یہ مراد ہی کہ ہوا مین حرارت یا برودت
یا یبس یا کدورت وغیرہ منزل کے طلوع یا غروب کے وقت جاذب ہوتی ہی
جسپر وہ ستارہ دلالت کرتا ہی جو قمر کی منزلون مین سے کسی ایک مین موجود
ہوتا ہی۔ کوکب جسم بسیط کروی ہی جسکا مکان طبعی آسمان کا وسط ہی۔ اور وہ بھی
روشن بالذات ہی بجز چاند کے جسکو روشنی سورج سے ملتی ہی

| | |
|---|---|
| فالشمس محماتذن من شھاب | تقدح فی الھواء بالتھاب |
| پس آفتاب جب شہاب کے قریب ہوتا ہی | تو ہوا مین اشتعال کے سبب نقصان ہو پہنچتا ہی |

شہاب وہ ستارہ جو رات کو ٹوٹتا نظر آتا ہی۔ جوہری نے کہا ہی کہ شہاب ستارہ
نہین ہی بلکہ وہ ایک جسم روشن ہی جو خلا کی ہوا مین احتراق پیدا کرتا ہی جس سے
وہ کبھی نظر آتا ہی اور کبھی گم ہو جاتا ہی جو کبھی پتلا دم دار نظر آتا ہی اور کبھی لمبا
چوڑا۔ پس جبکہ آفتاب شہاب کی تاثیر سے زیادہ متاثر ہو جاتا ہی تو اسکی شعاع کی
حرارت بھی بڑھ جاتی ہی۔ جس سے ہوا کو جو ہمارے جسمون کو حرارت پہونچتی ہی
ایسے گرم آفتاب مین بیٹھنے سے بدن مین تحلیل ہوا مین بیس استسقا سے آرام

دماغ بارد کو مفید ہوتا ہی لیکن زیادہ بیٹھنے سے رنگ مین تغیر چہرہ پر چھائین پڑجاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| حَتّٰی اِذَا قِیْلَ الشِّهَابُ قَدْ نَفَدْ | مِنْهَا رَاَیْتَ الْجَوَّ شَیْئًا قَدْ بَرَدْ |
| یہانتک کہ کہین شہاب نابود ہو گیا ہی | اس سبب سے تو دیکھے گا کہ ہوا کچھ سرد ہو گئی ہی |

یہ ظاہر ہی کہ جب سخونت اور گرمی کا باعث جاتا رہیگا تو اُسی سے ہوا مین تغیر برودت کا آجائیگا

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكُ النَّحْوُسُ فِی الْاَشْرَافِ | فَاقْضِ عَلَی النُّفُوْسِ بِالْاِتْلَافِ |
| اور اگر نحس ستارے بلندی مین ہون ؛ | توجانون پر تلف ہونے کا حکم کردیا جائیگا |
| وَاِنْ تَكُ السُّعُوْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ | نَقْضٌ بِكُلِّ صِحَّةٍ هُنَالِكَ |
| اور اگر سعد ستارے اسطرح ؛ | بلندی مین ہون تو اسوقت ہر صحت کا حکم کیا جائیگا |

یعنی جب کوئی نحس ستارہ درجہ شرف مین ہو ابتدا سے مرض مین تو وہ شخص کبھی اچھا نہوگا اسکو کبھی اس بیماری سے کبھی آرام نہوگا اور اگر کوئی سعد ستارہ اس شرف کے درجہ مین بوقت ابتدا سے مرض کے ہو تو اسکو بیماری سے آرام ہو جائیگا اور اُسکی صحت پر حکم کیا جائیگا اور سعد و نحس ہونا سات ستارونکے ساتھ مخصوص ہی جو آفتاب و ماہتاب و مشتری و زہرہ و عطارد و زحل و مریخ ہین اور بعضون نے اُنمین راس اور ذنب کو بھی شامل کردیا ہی۔ سعد وہ ستارے ہین جنکے مزاج مین اعتدال ہی اور نحس وہ جنمین افراط ہی۔ پس زحل جو نہایت بارد یابس ہی نحس ہی اور مریخ جو نہایت حار یابس ہی نحس ہی۔ اور مشتری جو حار رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی۔ اور زہرہ جو بارد رطب ہونے مین معتدل ہی سعد ہی۔ اور عطارد بارد معتدل ہی لیکن یابس ہی جبکہ وہ اکیلا ہو۔ اور اگر اسکے ساتھ کوئی اور ستارہ ملجاوے تو اسکے مزاج کیطرف وہ مائل ہو جاتا ہی اور آفتاب جو اسی طرح بارد یابس معتدل ہی سعد ہی۔ اور ماہتاب جو بارد رطب معتدل ہی سعد ہی پھر

ان ہر ایک ستارون کے لیے ایک شرف کا درجہ ہی جہان اُنکی تاثیر قوے ہوجاتی ہی۔ پس شرف آفتاب کا اس صورت مین ہی جبکہ وہ برج حمل سے انیسوین درجہ مین ہو اور قمر کا جبکہ برج ثور سے تیسرے درجہ مین ہو۔ اور زحل کا جبکہ برج میزان سے اکیسوین درجہ مین ہو۔ اور مریخ کا جب کہ برج عقرب سے اٹھائیسوین درجہ مین ہو اور زہرہ کا جبکہ برج ثور سے ستائیسوین درجہ مین ہو اور عطارد کا جبکہ برج سنبلہ سے ستائیسوین درجہ مین ہو۔ اور راس کا جب برج ثور مین ہو اور ذنب کا جبکہ برج قوس مین ہو۔ یہ وہ بیان ہی جسکو شیخ نے اس موقع پر ذکر کیا ہی اور جو لوگ کہتے ہین کہ آدمیون اور ممالک اور اشیا مین ان ستارون کی جدا گانہ تاثیرین ہین اور ان سب پر اُنکی حکومت ہی۔ اُسکو شیخ نے نہ قانون نہ کسی اور کتاب مین ذکر کیا ہی اور نہ کسی طب کی کتاب مین ہمکو پتہ ملتا ہی بلکہ ایسی باتین نجومیون کے بیہودہ اور باطل اقوال مین سے ہین۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا اُنکی تصدیق کرے تو اُسکو مرتد کا فر سمجھنا چاہیے

## تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِلَادِ

ہوا مین تغیر شہرون کی بلندی اور پستی کے سبب سے ہو

| | |
|---|---|
| وَمَا عَلَى فَوْقِ الْجِبَالِ الْبَلَدُ | فَإِنَّهُ كَمْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَبْرَدُ |
| جو شہر پہاڑون پر واقع ہو | سو وہ اس سبب سے بہت سرد ہوتا ہی |
| وَإِنْ تَكُ مِنْ غَوْرِهَا فِي قَعْرِ | فَاقْضِ فِي مِزَاجِهَا بِالْحَرِّ |
| اور اگر پہاڑون کے دامن کے نشیب مین ہو | پس تو اُسکے مزاج مین گرمی کا حکم کر |

یعنی جو شہر بلند زمین پر واقع ہین وہ نیچے والون کی نسبت سے بہت سرد ہوتی ہین

کیونکہ زمین جب آفتاب کی شعاعون سے گرم ہو جاتی ہی تو اُس سے بخارات نکل کر ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین جو اُسکو بھی گرم کر دیتے ہین - پھر جہانتک اُس ہوا کی تاثیر پہونچتی ہی وہ سبکو گرم کر دیتی ہی اسلیے جسقدر کوئی شہر یا مقام اونچا ہوگا وہان شعاع معکوس کے ضعف اور کم پہونچنے کے سبب سے حرارت کی تاثیر بھی نہوگی جس سے اُسکا سرد ہونا ضروری ہی - اور اسیطرح جسقدر کوئی شہر نشیب اور پستی مین ہوگا اُسیقدر وہان حرارت زیادہ ہوگی

## تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْجِبَالِ

ہوا کا تغیر پہاڑون کے باعث

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكُنْ مِنْهَا لَدَى الْجَنُوْبِ | اِقْضِ لَهٗ بِالْحَرِّ فِي الْهُبُوْبِ |
| اور اگر کوئی شہر پہاڑون کے جنوب مین ہو | تو وہان حکم ہوگا کہ وہ ہوا کے چلنے مین گرم ہی |

یعنی بلاد و مقامات مین ہمیشہ ہوا جنوب کی طرف سے آتی ہی وہان حرارت زیادہ ہوتی ہی - کیونکہ وہ ہوا اکثر زمین شورا اور نباتات معطشہ پر سے گذر کر آتی ہی اور نیز وہان آفتاب ہمیشہ ایک ہی طرف کے مقابل رہتا ہی جس سے اُسکی ہوا مین زیادہ حرارت کی تاثیر آجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكُنْ جُنُوْبُهَا الْجِبَالُ | قَضَتْ لَهٗ بِبَرْدِهَا الشِّمَالُ |
| اور اگر اُسکے جنوب مین پہاڑہون | تو شمال اُسکے سرد ہونے کا حکم کریگی |

یعنی اگر کوئی شہر جنوب کی طرف سے مستور اور شمال کی طرف سے مکشوف ہو تو وہان کی ہوا کی طبیعت بارد یا بس ہوتی ہی - کیونکہ جو ہوا قطب شمالی کی طرف سے چلتی ہی وہ اکثر یا بیون اور برف اور سرد پہاڑون پر سے گذر کر آتی ہی جس سے

اُسمین نہایت برودت اور یبوست آجاتی ہی اور نیز شمال کی جہت آفتاب کی مسافت سے بہت بعید ہی۔ اور اسیوجہ سے جسقدر کوئی شہر شمال کیطرف زیادہ قریب ہوتا جائیگا۔ اسیقدر اسمین زیادہ برودت آتی جاتی ہی اسیطرح جسقدر قطب شمالی سے بعید ہوگا حرارت کی طرف زیادہ مائل ہوگا۔ پس اچھا شہر وہ ہی جسمین جنوب کی جہت مستور اور مشرق اور شمال کیطرف سے مکشوف ہو

| | |
|---|---|
| وَهُوَ كَثِيفٌ اِنْ تَكُنْ غَرْبِيَّةً | وَهُوَ لَطِيفٌ اِنْ تَكُنْ شَرْقِيَّةً |
| اور وہ ہوا کثیف ہوگی جبکہ شہر پہاڑ کی جانب غربی مین ہو | اور لطیف ہوگی اگر پہاڑ کی جانب مشرق مین ہو |

یعنی وہ ہوا جو غرب کی جانب سے چلتی ہی کثیف ہوتی ہی۔ کیونکہ وہ بارد رطب ہی اور ہر بارد رطب کثیف ہی اور اُسکو دبور بھی کہتے ہین۔ اور جو مشرق کی جانب سے چلتی ہی وہ حار رطب ہی اسیواسطے اُسکو لطافت سے تعبیر کیا ہی۔ کیونکہ ہر لطیف حار ہی اور اُس ہوا کو صبا بھی کہتے ہین۔ اور کبھی ہوا مین اور اسباب سے بھی تغیر آجاتا ہی۔ جیسا کہ کسی جنوبی شہر کے نزدیک کوئی برف دار پہاڑ ہوئے جس سے جنوبی ہوا مین پہاڑ پر عبور کرنے کی وجہ سے برودت آجاتی ہی اور کبھی شمالی شہر کے نزدیک زمین محترق ہوتی ہی جس سے شمالی ہوا مین اس پہاڑ پر گذر کرنے کی وجہ سے حرارت آجاتی ہی

## وَتَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الْبِحَارِ

ہوا کا تغیر سمندر اور پانیون کے باعث سے ہی

| | |
|---|---|
| وَلِلْبِحَارِ ضِدُّ هٰذَا الْحُكْمِ | فِيمَا بِهِ يَقُولُ اَهْلُ الْعِلْمِ |
| اور سمندرون کا حکم برخلاف اس حکم پہاڑ کے ہی | اسطور پر جو اہل علم کہتے ہین |

یعنی اطبا کہتے ہین کہ سمندرون کا حکم پہاڑون کے حکم کے برخلاف ہی کیونکہ گرم ہوا جب سمندرون پر سے گذرتی ہی تو وہ سمندر اُسکو سرد کردیتے ہین اسوجہ سے سمندر کے قریب اکثر زیادہ بارشین ہوا کرتی ہین اور یہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہی جب سمندر شہر سے شمال کی جانب ہو تو وہان کے سمندر کا پانی ہوا سے بلا اختلاف زیادہ بارد ہی۔ پس ہم شیخ کے اس قاعدہ کو تسلیم نہین کرسکتے حالانکہ خود ہی اُسنے قانون مین اُسکے برخلاف کہا ہی

## تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ الرِّيَاحِ

تغیر ہوا کا ہوا کے باعث سے

یعنی ہوا پر جو ہوائین چلتی ہین اور اسمین وہ بھی مخلوط ہو جاتی ہین جو کہ پیدا ہوتی ہین یا بس بخارات سے جب کہ اُنکو برودت پہونچتی ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ زمین مین ہوا اپنے خزانہ مین محفوظ رہتی ہی جسمین سے جسقدر خداوند تعالی چاہتا ہی بھیجدیتا ہی جس سے خلاء کی ساکن ہوائین جو ہمارے جسمونکو محیط ہی تغیر و انقلاب آجاتا ہی۔ اور جسکو ہم بھی بخوبی محسوس کرلیتے ہین۔

| | |
|---|---|
| وَتُحْدِثُ الرِّيَاحُ فِي الْهَوَاءِ | خَلْقًا كَمَا تُحْدِثُ بِالْأَنْوَاءِ |
| اور ہوا مین ہوائین کئی ایک مزاج | پیدا کرتی ہین جیسا کہ ستارون کے سبب سے وہ پیدا ہوتی ہین |

یعنی جب ہوائین چلتی ہین تو اس سے ہوا کے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جیسا کہ ہوا مین (انواء) منازل قمر کے طلوع سے تغیر ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلِلْجَنُوبِ الْحَرُّ وَاللَّدُونَةُ | لِذَا كِمَا قَدْ تُحْدِثُ الْعُفُونَةُ |
| اور جنوبی ہوا سے حرارت اور رطوبت پیدا ہوتی ہی | اسی سبب سے عفونت پیدا ہوتی ہی |

یعنی ہوا کے مزاج مین جہات کی وجہ سے تغیر آجاتا ہی۔ پس جنوبی ہوای حار رطب ہی اور شمالی اُسکے برخلاف ہی۔ جسکے رطوبت کی وجہ یہ ہی کہ جنوبی بلاد و امصار مین بخارات زیادہ ہوتے ہین جبکہ وہان آفتاب کی زیادہ تاثیر پہونچتی ہی جس سے بخارات زیادہ صعود کرکے ہوا مین مخلوط ہو جاتے ہین اسیوجہ سے وہان کے باشندون کے بدنون مین تغیر اور بیماریون کی زیادتی اور اخلاط مین تعفن ہوتا ہی۔ کیونکہ خلطون مین اکثر عفونت حرارت اور رطوبت کے سبب سے ہوا کرتی ہی۔ نہ یبوست وغیرہ سے اور عفونت کی وجہ سے وہان کے باشندے درد سر اور آشوب چشم اور ثقل حواس وغیرہ امراض متعفنہ مین مبتلا رہتے ہین اہل لغت کے نزدیک مطلع سہیل سے مطلع ثریا تک جنوب ہی اور اسکا مقابل شمال ہی

| | |
|---|---|
| وَالْبَرْدُ وَالْجَفَافُ فِي الشَّمَالِ ۞ | ۞ لِذَا كُمَا تَضُرُّ بِالسُّعَالِ |
| اور ہوا شمالی مین سردی اور خشکی ہی ۞ | ۞ اسی سبب سے وہ کھانسی کا ضرر پیدا کرتی ہی |

یعنی ہوائے شمالی کی طبیعت بارد یابس ہی جو کہ خشکی کے سبب سے اعضائے نفسانی مین خشونت پیدا کرتی ہی۔ اسیواسطے وہ کھانسی کو نہایت مضر اور پھیپھڑے کی بیماریون کو حرکت مین لاتی ہی اور زکام کے امراض کو حادث کرتی ہی۔ لیکن وہ عفونت کو دور کرتی ہی اور ہوائے جنوبی کے نقصانات کے مکافات کرتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالْحَرُّ فِي الصَّبَا مَعَ الْمَكَافَهْ | ۞ وَالْبَرْدُ فِي الدَّبُورِ وَالْكَثَافَهْ |
| اور باد صبا (پروا) مین گرمی اور لطافت ہی | ۞ اور دبور (پچھوا) مین سردی اور کثافت ہی |

اکثر اطبا کا یہی مذہب ہی کہ صبا حار لطیف ہی۔ اور قانون مین ہی کہ مشرقی ہوا

جب رات کے شروع اور دن کے آخر وقت مین چلتی ہی تو وہ آفتاب کی روشنی سے مستفیض اور متبدل ہوکر لطیف ہوجاتی ہی۔ اور اُسکی رطوبت مین بہت کچھ کمی آجاتی ہی۔ اور اگر رات کے اخیر اور دن کے شروع وقت مین چلتی ہی تو وہ اُسکے مخالف ہوتی ہی۔ کیونکہ اُسمین ابھی آفتاب نے اپنا کچھ عمل نہین کیا جو بہر صورت غلیظ اور کثیف ہوتی ہی۔ اور اس حکم مین ہوا سے غربی شرقی کے مخالف ہی۔ اور دبور وہ ہوا ہی جو جانور نسر کے مطلع کی طرف سے چلکر مطلع سہیل کی طرف آتی ہی۔ اور مقابل اُسکے صبا ہی جسمین نہایت درجہ کی یبوست ہوتی ہی

## تَغَيُّرُ الْهَوَاءِ بِحَسَبِ مَا يُجَاوِرُهُ مِنَ التُّرَابِ وَالْمِيَاهِ

تغیر ہوا مین اپنی مجاور مٹی اور پانی کے سبب سے ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ قُطْرٍ اَرْضُهَا تُرَبِّيهِ | وَحَوْلَهَا ضِعَاصِعُ تَدِبِّيهِ |
| اور جس جانب یا شہر کی زمین نمناک ہو | اور اُسکے پاس چشمے اور نیز زمینین ہون |
| وَبِرِكٌ فِي مَائِهَا عُذُوبَهْ | فَاِنَّ فِي مِزَاجِهَا رُطُوبَهْ |
| اور وہ چشمے ہون جنکے پانی مین شیرینی ہو | پس تحقیق اصل مزاج اُسکا مرطوب ہی |

اسمین چند مسائل ہین اول یہ کہ جس زمین مین رطوبت اور اُسکی مٹی مین نمی ہو تو اُسکا مزاج برودت کی طرف قریب ہی۔ مگر جب وہان کی زمین شور یا نمکین ہو تو وہ یبس کیطرف مائل ہوگی۔ دوم یہ کہ جب کسی شہر کے گرد شیرین پانی کی ایسی نہرین جاری ہون جو اوپر کیطرف سے مکشوف ہین تو اُسکی ہوا اورون کی نسبت مرطوب ہوتی ہی۔ سوم یہ کہ جس جگہ کی زمین شور ہو اور وہان ایسے چشمے اور نہرین

جاری ہو جو شیرین پانیون سے بخوبی لبالب ہین تو وہانکی ہوا بھی رطوبت کیطرف مائل ہوگی

| | |
|---|---|
| وَتَحَدَّثُ الْجَفَافَ فِي الْهَوَاءِ | إِنْ جَاوَرَتْ صَخْرًا وَمِلْحَ الْمَاءِ |
| اور ہوا مین خشکی پیدا ہوتی ہی | جب وہ قطعہ زمین کا سنگ خارا اور شور پانی کے مجاور ہو |

یعنی اگرچہ در اصل ہوا کی طبیعت مرطوب ہی لیکن جب سخت زمین یا شور پانی اُسکے قریب ہو تو اُس سے اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی جو یبس کیطرف مائل ہو جاتی ہی۔

## تَغَيُّرُهُ بِحَسَبِ الْمَسَاكِنِ

ہوا کا تغیر مسکنون (مقامات) کے باعث ہی

| | |
|---|---|
| وَالْمَسْكَنُ الْكَثِيرُ الِانْفِتَاحِ | مُنْكَشِفٌ لِسَائِرِ الرِّيَاحِ |
| اور مسکن (مقام) جو بہت راستون والا ہی | اور ساری ہواؤن کے لیے کھلا رہے |
| فَفِي الشِّتَاءِ بَرْدُهُ كَثِيرٌ | وَفِي الْمَصِيفِ حَرُّهُ عَزِيزٌ |
| سو موسم سرما مین اُسکی سردی بہت ہی | اور موسم گرما مین اُسکی گرمی زیادہ ہی |

یعنی جن مقامات کے زیادہ دروازے ہین جو چارون جہات کی طرف اکثر کھلے رہتے ہین۔ انکی ہوا موسم سرما مین سرد ہوتی ہی جسمین چارون طرف کی ہوا جو موسم سرما کی برودت کی وجہ سے سرد ہو داخل ہوتی ہی اور موسم گرما مین گرم کیونکہ وہ اکثر آفتاب کی شعاع کے مقابل رہتا ہی جو ان دونون کے درمیان ہی اُسکی ہوا درست اور صحت کے قریب ہی

| | |
|---|---|
| وَالْمَسْكَنُ الدِّهْلِيزُ تَحْتَ الْأَرْضِ | بِضِدِّ ذَا الْحُكْمُ عَلَيْهِ فَاقْضِ |
| اور مقام دہلیز (پست) جو زمین کے نیچے ہو | اُسپر اس حکم کے برخلاف حکم کر |

یعنی وہ سردیون مین گرم اور گرمیون مین سرد ہوگا جیسے پہاڑ اور غارون کا حال ہی

## تَغَیُّرُہٗ بِحَسَبِ الْمَلَابِسِ

ہوا کا تغیر لباسون کے باعث

ہوا جو ملبوس کے اندر کی طرف سے تمام جسم کو محیط ہی گرم لباس کے پہننے سے اسمین گرمی پیدا ہو جاتی ہی جو جسم کو بھی گرم کر دیتی ہی۔ اور اگر وہ ملبوس سرد ہو تو اُس سے اندر کی ہوا مین بھی سردی آجاتی ہی جس سے جسم کو سردی پہونچتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحَرُّ فِی الْحَرِیْرِ وَالْاَقْطَانِ | وَالْبَرْدُ فِی الْمَصْقُوْلِ وَالْکَتَّانِ |
| اور ریشم اور روئی مین گرمی ہی | اور سردی مصقول اور السی مین ہی |

اور اگر کہا جاوے کہ جس صورت مین ریشم گرم ہی تو وہ حرب و (خارش کھجلی مین جنکا مادہ گرم ہی کیون پہنا جاتا ہی۔ جو بالکل معالجہ طب کے برخلاف ہی تو اُسکا جواب یہ ہی کہ ریشم مین اسقدر گرمی نہین ہی کہ جسکی تاثیر بدن مین ظاہر ہووے کیونکہ اُسکی گرمی پہلے درجہ مین خفیف سی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالْحَرُّ فِی الْاَدْبَارِ وَالْاَصْنَافِ | لٰکِنْ فِیْهَا الشَّیْءُ مِنْ جَفَافٍ |
| پشمون اور اونون مین حرارت ہوتی ہی | لیکن اُنمین کچھ خشکی بھی ہی |

اور پوستین جو لومڑی کے چمڑون سے بنائی جاتی ہی اُنمین نہایت خشکی ہوتی ہی۔

## تَغَیُّرُہٗ بِحَسَبِ الْمَشْمُوْمِ مِنْ رَیْحَانٍ وَطِیْبٍ

تغیر ہوا کا پھول اور خوشبو کے سونگھنے کے سبب سے ہی۔

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ رَیْحَانٍ وَکُلُّ زَهْرٍ | فَاقْضِ عَلٰی مِزَاجِهٖ بِالْحَرِّ |
| اور ہر ایک خوشبو اور پھول کے مزاج پر | تو حرارت کا حکم کر دے |
| وَاسْتَثْنِ مِنْهَا خَمْسَةً سَنَذْکُرُ | اَلْآسَ وَالْخِلَافَ وَالنِّیْلُوْفَرْ |
| اُن پھولون سے پانچ مستثنے سمجھ جنکا ذکر کرینگے ہم | سوڑی اور بید مشک اور نیلوفر |

| | |
|---|---|
| وَالْوَرْدُ فِي تَكْوِينِهِ وَالْبَنَفْسَجُ | فَإِنَّهَا بَارِدَاتُ الْأَمْزَاجِ |
| گلاب کا پھول دونون قسم (سفید سرخ) اور بنفشہ | کہ یہ سارے سرد بو والے ہین |

یعنی تمام پھول اور خوشبوئین جو سونگھی جاتی ہین اُنکا مزاج گرم ہی جس سے اُنکے قرب کی ہوا مین گرمی آجاتی ہی بجز اِن پانچون کے جنکو مستثنے کیا جاتا ہی اول آس (موڑی) جو متضاد قوتون سے مرکب ہی۔ لیکن اسمین جو ہر ارضی بارد زیادہ غالب ہی۔ اور اسکی ایک اور قسم ہی جسکو ملک شام مین قِفْ وَانْظُرْ کہتے ہین۔ دوم بید مشک جسکو عربی مین خلاف کہتے ہین۔ کیونکہ یہ پانی کے رد کے پیچھے پیدا ہوتا ہی۔ اور ایک جماعت کے نزدیک اسکی طبیعت گرم اور اعتدال کی طرف مائل ہی۔ سوم۔ نیلوفر جسکو عربی مین کرنب المار کہتے ہین جو سرد ہی تیسرے درجہ مین اور مرطوب ہی۔ دوسرے مین چہارم گلاب جسکو عربی مین گل بھی کہتے ہین۔ پنجم بنفشہ جو تمام افعال مین نیلوفر سے کمتر ہی بجز اسہال کے کہ اسمین اُسکی تاثیر زیادہ قوی ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحَرُّ فِي الطِّيبِ وَالْعَطِيرِ | مِمَّا سِوَى الصَّنْدَلِ وَالْكَافُورِ |
| ساری خوشبو دار اور مہکنے والی چیزون مین گرمی ہی | سوا سے صندل اور کافور کے جو سرد ہین۔ |

تمام عمدہ خوشبوئین جوہر روح کو قوت بخشتی ہین اور جس مقام مین ہوتی ہین وہانکی ہوا کو صاف اور اُسکی اصلی طبیعت کو اعتدال کی طرف مائل کردیتی ہی

## فِعْلُ الْأَلْوَانِ فِي الْبَصَرِ

رنگون کی تاثیر بینائی مین

| | |
|---|---|
| وَانْفَعُ الْاَلْوَانِ لِلْاَبْصَارِ | مَا اسْوَدُّ اَوْ مَا كَانَ ذَا اِخْضِرَارٍ |
| بہت نافع رنگ واسطے آنکھون کے | وہ رنگ ہی جو سیاہ ہو یا سبزی آمیز |

یعنی سبز اور سیاہ اور نیلا رنگ آنکھون کو فائدہ بخشتے ہین کیونکہ یہ تمام رنگ روح باصرہ کو منتشر ہونے سے باز رکھتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالْبِيضُ وَالصُّفْرُ اِذَا مَا تُشْرِقُ | ضَوْءً فَاِنَّ نُورَهَا تُفَرِّقُ |
| اور سفید اور زرد چیزین جبکہ خوب روشن ہون | تو انکا نور بینائی کو پراگندہ کرتا ہی |

سفید مین شرط یہ ہی کہ اس سے شعاع نکلتی ہون یا اسمین بہت زیادہ سفیدی ہو یہ دونون آنکھ کے نور کو ضعف پہونچاتی ہین۔ بخلاف تھوڑی سی سفیدی کے کہ جس سے کچھ نقصان نہین ہوتا

## اَلثَّانِي مِنَ الضَّرُورِيَّةِ الْمَاكِلِ وَالْمَشْرَبِ

دوسرے ستہ ضروریہ سے غذا اور پینے کی چیزین ہین

| | |
|---|---|
| وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحُكْمَ فِي الْغِذَاءِ | يَنْمِي الَّذِي يَصْلَحُ لِلنَّمَاءِ |
| تو جان لے کہ اثر غذا کا یہ ہی کہ | اُس بدن کو جو لائق بڑھاوے کے ہو بڑھاوے |
| وَكُلُّ مَا يَنْقُصُ بِالْاِنْحِلَالِ | مِنْ بَدَنٍ يُخْلِفُ فِي الْحَالِ |
| جو کچھ کہ بدن سے بسبب تحلیل کے ناقص ہووے | تو فی الحال اُسکا بدل اور خلیفہ کردیوے |

ابتداے کتاب مین غذا اور دوا مین فرق کا ذکر ہوچکا ہی۔ اور یہ بھی کہ غذا اُس بدن کو جو بڑھنے کے قابل ہو بڑھاتی ہی۔ جیسے لڑکون کا بدن جو زیادہ نمو کی صلاحیت رکھتا ہی اُسکو غذا نمو کی طاقت بخشتی ہی اور جو بڑھاؤ کے قابل نہین جیسے جوانون یا کہولون کا جسم تو وہان جسقدر بسبب حرارت کے بدن مین

تحلیل واقع ہوتی ہی۔ غذا اُنکا بدل اور پیدا کردیتی ہی۔ بدن مین جو تحلیل اور کمی بسبب گرمی ہوا کے جو بدن سے بذریعہ تحلیل کے۔ بول۔ ریح۔ عرق کو نکال دیتی ہی تو اُسکا بدل اور عوض طبیعت خداوند تعالیٰ کی اجازت اور حکم سے اور پیدا کردیتی ہی جس سے زندگی کا قیام رہتا ہی کیونکہ زندگی اور حیات حرارت کے سبب سے ہی جو آگ سے مشابہت رکھتی ہی۔ اور آگ اپنے قیام مین ہمیشہ ایندھن کی محتاج رہتی ہی جو اُسکی غذا ہی۔ پھر جو بدن پر وارد ہوتا ہی اُسکی چھ قسمین ہین اوّل یہ کہ وہ صرف اپنی غذا اور ذات سے بدن مین تاثیر کرے مانند گوشت اور زردی بیضون کے جسمین جزو عضو بننے کی زیادہ قابلیت ہوتی ہی دوسرے یہ کہ بدن کو صرف اپنی کیفیت سے تاثیر پہونچاوے اسطرح سے کہ اسکو گرم کردیوے جیسے مرچین۔ یا سرد جیسے نیلوفر اُسکو دوا سے مطلق کہتے ہین تیسرے یہ کہ بدن مین صرف اپنی صورت سے مؤثر ہو یعنی خاصیت کے سبب سے فعل کرے جیسے تریاق جو کہ مطلق صحت کو محفوظ رکھتا ہی یہانتک کہ گرم مزاج والون کو بھی مفید ہوتا ہی۔ چوتھے یہ کہ اپنی صورت اور خاصیت دونون سے مؤثر ہوے جسکو دوا سے ذوالخاصیت کہتے ہین پانچوین یہ کہ اپنے مادہ اور کیفیت سے مؤثر ہوئے اُسکو غذا دوا کہتے ہین جیسے کہ جو غذا ہین اور باوجود قابلیت دوا کے اسمین جلاء اور تبرید بھی ہی چھٹے یہ کہ بدن مین اپنے مادہ اور صورت اور کیفیت سے مؤثر ہو جسکو غذا دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین جیسے قلب الجوز کو انجیر اور سداب کے ساتھ کھانا جسمین عضو کے جزو بننے کی استعداد موجود ہی۔ اور بدن مین جسقدر تحلیل ہوتا ہی اُسکا بدل پیدا

پیدا کرتی ہی۔ اور اسمین ایک خاصیت ہی جو اسکی صورت کی تاثیر ہی۔ اور سر و زہرون کو مفید ہی اسطور سے کہ اپنی کیفیت سے گرمی پیدا کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَيُحْمَدُ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ | دَمٌ نَقِيٌّ يُسْتَحَالُ عَنْهُ |
| محمود غذا وہ ہی کہ جس سے | صاف خون اور مستحیل ہوکر بے |

یعنی محمود وہ غذا ہی کہ جس سے خون صاف اور عمدہ پیدا ہو۔ کیونکہ غذا خون کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی۔ جسکا بیان مذکور ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| مِثْلُ لَطِيفِ الْخُبْزِ مِنْ رِقَاقِ | وَاللَّحْمِ مِنْ فَرَارِجٍ دِقَاقِ |
| جیسے پتلی روٹی چپاتیون سے | اور گوشت چھوٹے چھوٹے چوزون کا |

پس یہ کہ دونون چیزین عمدہ اور صاف خون پیدا کرکے جسم مین نمو اور بدل التحلیل پیدا کرتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَكَالْيَمَانِيَةِ مِنْ بُقُولِ | وَهٰذِهِ تَصْلُحُ لِلْعَلِيلِ |
| اور جیسے بقلہ یمانیہ بقولات سے | اور یہ ساری بیمار کے غذا کی صلاحیت رکھتی ہین |

بقلہ یمانیہ عمدہ غذاؤن سے ہی۔ لیکن اسمین غذائیت کم ہی اسیواسطے اسکو مصنف نے تندرستون کی غذا مین شمار نہین کیا۔ ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ جب بقلہ کو صاف کرکے روغن بادام اور ترش انار دانہ سے پکایا جاوے تو وہ گرم مزاج والونکو مفید اور پیاس کو دور کرتا ہی اور اسکو بقلہ عربیہ بھی کہتے ہین اور بقلۃ الحمقا اور خیر ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يُكَيِّفُ كَالسَّمِيذِ | وَكَيْنِيِّ الضَّأْنِ اللَّذِيذِ |
| اور غذا مین سے ایک وہ ہی کہ کیف کرتا ہی | جیسے سمیذہ اور دنبہ کا لذیذ |

یعنی محمود غذا مین سے ایک غلیظ ہی جسمین کثافت ہوتی ہی لیکن وہ صاف گیہون سے جس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہی جیسے دھلے ہوے گیہون کے میدے کی روٹی اور مینڈھے کا

گوشت (جو ایک برس کا مکمل اور دوسرے مین شروع ہو) ابن ماشہ نے کہا ہی کہ اس روٹی مین دیگر تمام روٹیون کی نسبت سے زیادہ غذائیت ہی لیکن اُسکا ہضم دیر سے ہوتا ہی۔ پھر روٹیون کی تین قسمین ہین ایک نہایت ہی باریک جسکو چپاتی کہتے ہین جو سریع الہضم اور معدہ سے بہت جلد تحلیل ہو جاتی ہی۔ لیکن طبیعت مین کسیقدر قبض پیدا کرتی ہی۔ دوسرے موٹی جو نہایت ہی غلیظ اور مذموم ہی جو کہ سدون اور بلغم کو پیدا کرتی ہی۔ تیسرے ان دونون کے درمیان نہ پتلی نہ موٹی جیسے تنور کی روٹی جو عمدہ اور اچھی ہوتی ہی اور بورے کی روٹی مین خفیف تھوڑی ہوتی ہی لیکن سریع الہضم اور جلدی تحلیل ہو جاتی ہی۔ اور جسقدر روٹی چھلکون سے زیادہ صاف ہوگی اسیقدر اُسمین غذائیت زیادہ لیکن عسیر الانحدار اور بعید الہضم ہوگی۔ اور دو برس کے مینڈھے کے ساتھ زردی جمہ نیم برشت بھی اچھی ہی

| | |
|---|---|
| وَالسَّمَكُ الْمَعْرُوفُ بِالرَّفْرَاضِ | غِذَاءُهُ مَنْ يَتَعَبُ فِي الرِّيَاضِ |
| اور جسے مچھلی جو مشہور ہی رفراض کے نام سے | یہ غذا ہی اُسکی جو ریاضت مین تھکا جاوے |

منجملہ کشت غذاؤن کے مچھلی رفراض ہی جو اُن نہرون اور پانیون مین ہوتی ہی جو زیادہ عمیق نہین ہین۔ یا اُن پانیون مین جنمین زیادہ سنگریزہ ہون کہ ایسی مچھلیون کی غذا اگرچہ روی نہین ہی لیکن بہر صورت وہ غلیظ ہی جسکو بجز قوی معدہ ریاضت والون یا گرم مزاج والون کے کوئی اور ہضم نہین کر سکتا۔ تمام قسم کی مچھلیین مطلق ردی ہین معدہ کو مضر اور خلط ناقص اور خون بلغمی کو پیدا کرتی ہین جنسے قولنج اور فالج اور رعشہ اور سکتہ اور سدون کی بیمارئین حادث ہوتی ہین۔ اور مچھلیون باعتبار صغر اور کبر اور نرمی و سختی اور مکانون کے

مختلف

مختلف ہوتی ہین جالینوس نے کہا ہی کہ جو مچھلیان چشمون اور مکدر پانیون مین پیدا ہوتی ہین وہ نہایت ناقص ہوتی ہین۔ اور جو شور پانیون مین ہوتی ہین وہ بلغم شور کو پیدا کرتی ہین جس سے خارش کھجلی اور داد کی بیماریین لاحق ہوتی ہین۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ مچھلی ہرگز نہین کھانی چاہیے مگر بسطے تی کے پھر اگر اس سے قی نہ آسکے تو اُس دوا کو استعمال مین لاوے جو بلغم کے اسہال لاوے۔ اور نیز مچھلی بدون لگانے گرم مصالحون (فلفل سونٹھ تج) کے نہین کھانی چاہیے۔ اور مچھلی اور انڈون کا ایک وقت مین کھانا برص کو پیدا کرتا ہی۔ اور مچھلی اور دودھ کا اکٹھا کھانا پیٹھ کو ڈھیلا اور سست کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يَلْطُفُ مِنْ مَذْمُومِهِ | كَخَرْدَلٍ وَبَصَلٍ وَثُومٍ |
| اور غذا سے وہ قسم ہی کہ ملطف ہی برے مزاج | جیسے رائی اور پیاز اور لہسن |

غذاے لطیف مین سے ایک وہ قسم ہی جو غلیظ کیموس کو توڑتی اور اُسکی غلظت کو نرم کرتی ہی اور اُسکی لزوجت کو دور کرتی ہی لیکن وہ فی نفسہ مذموم ہی جس سے بدی کیموس پیدا ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَهٰذِهِ تُوَلِّدُ الصَّفْرَاءَ | وَرُبَّمَا قَدْ اُخِذَتْ دَوَاءً |
| یہ سارے صفرا پیدا کرتے ہین | اور کبھی دوا بنائے جاتے ہین |

یعنی یہ ملطف غذائین اپنی حرارت کے سبب سے صفرا کو پیدا کرتی ہین اور ایسا اوقات خاص اسی غرض سے کھائی جاتی ہین نہ غذا کے طور پر۔ کیونکہ یہ خون کو جلاتی ہین اور مرطوب اور بلغمی مزاجون کو مفید پڑتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يُوَلِّدُ السَّوْدَاءَ | يُحْدِثُ فِي بَعْضِ الْجُسُومِ دَاءً |
| اور اس سے ایک قسم وہ ہی کہ سودا پیدا کرتی ہی | اور بعض بدنون مین بیماری پیدا کرتی ہی |

فی الحبین ہو آگت

| | |
|---|---|
| مِثْلُ الْمُسِنِّ مِنْ تَيُوسٍ اَوْ بَقَرْ | وَخُبْزِ خُشْكَا رِدَوَفِي ذَيْنِ ضَرَرْ |
| جیسے بڈھا بکرا یا بڈھی گا سے | اور سوکھی روٹی اور ضرور انمین ضرر اور نقصان ہی |

یعنی بعض ایسی غذائین ہین جنمین کچھ فائدہ نہین ہی۔ اور علاوہ اُسکے سودا وی خشک مزاجون مین امراض سوداوی پیدا کرتی ہین جس سے اجسام نہایت مُہلک بیماریون مین مبتلا ہوجاتے ہین

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يَدُمُّ بَلْغَمَانِيْ | كَالسَّمَكِ الْغَلِيْظِ وَالْاَلْبَانِ |
| اور اس (غذا) سے وہ قسم ہی جو مذموم بلغمی ہی | جیسے موٹی مچھلی اور گاڑھے دودھ |

جبکہ شیخ نے غذاے عمدہ دموی گرم کو بیان کیا اور اُسکو بھی جس سے اچھا خون یا سودا۔ یا صفرا پیدا ہوتا ہی تو اب اُس غذا کو بیان کرنا چاہا ہی جو بلغم کو پیدا کرتی ہی۔ پس ذکر کیا بڑی مچھلی کا جسکا ہضم بطی اور اُسمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی جو مزاج رطب اور مبرد مزاجون کو موافق نہین ہی۔ اور دودھ کے اقسام مین سے تازہ دودھ معتدل ہی جو کسیقدر حرارت کیطرف مائل ہی اور دودھ نہایت عمدہ غذا ہی جو بلغم کو کم پیدا کرتا ہی۔ اور اسمین مچھلی کی نسبت سے کم رطوبت ہی اور دودھ کی طبیعت متضاد جوہرون (مائیت۔ جبنیت۔ دہنیت) سے مرکب ہی اور ترش دودھ بقدر ترشی کے برودت کیطرف مائل ہو جاتا ہی۔ اور گاے کے دودھ مین زیادہ دہنیت اور غلظت اور بہت جبنیت اور جالینوس نے کہا ہی کہ سب سے گاے کا دودھ قبض کے بارہ مین نہایت قوی التاثیر ہی خصوصاً جب کہ اُس سے مکھن نکالا جاوے اور اسمین پتھر یا لوہا گرم کرکے ڈالا جاوے اور بکری کا دودھ پتلا اور مائیت مین زیادہ ہوتا ہی اور بھیڑ کا دودھ گاے

اور بکری کے دودھ مین متوسط ہی۔ اور اونٹنی کے دودھ مین ترشی اور نمکیت زیادہ ہوتی ہی اسیوجہ سے وہ دست آور ہی اور فضلون کو کم پیدا کرتا ہی اور معدہ اور امعا کو صاف کرتا اور استسقا کو نہایت مفید ہی۔ مکھن کی طبیعت حار رطب ہی جو مرخی اور منضج ہی۔ اور شکر سفید یا شہد کے ساتھ کھانا سینہ کو مفید اور تھوک کے نکالنے مین امداد دیتا ہی۔ اور پنیر تین قوتون سے مرکب ہی ایک دودھ کی قوت۔ دوسرے اُسکی غلظت کی۔ تیسرے نمک کی تاثیر۔ پس تازہ پنیر مین زیادہ مائیت ہوتی ہی اور اسکی غذا اور ہضم متوسط ہی۔ اور دوقس نے کہا ہی کہ وہ بطن کو نرم کرتا ہی۔ اور پُرانا پنیر غلیظ عسیر الہضم ہوتا ہی جسمین تیزی اور خشکی ہوتی ہی اور نیز کہا ہی کہ پنیر قبض کرتا ہی خصوصًا جبکہ اُسکا پانی نچوڑ کر بھونا جاوے۔ اور نمکین اور کسیلے پنیر مین تیزی اور خشکی زیادہ ہوتی ہی۔ اور معدہ کو مضر اور خون مین احتراق پیدا کرتا ہی اور جو پنیر ایسا خشک ہو جاوے کہ اُسکے اجزا مین تفرق اور تفتت آجاوے تو وہ دُہنیت اور دسومت سے بعید ہو جانے کی وجہ سے نہایت ردی ہی۔ **فصل** چونکہ غذا کا پہچاننا ضروری ہی اسلیے اس فصل مین غذاؤنکی قسمونکا ذکر کیا جاتا ہی۔ جاننا چاہیے کہ غذاؤن کی تین قسمین ہین۔ (۱) لطیف (۲) کثیف (۳) متوسط پھر ان تینون مین سے ہر ایک مین غذا کا مادہ یا زیادہ ہوگا یا کم۔ پس ان دو مین تین کو ضرب دینے سے چھ حاصل ہوئے پھر ان چھون مین سے ہر ایک جسم کو یا تو عمدہ غذا پہونچائیگا یا ناقص یا معتدل ہو۔ یہ تمام اٹھائیس قسمین ہوتی ہین قسم اول لطیف کثیر التغذیہ سریع الہضم حسن الکیموس جیسے باریک چپاتیان اور چوزون اور مرغون کے بازوؤن کا گوشت

زردی بیضہ نیم برشت کی قسم دوم لطیف کثیر التغذیہ روی الکیموس قسم سوم لطیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے گوشت کا شوربا قسم چہارم لطیف قلیل التغذیہ روی الکیموس جیسے پیاز۔ رشاد۔ جرجیر۔ گندنا قسم پنجم۔ کثیف کثیر التغذیہ حسن الکیموس جیسے ایک برس کے مینڈھون کا گوشت۔ اور بیضے مرغی کے اور روٹی میدہ کی۔ قسم ششم۔ کثیف کثیر التغذیہ روی الکیموس جیسے بڑی بکری اور بوڑھی گاے۔ اور گھوڑے اور بط کا گوشت اور بڑی مچھلیون اور پھیپھڑا اور طحال کا گوشت قسم ہفتم کثیف قلیل التغذیہ حسن الکیموس جیسے باقلا۔ قسم ہشتم کثیف قلیل التغذیہ روی الکیموس جیسے تمام سوکھے گوشت اور پرانا پنیر۔ اور پناون قسم نہم۔ معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس جیسے نوجوان مینڈھون کا گوشت۔ صاف سفید روٹی تنور کی اور پانچو نکا گوشت قسم دہم۔ معتدل قلیل الغذا۔ صالح الکیموس قسم یازدہم معتدل قلیل الغذا روی الکیموس۔ دوازدہم۔ معتدل کثیر الغذا۔ فاسد الکیموس

## اَحْکَامُ الْمَشْرُوْبِ مِنْ مَاءٍ وَغَیْرِہٖ

پانی وغیر پینے کی چیز کی تاثیرات کا بیان

| | |
|---|---|
| اَمَّا الْمِیَاہُ الْعَذْبَۃُ النَّہْرِیَّۃُ | فَتَحْفَظُ الرُّطُوْبَۃَ الْاَصْلِیَّۃَ |
| آب شیرین پانی دریاؤن کے | رطوبت اصلی کی محافظت کرتے ہین |

پانی ایک جوہر لطیف سیال ہی جس سے بوقت مس کرنے کے تری اور نمی محسوس ہوتی ہی۔ اور پانی منجملہ ارکان کے ایک رکن بسیط ہی جو تنہا غذا کا کام نہین دے سکتا بلکہ غذا کے نفوذ کرنے مین اسکی امداد کی ضرورت پڑتی ہی

جو غذا کے ساتھ مخلوط ہو کر ایک ایسا جسم بنجاتا ہی جسمین غذائیت کی صفات آجاتی ہی اور بسیط اجسام اسلیے غذا کے کام مین نہین آتے کہ وہ کسی عضو کی صورت کو قبول نہین کر سکتے نہ کسی اعضا کیطرف مستحیل ہو سکتے ہین بعض قدمائے طبعیین کے نزدیک پانی مرکب ہی اولی ترکیب سے جسمین دو بسیط طبعیتین موجود ہین اور وہ رطوبت اور برودت ہین۔ پس اس صورت مین وہ تنہا غذا بن سکتا ہی۔ اور پانی اپنی رطوبت کے ذریعہ سے رطوبت اصلیہ کو جو حرارت غریزیہ کی غذا ہی محفوظ رکھتا ہی۔ اور شیخ رئیس کا قول ہی کہ جس شخص کے نزدیک پانی کے پینے اور اُسکے ساتھ غسل کرنے سے اعضا کو رطوبت نہین پہونچتی وہ نہایت غلطی مین ہی۔ شور اور نمکین پانی رطوبت کی حفاظت نہین کر سکتا بلکہ اُسکے پینے اور استعمال مین لانے سے بدن خشک سوکھا پتلا دُبلا ہو جاتا ہی۔ اور پانی اپنی برودت کی وجہ سے حرارت غریزیہ کی تیزی توڑتا ہی۔ اور معدہ کو بوقت ہضم غذا کے زیادہ جل جانے سے روکتا ہی

| | |
|---|---|
| وَتُبْرِزُ الْاَثْقَالَ بِالتَّطْرِيقِ | وَتُرْسِلُ الْغِذَاءَ فِي الْعُرُوقِ |
| ثقل (بھوک) کو راستہ پاکر نکالتا ہی | اور غذا کو رگون مین روان کرتا ہی |

یعنی پانی مین باوجود حفاظت رطوبت اصلیہ کے اور منافع بھی ہین جو معدہ کو رطوبت پہونچاتے ہین جس سے پیٹ نرم ہو کر اُس سے ثقل اور فضلۂ غذا کا نیچے کو نکلتا ہی۔ بسہولت جسکے نکلنے مین اُسکی رطوبت سے امداد پہونچتی ہی اور غذا کو اسطرح نافذ کرتا ہی کہ اُسکے اجزا مین داخل ہو کر خرد خرد (چھوٹا چھوٹا) کر دیتا ہی۔ جسکے سبب سے وہ جگر کی رگون مین بآسانی نفوذ کر سکتا ہی۔

جس سے جگر کے ہضم کو بخوبی امداد پہونچتی ہی

| | |
|---|---|
| افضلہا الخالص من ماء المطر | فذاک لم یشبہ ما فیہ ضرر |
| بہتر سب سے مینھ کا خالص پانی ہی | سو یہ پانی ضرر والی چیز سے مشابہت نہین رکھتا |

حکما کا اس باب مین اختلاف ہی کہ پینے کے لیے چشمہ کا جاری پانی بہتر ہی یا بارش کا پس شیخ رئیس نے باتباع اطبا سے عراق کے کہا ہی کہ بارش کا پانی بہتر ہی۔ کیونکہ وہ رقیق خفیف ہی جسمین کچھ مٹی کے اجزا نہین ہین۔ بلکہ وہ پیدا ہوتا ہی۔ بخارات سے جو اوپر کو صعود کرتے ہین۔ اور ایک نقلی دلیل یہ قول خداوندی ہی وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَکًا۔ یعنی ہمنے آسمان سے پانی برکت والا اُتارا۔ پس برکت والا پانی وہی ہی جسمین کچھ ضرر نہو۔ پھر اسمین زیادہ بہتر وہ ہی جو کڑک والے بادل اور گرم آفتاب سے ہوا اور بعض (یعنی رازی ابن ماسویہ وغیرہ) کے نزدیک بہتر پانی چشمون کا ہی جو عارضی کیفیتون سے مبرا ہوا اور جسمین بو یا خوش یا زرنیخ یا سُہاگہ یا نمک و پھٹکری وغیرہ کیطرح نہو۔ اور اُسکا رخ ہوا اور آفتاب کیطرف کھلا ہو۔ اور سنگریزہ والی زمین پر بہتا ہوا اور سب سے ناقص وہ پانی جاری ہی جو زمین مین مستور اور سمین سرکنڈے بکثرت نمودار ہون

| | |
|---|---|
| ومنہ ما عن الطبع خرج | وحکمہ کحکم ما بہ امتزج |
| اور منجملہ اُسکے وہ پانی ہی کہ مزاج طبعی سے نکلجاوے | حکم اُسکا اُسیکا حکم ہی جس سے ملجاوے |

یعنی بعض مقامات مین ایسا پانی ہوتا ہی کہ اُسکا مزاج اصلی طبیعت پر جو سرد ہی نہین ہوتا سوا اگر اُسکے ساتھ کوئی چشمہ یا جگہ ٹھہرنے یا چلنے کی راہ مین مثل ہرتال یا چونہ یا نمک وغیرہ کے مخلوط ہو جاوے تو وہ کڑوا یا نمکین ہوجاتا ہی

تو اس صورت مین پانی کا مزاج شی مخلوط کے مزاج کے مشابہ ہو جاتا ہی جیسے
کہ اگر اسمین گندھک یا ہڑتال ملجاوے تو وہ حار رہتا ہی۔ اور جب پھٹکری
ملجاوے تو یابس۔ لیکن بہرصورت اس قسم کے پانی نہایت ردی ہین
جو کہ معدہ کو فاسد کرتے ہین۔ اور جس پانی کو جوش دیا جاوے اُسمین نفخ
کم اور انحدار کی قوت زیادہ اور اسکے جوہر مین نرمی اور رقت آجاتی ہی۔ اور اگر
ویسا ہی نیم گرم پیا جاوے تو معدہ کو صفائی اور تیزی بخشتا ہی اور اسہال
لاتا ہی۔ اور کبھی ریح کو بھی خارج کرتا ہی۔ اور سر و درد سر اور مرگی کو مفید ہوتا ہی
اور سینہ اور پھیپھڑے کے زخمون کو فائدہ دیتا ہی۔ اور باطنی ورمون مین
نضج پیدا کرتا ہی اور ظاہر بدن کی سردی کو زائل کرتا ہی اور نیز رومین کھڑے ہونے
سے تسکین دیتا ہی۔ اور برف اور اولون اور یخ کے پانی مین نہایت زیادہ برودت
ہوتی ہی جو بدن اور معدہ کو ضعیف اور قوت باہ کو زائل کرتا ہی۔ اور پھیپھون
اور طحال اور جگر کو نہایت مضر ہی۔ بلکہ استسقا کی بیماری بھی پیدا کرتا ہی۔
اور دانتون کو ضرر اور نقصان پہونچاتا ہی۔ اور کھانسی لاتا ہی اور اگر ایسا
پانی ہمیشہ پیا جاوے تو اُس سے نسل کا مادہ منقطع ہو جاتا ہی اور اسیواسطے
اطبا نے سرد پانی کا پینا کئی اوقات مین منع لکھا ہی۔ منجملہ انکے ایک نہار مُنھ
پینا جسلے بارہ مین شافعی نے کہا ہی کہ نہار مُنھ پانی پینے سے بدن سُست
پڑجاتا ہی اور باہ کی قوت بھی زائل ہو جاتی ہی۔ منجملہ انکے ریاضت اور جماع
اور حمام سے نکلنے اور میوون اور گرم غذا کے کھانے اور نیند سے اُٹھنے کے بعد
نہایت مضر ہی۔ اور جس شخص کا معدہ ضعیف یا سرد ہو اُسکو خلو معدہ کی

حالت مین پانی پینے سے نہایت نقصان پہونچتا ہی۔ اور جس پانی مین لوہا بجھایا جاوے وہ پُرانے اسہالون کو بند کرتا ہی اور معدہ کے استرخا اور امعا کے زخمون کو مفید ہی۔ جالینوس کے نزدیک ایسا پانی دیوانہ کُتّے کے کاٹنے کو بہت مفید ہی جبکہ بلا اطلاع کے پلایا جاوے اور معدہ کے فساد اور اسہال کے روکنے مین بہت اچھا ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَشْرُوبٍ مِمَّا يَغْذُو الْبَدَنَ | مِنَ الْمُدَامِ وَالنَّبِيذِ وَاللَّبَنْ |
| اور ہر مشروب جو بدن کو غذا دیتا ہی۔ | وہ شراب ہی اور انگور کا شیرہ اور دودھ |

اگرچہ ہر قسم کے مشروبات مین ماہیت ہوتی ہی۔ مگر انکا حکم پانی کے مثال نہین ہی بلکہ وہ غذا کے حکم مین ہین جیسے کہ انگورون اور کھجورون کا پانی یا وہ شربت جو میٹھے کے ذریعہ سے بنائے جاتے ہین۔ لیکن شراب جو کہ بالاتفاق حرام ہی جسکے نفع کو خداوند تعالیٰ نے دور کر دیا ہی جیسے اُسکو حرام کر دیا ہی۔ ابی ہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔ یعنی شرابخوار شراب پینے کے وقت مومن نہین ہوتا۔ اور دوسری روایت مین جو ابن عبّاس سے مروی ہی فرمایا ہی مَنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ یعنی ہمیشہ شراب پینے والا بعد مرنے کے عابد بت پرست کیطرح خداوند تعالیٰ سے ملیگا جو وہ اُسپر نہایت غصہ ہوگا

| | |
|---|---|
| وَمَا يَمِيلُ الْجِسْمُ نَحْوَ طَبْعِهِ | مِثْلُ السِّكَنْجَبِينِ عِنْدَ نَفْعِهِ |
| اور وہ ہی جسکو بدن اپنی طبیعت کیطرف کھینچتا ہی | جیسا سکنجبین جب نفع دیوے |

یعنی مشروبات مین سے بعض وہ ہی جو جسم کے مزاج کو مشروب کی طبیعت کیطرف

کھینچتا ہی جیسے کہ سکنجبین جو بدن کی حرارت کو جب اُسمین حرارت کا غلبہ ہو زائل یا خفیف کرتی ہی۔ اور جب جسم مین برودت کا غلبہ ہو تب بھی سکنجبین بزوری مادہ سرد کو صاف کرتی ہی جس سے جسم کو سخونت اور گرمی بالعرض پہونچتی ہی۔ اسیواسطے شیخ نے مشروب کی تین قسمین بیان کی ہین (۱) جو جسم کو رطوبت پہونچادے۔ جیسے خالص پانی (۲) جو جسم کو موٹا اور فربہ کرے جیسے دودھ وغیرہ (۳) جو جسم کے مزاج کی درستی اور اصلاح کرے جیسے سکنجبین

## اَلثَّالِثُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّاتِ وَھُوَ النَّوْمُ وَالْیَقْظَۃُ

اور تیسرا ہی اُمور ستہ ضروریہ مین سے اور وہ خواب و بیداری ہی

نوم رجوع ہی روح نفسانی کا آلات حس اور حرکت سے باطن کیطرف واسطے نضج اور طلب آرام کے جسکا سبب تبرید بخارات ہین جو غذا سے اُٹھکر دماغ کیطرف صعود کرتے ہین جنسے دماغ ممتلی ہوکر بوجھل ہوجاتا ہی۔ تب اُن بخارات کی تحلیل کے لیے نیند حادث ہوتی ہی اور یقظہ رجوع اُس روح کا ہی بطرف آلات حس اور حرکت کے جس سے بدن کے افعال جلدی اُسکی طرف عود کرآتے ہین۔ اور بعض کے نزدیک نوم یہ ہی کہ نفس حواس کو اپنی طرف کھینچکر بغیر کسی مرض کے اُنکو اپنے استعمال مین نہین لاتا اور شیخ محی الدین نووی نے شرح قسم مین کہا ہی کہ نوم ریح لطیف ہی جو دماغ کیطرف سے آکر آنکھون کو بند کردیتی ہی سو اُسکو ونگھ کہتے ہین اور جب دل تک پہونچ جاوے تو وہ نیند ہوجاتی ہی۔ اور قانون مین ہی کہ نیند کو سکون کے ساتھ زیادہ مشابہت ہی اور بیداری کو حرکت ہی۔

| | |
|---|---|
| اَلنَّوْمُ رَاحَةُ الْقُوَى النَّفْسِيَّةِ | مِنْ حَرَكَاتٍ فِي الْقُوَى الْحِسِّيَّةِ |
| نیند قوائے نفسانی کے لیے راحت ہی | اُن حرکات سے جو قوی ظاہری مین ہوتی ہین |

نیند سے باطل ہوجاتا ہی صرف نفسانی (جنکا فیضان دماغ سے ہی) قوتون کا کام جو حرکت ہی جس سے بدن مین تھکان اور رطوبتون مین تحلیل واقع ہوا کرتی ہی سو جب آدمی سو جاتا ہی تو اسکے بدن کو راحت پہونچتی ہی۔ اور جسقدر تحلیل پہلی رطوبتون مین ہوتی تھی بخوبی زیادہ ہوتی ہی یہ قوت ارادی ہی بخلاف قوت طبعی اور حیوانی کے جنکے افعال طبعی ہین جو ہمیشہ نیند اور سونے کی حالت مین بدستور جاری رہتے ہین۔ پس ان دونون قوتون (طبعی حیوانی) کو راحت کی ضرورت نہین ہوتی۔ پس معلوم ہوا کہ نیند کے دو فوائد ہین (۱) اعضا کو راحت پہونچانا جسکا بیان پہلے مذکور ہوچکا ہی (۲) ہضم کا بخوبی ہونا کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت اندر کی طرف جاتی ہی جو ہضم کو قوی کرتی اور غلطون کو پکاتی ہی

| | |
|---|---|
| مُسَخِّنٌ لِبَاطِنِ الْاَجْسَامِ | لِذَا يُجَوِّدُ الْهَضْمَ لِلطَّعَامِ |
| اندرون بدنون کو گرم کرتی ہی | اسی سبب سے طعام کا ہضم اچھا کرتی ہی |

کیونکہ جب حرارت بدن کے اندر کیطرف جاتی ہی تو ضرور باطن کو گرم اور ظاہر کو سرد کرتی ہی اسیواسطے سونے کی حالت مین زیادہ کپڑون اور بسترون کی ضرورت پڑتی ہی۔ پس اندرونی حرارت کی قوت کیوجہ سے ہضم بھی ہوجاتا ہی اور معتدل درجہ کی نیند جسم کے باطن کو گرم اور ہضم مین مدد کرتی ہی اور اس سے ہر قسم کی تھکان سے حرارت غریزی کو قوت پہونچتی ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادَى النَّوْمُ بِالْاِفْرَاطِ | يَمْلَاءُ بُطُونَ الرَّاسِ بِالْاَخْلَاطِ |
| اور اگر نیند کثرت سے دراز ہو | تو بطون سر کو غلطون سے بھر دیتی ہی |

کیونکہ زیادہ نیند جو حد افراط کو پہونچ جاوے باطن کی حرارت کو بارد اور ہضم کو فاسد کردیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف جاتے ہین اور اُسکے بطون کو خراب کردیتے ہین جس سے روح جو دماغ مین ہی بگڑ جاتی ہی اور چہرہ زرد اور آنکھون پر تہیج اور بدن مین تھکان پیدا ہو جاتا ہی اور دل اندھا ہو جاتا ہی اور ایسا کرنا شریعت اور طبیبون کے نزدیک بہت مذموم و ناجائز ہی

| | |
|---|---|
| یُرَطِّبُ الْجُسُوْمَ اَوْ یُرْخِیْھَا | وَیُطْفِئُ الْحَرَّ الَّذِیْ یُحْیِیْھَا |
| بدنون کو مرطب کرتی ہی۔ اور سست کرتی ہی | اور بجھاتی ہی اس حرارت کو جو بدنون کو زندہ کرتی ہی |

زیادہ نیند سے جسم اسلیے مرطوب ہوتا ہی کہ جو رطوبتین حرکت کرنے اور بیداری سے تحلیل پاتی ہین نیند سے انمین زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہی۔ اور اسیواسطے ایسی نیند کیطرف وہ شخص مضطرب ہوتا ہی۔ جسکے مزاج مین خشکی غالب ہوتی ہی اور جسم کا دُبلا پتلا ہونا اس سبب سے ہی کہ جسم نیند مین حرارت غریزی سے جو اُسکی حیات ہی خالی ہوتا ہی۔ کیونکہ نیند کی حالت مین وہ حرارت اپنے مبدء (دل) کیطرف رجوع ہو جاتی ہی۔ جس سے حواس سُست پڑ جاتے ہین پس جب نیند زیادہ ہو کر افراط کے درجہ تک پہونچ جاوے تو حرارت اُن خلطون مین جو حرارت غریزیہ کے مادہ مین عمل کرتی ہی جنکو فوراً نور کر پراگندہ اور منتشر کردیتی ہی جس سے خواہ نخواہ حرارت غریزیہ ہو جاتی ہی اور جیسے کہ آگ عمل کرتی ہی چراغ کے تیل مین جو اُسکے شعلے کے جلجانے کا مادہ ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْیَقْظَۃُ الَّتِیْ عَلَی الْاَقْسَاطِ | تُحَرِّکُ الْاَجْسَامَ فِیْ نَشَاطِ |
| اور وہ بیداری جو تھوڑی تھوڑی ہوتی ہی | بدنون کو خوشی مین حرکت دیتی ہی |

یہان بیداری سے بیداری معتدل مراد ہی جو انسان کے ارادہ سے ہوتی ہی
اور وہ اس قوت کو جسکے ذریعہ سے حس اور حرکت ہوتی ہی۔ حرکت مین لاتی ہی
جس سے حرارت غریزیہ ظاہر بدن کیطرف آجاتی ہی۔ اور نیز قوت حسیہ کو (جسکا
فیضان دماغ سے ہی) حرکت دیتی ہی جس سے بدن کو قوت پہونچتی ہی

| | |
|---|---|
| وَتَبْعَثُ الْقُوَّةَ فِي الْاَعْمَالِ | وَتُنَظِّفُ الْجِسْمَ مِنَ الْاَثْقَالِ |
| اور برانگیختہ کرتی ہی قوت کو کامون مین | اور جسم کو ثقل اور میل سے پاک کرتی ہی |

یعنی معتدل حرکت جسطرح قوت حسی کے افعال کو حرکت دیتی ہی اُسیطرح
قوت طبعی کے افعال (ہضم نضج وغیرہ) کو قوت پہونچاتی ہی۔ اور قانون
مین ہی کہ بیداری حرکت کے مشابہ ہی اور حرکت کا حکم معتدل ریاضت کے حکم کے مانند ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادَتْ يَقْظَةٌ كَانَتْ اَرَقْ | تُحْدِثُ لِلنُّفُوْسِ كَرْبًا وَقَلَقْ |
| اور اگر بیداری زیادہ ہو تو اُسکا نام اَرَق ہی | نفسون کو ہر سہ (ارواح) مین بیقراری اور اضطرابی پیدا کرتی ہی |

جب بیداری طبعی مقدار سے زیادہ دراز ہو جاوے تو اس سے تینون ارواح مین بیقراری
و اضطرابی لاحق ہوتی ہی۔ کیونکہ اُس سے حواس مکدر اور بدن خشک اور رطوبتین
معدوم ہو جاتی ہین اور دماغ مین ایک قسم کی خشکی آجاتی ہی جو عقل کو نقصان
پہونچاتی اور خلطون کو جلا دیتی ہی۔ اور بعض حکما نے کہا ہی کہ مفرط بیداری
سے جنون اور دیوانگی عارض ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| تُخْلُ الْاَرْوَاحَ وَالْاَبْدَانَا | وَتُفْسِدُ السِّنْخَاتِ وَالْاَوَانَا |
| لاغر کر دیتا ہی روحون اور بدنون کو | اور فاسد کر دیتا ہی شکلون اور رنگون کو |

یعنی زیادہ بیداری بسبب کثرت تحلیل رطوبات کے بدن کی تمام قوتون کو

نقصان پہونچاتی ہی جس سے بدنگار نگ متغیر ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| تُغَوِّرُ الْعَيْنَ وَتَرْدِي الْهَضْمَا | وَتُبْطِلُ الْفِكْرَ وَتُبْرِي الْجِسْمَا |
| پست کردیتی ہی آنکھون کو اور بگاڑدیتی ہی ہضم کو | اور باطل کردیتی ہی فکر کو اور لاغر کرتی ہی جسم کو |

چونکہ آنکھون کیطرف فاسد بخارات زیادہ صعود کرتے ہین جس سے دماغ کی رطوبتین جذب ہوجاتی ہین اسلیے آنکھین بھی چھوٹی ہوجاتی ہین اور بسبب فساد دماغ کے اُسکی قوت معدہ مین بھی نقصان آجاتا ہی **فصل پنجم** در احکام متعلقات نیند۔ جبتک ہاتھ مین غذا (دودھ گھی۔ یا اُنکی بو) کا اثر ہی سونا نہین چاہیے کیونکہ سنن نسائی مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی

إِذَا بَاتَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

جب کوئی شخص ایسی حالت مین سوجاوے کہ اُسکے ہاتھ پر کچھ غذا کا اثر باقی ہی سو اگر اُسکو کوئی موذی ایذا پہونچاوے تو اپنے نفس ہی کو ملامت کرے اور نیز اکثر لوگون کو اسی سبب سے ایذائین پہونچا کرتی ہین۔ اور افضل خواب یہ ہی کہ اول دہنی طرف لیٹے جو سُنت بھی ہی تاکہ غذا معدہ مین بخوبی قرار پاوے کیونکہ معدہ دہنی جانب زیادہ مائل ہی۔ اور جب طعام اپنے مقام مین ٹھہر جاوے تو پھر بائین کروٹ پر لیٹے۔ تاکہ ہضم کو زیادہ تقویت پہونچے کیونکہ اس صورت مین معدہ پر جگر بخوبی مشتمل ہوجاتا ہی۔ اور بائین جانب پر زیادہ سونے سے اعضا کا ثقل دل پر پہونچتا ہی جس سے دل ضعیف ہوجاتا ہی۔ اور امتلا کی حالت مین سونے سے روح کو ضرر پہونچتا ہی اور دماغ بخارات سے پُر ہوجاتا ہی۔ اور دن کو سونا بغیر عادت کے رنگ کو فاسد کرتا ہی اور طحال کو بڑھاتا ہی اور ہاتھ پانون کو متورم کرتا ہی اور صبح کو

رات کے خواب سے اُٹھنے کے بعد چلنے پھرنے اور جاے ضرور جانے سے پہلے دوبارہ سو جانا نہایت ہی مضر ہی جو بدن کو نقصان پہونچاتا ہی۔ اور جن فضلات کی تحلیل حرکت سے ضروری تھی اُنمین خرابی آجاتی ہی جس سے بدن کو امتلا تھکانی عارض اور لاحق ہو جاتی ہی۔ اور ایسا ہی بعد عصر کے غروب آفتاب سے پہلے مناسب نہین ہی کہا امام شافعی نے کہ منھ کے بل سونا شیطانون کی نیند ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ضعیف آدمی کا منھ کے بل سونا بغیر عادت کے مذموم ہی اور قانون مین ہی کہ پیٹھ کے بل پر سونا سخت امراض (مثل کابوس۔ سکتہ۔ فالج کے) کا مہیج ہی کیونکہ اس سے فضلے پیٹھ کی طرف آتے ہین۔ جو مجاری مین بند ہو جاتے ہین

## اَلرَّابِعُ مِنَ الضَّرُوْرِیَّۃِ وَھُوَ الْحَرَکَۃُ وَالسُّکُوْنُ

یہ چوتھا ہی ستہ ضروریہ سے اور وہ حرکت اور سکون بدنی ہی

| | |
|---|---|
| اَمَّا الرِّیَاضَاتُ فَمِنْھَا مُعْتَدِلٌ | وَیَنْبَغِیْ لِمِثْلِ ذَا اَنْ نَمْتَثِلُ |
| اب ریاضتین سو منجملہ اُنکے ایک معتدل ہی | اور لائق ہی کہ اسکی طرح ہم کام کرین |
| فَاِنَّھَا تُعْدِلُ الْاَبْدَانَا | تُخْرِجُ الْاَثْقَالَ وَالْاَدْرَانَا |
| پس تحقیق وہ معتدل رکھتی ہی بدنون کو | اور نکالتی ہی میل کچیل کو |

اور ضروری اُمور انسان کی بقا ہی۔ اور اُسکی صحت کی حفاظت مین سے ریاضت یعنی حرکت ہی جو قوی اور ضعیف اور معتدل ہوتی ہی۔ قوی وہ ہی جسمین متحرک کو تکان معلوم ہو اور پیاس لگے اور سانس تیز اور عظیم اور متواتر ہو اور پسینہ زیادہ نکلے جیسے کشتی کرنا اور زیادہ دوڑنا۔ اور ریاضت ضعیف وہ ہی جو ایسا نہو جیسے بہت نرم چلنا اور لطیف حرکت کرنا۔ اور معتدل ریاضت وہ ہی جسمین کسیقدر

تکان

تکان معلوم ہو۔ اور کچھ پسینہ جاری ہو جیسا معتدل چلنا یا سواری کرنا
اور کبھی ایک ریاضت ایک آدمی کے حق مین معتدل ہوتی ہی اور دوسرے
کے لیے قوی۔ پس قوی ریاضت سے تحلیل اور حرارت پیدا ہوتی ہی اور معتدل
سے غذا اپنے مقامات مین پہونچتی ہی جس سے بدن مین اعتدال آجاتا ہی۔ حرارت
غریزیہ کو قوت پہونچتی ہی اور بدن کے اندر اُسکے افعال اور مسامات مین سے جو
ہضم کے فضلے محبوس ہوتے ہین وہ مندفع ہو جاتے ہین تاکہ بدن کو معتدل
درجہ کی حرارت پہونچے اور حرارت غریزیہ کو تقویت ہو جس سے ہضم قوی
ہو جاتا ہی اور چاہیے کہ ریاضت طعام سے پہلے کیجاوے کیونکہ جالینوس نے
کہا ہی کہ غذا سے پہلے ریاضت کرنا حفظ صحت مین امداد دیتا ہی اور معدہ اور
جگر اور ہضم اور تمام اعضا کو تقویت بخشتا ہی اور فضلون کو خارج کرتا ہی۔
اور نیز کہا ہی کہ موسم ربیع مین ریاضت ادویہ مسہلہ کا کام دیتی ہی۔ اور ابونعیم نے
حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
ذِیْبُوْا طَعَامَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ وَبِالصَّلٰوۃِ وَلَا تَنَامُوْا عَلَیْہِ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُکُمْ
اپنی غذا کو اللہ کے ذکر اور نماز کے ساتھ ہضم کرو اور طعام پر نہ خراب کرو
جس سے تمھارے دل مین قساوت و بدبختی پیدا ہوگی۔ اور ہر انسان کی ریاضت
بقدر اُسکی حاجت اور برداشت قوت کے ہوتی جاتی ہی۔ اور ریاضت صنعت
اور حرفت کے اعتبار سے مختلف ہی کیونکہ قصارہ (لوہارون) کی ریاضت
اگرچہ قوی ہی۔ مگر بدن کو برودت پہونچاتی ہی۔ اور بھوک کی حالت مین ریاضت
کرنا نہایت ناقص ہی۔ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی کہ بھوک مین بالکل ریاضت نہین چاہیے

| | |
|---|---|
| تُهَيِّئُ الْجِسْمَ لِلْاِغْتِذَاءِ | وَتُصْلِحُ الصَّغِيْرَ لِلنَّمَاءِ |
| تیاری کرتی ہی جسم کو واسطے غذا کھانے کے | اور چھوٹے جسم کو بڑھنے کی صلاحیت دیتی ہی |

یعنی معتدل ریاضت قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہی جس سے غذا کی خواہش بڑھتی ہی اور بدن کے فضلون کو تحلیل کرتی ہی جس سے بدن کو خوبصورتی زیادہ ہوتی ہی اور معدہ کے افعال کو تقویت پہونچتی ہی **فائدہ** جس ہضم مین سے کسیقدر فضلہ باقی رہجاتا ہی اُس سے کتنے عرصہ کے بعد بہت سے فضلے جمع ہوجاتے ہین جو آخرکار جسم کو ضرر پہونچاتے ہین۔ پس ریاضت ایسے فضلون کی تولید کو روکتی ہی اور جو کسیقدر پیدا ہوچکے ہین اُنکو تحلیل کردیتی ہی۔ اور چھوٹے جسم کے بڑھانے کی یہ تمثیل ہی کہ جب لڑکون کو مہد (جھگوڑی) مین بٹھایا جاتا ہی تو جبکہ اُسکی حرکت کا حکم نرمی ریاضت کے حکم مین ہی تو جھگوڑی کی حرکت اُنکی حرارت غریزیہ کو زیادہ کرتی ہی جس سے اُنکے اجسام زیادہ بڑھنے لگتے ہین۔ ہرایک عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اُسکے ساتھ مخصوص ہی۔ پس خوبصورت اور چھوٹی چھوٹی چیزونکو دیکھنا آنکھ کی ریاضت ہی۔ اور زیادہ سوچنا اور فکر کرنا قوت مفکرہ کی ریاضت ہی اور زیادہ پڑھنا اور یاد کرنا قوت حافظہ کی ریاضت ہی اور باریک اور خوش آوازونکا سُننا کان کی ریاضت ہی۔ اور زبان کو حرکت دینا اور پڑھنا زبان کی ریاضت ہی۔

| | |
|---|---|
| وَهُوَ اِذَا اَفْرَطَ سُمِّيَ تَعَبًا | يَسْتَفْرِغُ الرُّوْحَ وَيُوْلِي النَّصَبَا |
| اور جب وہ زیادہ ہوجاے تو اُسے تعب کہتے ہین | جو روح کا استفراغ کرتی ہی اور تھکان پیدا کرتی ہی |

یعنی مفرط ریاضت کو تعب کہتے ہین جو مسامات کو کھولتی اور اصلی رطوبتون کو تحلیل کرتی ہی جس سے روح کی قوت تحلیل ہوکر ضعیف ہوجاتی ہی بسبب کثرت

استفراغ کے حرارت غریزیہ کی برودت غریبہ بدن پر غلبہ پاتی ہے

| | |
|---|---|
| وَيُشْعِلُ الْحَرَارَةَ الْغَرِيْبَةَ | وَيُفْرِغُ الْجِسْمَ مِنَ الرُّطُوْبَةِ |
| اور حرارت غریبہ کو بھڑکاتی ہے | اور جسم کو رطوبت سے خالی کرتی ہے |
| وَيُضْعِفُ الْاَعْضَاءَ مِنْ فَرْطِ الْاَلَمِ | وَيُهَرِّمُ الْجِسْمَ وَلَمْ يَاْتِ الْهَرَمُ |
| اور کثرت درد کے سبب اعضا کو ضعیف کرتی ہے | اور جسم کو بڑھاپا کرتی ہے اور ہنوز وقت بڑھاپے کا نہیں آیا |

کیونکہ بسبب شدت حرکت کے زیادہ تحلیل ہونے سے اعضا میں ضعف آجاتا ہے اور روح کا جوہر کم ہوجاتا ہے جس سے قبل از وقت بڑھاپا آجاتا ہے اور بڑھاپا کیا ہے بدن کی تمام قوتوں کا ضعیف ہوجانا۔

| | |
|---|---|
| وَلَا يُغَيِّرُ تَاَثُّرَ اِفْرَاطِ الدَّعَةِ | فَلَيْسَ فِي الْاِفْرَاطِ مِنْهَا مَنْفَعَةٌ |
| اور کثرت آرام اور سکون تجھے مغرور نہ کرے | کیونکہ بہت آرام میں کچھ نفع نہیں ہے |

جیسے کہ قوی کو ریاضت سے ضرر پہونچتا ہے اسیطرح زیادہ آرام و راحت سے بھی نقصان ہوتا ہے اور ردی خلطیں جو ریاضت سے تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام میں زیادہ جمع ہوجاتی ہیں بلکہ جالینوس نے کہا ہے کہ ہمیں حرارت غریزی کے معدوم ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

| | |
|---|---|
| قَدْ تَمْلَأُ الْجِسْمَ بِخِلْطٍ كَالْقُذَى | وَلَا تُهَيِّئُ الْجِسْمَ شَيْئًا لِلْغِذَى |
| اور کبھی آرام بدن میں خس و خاشاک کیطرح خلطیں بھر دیتا ہے | اور بدن کو تھوڑی غذا کے لیے بھی تیار نہیں کرتا |

امتلا دو چیزوں (غذا اور خلطوں) سے ہوا کرتا ہے لیکن یہاں مقصود اخلاط بلغمی سے ہے بسبب نہ ہونے حرکت کے جو محلل اور گرم ہے اور کبھی تارک ریاضت کو وجع مفاصل اور ضعف اعضا لاحق ہوتا ہے۔

## اَلْخَامِسُ مِنَ الضَّرُوْرِيَّةِ وَهُوَ الْاِسْتِفْرَاغُ وَالْاِحْتِقَانُ

پانچواں ان ضروریہ سے اور وہ استفراغ اور بند ش ہے

فی احسین الاگست

استفراغ بدن کے فضلون کا داخل سے خارج کی طرف حرکت کرنے کا نام ہی
اور اسمین تین شرطین ہین (۱) محرک جو فعل کی قوت ہی (۲) شی متحرک جو فضلے
ہین (۳) شی متحرک منہ جو عضو ہی۔ استفراغ کی ضرورت بسبب اُن غذائی
فضلون کے ہوتی ہن جو ریاضت سے تحلیل نہین ہوسکتین۔ پھر استفراغ کی
دو قسمین ہین۔ ایک کلی جیسے فصد۔ اسہال خون حیض و نفاس کا۔ پیپ جو
دنبلون اور زخمون سے نکلتی ہی۔ اور زیادہ بھوک اور پسینہ اور ریاضت
جو سبھی مفرط ہون۔ دوسرا جزئی جیسے قی۔ نکسیر۔ تھوڑا پسینہ۔ بول۔ ریح۔ براز۔
تھوک۔ اور کبھی استفراغ بالکل محسوس نہین ہوتا۔ جیسے بخارات جو جلد
کے مسامات سے تحلیل ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالْجِسْمُ يُحْتَاجُ إِلَى الْإِسْتِفْرَاغِ | مِنْ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ وَالدِّمَاغِ |
| اور بدن کے سارے اعضا اور دماغ | استفراغ کی طرف محتاج ہوتے ہین |
| فَالْفَصْدُ وَالدَّوَاءُ فِي الرَّبِيعِ | لِلنَّاسِ فِيهِ غَايَةُ الْمَنْفُوعِ |
| پس فصد اور دواء بہار کے موسم مین | لوگون کو اسمین بہت پورے درجہ کا نفع ہی |

یعنے چند امور جو ضروری ہین اور انسان اپنی صحت کی سلامتی مین اُنکی
طرف محتاج ہی۔ اُن مین سے ایک استفراغ ہی اور استفراغ کے لیے
چند شرطین ہین۔ اول امتلاء اور خلاء کیصورت مین استفراغ کی کچھ
ضرورت نہین ہی۔ دوم قوت کا قوی ہونا۔ پس ضعف مین استفراغ
ممنوع ہی۔ سوم سحنہ یعنی جسم کا کسیقدر فربہ ہونا۔ جو جسم بہت زیادہ موٹا یا نہایت
پتلا دُبلا ہو استفراغ کو مانع ہین۔ چہارم عمر یعنی متوسط درجہ کی جوان عمر ہو

پس بہت بڑی عمر کا بوڑھا۔ یا چھوٹی عمر کا لڑکا استفراغ کے مانع ہین اور مناسب ہی
کہ اعضاؤن کے استفراغات اُنکے قریب مقامات سے کیے جاوین۔ یعنی سر سے
بذریعہ غرغرون کے اور معدہ سے بذریعہ قی اور حقنہ کے اور تمام بدن سے بواسطہ
فصد یا اسہال کے اور جسم کے جلد اور ظاہری گوشت سے بذریعہ پسینہ وغیرہ کے
اور گردون۔ مثانون۔ مجاری بول سے بذریعہ مدرات کے۔ ابن ماجہ اور ابو نعیم نے
عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَلَیْکُمْ
بِالسَّنَاءِ فَاِنَّ فِیْہِ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ یعنی ہمیشہ تم سنا سے سے علاج
کیا کرو کہ اسمین بجز ایک بڑھاپے کے اور تمام مرضون سے شفاء ہی اور معلوم ہی
کہ سنا اسہالون مین استعمال کی جاتی ہی۔ یہان ہم ایک ایسا فعل بیان کرتے ہین
جو معدہ اور امعا کو فضلون سے پاک کرتا ہی اور جگر اور طحال کے سُدون کو کھولتا ہی
اور بھوک کو تیز اور رنگ کو صاف کرتا ہی اور بڑھاپے کو پیچھے ہٹاتا اور معدہ سے بلغم کو
خارج کرتا ہی۔ اور جو صحت کی حفاظت چاہے اُسکے لیے نہایت مفید اور کارآمد ہی وہ
یہ ہی۔ انیسون۔ تانخواہ۔ اصل السوس۔ افسنتین۔ مصطگی۔ سنبل الطیب
قرفہ۔ (تج) صبر۔ بھگو کر روٹ چھانکر ایک جگہ کیا جاوے اور خوراک اُسکی بقدر
تین درہم کے ہی جسکو سرد طبیعت والا آدمی عرق بادیان کے ساتھ اور محرور المزاج
سکنجبین سے استعمال کرے اور اگر سوداوی غلیظون کا نکالنا بھی مطلوب ہو
تو مقدار پانچ درہم افتیمون بھی بڑھا دیوین اور عرق گاؤزبان کے ساتھ استعمال
کرائین۔ اور فصد کی اس صورت مین ضرورت ہوتی ہی کہ جب خون مقدار مین
زیادہ یا کیفیت مین ناقص ہو اور اگر کسی موقع پر فصد اور اسہال دونون کی

ضرورت پڑے تو وہان فصد کو مقدم کرنا چاہیے۔ اور جو شخص ضعیف یا لاغر ہو اُسکا خون نہ لینا چاہیے۔ اور جسکو ضیق النفس کی بیماری ہو نہ جسکے پٹھے ضعیف ہون اور نہ مسلول اور فصد کے بعد ترش اور نمکین چیزون کا استعمال نہین کرنا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| وَالَّتِی یُسْتَعْمَلُ فِی الْمَصِیْفِ | وَتُخْرِجُ السَّوْدَاءَ فِی الْخَرِیْفِ |
| اور قی گرمی کے موسم مین استعمال کیجاتی ہی | اور موسم خریف مین سودا نکالا جاتا ہی |

چونکہ گرمی کے موسم مین خلط صفراوی غالب ہوتی ہی جو رقیق ہی اور فم معدہ پر طاقی ہوتی ہی جس سے معدہ کی صفائی کے بارہ مین قی عمدہ کام دیتی ہی۔ اور موسم خریف کی طبیعت سودا کی طبیعت کے موافق ہی اسلیے اس موسم مین سودا زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور نیز اسلیے کہ اس سے پہلے گرمی کے موسم گذشتہ نے بہت سی خلطون کو جلاکر خاکستر کردیا ہی اسلیے بذریعہ اسہال کے اُنکے نکالنے کی ضرورت ہی کیونکہ سوداوی خلط کا قی سے نکلنا دشوار ہی۔ اگر سودا قی سے خارج ہو تو ناقص اور ردی علامت ہی۔ اور بلغم سودا اور صفرا کے درمیان ہی۔ اور قی مزمنہ امراض کو جو کہ استسقا۔ صرع۔ وجع مفاصل۔ عرق النسا۔ خدر۔ یرقان۔ وغیرہ ہین مفید ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ ایک مہینہ مین قی متواتر دو بار کرنی چاہیے تاکہ قی پہلی مین جو کچھ کمی رہیگی اُسکو دوسری بار پوری کردیوے۔ اور چاہیے کہ قی سے پرہیز کرے وہ آدمی جسکا سینہ ضعیف یا جسکے حلق مین کچھ بیماری یا اُسکے حلق کا مجری تنگ ہو یا کبھی معتاد نہو۔ تمام اطبا کا اس امر پر اتفاق ہی کہ طبیعت کا نرم رہنا اور تین قبض کا نہونا اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ اکثر اُسکی صحت ہمیشہ محفوظ اور قائم رہیگی اور ملینات و مسہلات کا استعمال موسم ربیع کے ساتھ اسلیے مخصوص ہی کہ وہ

حرارت برودت مین معتدل ہوتی ہی اور نیز اسلیے کہ موسم سرما مین بسبب کثرت طعام اور غلیظ دواؤن کے تناول کرنے اور حرارت محللہ اور حرکت کے نہونے سے خلطین زیادہ ہوجاتی ہین جنکو نکالنے کے لیے فصد یا اسہال کی ضرورت پڑتی ہی

| | |
|---|---|
| فَغَرْغِرْ وَاسْتَعْمِلِ السِّوَاكَ ۔ | ۔ تَنْظِفِ الْأَسْنَانَ وَاللَّهَاةَ كَا |
| پس غرغرہ کرکے مسواک کا استعمال کر | دانتون اور تالو کو پاک و صاف کر |

اور غرغرہ دماغ کو ایسا صاف کرتا ہی جسطرح اسہال معدہ کو۔ اور مسواک کرنے سے مُنھ اور دماغ کی رطوبتین اور زائدہ فضلے نکل جاتے ہین۔ اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوتے تھے تو اول مُنھ کو مسواک سے صاف کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم زیادہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک مُنھ کو پاک اور صاف کرتی ہی۔ اور خداوند تعالی کے نزدیک پسندیدہ ہی۔ اور جب کبھی میرے پاس جبریل آئے ہین تو اُسکی وصیت کی ہی جس سے مجھے ڈر ہی کہ کہین میری اُمت پر فرض نہو جاوے اور اگر مجھے تکلیف کا خیال نہوتا تو ضرور مسواک کی فرضیت کا حکم دیتا۔ پہلی حدیث کو امام مسلم بخاری نے اور دوسری کو امام احمد اور ابن ماجہ نے نقل کیا ہی۔ اور ترمذی مین اسطرح سے ہی کہ پہلے پیغمبرون کے خصائل مین سے یہ چار خصلتین ہین (۱) حیا (۲) خوشبو۔ (۳) مسواک (۴) نکاح۔ اور ابن عباس سے مروی ہی کہ مسواک مین دس فوائد ہین جو مُنھ کو صاف اور مسوڑون کو پاک کرتی ہی۔ بلغم کو نکالتی ہی اور آنکھونکو روشنی بخشتی ہی اور حفر کو دور کرتی ہی۔ اور معدہ کو قوی اور دانتون کو مضبوط کرتی ہی اور فرشتون کو راحت پہونچاتی ہی۔ اور خداوند تعالی کو پسندیدہ اور نیکیون کو بڑھاتی ہی۔ اور سب سے عمدہ مسواک پیلو یا زیتون کی ہی۔ اور پیلو کی مسواک کا

حال تو معلوم ہی مگر زیتون کے بارہ مین ابو نعیم نے معاذ سے روایت کیا ہی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اچھی مسواک زیتون کی ہی جو برکت والے درخت سے ہی۔ اور وہ منھ کو پاک صاف کرتی اور حضر کو دور کرتی ہی اور یہی مسواک میری اور مجھسے پہلے پیغمبرون کی تھی۔ درختون مین مسواک کے درخت جھاؤ۔ بیدمشک جند ہین جنکی مسواک ہضم کو مفید ہی۔ اور انار اور ریحان اور سرکنڈہ کی مضر ہی اور جس درخت کا نام یا کیفیت مجہول ہو اُسکی مسواک بھی نہین چاہیے شائد کہ اسمین زہر کی تاثیر ہووے اور مسواک کرنے مین زیادہ مبالغہ نہین چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے دانتون کی چمک زائل ہو جاتی ہی اور رطوبتین اور بخارات جو معدہ مین پیدا ہوتے ہین یہان گرنے لگتے ہین۔ اور عمدہ مسواک وہ ہی جو گلاب کے ساتھ تر کرکے استعمال مین لائی جاوے۔ وہ **منجن** جو مسواک کا کام دیتا ہی اور حضر کو زائل کرتا ہی نمک اندرانی۔ زبد بحر۔ خرف چینی۔ آرد مجیٹھ۔ آرد جو سوختہ۔ عقیق سوختہ۔ سب کو ہموزن غبار کیطرح باریک پیسکر منجن کیا جاوے اور پیچھے اُسکے روغن گل لگایا جاوی۔

| | |
|---|---|
| واطلق البول والا فاحبن | واستخرج الطمث من اقطار البدن |
| اور بول کو چھوڑ دو ورنہ استسقا ہو جائیگا | اور حیض کا خون بدن کے کونون سے نکال |

یعنی مدرات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بدن کی فاسد رطوبتین نکل جاوین — ورنہ استسقا رزقی کے ہو جانیکا احتمال ہی **دوا**۔ جو بول کو نہایت ادرار کرے اور بدن کی نرمی اور استسقا اور درد مفاصل وغیرہ امراض باردہ سے شفا بخشے اور ریح کو خارج اور ریگ اور گردہ کے سنگریزون کو توڑے اور بلغمی رطوبتون کو خشک کرے وتخم کرفس بطی وجبلی بزرجمہر۔ مجیٹھ۔ اہلیلج اصارون۔ تمر۔ سنبل الطیب وغیرہ مناسب

اجزا کو باریک پیسکر سفوف بناکر استعمال مین لایا جاوے۔ حیض کے خون کو بھی مدرات کے ذریعہ سے خارج کرنا چاہیے کیونکہ اسکے بند ہوجانے سے سخت مرضین مرگی اختناق الرحم ظلمہ البصر ضعف معدہ۔ خارش کھجلی۔ دوار۔ وغیرہ ردی امراض پیدا ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| وَارْسِلِ الْجُوْفَ مِنَ الْقُوْلَنْجِ | فَاِنَّ بِالْاِرْسَالِ مِنْهُ تُنْجِيْ |
| اور قولنج کے عارضہ سے پیٹ کو چھوڑ یعنی مسہل لے | کہ اسکے سبب سے تو اس بیماری سے نجات پائیگا |

یعنی مسہل دوا یا ملینات کا استعمال کرنا ریح اور قولنج کی بیماریون سے نجات دیتا ہی کیونکہ قولنج اکثر طبیعت کی خشکی سے عارض ہوتا ہی جو اکثر امعا قولون مین حادث ہوتا ہی اور کبھی خشک فضلے یا غلیظ ریح یا امعا کے سدہ سے بھی ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاسْتَعْمِلِ الْحَمَّامَ لِلْاَوْسَاخِ | وَلَا تَكُنْ مِنْ ذَاكَ فِيْ تَرَاخِ |
| میل کچیل کے لیے حمام کو استعمال کر | اور تو اس سے سستی مین مت ہو |

بسا اوقات ظاہر بدن پر میل جمع ہوجاتا ہی جسکا سبب داخلی یا خارجی ہوتا ہی۔ داخلی کا سبب یہ ہی کہ بدن سے جو بخارات ناقص تحلیل پاتے ہین وہ ظاہر بدن پر کثیف ہوکر جم جاتے ہین اور مسامات کو روک لیتے ہین جس سے بخارات جو قابل تحلیل کے ہوتے ہین بند ہوجاتے ہین اسی وجہ سے کئی قسم کی بیماریون کے عارض ہونے کا احتمال ہی۔ پس حمام مین غسل کرنا اُس میل کو دور کرنا اور بدن کے مسامات کو کھول دیتا ہی۔ جس سے ردی فضلے بآسانی نکل جاتے ہین۔ جالینوس نے کہا ہی کہ جب رقیق غلط کسی جسم کے بیرونی چمڑے کے قریب آجاوے تو اُسکا نکالنا بذریعہ حمام یا ریاضت کے نہایت ضروری ہی۔ اور حمام مین دو متضاد قوتین پائی جاتی ہین اُسکی ہوا تو حرارت اور گرمی پہونچاتی ہی اور اُسکا پانی رطوبت اور نمی پہونچاتا ہی

اور حمام مین بغیر استعمال پانی کے صرف پسینہ لانا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی جو استسقا
اور تر ہل کو نہایت مفید ہی اور وہ تمام امور مین باسوائے تقویت حرارت غریزیہ کے
ریاضت کا کام دیتا ہی۔ اور حمام بدن کو نرا اور نفخ کو تحلیل کرتا ہی اور بول کو بآسانی نکالتا ہی
اور خارش کھجلی اور ہر قسم کے تھکان سے آرام بخشتا ہی۔ اور تپ دق کو بہت مفید ہی
اور شور نمکین پانی سے غسل کرنا بدن مین خشکی پیدا کرتا ہی اور رطب بیماریون سے آرام
دیتا ہی۔ سرد پانی سے غسل کرنا بدن کو سردی اور رطوبت پہونچاتا ہی اور کبھی بالعرض
حرارت بھی کرتا ہی جسکی سردی کے سبب سے بدن کے مسامات بند ہو جاتے ہین۔
اور گرم بخارات جو تحلیل ہوتے تھے وہ رُک جاتے ہین جس سے بدن مین ایک قسم کی
گرمی پیدا ہو جاتی ہین۔ لیکن گرم موسم مین جوانون اور گرم طبیعت والون کو
مفید ہی۔ سرد پانی سے غسل کرنا ممنوع ہی۔ اُس شخص کو جسکو بد ہضمی یا اسہال یا
کوئی سرد بیماری یا درد مفاصل یا بیخوابی یا نزلہ یا ہیضہ یا ضعف معدہ کی بیماری ہو
یا ایسے کسی مسہل دوا کو نوش کیا ہو یا ابھی اسکے معدہ مین غذا نہ ہضم ہوئی ہو یا
اسکا بدن لاغر ہو جس سے احتمال ہی کہ کہین پانی کی سردی اعضاے رئیسہ تک نہ پہونچ جاوے
یا جسکو کوئی ورم ظاہر یا باطن مین ہو حمام مین زیادہ غسل کرنے یا وہان زیادہ عرصہ تک
ٹھہرنے سے دل کو حرارت پہونچتی ہی جس سے غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہی۔ اور مواد اعضا کیطرف
گرتے ہین اور جسم ڈھیلا ہو جاتا ہی۔ بچون کو ضرر پہونچتا ہی۔ اور حرارت غریزی کو زیادہ
تحلیل ہوتی ہی۔ اور باہ کو نقصان پہونچتا ہی۔ اور جسکو درد مفاصل ہو اُسکو نہایت ہی مضر ہی

| | |
|---|---|
| وَاطْلِقِ الْجِمَاعَ لِلْاَحْدَاثِ ۔ | ۔ لِيَسْلَمُوْا بِذَاكَ مِنْ اَخْبَاثِ |
| اور تو جماع کی اجازت دے جوانون کو | تاکہ وہ اس سبب سے خرابیون اور ناپاکیون سے بچے رہین |

یعنی جوانون کو جماع مین سلامتی ہی فواحش اور بیحیائیون سے اور نیز بچاؤ ہی ابتلاے مرضون سے جالینوس نے کہا ہی کہ جماع سے مقصود اعظم یہی ہی کہ نسل کی حفاظت کی جاوے۔ اور محبوس (بند) پانی کو نکالا جاوے۔ اور نیز کہا ہی کہ منی پر جوہر آتشی اور ہوائی غالب ہی جسکا مزاج حار رطب ہی۔ صحیح بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ اے جوانون کی جماعت تم سے جسکو مقدرت اور طاقت ہی وہ نکاح کرلیوے اور جسمین اُسکی توفیق نہین وہ روزے رکھے جو اُسکے لیے بچاؤ ہی کیونکہ منی جب ہمیشہ بند رہیگی تو اس سے وسواس اور مرگی اور ظلمت بصر اور فکر وغیرہ امراض سوداوی پیدا ہونگے۔ اور رازی نے کہا ہی کہ جو شخص مدت دراز تک تارک الجماع رہی اُسکے اعضاؤن کی قوتین گھٹ جاتی ہین۔ اُسکے جسم کے مسامات بند ہوجاتے ہین اسکا اعضاے تناسل سکڑکر چھوٹا ہوجاتا ہی اور ہضم مین ضعف ہوجاتا ہی اور بعض قدمانے کہا ہی کہ انسان کو چاہیے کہ تین باتون کو کبھی ترک نہ کرے۔ (۱) چلنا پھرنا کیونکہ ضرورت کے وقت نہایت تکلیف ہوگی (۲) کھانا۔ کہ اگر چھوڑ دیا جاوے تو امعا چھوٹی یا بند ہوجاتی ہین (۳) جماع۔ کیونکہ جس کنوئین سے پانی نہین نکالا جاتا وہ خشک ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلَا يُحَبِّبُهُ إِلَى الْخِفَافِ | وَلَا إِلَى الْكُهُولِ وَالضِّعَافِ |
| اور اُس جماع کو خفیف و لاغرون کیطرف مت محبوب کر | اور نہ ادھیڑ مردون اور ضعیفون کو ترغیب دے |

ضعیف سے مراد وہ ہین جو نقیہ یا جنکی قوتین ضعیف ہون یا کسی بیماری سے عنقریب صحت یاب ہوئے ہون

۱۲ اگست

| | |
|---|---|
| وَمَنْ يُجَامِعْ إِثْرَ الطَّعَامِ | فَعِدَّهُ بِالنِّقْرِسِ وَالْلَّمِ |
| جو شخص طعام کے بعد جماع کرے | اُس سے نقرس اور درد دون کا وعدہ کر |

کیونکہ جماع حرکت کلی ہی جو تمام جسم کو شامل ہی۔ سو جب بدن طعام سے پُر ہوگا تو حرکت کے باعث ضرور طعام بغیر نضج کے معدہ سے نکلکر تمام مجاری خصوصاً جگر کے مجرون کو بند کر دیگا۔ جس سے اعضاے طعام غیر منضم کو اپنی غذا مین لاینگے تو اعضا مین ناقص خون پیدا ہوگا۔ اکثر درد و مفاصل جگری ہضم کے فضلے سے ہوتا ہی۔ نقرس وہ درد جو پانون کی انگلیون مین عارض ہوتا ہی۔ اصمعی نے کہا ہی کہ تین چیزین بدن کی طاقت کو اُکھاڑ دیتی ہین بلکہ کبھی ہلاک بھی کر دیتی ہین (۱) امتلا کی حالت مین جماع کرنا۔ (۲) عمر رسیدہ بوڑھی عورت سے ہم بستر ہونا (۳) سوکھے ہوے گوشت کا کھانا اکثر اطبا نے کہا ہی کہ درد مفاصل اور قولنج والون کو غذا کا کھانا حمام مین اور حرکت قوی کے بعد اور جماع سے پہلے نہایت ممنوع ہی اور کھانے کے بعد کوئی زیادہ حرکت کرنی بھی ایسی ہی ہی

| | |
|---|---|
| كَثْرَةُ الْجِمَاعِ أَضْعَافُ الْبَدَنِ | وَيُوْرِثُ الْجُسُوْمَ أَنْوَاعَ الْمِحَنِ |
| جماع زیادہ کرنا جسم کو ضعیف کرتا ہی | اور بدنون مین کئی قسم کی تکالیف لاحق کرتا ہی |

کیونکہ منی جو خارج ہوتی ہی وہ عمدہ خون کا خلاصہ ہوتی ہی جسمین بدن کی غذا بننے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہی سو اُسکے نکلنے سے اعضا کو پوری غذا نہین پہونچ سکتی جس سے بدن کی تمام قوتین ضعیف ہو جاتی ہین۔ اور ہضم ناقص اور آنکھونکی بینائی کم اور حواس ظاہری اور باطنی مکدر ہو جاتے ہین **فائدہ** منی کا نکلنا خون کے نکلنے کی نسبت سے زیادہ ضعف پیدا کرتا ہی۔ مگر چونکہ نیند مین احتلام کی صورت سے

نکلتی ہی اُس سے کچھ نقصان نہین ہوتا۔ افلاطون نے کہا ہی کہ جو شخص جماع نکرے اُسکے سر اور داڑھی کے بالون کی سیاہی اور جسم کی قوتین ثابت اور قائم رہتی ہین کسی نے حارث بن کلاہ سے کثرت جماع کے بارہ مین پوچھا اسنے جواب مین کہا کہ نہایت ردی ہی پھر عمر رسیدہ کے ساتھ جماع کرنے کا حال دریافت کیا اُسنے جواب دیا کہ وہ قوت کو زائل کرتی ہی اور اُسکا پانی زہر کا کام دیتا ہی۔ اور اُسکا نفس جلدی موت لاتا ہی اور غم و فکر لاحق کرتا ہی۔ کسی کا مقولہ ہی کہ منی آنکھ کا نور سر کا مغز پنڈلیون کا گودہ ہی روح کا خلاصہ ہی۔ اور شافعی وغیرہ نے کہا ہی کہ زیادہ جماع کرنا جسم کو سُست اور عمر کو کم کردیتا ہی۔ جسکی دلیل مین یہ بیان کیا ہی کہ خچر کی عمر تمام حیوانون سے زیادہ ہوتی ہی اور چڑیا کی کم۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جماع حیاتی کے مادہ کو خارج کردیتا ہی۔ اور نہین جائز ہی حیض والی عورت سے جماع کرنا شریعت مین اور نہ طب مین۔ جو شخص حیض کی حالت مین جماع کرے جس سے حمل ٹھہر جاوے تو اس سے اولاد مجذوم پیدا ہوتی ہی۔ یعنی حیض کی حالت مین حمل ٹھہر جانے سے اولاد مجذومی پیدا ہوتی ہی

## السَّادِسُ مِنْهَا الْاَحْدَاثُ النَّفْسَانِيَّة

چھٹا سنہ ضروریہ سے افعال نفسانی ہین

یعنی وہ افعال جو نفسانی قوتون کی طرف منسوب ہین اور قوتین وہ ہیئت نفسانی ہین جنسے افعال صادر ہوتے ہین جب وہ ہیئت اچھی ہوتی ہی تو اُس سے افعال بھی عمدہ صادر ہونے لگتے ہین اور جب مذموم ہوتی ہی تو ناقص اور رُسیکی نے کہا ہی کہ تمام نفسانی عوارض سے جسم مین تغیر آجاتا ہی (جو نہایت مضر ہی) جیسے کہ اور اسباب سے آجاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَغَضَبُ النَّفْسِ يُهَيِّجُ الْحَرَّا | وَتَارَةً يُورِثُ جِسْمًا ضَرَّا |
| اور نفس کا غصہ حرارت برانگیختہ کرتا ہی | اور کبھی بدن کو ضرر دیتا ہی |

غضب دل کے خون کا جوش ہی جس سے حرارت بدلہ لینے کی غرض سے باہر کیطرف دفعۃً حرکت کرتی ہی۔ اور غصہ جسم کو حرارت اور خشکی پہونچاتا ہی اور کبھی تپ بھی پیدا کرتا ہی۔ اور جب زیادہ ہوتا ہی تو حرارت غریزیہ کم کر دیتا ہی جس سے آدمی سرد ہو جاتا ہی اور کانپنے بھی لگتا ہی۔ اور بعض حکما نے کہا ہی کہ غضب کی حالت جنون اور دیوانگی کے شابہ ہی جو مقتضی عقل سے باہر ہو جاتا ہی اور جسم کو تغیر اور ضرر پہونچاتا ہی۔ کیونکہ جب جسم مین کوئی فاسد مادہ ہوتا ہی تو اُسکو غضب حرکت مین لے آتا ہی جو اعضائی طرف نکلنا چاہتا ہی جس سے ورم یا رعشہ یا دوار کی بیماری ہو جاتی ہی۔ اور معتدل درجہ کا غصہ سرد اور مرطوب طبیعتون کو مفید ہوتا ہی ابو ہریرہ سے مروی ہی۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ نصیحت کرین آپنے تین بار فرمایا لَا تَغْضَبْ یعنی غصہ مت کر

| | |
|---|---|
| وَفَرَعُ النَّفْسِ يُهَيِّجُ الْبَرْدَا | وَرُبَّمَا أَفْرَطَ حَتَّى أَرْدَا |
| اور نفس کی بیقراری سردی اُٹھاتی ہی | اور بسا اوقات بہت ہو جاتی ہی یہانتک کہ ہلاک کر دیتی ہی |

فزع فعل ہی نفسانی افعال سے جو غضب کا مقابل ہی اور اُسکا سبب یہ ہوتا ہی کہ حرارت غریزیہ اندر کیطرف دفعۃً رجوع ہو جاتی ہی جس سے یکدفعہ جسم بیرونی سرد ہو جاتا ہی۔ اور جب زیادہ خوف پہونچتا ہی تو ڈر کے مارے دلمین حرارت محبوس اور بند ہو کر منطفی ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَكَثْرَةُ الْأَفْرَاحِ أَحْصَابُ الْبَدَنْ | وَمِنْهُ مَا يُؤْذِي بِإِفْرَاطِ السِّمَنْ |
| بہت خوشیان بدن کی تر و تازگی ہین | اور اس سے ایک وہ قسم ہی جو افراط فربہی سے دکھ دیتی ہی |

فرحت - خوشی - لذت - امید وغیرہ یہ ہی کہ حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی ظاہر بدن کی طرف آتی ہی جسکے حصول کے سبب سے جسم کی قوتین بڑھ جاتی ہین اور ہاضمہ قوی ہو جاتا ہی اور غذا بدن کے تمام اعضاؤن مین جاری ہو جاتی ہی اور جب کبھی کسی بدن کی طبیعت سرد ہوتی ہی تو وہ جلد بڑھتا ہی اور بہت زیادہ موٹا ہو جاتا ہی کیونکہ سرد بدنون مین تحلیل کم واقع ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحُزْنُ قَدْ يُفْضِي عَلَى الْمَهْزُولِ | وَيَنْفَعُ الْمُحْتَاجَ لِلنُّحُولِ |
| اور رنج کبھی لاغر آدمی کو مار دیتا ہی | اور جو شخص محتاج لاغری کا ہو اُسے نفع دیتا ہی |

یعنی غم سے لاغر آدمی کا مزاج بگڑ جاتا ہی اور کبھی نہایت دُبلا پتلا ہو جاتا ہی غم مین حرارت غریزیہ بدن کے اندر کی طرف تھوڑی تھوڑی داخل ہوتی ہی جو اگر زیادہ مدت تک رہی تو اس سے بدن متغیر اور قوتین ضعیف اور آنکھ کی روشنی باطل ہو جاتی ہی - کیونکہ غم سے حضرت یعقوب علیہ السّلام کی بینائی معدوم ہو گئی تھی - بقراط نے کہا ہی کہ دل کی دو آفتین ہین جو اُسکو ایذا پہونچاتی ہین (۱) غم (۲) ہم - جب غم زیادہ ہو جاتا ہی تو وہ نیند لاتا ہی - کیونکہ وہ ایسے امر کے سبب سے ہی جو منقضی ہو چکا ہی اور ہم سے بڑھاپا جلد آتا ہی کیونکہ وہ ایک ایسے خوف سے ہی جسکے آیندہ آنے کا احتمال ہی - اور کسی کا مقولہ ہی کہ لوگون کی رات غم ہی - اور اُسکا دن خوشی و فرحت ہی - اور غم کی نسبت سے زہر کا پینا آسان تر ہی - جالینوس نے کہا ہی کہ غم دل کو اندھا اور اُسکی حیات کو زائل کر دیتا ہی - شیخ نے خجل (شرمندگی) اور غیظ کا حال بیان نہین کیا - شرمندگی حرارت کو پہلے منتشر کر دیتی ہی اور پھر تھوڑی تھوڑی بدن کے اندر کی طرف آتی ہی - پس

وہ مرکب ہی فزع اور خوف سے۔ اسیوجہ سے اسمین نفس بہت منقبض ہوجاتا ہی
اور جب شرمندگی زائل ہوجاتی ہی تو خوف باقی رہجاتا ہی۔ اور غیظ کی ابتدا مین
غضب اور آخر مین غم ہوتا ہی جو دونون کا کام دیتا ہی۔ اور شجاعت اور بہادری
دلیری۔ حار رطب ہین۔ اور نامردی۔ بخل۔ فقر کا خوف بارد یابس ہین اور تحمل
وتواضع۔ حب۔ بغض بارد رطب ہین۔ یہ سبھی روح حیوانی کے افعال ہین۔ اور نظر کا
لگنا افعال نفسانی کے ساتھ ملحق ہی۔ اور جو بعض آدمیون کی آنکھون مین زہریلی
قوت ہوتی ہی جو انسے نکلکر شعاعون کے ذریعہ سے دوسرے جسم مرئی پر جا پہونچتی ہی
جسمین اثر کرجاتی ہی۔ اور بعض فلاسفہ نے کہا ہی کہ بعض آنکھون مین فعل کی
تاثیر ہوتی ہی اور انفعال بھی ہوتا ہی۔ اور فعل کا فیضان نفس کی طرف سے ہی
جو یہ ہی کہ اس سے زہردار لطیف جوہر نکلکر منظور پر پہونچتا ہی اور اسکے جسم کے
ساتھ مخلوط ہوکر جسم کے مسامات مین داخل ہوجاتی ہین جو اسکو فاسد کردیتی
ہین۔ اکثر ایسی تاثیر خوبصورتون مین ہوا کرتی ہی۔ اور انفعال یہ ہی کہ یہی
جوہر جب شی منظور کیطرف جاتا ہی تو اسکے ساتھ بخوبی مخلوط ہوجاتا ہی جو
اس مخالطت کی وجہ سے بظاہر آنکھون مین نظر آنے لگتا ہی۔ ترمذی مسلم
مین حضرت ابن عباس سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقُ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ نظر لگنا درست ہی
اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو وہ نظر ہوتی

## اَلْاُمُوْرُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِطَبِیْعِیَّۃٍ وَاَوَّلًا فِی الْاَمْرَاضِ

یہ وہ اُمور ہین جو طبیعت مین داخل نہین ہین جنمین سے اول امراض

## المُتَشَابِهَةُ الأَجْزَاءِ

متشابہۃ الاجزاء کا ذکر ہے

یہ تینون قسمون مین سے تیسرا قسم ہی جسکو شروع مین کہا تھا۔ وَالعِلْمُ فِی ثَلٰثَةٍ قَدْ کَمُلَ

| | |
|---|---|
| وَتُوجِدُ الأَمْرَاضُ فِی الأَعْضَاءِ | اَلْمُتَشَابِهَاتِ فِی الأَجْزَاءِ |
| اور بیمارین اُن اعضا مین پائی جاتی ہین | جنکے اعضا باہم متشابہ ہوتے ہین |

مرض وہ ہیئت ہی جو افعال اور انفعالون کو ضرر پہونچاتی ہی جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی اعضا سے متشابہۃ الاجزاء وہ مفرد اعضا ہین جنکو بسیط کہتے ہین جو کہ صرف غلطون سے ترکیب پاتے ہین جیسے گوشت چربی۔ ہڈی وغیرہ غیر متشابہ وہ جو اُسکے برخلاف ہون اور مفرد اعضا واسطے اعضاء آلیہ کے اصول ہین کیونکہ آلیہ انھین سے ترکیب پاتے ہین

| | |
|---|---|
| بِفَضْلِ جُزْءٍ غَیْرِ فُضُولِ | کَمَرَضِ الدِّقِّ وَالذُّبُولِ |
| بباعث جدا ہونے ایک جزء اصلی کے | جیسے تپ دق اور ذبول کی بیماری |

ذبول۔ رطوبات اصلی کے گداز ہوکر اسہال یا پیشاب کے ساتھ نکلنے کو کہتے ہین خواہ عارضی تپ کے ساتھ ہو یا بغیر تپ کے ہو جو مرض اعضاء متشابہۃ الاجزا کو لاحق ہوتا ہی۔ اُسکی دو قسمین ہین ایک غیر مادی جسمین بدن کی خلطین فنا ہوجاتی ہین اور حرارت جسم پر غلبہ پالیتی ہی جیسے روزانہ تپ جب دیر تک رہتی ہی تو جسم کو مغلوب کردیتی ہی اور مصنف نے تپ دق اور ذبول کی مثال بیان کی ہی کہ یہ دونون پیدا ہوتی ہین بدن کی خلطون اور رطوبتون کے معدوم ہوجانے سے جیسے چراغ کا تیل جلجاتا ہی۔ لیکن حقیقت مین یہ دونون مرضین خلطون سے پیدا نہین ہوتین۔ بلکہ یبس اور خشکی کے غلبہ اور افراط سے

| | |
|---|---|
| وَمَرَضُ الْخِلْطِ مَعَ السُّخُونَهْ | كَمِثْلِ الْحُمَّى مَعَ الْعُفُونَهْ |
| اور مرض خلط کی گرمی کے ساتھ | جیسے تپ عفونت کے ساتھ |

یعنی وہ تپ جو کہ خلطون کے باہم تعفن سے حادث ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ بَارِدٌ وَمَا فِيهِ سُدَدْ | مِثْلُ الْجُمُودِ مِنْ جُلَيْدٍ أَوْ بَرَدْ |
| منجملہ اوس مرض کے ایک سرد ہی اور سدے نہین ہین | جیسے جمود ہو جاوے یخ یا اولون سے |

یعنی منجملہ اُن امراض کے ایک سرد مرض ہی جسمین مادہ نہین ہوتا جیسے کہ وہ تشنج جو زیادہ سردی کے پہونچنے سے ہو جاتا ہی۔ جسکا سبب برف یا یخ ہوتا ہی۔ جس سے گرز کی بیماری ہو جاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ بَارِدٌ وَفِيهِ خِلْطُ | كَفَالِجِ الْبَلْغَمِ فِيهِ فَرْطُ |
| اور منجملہ اُسکے بارد ہی اور اُسمین خلط ہی | جیسے فالج کہ جسمین بلغم بافراط ہی۔ |

یعنی سرد مرض جو مادہ سے پیدا ہوتا ہی جیسے فالج جسکا سبب سرد خلط ہی جو عضو مین زیادہ ہو جاتا ہی۔ اور فالج اصطلاح مین بدن کے کسی ایک طرف کا اُسکے طول مین استرخا کو کہتے ہین لیکن مطلق کسی عضو کے استرخا کو بھی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ رَطْبٌ لَيْسَ فِيهِ فَضْلَهْ | كَسَخْنَةٍ حِينَ تَرَاهَا رِخْلَهْ |
| اور منجملہ اُسکے رطب ہی جسمین کوئی فضلہ نہین | جیسے وہ جسم جسکو تو ڈھیلا دیکھے |
| وَمَرَضٌ رَطْبٌ بِأَخْلَاطِ الْبَدَنْ | مِثْلُ امْتِلَاءِ الْبَطْنِ إِنْ كَانَ اسْتِسْقَا زَنَى |
| اور مرض مرطوب ہی بدن کی خلطون کے سبب سے | جیسے بھر جانا پیٹ کا جبکہ استسقا زنی ہو |
| وَمَرَضُ الْيُبْسِ الَّذِي فِيهِ الْمَدَدْ | مِنْ فُضْلَةٍ كَالسَّرَطَانِ وَالْغُدَدْ |
| اور خشکی کی بیماری کہ جسمین امداد ہو | فضلے سے جیسے سرطان اور غدود مین |

یعنی منجملہ ان امراض کے جو کہ مادہ سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی ہین جو کہ سخت سوداوی مادہ سے عارض ہو جاتے ہین جیسے سرطان جو کہ اس سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہی جو بدن کے کسی عضو مین احتراق پاتا ہی جس سے جسم کا مزاج سوداوی مزاج کیطرف مائل ہو جاتا ہی۔ سرطان ایک قسم کا ورم ہی جو کسی عضو کو چمٹ جاتا ہی۔ جیسے جانور سرطان (کیکڑا) اپنے شکار کو پکڑ لیتا ہی اور نیز وہ ورم اپنی گولائی و تدویر مین سرطان کیصورت کے مشابہ ہوتا ہی۔ اور اُسکے گرداگرد کی رگین بمنزلہ اُسکے پانون کے سمجھی جاتی ہین۔ اور غدودین گوشت کا فضلہ ہوتی ہین جو کہ سخت بمقدار گولی یا اخروٹ کے اکثر کندھون یا گردن پر نمودار ہو جاتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَالْيُبْسُ دُوْنَ الْخَلْطِ فِي الْاَبْدَانِ | مِثْلُ تَشَنُّجٍ مِنَ النُّقْصَانِ |
| اور خشکی بدنون مین بدون کسی خلط کے | جیسے تشنج کا ہو جانا کسی خلط کے نقصان سے |

یعنی مرض یابس بلا مادہ وہ تشنج ہی جسمین بدن کی کوئی خلط ناقص ہو جاوے اور اسمین نہایت درجہ کی یبوست آجاوے اور کبھی تمام بدن مین مرطوب خلط کم ہو جاتی ہی۔ جسکے سبب سے تپ عارض ہو جاتی ہی۔ الحاصل کسی بدن مین کوئی بیماری صرف بارد یا یابس یا حار یا رطب نہین پائی جاتی۔ اسلیئے کل مرضون کی آٹھ قسمین ہین۔ اول حار بارد جیسے دق اور ذبول۔ دوم حار مادی جیسے کہ وہ تپ جو کہ حادث ہوتی ہی۔ خون یا صفرا کی عفونت سے سوم بارد بلا مادہ جیسے جمود یا کزاز چہارم بارد مادی جیسے فالج و تپ بلغمی پنجم یابس بلا مادہ جیسے تشنج یابس ششم یابس مادی جیسے جذام و سرطان۔ ہفتم مرطوب مادی جیسے جسم فربہ جسکا گوشت نرم ہو۔ ہشتم۔ مرطوب مادی جیسے استسقا۔

# ذِکرُ الاَمراضِ فِی الاَعضاءِ الآلِیَۃِ

ذکر ہے ان بیماریون کا جو کہ اعضاے مرکبہ مین ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| وَتُوجَدُ الاَمراضُ فِی الآلِیَۃِ | اِذا جَرَّتْ فِی خِلقَۃِ بَنِیَّۃٍ |
| اور امراض اعضاے مرکبہ مین پائے جاتے ہین | جبکہ پیدایش مین کچھ بلا جاری ہو |

اعضاے آلیہ وہ ہین جو کہ بسیط سے مرکب ہوتے ہین مثلاً سر مرکب ہی گوشت اور ہڈیون اور شرائین سے۔ اور اسیطرح ہاتھ یا نون وغیرہ کو سمجھنا چاہیے۔ اعضاے مرکبہ کی بیمارین چار قسم پر ہوتی ہین (۱) امراض خلقہ۔ (۲) امراض عدد (۳) امراض وضع (۴) امراض شکل۔ کیونکہ جب جسم کے کسی عضو کی مقدار تعداد۔ وضع۔ شکل طبعی طور پر مکمل ہو تو وہ صحیح الخلقت مستقیم العقل ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِن زادَتْ مِثلُ الهامَۃِ الکَبِیرَۃِ | وَالنَّقصُ کَالمِعدَۃِ الصَّغِیرَۃِ |
| اور اگر زیادہ ہو جیسے بڑا سر | اور نقصان جیسے چھوٹا معدہ |

یعنی مقدار کی بیمارین دو قسم پر ہین ایک زیادتی جیسے سر کا بڑا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کی قوت معلوم ہوتی ہی۔ اور کبھی زیادتی تمام جسم کو حاوی ہوتی ہی جیسے نہایت درجہ کی فربہی دوسرے کمی جیسے معدہ کا چھوٹا ہونا جسکا سبب قوت مصورہ کا ضعف ہی۔ اور کبھی نقص عام تمام جسم کو شامل ہوتا ہی۔ جیسے نہایت درجہ کی لاغری اور ناتوانی

| | |
|---|---|
| وَالشَّکلُ اِن وَقَعَ فِی اَمرٍ غَلَطٍ | رَأَیتَ شَکلَ الرَّاسِ مِنہُ کَالسَّقَطِ |
| اور اگر شکل امر غلط مین واقع ہو | تو اس سے تو شکل سر کی دیکھے گا جیسے جھٹی |

مرض شکل یہ ہی کہ کسی عضو کی ہیئت بدل جاوے اسیطرح کہ کول ہو جاوے۔

وہ عضو جسکا چپٹا ہونا ضروری تھا۔ جیسے رطوبت جلیدیہ گول ہو جاوے
جسکی طبعی شکل مین طوالت اور لمبائی بنائی جاتی ہی یا کوئی مستقیم عضو ترچھا ہو جاوے

| | |
|---|---|
| كَذَا وَفِي التَّجْوِيفِ اِنْ جَرٰى سَقَمْ | فَيُمْتَلِي بِاللَّحْمِ بَاطِنُ الْقَدَمْ |
| ایسی ہی اگر جوف وارمین چلے بیماری | پس گوشت سے بھر جاویگا اندرون قدم کا |

طبعی شکل باطن قدم کی یہ ہی کہ محدب ہووے اور اسمین کسیقدر تجویف بھی
پائی جاوے کیونکہ اگر تجویف نہوتی تو کبھی قدم زمین محدب پر نہین ٹھہر سکتا
اسیطرح ہاتھ کی ہتیلی اگر گوشت سے پُر ہوتی تو ہاتھ کا بند کرنا مشکل ہو جاتا

| | |
|---|---|
| وَاِنْ جَرٰى شَيْءٌ عَلَى الْمَجَارِي | كَالسَّدِّ فِي الْكُلَى عَلَى الْاَحْجَارِ |
| اور اگر جاری ہو کچھ مجرون پر | جیسے بند ہو جانا گردہ کا سنگریزون پر |

اعضاے مرکبہ کی بیماری مین سے مجرون کی بیمارین ہین جنکی تین قسمین ہین۔
اول یہ کہ مجری وسیع اور زیادہ ہو جاوے جیسے کہ آنکھ کا سوراخ یعنی ثقبہ عینی
بڑھ جاوے یا آنکھ کے اندرونی پٹھون مین وسعت آجاوے جسکو انتشار سے
تعبیر کرتے ہین جس سے ثقبہ عینی زیادہ پھیل جاتا ہی۔ اور اسیوجہ سے آنکھ کی
رگین زیادہ موٹی ہو جاتی ہین جس سے سبل کی بیماری ہو جاتی ہی۔ دوسرے
یہ کہ مجاری بند اور چھوٹے ہو جاوین جیسے کہ آنکھ کا سوراخ چھوٹا ہو جاوے
یا نفس کے مجاری تنگ ہو جاوین جیسے مرض ربو مین ہوتا ہی۔ یا مری تنگ
ہو جاوے جیسے خناق مین ہوتا ہی۔ تیسرے یہ کہ کوئی عضو ناقص یا فاسد ہو جاوے
جس سے اُسکے فعل مین بھی بطلان آجاتا ہی یا تو بالکل جیسے کہ آنکھ کے نورانی
پٹھون مین کوئی سدہ ٹھہر جاوے جس سے آنکھ کا کام جو دیکھنا ہی باطل ہو جاوے

یا دماغ کے کسی بطن مین سدہ ٹھہر جاوے۔ جس سے سکتہ عارض ہو جاوے یا گردون کے کسی مجرا مین سدہ ہو جاوے جیسے کہ مثال بیان کی گئی ہی حصات جو پیدا ہو جاوین گردون یا مثانہ مین یعنی حصات (سنگریزے) پیدا ہوتے ہین لزوجت دار بلغمی مادہ سے جو سخت اور متحجر ہو کر منجمد ہو جاتا ہی اور مجاری کو بند کر دیتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَيُمْلِسُ الْمِزَاجُ لِلْخَشُونَةِ | كَمِعْدَةٍ مُفْرِطَةِ اللُّدُونَةِ |
| اور صاف ہو جاتی ہی عضو جو سختی کا محتاج ہی | جیسے معدہ بہت رطوبت والا |

امراض وضع مین سے ایک یہ ہی کہ جس عضو کا سخت اور خشونت دار ہونا ضروری ہو وہ املس اور صاف ہو جاوے جیسے کہ معدہ کا غیر املس اور خشونت دار ہونا ضروری ہی تاکہ غذا کو عرصہ تک روک سکے اور جب املس اور صاف ہو جاتا ہی۔ تو وہ طعام کو مدت معتاد تک ٹھہرا نہین سکتا بنا بر علیہ امام فخر الدین رازی نے کہا ہی کہ اسیطرح ہڈی مین جب صفائی آجاتی ہی اور اسکی خشونت بسبب گرنے ردی مادہ کے زائل ہو جاتی ہی تو اسپر گوشت بالکل پیدا نہین ہو سکتا

| | |
|---|---|
| وَيَخْشُنُ الْمُحْتَاجُ لِلْمَلُوسَةِ | كَالْحَلْقِ حِينَ تَعْتَرِي الْيَبُوسَةُ |
| اور محتاج صفائی کا کھڑا ہو جاتا ہے | جیسے حلق کہ جب اسکو خشکی عارض ہو جاوے |

اور حلق سے مراد مری ہی۔ کیونکہ جب مری کو خشونت اور خشکی عارض ہوتی ہی تو اُس سے بحۃ الصوت اور کھانسی ہو جاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَيَخْرُجُ الْعَدَدُ عَنِ الطَّبَائِعِ | كَسِتَّةٍ أَوْ كَأَرْبَعِ الْأَصَابِعِ |
| اور عدد اعضاء بھی طبیعت سے نکل جاتا ہی | جیسے چھ یا چار انگلیان |

مرض عدد بھی اعضا سے مرکبہ کو عارض ہوتی ہی۔ اور اسکی دو قسمین ہین ایک

زیادتی جیسے انگلیون کا چھ یا سات ہونا۔ یا کمی جیسے انکا چار ہونا۔ اور کبھی زیادتی اور کمی دونون عام اور تمام بدن کو شامل ہوتی ہین۔ جیسے مرض استسقا اور زیادہ فربہی اور نقصان عام جیسے دق اور بول۔ اور زیادتی کی وجہ یہ ہی کہ یا تو زیادہ ہوتا ہی وہ مادہ جسکی صورت بنتی ہی۔ یا قوت مصورہ قوی ہوتی ہی جو صورت کو حد معین سے زیادہ بڑھا دیتی ہی اور اُسکا خلاف نقصان کا سبب ہے یعنی مادہ کی کمی یا قوت مصورہ کی ناتوانی

| | |
|---|---|
| وَرُبَّمَا يَتَّصِلُ اُصْبَعَانِ | وَرُبَّمَا يَنْفَصِلُ الْفَكَّانِ |
| اور بسا اوقات دو انگلیان ملجاتی ہین | اور کبھی دونون کھکھوڑے الگ ہوجاتے ہین |

## ذِكْرُ انْحِلَالِ الْفَرْدِ

فرد کے کھلجانیکا ذکر ہی یعنی اعضا سے مرکبہ اور مفرد کے پھٹ جانے کا بیان ہے

| | |
|---|---|
| اَلَا وَيُوجَدُ اِنْحِلَالُ الْفَرْدِ | فِي مُمْتَزِجِ الْاَعْضَاءِ اَوْ فِي فَرْدٍ |
| سنو کہ اعضاے مرکبہ اور مفردہ مین | انحلال الفرد پایا جاتا ہی |

یعنی تفرق اتصال (کھلجانا کسی جوڑ کا یا ٹوٹ جانا کسی عضو کا) اعضاے بسیطہ مین جیسے ہڈی کا ٹوٹنا۔ اور مرکبہ مین جیسے سر کا پھٹنا پایا جاتا ہی

| | |
|---|---|
| فَسَبَبُ مِثْلِ انْحِلَالِ الْعَضُدِ | وَمِثْلِ مَقْطَعِ الرِّجْلِ اَوْ مَقْطَعِ الْيَدِ |
| پس انحلال اعضاے مرکبہ کا جیسے بازو کا جدا ہوجانا | اور جیسے کٹ جانا پیر کا۔ یا کٹ جانا ہاتھ کا |

کبھی ہوتا ہی سبب تفرق اتصال کا خارج سے۔ جیسے ضربہ۔ یا سقطہ اور کبھی ہوتا ہی داخل سے جیسے ورم یا دنبلون کا نکلنا۔ یا مادہ آنکھون کی طرف گرتا ہی جس سے وہان کوئی دنبل یا فزونی ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْفَرْدُ فِي الْعِظَامِ وَهُوَ الْكَسْرُ | وَفِي الْغَشَاءِ وَالْعُرُوقِ فَزْرٌ |
| اور انحلال اعضائے مفردہ کا جو ہڈیونمین ہوتا ہو وہ کسر ہی | اور جو پردہ مین اور رگون مین ہو وہ فدر ہی۔ |

اگر تفرق اتصال کسی ہڈی مین واقع ہو تو اُسکو کسر (ٹوٹنا) کہتے ہین بشرطیکہ اجزا بڑے ہون۔ اور جو چھوٹے چھوٹے ہون تو اُسے تفتت کہتے ہین اور غشاؤن اور رگون مین جو بسیط ہین تفرق ہونے کو فزر کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَمَا أَنْبَرِي بِالطُّولِ وَبِالْعَرْضِ | فِي عَضْبٍ كَالشَّقِّ أَوْ كَالرَّضِّ |
| اور وہ جو عارض ہو طول یا عرض مین | کسی پٹھے مین جیسے شق (ٹوٹنا) جیسے رض (کچلنا) |

اور اگر کسی پٹھے مین تفرق واقع ہو اسطور سے کہ وہ طول کیطرف سے پھٹجاوے تو اُسکو شق کہتے ہین بشرطیکہ ایک ہی زخم ہو اور جو کئی ہون تو اُسے شدخ کہتے ہین۔ اور جو عرض کیطرف سے قطع ہو جاوے تو اُسکو تبر کہتے ہین اور جس زخم سے رگونکے منھ زیادہ کھلجاتے ہین اُسکو شق کہتے ہین اور دل کسی زخم کی برداشت نہین کرسکتا

| | |
|---|---|
| وَالْهَتْكُ فِي الرِّبَاطِ أَوْ فِي الْوَتَرِ | مِثْلُ الصَّدَاعِ فِيهِ أَوْ كَالتَّبَرِ |
| اور ہتک رباط اور وتر مین ہوتا ہی | جیسے الصداع اسمین یا تبر |

جو تفرق اتصال رباط اور وتر مین واقع ہو اُسے ہتک کہتے ہین خواہ سبب خارجی سے ہو جیسے ضربہ یا سقطہ۔ یا سبب داخلی جیسے ورم یا دنبل یا پھنسی وغیرہ۔ وترجسم عصبی ہی جو عضلون کی ایک جانب سے پیدا ہوکر پٹھون تک پہونچا ہی جو عضلون کو جذب کرتا ہی جس سے عضو مین جذب آجاتا ہی یا عضلونکو ڈھیلا کرتا ہی جس سے عضو مین استنبطح ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمَا أَصَابَ اللَّحْمَ فَهُوَ جَرْحٌ | وَإِنْ تَمَادَى الْأَمْرُ فَهُوَ قَرْحٌ |
| اور جو زخم گوشت تک پہونچے وہ جرح ہی۔ | اور اگر یہ بات دراز ہوجاوے وہ قرح ہی |

جو تفرق اتصال گوشت مین واقع ہوا اُسکو جرح یا جراحت کہتے ہین بشرطیکہ جدید ہوا ور جو پُرانا ہو جاوے اور اسمین پپ پڑجاوے تو اُسکو قرحہ کہتے ہین۔

| | |
|---|---|
| وما عَرَی من عَضَلٍ فَسْخٌ ÷ | وَمَا اَبَانَ الْجِلْدَ فَهُوَ سَلْخٌ |
| جو ٹوٹ جاوے کسی عضو سے تو وہ فسخ ہی | اور جو چمڑا ظاہر ہو جاوے وہ سلخ ہی |

کسی عضلہ مین جو تفرق واقع ہوتا ہی اگر اُسکے کسی کنارہ مین ہو تو اُسکو ہتک اور اگر عرض مین ہو تو خرا اور جو طول مین قلیل المقدار مین ہو تو قدحا اور اگر زیادہ اجزا مین ہو تو رض اور فسخ کہتے ہین۔ اسیطرح جو گوشت مین تفرق ہوتا ہی وہ اگر اُسکے عرض مین واقع ہو تو وہ شج اور سلخ ہی اور اگر منبسط اور بہت قلیل ہی وہ خدش ہی اور اگر غشا یا حجاب مین ہو وہ فتق ہے۔

## الثانی من الامور الخارجۃ عن الطبیعیۃ وھو الاسباب

دوسرا اُن امور مین سے جو طبعی امور سے خارج ہین اسباب ہین

یعنی وہ خارجی اسباب ہین جو بدن انسان مین بیماریون کے پیدا کرنے مین مؤثر ہین

| | |
|---|---|
| وتقسم الاسباب نحو البادیۃ | وھی علی سطح الجسوم عادیۃ |
| اور منقسم کیے جاتے ہین اسباب طرف بادیہ کے | جو ظاہر بدنون پر تعدی کرتے ہین |

یعنی اسباب کی تین قسمین ہین باریک وہ جو بدن سے خارج ہی لیکن اسمین جو تری ہی اسکو بادی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| کالنار او کالثلج او کالضربۃ | او الصداع یعتری من دثبۃ |
| جیسے آگ اور جیسے برف اور ضربہ | اور انشقاق جو کودنے سے عارض ہوتا ہی |

آگ کے ساتھ دوغ دینا سبب خارجی ہی جو بدن کو حرارت یا سخونت پہونچاتا ہی اور برف کے ساتھ زیادہ برودت پہونچنے سے عضو فاسد ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَبَيْنَ اَسْبَابٍ يُسَمّٰى فَاصِلَهْ | وَهِيَ لِهٰذَا الضَّرْبِ فَاصِلَهْ |
| اور درمیان اسباب کے جنھیں فاصلہ کہتے ہین | اور وے اُن قسمون کے لیے فاصلہ ہین |

یعنی اس دوسری قسم کے اسباب کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر بدن مین تاثیر کرتے ہین اور باطن مین اُنکی تاثیر پہونچ جاتی ہی دوسرے وہ جو اندر ہی جسم کے ہوجاتے ہین جیسے عفونت کے ہوجانے سے تپ ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| مَثَلُ الْعُفُوْنَةِ الَّتِيْ مَادَامَتْ | فَاِنَّ حُمّٰى الْعَفْنِ اِسْتِدَامَتْ |
| جیسے عفونت وہ عفونت جو جبتک رہے | تو تپ عفن بھی باقی رہے |

یعنی جبتک عفونت خلطون مین رہتی ہی تپ بھی اُسکے ساتھ لازم رہتی ہی۔ پھر اسباب واصلہ کبھی مرض کے قریب ہوتے ہین جیسے عفونت جو تپ کے لیے سبب ہوتی ہی۔ اور کبھی بعید وہ اسباب سابقہ ہوتے ہین اور بعض اسباب واصلہ کے جوار مین ہوتے ہین جیسے امتلا جو سبب ہی واسطے سدون کے اور سُدے سبب ہین واسطے عفونت اور عفونت سبب ہی تپ کا۔ جاننا چاہیے کہ جب کسی خلط مین حرارت آجاتی ہی تو اس سے عفونت پیدا ہوجاتی ہی اور عفونت سے ایک قسم کا جوش خون مین آجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَبَيْنَ اَسْبَابٍ تُسَمّٰى سَابِقَهْ | لِكُلِّ جِسْمٍ مُسْتَلِيْ مُطَابِقَهْ |
| اور درمیان اُن اسباب کے جنھیں سابقہ کہتے ہین | ہر جسم بھرے ہوئے کے مطابق ہین |

یہ تیسری قسم ہی اسباب مین سے جنکو سابقہ کہتے ہین کیونکہ لازم آتا ہی اُنکی وجود سے سبب پہلے کا وجود جو گذر چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَجُمْلَةُ الْاَمْرِ مِنَ الْاَسْبَابِ | مَا يُفْسِدُ الْمِزَاجَ بِانْصِبَابِ |
| اور مجمل امر اسباب کا یہ ہی | کہ جو گرنے سے مزاج کو بگاڑ دے |

| | |
|---|---|
| قُوَّةُ دَافِعٍ وَضُعْفُ قَابِلٍ | وَكَثْرَةُ الْخِلْطِ الرَّدِيِّ السَّائِلِ |
| قوت دافع کی اور ضعف قابل کا | اور کثرت خلط ردی سائل کی |

قوت دافع سے مراد وہ قوت ہی جو معدہ مین واقع ہی یا وہ قوت جو عضو مین ہی جو اپنے سے ضعیف عضو کیطرف اخلاط کو گراتی ہی اس صورت مین ضرور ہی کہ جس عضو کیطرف خلطین گرتی ہین وہ ضعیف ہوتا کہ مادہ مندفع کو قبول کرسکے اور کبھی قوت قوی نہین ہوتی اور نہ کوئی ضعیف ہوتا ہی بلکہ خلطین معدہ یا عروق کی تجاویف مین زیادہ ہوجاتی ہین جو اس عضو مین سے رقیق جلدی گرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَسَعَةُ الْمَجْرَى وَضُعْفُ الْغَاذِيَةِ | وَهٰذِهِ الْجُمْلَةُ فِيهَا كَافِيَةٌ |
| اور کشادہ ہونا مجرا کا اور ضعف قوت غاذیہ کا | اور انھین ساریون مین کفایت ہی یعنی یہ کافی ہی |

عضو کیطرف مادہ گرنے کے اسباب مین سے ایک یہ ہی کہ وسیع ہو عضو کا مجرا یا وہ مجرا جو دونون عضوون کے درمیان ہی کیونکہ ہر قوی عضو اپنی غذا کو مستحیل کرکے اُسکو اپنی ہئیت اور ضعف کے مشابہ کرلیتا ہی۔ اور جب اُسکی قوت مین ضعف یا اُسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو عضو بسبب فساد قوت کے فاسد مواد کو جو اُسکی طرف گرتے ہین قبول کرلیتا ہی۔ خواہ مجرا کبد کے ہون یا کسی اور اعضا کے

| | |
|---|---|
| وَمَا تَرَاهُ لِلْقَلْبِ الْكَيْفِيَّهْ | فِي جَوْهَرِ الْجِسْمِ إِلَى الضِّدِّيَّهْ |
| اور وہ یہی ہی جو کیفیت متغیر کردیتا ہی | جوہر اور ذات جسم مین بطرف ضدیت کے |

بعض ایسے اسباب ہین جو عضو کے ضعف یا جسم کے مزاج کو کیفیت مخالف کیطرف بدل دیتے ہین اسطور سے کہ جب جسم کا مزاج حار ہو تو اُسکو بارد اور اگر بارد ہو تو حار کردیتے ہین اور حرکت انقلاب کی وجہ سے مزاج ضعیف ہوجاتا ہی جس سے

حرارت مین ضعف آجاتا ہی۔ اور فاسد مواد اعضا کیطرف گرنے شروع ہو جاتے ہین

## اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْحَارِّ

یہ گرم مرض کے اسباب (جزئی) ہین

| | |
|---|---|
| اَمَّا الَّذِیْ یَحْدُثُ مِنْهُ الْحَرَارَةُ | حَرٌّ عَلَی الْجِسْمِ الَّذِیْ قَدْ حَرَّ |
| اب وہ سبب جنسے حرارت پیدا ہوتی ہی | حرارت ہی اُس جسم پر جو گرم ہو گیا ہی |

حرارت سے مراد یہ ہی کسی عضو یا بدن کا مزاج متحمل ہو جاوے ایسی گرمی کا جو اُسکی پہلی حالت سے بڑھ کر ہو

| | |
|---|---|
| فَالْحَرُّ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الثُّوْمِ | وَالْحَرُّ بِالْفِعْلِ مِنَ السُّمُوْمِ |
| پس گرم بالقوہ تو کھانا لہسن کا ہی | اور گرم بالفعل وہ تاثیرین جو سمومات مین ہین |
| وَحَرَكَاتُ النَّفْسِ اَمْثَالُ الْغَضَبِ | وَحَرَكَاتُ الْجِسْمِ اَمْثَالُ التَّعَبِ |
| اور حرکات نفس جیسے غصہ وغیرہ | اور حرکات جسم کی جیسے تکان وغیرہ |

قوی نفسانی کی حرکتین سخن بالعرض ہین جنکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَعَفِنٌ وَقِلَّةُ الْغِذَاءِ | وَمَا یَسُدُّ الْجِلْدَ كَالْهَوَاءِ |
| اور مادہ متعفن (گندہ) اور کمی غذا کی | اور جو جز جلد کے مسامات کو بند کردے۔ جیسے ہوا |

اور تعفن سے مراد خلط کا متعفن ہونا ہی اگرچہ بارد ہی ہو کیونکہ جب بارد مین تعفن آتی ہی تو اُسکا مزاج حرارت کیطرف بدل جاتا ہی۔ چنانچہ تپ بلغمی اور سوداوی مین بدن کی حرارت نہایت زیادہ قوی ہو جاتی ہی۔ اور قلت غذا سے اسلیے حرارت پیدا ہوتی ہی کہ جب معدہ کی حرارت کو غذا نظر نہین آتی تو اُسکی خلطون پر عمل کرنا شروع کر دیتی ہی۔ جس سے رطوبتین خشک ہو کر بدن مین حرارت پیدا ہو جاتی ہی

اور ہوا سے ایسی سخونت پیدا ہوتی ہی کہ شمالی ہوا جو سرد خشک ہی جب جسم کو ملاقی ہوتی ہی تو اُسکے جلد کے مسامات کو کثیف کردیتی ہی۔ جس سے جسقدر دخانی بخارات قابل تحلیل کے ہوتے ہین بند رہ کر بدن کو گرمی پہونچاتے ہین۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مسخنات پانچ ہین (۱) حرارت جو مفرط نہو (۲) ملاقی ہونا اُس چیز سے جو اعتدال کے طور پر حرارت پہونچاتی ہی۔ (۳) گرم اشیا کا تناول کرنا۔ (۴) تکالیف کا برداشت کرنا (۵) بدن مین عفونت کا ہوجانا دوم سبب مین اعتدال کی اسلیے شرط لگائی گئی ہی کہ زیادہ حرارت پہونچنے کیصورت مین حرارت غریزیہ کی بکثرت تحلیل کے سبب سے جسم مین برودت آجاتی ہی اور تکالیف سے مراد عام ہی خواہ ہوا سے شمالی کے سبب سے ہو یا قابض پانیون مین غسل کے سبب سے ہو یا غم معتدل ہو یا سنگین بغیر پچھنے سے ہو۔ اور پچھنون مین خون کے نکلنے سے برودت آجاتی ہی۔ اور حمام اور بیداری اور خوشی معتدل یہ سبھی حرارت کو پیدا کرتے ہین۔

## اَسبابُ الاَمراضِ البارِدَۃِ

امراض باردہ کے اسباب جزئیہ

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا یُحْدِثُ فِیہِ الْبَرْدَا | فَرُبَّمَا یَنْحَلُّ مِنْہُ الْفَرْدَا |
| جو چیز کہ جسمین سردی پیدا ہو | بسا اوقات اُسکے سبب سے انحلال فرد ہوجاتا ہی۔ |

زیادہ سردی برف یا یخ کے پہونچنے سے جسم مین تفرق اتصال آجاتا ہی۔ اور اعضا مین نقصان آجاتا ہی جسکا حال پہلے معلوم ہوچکا ہی

| | |
|---|---|
| اَلْبَرْدُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْبَنْجِ | وَالْبَرْدُ بِالْفِعْلِ كَمِثْلِ الثَّلْجِ |
| سردی بالقوہ اسے لینا اجوائن خراسانی کا | اور سردی بالفعل جیسے برف |

کیونکہ سرد دوائین افیون اجوائن خراسانی وغیرہ اپنی قوت و طبیعت کے سبب سے سردی پہونچاتی ہین اور سرد بالفعل یہ ہے کہ برف کے ملنے سے عضو کو سردی محسوس ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| وَالْجُوْعُ اِذْ يُفْنِيْ غِذَاءَ الْاَرْوَاحِ | مِثْلُ فَنَاءِ الدُّهْنِ بِالْمِصْبَاحِ |
| اور گرسنگی جبکہ فنا کر دیتی ہے روح کی غذا کو | جیسے فنا ہو جانا تیل کا چراغ مین |

اور بھوکھ سے مراد بھوکھ مفرط ہے کیونکہ غیر مفرط حرارت پیدا نہین کرتی اور جب گرسنگی زیادہ دیر تک رہتی ہے تو زیادہ تیز ہو کر خلطون مین داخل ہو جاتی ہے تب اس جوہر کو تحلیل اور فانی کر دیتی ہے جسمین روح کی غذا بننے کی قابلیت ہوتی ہے اور چراغ کے ساتھ اسلیئے تشبیہ دی ہے جب آگ کی حرارت چراغ کے تیل کو فنا کر دیتی ہے تو چراغ گل ہو جاتا ہے۔ اسیطرح جب طبعی رطوبت کو بھوکھ زائل کر دیتی ہے تو وہ آدمی مر جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَالشَّبْعُ الْمُفْرِطُ فِي الْعِزَارَةِ | فَاِنَّ هٰذَا مُغْمِزُ الْحَرَارَةِ |
| اور سیر شکمی کہ کثرت مین بڑھ گئی ہو | پس یہ حرارت غریزی کو دبوچ لیتی ہے |

جیسے کہ حرارت تحلیل سے مطفی ہو جاتی ہے اسیطرح سیر شکمی بھی دبانے سے حرارت کو زائل کر دیتی ہے جسطرح آگ پر زیادہ کو یلے یا قندیل پر پردہ ڈالنے سے معدوم ہو جاتی ہے

| | |
|---|---|
| وَحَرَكَاتٌ صُعْبَةٌ ذَاتُ مَدَادْ | تَسْتَفْرِغُ الرُّوْحَ فَيَبْرُدُ الْجَسَدْ |
| اور حرکتین سخت زیادہ مدت والیان | نکالتی ہین روح کو جس سے بدن سرد ہو جاتا ہے |

کیونکہ سخت حرکت جب زیادہ مدت تک رہتی ہے تو اس سے جسم مین برودت

آجاتی ہو خواہ وہ حرکت بدنی ہو (جیسے تعب و مشقت) یا حرکت نفسانی (جیسے غضب وغیرہ) کیونکہ وہ روح کو نکال دیتی ہو اور بدن کی اصلی رطوبتوں کو فنا کر دیتی ہو۔

| | |
|---|---|
| وَرَعْشَةٌ تُبَرِّدُ بِالْاِسْكَانِ | كَالْهَبِ يُطْفِي بِالدُّخَانِ |
| اور ارتعاش و سکون سرد کر دیتا ہو بسبب سکون کے | جیسے شعلۂ آتش کا جو آگ کے سبب سے بجھ جاتا ہو |

چونکہ راحت طویلہ بدن کی فاسد رطوبتوں کو تحلیل نہیں کر سکتی اسلیے بدن میں بخارات ہو جانیکے سبب سے حرارت معدوم ہو جاتی ہو جیسے زیادہ دھوئیں کے سبب آگ کا شعلہ بجھ جاتا ہو

| | |
|---|---|
| وَالْمُفْرِطُ الصَّعْبُ مِنَ التَّكَثُّفِ | يَحْقِنُ نَارَ الْجِسْمِ حَتَّى تَنْطَفِي |
| بہت سخت کثیف ہونا جسم کا | بند کر دیتا ہو بدن کی آگ کو یہانتک کہ بجھ جاتی ہو |
| وَالْجِسْمُ بَرْدُهُ مَتَى تَخَلْخَلَا | تَخَالُ فِيهِ الْحَرَّ قَدْ تَمَلْمَلَا |
| اور جسم کی سردی جب اُسمیں سرایت کر جاوے | تو ہم جانیں گے کہ اُسمیں حرارت کم ہو گئی ہو |

جب جسم متخلخل ہو جاتا ہے اور اُسکے مسامات وسیع ہو جاتے ہیں تو اُسکی حرارت غریزیہ تھوڑی تھوڑی گھٹتی رہتی ہو جس سے آخر کار بدن میں سردی کم سرایت کر جاتی ہو۔ جیسے محنتی اور پہلوان اور بار بردار اشخاص اور شیخ نے برودت کے سات اسباب بیان کیے ہیں (۱) حرارت مفرط (۲) سکون مفرط (۳) زیادہ سردی کا پہونچنا (۴) زیادہ تحلیل کا ہونا (۵) سوء مادہ کا حاصل ہونا (۶) زیادہ تکاثف و تخلخل کا آنا (۷) حرکت معتدل جب مقدار سے بڑھ جاوے

## اَسْبَابُ الْمَرَضِ الرَّطْبِ

مرض رطب (تر) کے اسباب

| | |
|---|---|
| كُلُّ مَا يُحْدِثُ الرُّطُوبَةَ | مُحْمَسَةٌ مَكْتُوبَةٌ مَحْسُوبَةٌ |
| ہر وہ چیز جو رطوبت پیدا کرتی ہے | سو پانچ ہیں لکھی ہوئیں حساب کی ہوئیں |

نذر حسین ۱۰ اگست

| | |
|---|---|
| فَالْلَّيِّنُ بِالْفِعْلِ هُوَ الْحَمِيمُ | بِعَذْبِ مَاءٍ صِبْغَةٌ عَصِيمُ |
| پس تر بالفعل وہ گرم پانی ہی | ساتھ شیریں پانی کے ملا ہوا اثر اُسکا عام ہی |

اور مرطوب میں کے مخالف ہی اور پانی کرو اکھاری بدن کو خشک کر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| فَالْلَّيِّنُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ اللَّبَنِ | وَالسَّمَكُ الْعَذْبُ وَرَطْبُ الْجُبْنِ |
| پس تر بالقوہ پینا دودھ کا ہی | اور مچھلی شیریں اور تر و تازہ پنیر |

مرطوب بالقوہ وہ ہی جسکے مزاج میں رطوبت موجود ہی جو جسم کو تری پہونچاتی ہی اور اُسکی تین قسمیں ہیں (۱) تازہ دودھ جو درجۂ اعتدال کے قریب ہی (۲) تر مچھلی جسمیں حرارت نہیں ہوتی (۳) پنیر تازہ جسمیں نمک تھوڑا ہو اور ایسا ہی مار الجبن اور مار الشعیر ہی

| | |
|---|---|
| وَرَاحَةُ الْجِسْمِ وَاِفْرَاطُ الشِّبَعِ | وَحِقْنٌ رَطْبٌ فِي الْجُسُومِ مُجْتَمِعُ |
| اور آرام بدن کا اور زیادتی سیری کی | اور بند ہو جانا رطوبتوں کا کہ بدنوں میں جمع ہو جاتی ہیں |

حرکت سے جو جسم میں رطوبتیں تحلیل ہوتی ہیں وہ آرام کی حالت میں تحلیل نہوسے رطوبت پہونچاتی ہیں اسلیے اور قصد اور اسہال بالدوا سے بدن کو خشکی پہونچتی ہی لیکن خلط خشک کو بذریعہ اسہال کے نکالتے ہیں بالعرض رطوبت حاصل ہو جاتی ہی

## اَسْبَابُ الْمَرَضِ الْيَابِسِ

مرض خشک کے اسباب

| | |
|---|---|
| اَمَّا الَّذِي قَدْ يُحْدِثُ الْيُبُوسَةَ | فَخَمْسَةٌ مَعْقُولَةٌ مَحْسُوبَةٌ |
| اب وہ چیز جو یبوست کو پیدا کرتی ہے۔ | سو پانچ ہیں سمجھے گئے حساب کیے گئے |
| اَلْيَبْسُ بِالْفِعْلِ كَرِيحِ الشِّمَالِ | وَالْيَبْسُ بِالْقُوَّةِ اَخْذُ الْخَرْدَلِ |
| خشک بالفعل جیسے ہوا شمال کی | اور خشک بالقوہ کھانا رائی کا |

چونکہ شمالی ہوا بارد یابس ہی اسلیے جب جسمون کو پہونچتی ہی تو انمین خشکی کا اثر پیدا کرتی ہی۔ گرم تنورون مین بٹھانا۔ یا گرم ریتون مین دابنا اور خشک پانیون سے غسل کرنا جو سبھی مجفف بالعرض ہین۔ اور مجفف بالطبع دوائین ہین جنکی حرارت نہایت تیز قوی ہی جنکی خشکی کا اثر ظاہر ہو جاتا ہی جیسے خردل۔ سداب۔ شیخ خشک گوشت اور وہ مسہلات جنسے بدن کی رطوبتین خارج ہوجاتی ہین جیسے شحم حنظل تربد کرمالیہ وغیرہ

| | |
|---|---|
| وَالْجُوْعُ حَتّٰی یَذْھَبَ الرُّطُوْبَۃَ | وَحَرَکَاتٌ کُلُّھَا صَعُوْبَۃٌ |
| اور گرسنگی ایسی جس سے رطوبت چلی جاوے | اور حرکتین جتنی سخت ہین |

جو سبھی خشکی بالعرض پہونچاتی ہین۔ پس جسطرح زیادہ گرسنگی برودت پیدا کرتی ہی اسیطرح وہ خشکی بھی پہونچاتی ہی۔ کیونکہ جب معدہ مین نہین ہوتی تو اُس سے کوئی چیز جگر کیطرف نہین جاسکتی جو نضج اور تحلیل پاکر غذا بنجاسکے جو آخر کار اعضا کو غذا نہ ملنے کے سبب سے اُنکی قوتین جو اُنمین رکھی گئی ہین بدن کی رطوبتون کیطرف متوجہ ہوکر اُنکو تحلیل کردیتی ہین۔ اور اعضا کے غذا کے کام مین آتی ہین جس سے رطوبتین معدوم ہوکر جسم کو خشکی پہونچاتی ہین۔ ایسا ہی سخت حرکتون کا حال سمجھنا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| وَالْیُبْسُ قَدْ یَعْرِضُ بِانْحِلَالٍ | کَمِثْلِ مَا یَعْرِضُ مِنْ اِسْھَالٍ |
| اور یبس کبھی عارض ہوتا ہی انحلال کے سبب سے | جیسے عارض ہوتا ہی اسہال کے سبب سے |

## اَسْبَابُ الْاَمْرَاضِ الْاٰلِیَّۃِ

امراض اعضائے مرکبہ کے اسباب

کبھی مرضین عضو کی ہیئت مین عارض ہوتی ہین اور کبھی شکل مین اور کبھی تعداد اور وضع مین

| | |
|---|---|
| وَسَبَبُ الْكِبَرِ فِي الْاَعْضَاءِ | لِقُوَّةِ التَّصْوِيرِ فِي الْغِذَاءِ |
| اور سبب کبر کا اعضا مین | سبب قوت تصویر کی ہر غذا مین |

یہ بواسی جو پیدائیشی امراض مین سے ہی مقدار کو بگاڑ دیتی ہی اور اُسکی کئی قسمین ہین۔ اول یہ کہ عضو طبعی مقدار سے بڑھ جاوے جیسے زبان کا لمبا ہونا یا سر کا بڑا ہو جانا۔ اور بڑائی کے دو سبب ہین (۱) قوت مصورہ ایسی قوی ہی جو عضو کو چارون فطرون مین زیادتی بخشتی ہی۔ (۲) قوت غاذیہ ایسی قوی ہی جو عضو کو مقدار ضروری سے زیادہ غذا پہونچاتی ہی۔ یہ دونون فعل رحم مین ہوتے ہین جبکہ جنین ماںکے پیٹ مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ فِيهَا لِلصِّغَرِ | يُضَادُّ الْمُحْدِثَ فِيهَا لِلْكِبَرِ |
| اُن اعضا مین صغرہ کا پیدا کرنے والا سبب | اُس سبب کے مخالف ہوتا ہی جو اُنمین موٹائی اور فربہی پیدا کرتا ہی |

یا تو قوت مصورہ جو رحم مین ہی ضعیف ہوتی ہی یا قوت غاذیہ

| | |
|---|---|
| وَالسَّبَبُ الْمُفْسِدُ لِلْاَشْكَالِ | يَكُونُ فِي الْعِدَادِ ذِي الْاَمْثَالِ |
| اور سبب مفسد شکلون کا | شمار مین چند قسم پر ہی |

اور بعض نسخون مین الاعداد ہی جسکے معنی استعداد کے ہین۔ یعنی استعداد عضو کی اس امر کے لیے کہ اسکو کوئی مرض لاحق ہو جس سے وہ طبعی شکل سے خارج ہو جاوے جسکا سبب قوت طبیعہ کا (جو منی مصورہ مین ہی) فساد ہی یہ کسی اعضا کا جس سے اعضا۔ خلاف طبعی اشکال کے ساتھ مشکل ہو جاتے ہین۔ جیسا کہ ہاتھ یا پانون سیدھے نہون یا آدمی کبڑا ہو جاوے

| | |
|---|---|
| بِسَبَبِ نَفْيِ رَحِمٍ رَدِيٍّ | اَوْ قَلَّ الْاِنْقِيَادُ مِنْ مَنِيٍّ |
| بسبب ہونے کے رحم ردی کے | یا قبول کرنا منی کا کم ہو |

کبھی ہوتا ہی فساد شکل کا سوء مزاج ناقص رحم کی طرف سے جسکی قوت ضعیف ہوتی ہی۔ یا جوہر اور ذات منی مین نقصان اور فساد ہوتا ہی اسطرح سے کہ مناسب مقدار سے زیادہ گرم یا سرد ہو یا منی کی قوت مین ضعف ہو۔ یا زیادہ غلیظ ہو۔

| | |
|---|---|
| اَوْ مِنْ وِلَاءٍ سَاءَ فِي الْخُرُوجِ | يُحْدِثُ سُوْءُ الشَّكْلِ بِالتَّعْوِيجِ |
| یا بچہ کے سبب کہ پڑا ہوا وقت خروج کے | جو کجی کے سبب سے بدشکل ہو جاتا ہی۔ |

کیونکہ طبعی پیدائش یہ ہی کہ سر پہلے نکلے اور دونون ہاتھ رانون پر رہین اور جو سوائے اسکے کسی اور طرح سے پیدا ہوگا وہ طبعی طریقہ کے برخلاف ہوگا۔

| | |
|---|---|
| وَالظَّهْرُ اِذَا سَيِّئُ فِي الْقِمَاطِ | اَوْ فِي اِرْتِفَاعٍ مِنْهُ وَانْحِطَاطِ |
| اور دائی جب پوتڑون مین بری طرح سے لپیٹے | یا بلندی مین اور پستی مین رکھدیوے |

یا کسی عضو کو سخت پکڑے اور کسی کو ڈھیلا چھوڑ دیوے۔ سو ان تمام اُمور کے سبب سے اعضا مین کمی آجاتی ہی

| | |
|---|---|
| اَوْ رُبَّمَا كَثَّرَتِ الطَّعَامَا | اَوْ رُبَّمَا سَاءَتِ الْفِطَامَا |
| یا بسا اوقات طعام مین افراط کرتی ہو | اور گاہے دودھ چھڑانے مین برا کرتی ہو |

جب بچہ مناسب یا معمولی مقدار سے زیادہ یا غذا کے وقت سے پہلے کھالیوے تو اُس سے بھی شکل مین تغیر آجاتا ہی۔ اسطور سے کہ کبھی اُسکا پیٹ بڑھ جاتا ہی۔ یا دودھ چھڑانے مین بے احتیاطی کیجاوے اسطرح سے کہ سخت گرمیون مین دودھ چھڑایا جاوے جس سے وہ خشکی یا دق مین مبتلا ہو جاتا ہی۔ بسبب اجتماع

نذر حسین ۱۸ اگست

## دو حرارتون کے رموسمی اور دو دو چھڑانے کی

| | |
|---|---|
| وَيَقَعُ الطِّفْلُ بِضُعْفٍ اِنْ تُرِكَ | فَتَكْسِرُ الْوَقْعَةُ اَفْرِيزَ الْوَرِكِ |
| اور گر پڑتا ہی لڑکے کا بسبب ضعف کے اگر چھوڑا جاوے | پس یہ گرنا سرین کی ہڈی کو توڑ دیتا ہی |

کبھی بھگوڑی مین بغیر باندھے رسی کے بچہ کو رکھ دیا جاتا ہی جسمین سے گرنے کے سبب سے اُسکے اعضا کی شکل مین تغیر آجاتا ہی۔ سرین کی ہڈی یا کہنی ہاتھ کی ٹوٹ جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَيُشْدَخُ الْاَنْفُ فَيَعُودُهُ الْعَطَسُ | وَلَا يَرُدُّ الطِّبُّ مَا قَدِ انْتَكَسْ |
| اور ناک چپیلی جاتی ہی پس ہو جاتی ہی چپٹی | اور جو ٹیڑھی ہو جاوے علاج اُسکو پھیر نہین سکتا |
| اَوْ حَرَّكَ الَّذِي يَقِلُّ صَبْرُهُ ۞ | عِظَامًا كَسِيرًا لَمْ يُتِمَّ جَبْرُهُ |
| یا ہلاوے وہ شخص جسکا صبر کم ہو | شکستہ ہڈی کو کہ ہنوز اُسکا جبر تمام نہین ہوا |
| وَكَثْرَةً فِي الْخِلْطِ كَالْجُذَامِ ۞ | وَقِلَّةً كَالسِّلِ ذِي الدَّوَامِ |
| اور کثرت خلط کی جیسا کہ جذام | اور قلت خلط کی جیسے سل دائمی |

بدن کی شکل مین تغیر کبھی اُمور خارجی کی وجہ ہوتا ہی اور کبھی سبب سے جو داخل اور بدن مین موجود ہوتا ہی۔ چنانچہ جب سوداوی مادہ زیادہ ہو کر متراکم ہو جاوے جس سے جذام پیدا ہو جاتا ہی اور ہاتھ پانون کی انگلیین جھڑ جاتی ہین اور دیگر اعضا مین بہت تفاوت آجاتا ہی ایسا ہی سرطان اور ریاح افرسہ و داء الفیل سے بھی شکل متبدل ہو جاتی ہی اور کبھی قلت مادہ کے سبب سے جسم دُبلا پتلا اور خشک ہو جاتا ہی۔ جس سے شکل مین فساد آجاتا ہی جیسے کہ مرض سل اور دق مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| اَوْ لِلْقُوَّةِ فِي اِرْتِخَاءِ عَصَبَهْ | اَوْ كَتَشَنُّجٍ يُمِيلُ الرَّقَبَهْ |
| یا لقوہ جو پٹھون کی سستی سے ہوتا ہے | یا تشنج (کھچاوٹ) کہ گردن کو مائل کر دیوے |

کیونکہ بقوہ منہ کی شکل کو بدل دیتا ہی۔ اور گردن کا تشنج بھی سر کو ایک جانب مائل کر دیتا ہی۔ اسیطرح کبڑا پن بھی پیٹھ کی شکل کو معیوب کر دیتا ہے

| | |
|---|---|
| وَاَثَرُ الْاَوْرَامِ وَالْقُرُوْحِ | قَدْ یُفْسِدُ الْاَشْکَالَ فِی السُّطُوْحِ |
| اور نشان ورمون اور زخمون کا | کبھی جلد کی شکلون کو بگاڑ دیتا ہے |

جب زخم گہرے ہو جاتے ہین تو اُنکے آثار باقی رہتے ہین جس سے جسم کی شکل اور اُسکے رنگ مین تغیر آجاتا ہی اور کبھی زخم آنکھ مین ہو جاتا ہی جس سے بینائی زائل اور سفیدی کا داغ باقی رہجاتا ہی

## اَسْبَابُ اِنْسِدَادِ الْمَجَارِیْ

| | |
|---|---|
| انسداد مجاری کے | اسباب |

وہ جزئی اسباب جنسے مجاری تنگ یا بند ہو جاتے ہین۔ اور اُنکی تین قسمین ہین (۱) وسیع زیادہ ہو جاوین۔ جیسے حدقہ آنکھ کا ثقبہ مین زیادہ پھیل جاوے یا سبل کی بیماری مین آنکھ کی رگین وسیع ہو جاوین۔ یا مرض داء الفیل مین پانو کی رگین منتشر ہو جاوین (۲) تنگ ہو جاوین جیسے حدقہ آنکھ کا یا مجری نفس کا یا مجرا مرارہ (پتے) کا تنگ ہو جاوے۔ (۳) بالکل بند ہو جاوین جیسے وہ مجرا جو جگر سے مرارہ (پتے) کیطرف آتا ہی مسدود ہو جاوے جس سے صفرا جو مرارہ مین گرتا تھا۔ رُک جاتا ہی۔ اور یرقان کو پیدا کرتا ہی۔ یا وہ سوراخ جو ثقبہ عینی کیطرف آیا ہی بند ہو جاوے جس سے بینائی معدوم ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَجِنْسُ مَا یُسَدِّدُ الْمَجَارِیْ | اَعْمَلْتُ فِیْ تَجْمِیْعِهَا اَفْکَارِیْ |
| اور جنس اُسکی جو مجاری کو بند کر دیتی ہی | مینے اُنکے جمع کرنے مین اپنی فکر لگائی ہی |

## جو شیخ کے نزدیک بیس سببون مین منحصر ہین

| | |
|---|---|
| قُوَّةُ اِمْسَاكٍ وَضُعْفُ دَفْعٍ | وَالْبَرْدُ قَدْ يُفْضِي لَهَا بِجَمْعِ |
| قوہ ماسکہ کا زور اور قوت دافعہ کا ضعف | اور کبھی سردی اُن مجاری کے سکڑ جانیکا حکم کرتی ہے |

اول قوت ماسکہ جو اعضا مین موجود ہے قوی ہو کیونکہ جب زور آور اور قوی ہوتی ہے تو غذا کو اعضاؤن مین مقدار مناسب سے زیادہ دیر تک ٹھہرا رکھتی ہے خصوصاً جبکہ غذا غلیظ اور لزوجت دار ہو دوم قوت دافعہ کا ضعیف ہونا کیونکہ یہ قوت تمام عضوون سے غذا کے فضلون کو باہر نکالتی ہے۔ سو جب اسمین ضعف آجاتا ہے تو مدافعت نہین کر سکتی جس سے عضوون مین کچھ فضلہ جمع ہو کر مجاری کو بند یا تنگ کر دیتا ہے سو زیادہ سردی کا پہونچنا جو مجاری کو تنگ اور کثیف کر دیتی ہے

| | |
|---|---|
| وَالْيُبْسُ اِذْ يَقْبِضُهَا بِفَرْطٍ | وَالسَّدُّ اِذْ يَجْمَعُهَا بِضَغْطٍ |
| اور خشکی جب ان مجاری کو زور سے قبض کرتی ہے | اور انسداد جب کہ دباکر انکو جمع کر دیتا ہے |

چہارم یبس ہے کیونکہ جب کسی عضو کو زیادہ خشکی پہونچتی ہے تو اُس سے اسکو خشکی اور تشنج اور اجتماع حاصل ہوتا ہے۔ پنجم یہ کہ عضو کو باندھا جاوے جس سے اسکے مجاری بند ہو جاتے ہین اور رطوبتین جذب ہو جاتی ہین

| | |
|---|---|
| وَوَرَمٌ يَضْغَطُ وَالْتِوَاءُ | وَقَدْ يَضُمُّ الْقَابِضُ الدَّوَاءُ |
| اور ورم ہے جو دبا لیتا ہے اور التواء | اور کبھی جمع کر دیتی ہے قابض دوا |

ششم کسی عضو مین ورم کا ہو جانا جو اپنی زیادتی کے سبب سے مجاری کو بند کر دیتی ہے جیسے مثانہ کا متورم ہو جانا جو بول کو روک لیتا ہے یا مری کا ورم جس سے غذا کا گذرنا دشوار ہو جاتا ہے ہفتم التواء عضو کا جسنے امعاء کے التواء سے فضلہ

اور ثقل کا نکلنا بند ہو جاتا ہی۔ جس سے قولنج ہو جاتا ہی۔ ہشتم دوا سے قابض جو اپنی کثافت کے سبب سے جسم کے مجاری کو بند کر دیتی ہی جیسے ضماد آس اور سوئی

| | | |
|---|---|---|
| وَبِالْتِحَامِ الْقَرْحِ وَالشُّوْلُوْلِ | | وَاللَّحْمِ اِذَا زَادَ بِلَا تَحْصِيْلِ |
| اور بہ سبب ملجانے زخم مسون کے | | اور گوشت جب بے فائدہ بڑھ جاوے |

نہم کوئی دنبل یا زخم کسی مجرے مین ہو جاوے جو بعد جاری ہونے کے ملجاتا ہے اور مجرون کو بھی ملا دیتا ہی۔ دہم مجری مین کوئی مسا یا زیادہ گوشت ہو جاوے راہ کو روک لیتا ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَالْخَلْطُ وَالْمِدَّةُ وَالدَّاءُ | | وَلَبَنٌ مُنْعَقِدٌ وَمَاءُ |
| اور خلط اور پیپ اور دوا | | اور شیر بستہ اور پانی |

یازدہم خلط جو خلط یا کثرت رطوبت کی جہت سے سوراخون اور مجاری کو روک لیتی ہی۔ دوازدہم پیپ جو منجمد ہو کر سدہ پیدا کرتی ہی۔ سیزدہم خون جو جم کر بول وغیرہ مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ چہاردہم دودھ جو معدہ مین مستحیل ہو کر پنیر بنجاتا ہی اور بعض مجاری کو بند کر دیتا ہی۔ پانزدہم پانی جو آنکھون مین آتا ہی۔ کیونکہ یہ مرض ہی جو روح باصرہ کے مجاری کو روک دیتا ہی جس سے نور ثقبہ عینی کیطرف نفوذ نہین پا سکتا

| | | |
|---|---|---|
| وَالْحَبُّ وَالدِّيْدَانُ وَالْحَصَاءُ | | اَوِ الْبَرَازُ الصُّلْبُ وَالْهَوَاءُ |
| اور حب القرع یا کوئی اور دانہ اور دیدان اور سنگریزہ | | یا براز خشک اور ہوا |

شانزدہم حب القرع یعنی کدو دانہ کا پیدا ہو جانا ناک یا کسی اور مجری مین اور بعض کے نزدیک حب سے مراد گیہون یا کوئی اور دانہ ہی جو کان یا کسی اور مجری مین

فخر حسین ۱۰ اگست

گرجاتا ہی جس سے اُس مجری مین فرق آجاتا ہی۔ ہفتدہم۔ سدہ جو امعا مین پیدا ہوکر مجری کو بند کردیتا ہی۔ جس سے قولنج ہوجاتا ہی۔ ہشتدہم ریگ وسنگریزہ جو گردون اور مثانہ مین مجتمع ہوکر بول کو بند کرتے ہین۔ نوزدہم۔ براز خشک جو ریح کو بند کردیتا ہی۔ اور براز کا نکلنا دشوار ہوجاتا ہی اور جس سے قولنج ریحی کا عارضہ ہوجاتا ہی۔ بستم۔ ہوا جس سے مراد ریح ہی جو آدمی کے امعا مین پیدا ہوتی ہی۔ جسکو اگر کسی مدت تک بند رکھا جاوے تو غلیظ ہوکر مجاری کو روک لیتی ہی جس سے قولنج ہوجاتا ہی۔ اور ممکن ہی کہ ہوا سے مراد باد شمالی ہی جو مسامات کو کثافت پہونچاکر مجاری کو بند کردیتی ہی

## اَسبابِ اِنفتاحِ المجاریٔ

انفتاح مجاری کے اسباب مین

| | |
|---|---|
| وَفَاتِحَاتٌ بِالْمَجَارِیْ فَاتِکَہ | مِنْ شِدَّۃِ الدَّفْعِ وَضُعْفِ الْمَاسِکَہ |
| اور مجری کھولنے والی توڑنے والی یہ ہین | قوت دافعہ کی شدت اور قوت ماسکہ کا ضعف |

جس مجری کا تنگ ہونا (مانند امعا کے) ضروری ہی وہ قوت دافعہ (جو امعا مین سے رطوبات اور غذا کے فضلون کو خارج کرتی ہی) کی تیزی سے کھلجاتی ہین یا قوت ماسکہ کے ضعف سے جسکے سبب سے اسہال شروع ہوجاتے ہین

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ فَتَّاحٍ مِنَ الْعُقَارِ | وَالْحَرُّ وَاللِّیْنُ بِالْاِضْطِرَارِ |
| اور ساری مفتح از جنس ادویہ | اور گرمی اور رطوبت اضطراراً |

دوا مین سدون کے کھولنے کے لیے شرط یہ ہی کہ گرم ہو نہ ایسا زیادہ جس سے متحجر ہوجاوے اور یہ کہ رطوبت مین معتدل ہو۔

## اَسْبَابُ زِیَادَةِ الْعَدَدِ وَنُقْصَانِہٖ

اعضاء کی تعداد کم وبیش ہونے کے بیان میں

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا یَزِیْدُنَا فِی الْعِدَّةِ | فَاِنَّہٗ مِنْ کَثْرَةٍ فِی الْمَادَّةِ |
| اور جو چیز کہ شمار میں زیادتی کرتی ہو | سو وہ مادہ کی کثرت سے ہوتی ہو |

یہ امراض مرکبہ کا بیان ہو اور اُسکی دو قسمیں ہیں - زیادتی اور کمی - اور زیادتی یا تو مادہ کی زیادتی کے سبب سے ہوتی ہو جس سے عضوون کی تصویر بنتی ہو اور کبھی قوت جاذبہ کی تیزی کے سبب سے ہوتی ہو جو زیادہ مادہ کو عضو کیطرف کھینچ لاتی ہو - اور علاوہ اُسکے قوت مصورہ کا قوی ہونا ضروری ہو

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَکُنْ طَیِّبَةً فَاَصْبَعٌ | وَاِنْ تَکُنْ خَبِیْثَةً فَاِصْبَعٌ |
| اگر مادہ خوش اور پاک ہو تو اُنگلی زاید ہوگی | اور اگر مادہ پلید ہو تو اصبع (رسولی) ہوگی |

جب مادہ خوشگوار ہوتا ہو تو قوت مصورہ اسمین عمل کرکے چارون قطرونمین اُسکو زیادہ بڑھا دیتی ہو جس سے مثلاً اُنگلیمین چھ ہو جاتی ہین اور جب مادہ ناپسندیدہ ہوتا ہو جسمین قوت مصورہ بخوبی اپنا عمل کرتی ہو تو اُس سے زیادتی غیر طبعی پیدا ہو جاتی ہو مثلاً اصبع سخت غدودی جو زبان کی نیچے ہو جاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا یَنْقُصُنَا فِی الْعَدِّ | فَھُوَ لِمَا ذَکَرْتُہٗ بِالضِّدِّ |
| اور جو چیز شمار مین ہمکو کم معلوم ہو | پس وہ بسبب مخالفت اُن اُمور کی ہو جنکا بیان ہو چکا ہے |

## اَسْبَابُ الْخُشُوْنَةِ وَالْمَلَاسَةِ

کھُردرا پن اور صفائی کے اسباب

| | |
|---|---|
| وَالسَّبَبُ الْمُحْدِثُ لِلْخُشُوْنَةِ | فَھُوَ الَّذِیْ یَذْھَبُ بِاللُّدُوْنَةِ |
| اور سبب خشونت کا پیدا کرنے والا | وہ ہو جو رطوبت کو دور کرتا ہو |

خشونت کے چار اسباب ہین- اوّل مین جو خود بخود یا کسی سوداوی مادہ کے گرنے سے ہو جاتا ہی- دوسرا دوا یہ جو خشونت یا لعرض پہونچاتی ہین جیسے دخان اور غبار یا برف اور زیادہ سرد پانی کا استعمال کرنا- تیسرا تناول اُن اشیا کا جنمین خشونت بالطبع ہی- جیسے کسیلی اور قابض اشیا کا استعمال مین لانا جو اپنے مین کیوجہ سے خشونت پہونچاتی ہین- چوتھا خشونت دار تیز مادہ جو دماغ سے مثلاً ریہ کیطرف گرتا ہی- جیسا کہ بحر جہارم کے اپنے اُس قول مین بیان کیا ہے

| | |
|---|---|
| كَالْخِلْطِ وَالدُّخَانِ وَالْغُبَارِ | وَعَفِصِ الْغِذَاءِ وَالْعِقَارِ |
| جیسے خلط یا بس اور دخان اور غبار | اور کسیلی غذا اور کسیلی دوا |
| وَسَبَبٌ مُمَلِّسٌ لِلْخَشِنِ | كَلَزِجِ الْخِلْطِ وَشَيْءٍ دُهْنِيِّ |
| اور سبب صاف کرنے والا خشونت کا | جیسے لیسدار خلط ہو اور کوئی چیز چکنی ہو |

جس عضو کا خشونت والا ہونا ضروری ہی اُسکا صاف ہو جانا چنانچہ معدہ کا سطح جب صاف ہو جاتا ہی تو اُسمین سے غذا ہضم سے پہلے نکل جاتی ہی جسکا سبب یہ ہی کہ لزوجت دار خلط یا رطوبت معدہ پر گرکر اُسکو صاف کرتی ہی یا لعاب دار اور چکنی اشیا کا استعمال سے ہوتا ہی جو پھسلا کر اسہال پیدا کرتی ہی-

## اَسْبَابُ مَرَضِ الْوَضْعِ

مرض وضع کے اسباب

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا مِنْ شَانِهِ الِانْفِصَالُ | فِي الْوَضْعِ اِنْ كَانَ لَهُ اِتِّصَالُ |
| جو چیز جسکی شان سے ہی جدائی | وضع اور ڈول مین اگر اُسکا اتصال ہو |

امراض وضع وہ جو اعضا سے مرکبہ مین حادث ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| فَبِالْتِحَامِ قَرْحَةٍ لَا تَسْتَقِيْ | حَتّٰى يُرٰى فِي الْوَضْعِ مَا لَا يَنْبَغِيْ |
| پس بسبب ملجانے قرحہ نالائق کے | تاکہ وضع مین صورت نامناسب نظر آوے |

زخم کے سبب سے ایک عضو اپنے مجاور کے ساتھ ملجاتا ہی۔ اور یہ اتصال کبھی طبعی ہوتا ہی جیسے کہ دو انگلیونکا پیدا ہونا۔ اور کبھی دنبل و زخم کے سبب سے ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَشِدَّةٍ فِي الْقُوَّةِ الْمُغَيِّرَةْ | وَالضَّعْفِ مِنْ قُوَّةِ الْمُصَوِّرَةْ |
| اور بسبب تقویت قوت مغیرہ | اور ضعف قوت مصورہ کے |

کبھی اتصال عضو کا قوت مغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہی جو جنین (بچہ) کی ہیئت بناتی ہی جو دوسرے عضو کو ایک ہی سمجھکر اُسکے ساتھ شامل کردیتی ہی۔ یا قوت مصورہ کے ضعف کے سبب سے ہوتا ہی جو دوسرے عضو کی مکمل شکل بنانے سے قاصر رہتی ہی۔ یہ دونون قوتین مادہ منوی مین عمل کرتی ہین۔

| | |
|---|---|
| فَهٰذِهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْوَضْعِيَّهْ | وَجُمْلَةُ الْأَمْرَاضِ فِي الْآلِيَّهْ |
| پس یہ مرض وضع اگرچہ امراض وضعیہ سے ہین | اور سارے امراض اعضاے مرکبہ کے |
| فَإِنَّهُ مِنَ انْحِلَالِ الْفَرْدِ | وَهٰذِهِ أَسْبَابُهُ فِي الْعَدِّ |
| پس تحقیق یہ امراض انحلال فرد سے ہین | اور یہ اسباب اُسکے ہین شمار مین |

یعنی اتصال اور انفصال کے امراض کو اگرچہ ہمنے یہان ذکر کردیا ہی۔ لیکن وہ درحقیقت امراض مرکبہ سے ہین جسکا بیان کرنا امراض تفرق اتصال مین مناسب تھا کہ انحلال فرد کے امراض ہین۔

## اَسْبَابُ اِنْحِلَالِ الْفَرْدِ

انحلال فرد کے اسباب

یعنی اعضاے عضوین تفرق آنے کے بیان مین

| | |
|---|---|
| اَلْخَلْطُ فِیْہِ قُوَّۃٌ تُخَرِّقُ | اَوْ عَفِنٌ یَاْکُلُ اَوْ یُحَرِّقُ |
| خلط مین قوت پھاڑنے والی | یا گندی ہو کہ کھاوے سے یا جلاوے |

جب گرم خلط کسی عضو خصوصاً باطنی عضو (مانند امعا) کیطرف گرتی ہو تو تیزی اور لدغ کے سبب پیچش یا زخم سے اسکے اتصال کو پھاڑ دیتی ہو اور کبھی اسمین نہایت تعفن ہوتا ہو جس سے عضو گل جاتا ہو

| | |
|---|---|
| اَوْ ثِقَلٌ یُھِدُّ اَوْ یُھَتِّکُ | اَوْ لِزَجٌ یُرْخِی الَّذِیْ یُحَرِّکُ |
| یا ثقل یا گرانی ہو کہ گرا دے یا پھاڑے | یا خلط لیس دار ہو کہ حرکت دینے والی کو ڈھیلا کرے |
| اَوْ وَثْبَۃٌ تَھْتِکُ اَوْ تَفُضُّ | اَوْ حَجَرٌ یَکْسِرُ اَوْ یَرُضُّ |
| یا کودنا پھاندنا ہو کہ پھاڑ دیوے یا جدا کر دیوے | یا پتھر ہو کہ توڑ دے یا کچل ڈالے |
| اَوْ مِنْ دَوَاءٍ اٰکِلٍ یُحَرِّقُ | وَمِنْ حَدِیْدٍ قَاطِعٍ یُفَرِّقُ |
| یا دوا ے اکال سے ہو کہ جلا دیوے | اور کاٹنے والے لوہے سے ہو کہ تفریق کر دیوے |

وہ دوا جو عضو کی سطح کو کھا لیتی ہو جیسے تیزاب اور نمسن اور بلادر کا ضماد کرنا کبھی زخم شدت یبس کی وجہ سے بھی ہو جاتا ہو جیسے کہ سرد یکے موسم مین ہاتھ پانون زخمی ہو جاتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالرِّیْحُ قَدْ تُقَطِّعُ بِالتَّحْدِیْدِ | وَالنَّارُ مَا تَفْعَلُ بِالْجُلُوْدِ |
| اور ہوا کبھی کھینچکر کاٹتی ہو | اور آگ جو کچھ کرتی ہو چمڑون سے |

## اَلثَّالِثُ مِنَ الْاُمُوْرِ الْخَارِجَۃِ عَنِ الطَّبِیْعَۃِ وَھِیَ الْاَعْرَاضُ

یہ تیسرا ہو اُن امور سے جو خارج ہین طبیعت سے اور وہ اعراض ہین

جبکہ مصنف نے امراض کے اسباب بیان کر دیے اب اُنکے اعراض کا ذکر شروع

کیا ہی۔ کیونکہ امراض کے بعد اعراض پیدا ہوتے ہین جیسے کہ اسباب کے بعد امراض آتے ہین۔ کیونکہ مرض خود فعل کو بلا واسطہ کسی اور کے ضرر پہونچاتا ہی۔ اور عرض وہ فعل کا ضرر ہی جو مرض کے تابع اور اُسکے ذریعہ سے ہوتا ہی مثال عرض کی معدہ کا سوء مزاج ہی۔ اور مرض جو عرض کے تابع ہی اُسکی مثال فساد ہضم ہی قانون مین ہی کہ اعراض مریض کی نسبت سے تو اعراض ہی ہین مگر طبیب کے لیے علامتین اور دلائل ہین

| | |
|---|---|
| وَتُوجَدُ الْاَعْرَاضُ فِی الْاَفْعَالِ | وَمَا یَنُوْبُ الْجِسْمَ مِنْ اَحْوَالٍ ۲ |
| اور پائے جاتے ہین اعراض افعال مین | اور جو کچھ کہ حالات ہین سے بدن پر پہونچتا ہی |

اعراض کی تین قسمین ہین ایک وہ جو اعضا کے افعال کو عارض ہوتی ہی جس سے اُنکے افعال مین نقصان آجاتا ہی۔ دوسری وہ جو بدن کے حالات پر وارد ہوتی ہی جیسے زردی سفیدی جسم کے حالات کو لاحق ہوتی ہی تیسری وہ جو داخل اور شامل ہی انمین جو جسم مین سے خارج ہوتا ہی جیسے بول یا پسینے کا متغیر ہوجانا۔ اور بعض اعراض اعضا کے افعال مین پائے جاتے ہین کیونکہ جب عضو صحیح اور درست ہوتا ہی تو اُسکا فعل بھی مکمل اور صاف ہوتا ہی۔ اعضا جنسے افعال صادر ہوتے ہین تین ہین جنکو رئیسہ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انمین سے ہر ایک عضو اپنے فعل کے لیے مبدا ہوتا ہی۔ پس دماغ حس و حرکت فکر و خیال وغیرہ افعال کا مبدا ہی۔ جو اُسکے یہ سبھی افعال ارادی ہین جیسے جب دماغ پر کوئی حادثہ عارض ہوتا ہی تو اس سے اُسکے افعال مین نقصان آجاتا ہی اور دل کے افعال بھی شریانون کی حرکت اور سانس کا آنا ہی جو طبعی ہین سو جب اُسکو کوئی عارضہ آتا ہی تو اُسکے افعال مین نقصان آجاتا ہی۔ اور جگر کے افعال

جو غذا کا پکانا اور ہضم کرنا ہی جب اُسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی تو اُسکے افعال مین بھی نقص آجاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَفِي الَّذِي يَبْرُزُ كَالْاِنْفِعَالِ | ٭ وَالنَّفْثِ وَالْعَرَقِ وَالْاَبْوَالِ |
| اور اس چیز مین جو ظاہر نکلتا ہی جیسے براز | ٭ اور خون تھوک ہین اور پسینا اور پیشاب |

یعنی اعراض جیسے کہ افعال مین ہوتے ہین۔ ویسے ہی جو جسم مین سے ظاہر نکلتا ہی اُسمین بھی پائے جاتے ہین اسطور سے کہ کبھی براز نہایت رقیق یا غلیظ ہوتا ہی اور تھوک کبھی سفید یا سُرخ یا زرد ہوتا ہی۔ اور پسینے مین بھی کبھی بدبو ہوتی ہی اور پیشاب کبھی سفید یا ناری ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْفِعْلُ مِنْهُمَا قَرِيبَ الْبَيَانِ | فَاِنَّ فِيهِ عِلَلًا ثَلَاثًا |
| اور فعل جب قریب ہوئے اختلاط کے | تو اُسمین تین علتین ہوتی ہین |

ہر عضو کے فعل کے قریب جب کوئی عارض آجاتا ہی یا اُسکے ساتھ کوئی غرض یا سوء مزاج مخلوط ہو جاتا ہی۔ تو اس سے اس عضو کا فعل یا تو بالکل باطل ہو جاتا ہی یا ضعیف ہو جاتا ہی یا بدل جاتا ہے جیسا کہ اس شعر مین ہے۔

| | |
|---|---|
| وَالضَّعْفُ وَالْبُطْلَانُ وَالتَّغْيِيرُ | وَكُلُّ عِلَّةٍ لَهَا تَفْسِيرُ |
| ایک ضعف دوم بطلان سوم تغیر ٭ | اور ہر ایک علت و بیماری کی تفسیر و بیان ہی |
| فَالضَّعْفُ فِي الْفِعْلِ كَضَعْفِ النَّظَرِ | فَهُوَ اِذَا يَبْطُلُ فَقْدَ الْبَصَرِ |
| پس ضعف فعل مین جیسے کہ ضعف نظر | اور وہ فعل (نظر) باطل ہو جاوے اُسمین فعل آجاوے |

اور بطلان یہ ہی کہ بینائی اور سماعت اور ہضم بالکل باطل ہو جاوین۔

| | |
|---|---|
| وَعِلَّةُ الْفِعْلِ اِذَا تَغَيَّرَا ٭ | هِيَ الَّتِي يُرَى بِهَا مَا لَا يُرَى |
| اور مرض فعل کی جبکہ فعل متغیر ہو جاوے | وہ ہی کہ آنکھ سے دکھائی دے جو چیز کہ نہ دکھائی دینی چاہیے |

کسی عضو مثلاً آنکھ کے فعل کا تغیر یہ ہی کہ سامنے مچھر یا مکھی یا بالون کے مانند دیکھے۔ اور واقع مین وہان کچھ نہین ہوتا۔

| | |
|---|---|
| وَقِسْ عَلٰی ذَا النَّحْوِ مِنْ مِثَالِ | اَعْرَاضُ مَا یَحْدُثُ لِلْاَفْعَالِ |
| اور تو اسی قسم کی مثال پر قیاس کرلے | اُن اعراض کو جو افعال مین پیدا ہوتے ہین |

جن امور کی مینے مثالین نہین بیان کین اُنکو بھی انھین افعال پر قیاس کرلینا چاہیے یعنی جو چیز دل کے افعال کو عارض ہوتی ہی یا تو وہ قوی ہوگی جس دل کا افعال جو نبض اور تنفس باطل ہو جاتے ہین۔ اور زندگی کے آثار زائل ہو جاتے ہین یا اُسکا فعل ضعیف ہوتا ہی تو خفقان عارض ہو جاتا ہی۔ اور اگر فعل مین تغیر آجاتا ہی تو نبض مین بھی اختلاف آجاتا ہی۔ اور جب عوارض دماغ کے افعال کو لاحق ہوتے ہین تو اُس سے یا تو دماغ کے فعل مین بطلان آجاتا ہی۔ جیسے کہ کسی شخص کا ہاتھ یا پانون حس اور حرکت سے رہ جاتا ہی یا ضعف آجاتا ہی جس سے استرخا ہو جاتا ہی یا بالکل تغیر آجاتا ہی۔ جس سے اعضا مین خدر یا رعشہ۔ یا لقوہ ہو جاتا ہے۔

## اَلْاَعْرَاضُ الْمَاْخُوْذَةُ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

بیان اُن اعراض کا جو حالات بدن سے لیے جاتے ہین

اور اسکی پانچ قسمین ہین۔

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَضُ الْمَاْخُوْذُ مِنْ حَالَاتِ | تَعْرِضُ لِلْجِسْمِ فِیْ اَوْقَاتِ |
| وہ عرض جو حالات سے لیتے ہین | جو بدن کو بعض اوقات مین عارض ہوتے ہین |
| فَمِنْهُ مَا یُدْرِکُهُ حِسُّ الْبَصَرْ | کَبَرَقَانٍ وَانْتِفَاخٍ قَدْ ظَهَرْ |
| پس منجملہ اُسکے ایک وہ ہی جسے حس ابصار ادراک کرلیتی ہے | جیسا برقان اور پھولنا جو ظاہر ہو پڑے |

فی الحسینیہ ۱۱ اگست

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِالْاُذُنِ | كَنَفَخَاتِ الْبَطْنِ عِنْدَ الْحَبَنِ |
| اور منجملہ اُسکے وہ ہی جو کان سے معلوم ہوتی ہی | جیسے قراقر پیٹ کا وقت استسقار کے |
| وَمِنْهُ مَا يُشَمُّ حِيْنَ يَنْتُنُ | مِثْلُ الْقُرُوْحِ يَعْتَرِيْهَا عَفَنٌ |
| اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ سونگھی جاتی ہی جبکہ بدبو کرے | جیسے قروح جنکو تعفن و سرایت عارض ہوتی ہے |
| وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ مِنْ طَعْمِهِ | كَمَنْ يُصِيْبُ حُمُوْضَةً فِيْ فَمِهِ |
| اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسکا ذائقہ معلوم ہوجاتا ہے | جیسے وہ شخص کہ جسکے منہ مین ترشی ہوجاوے |
| وَمِنْهُ مَا يُدْرِكُهُ بِاللَّمْسِ | كَالسَّرْطَانِ الصُّلْبِ عِنْدَ الْحِسِّ |
| اور منجملہ اُسکے وہ ہی جسے قوت لامسہ معلوم کرتی ہی | جیسے کہ سرطان سخت (نام ورم) ٹٹولنے کے وقت |

یہ سبھی عوارضات دلائل ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین۔ اور حواس خمسہ سے دریافت کیے جاتے ہین۔

## اَلْاَعْرَاضُ الْمَاخُوْذَةُ مِمَّا يَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

وہ اعراض جو بدن سے نکلنے والی چیزون سے لیتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَضُ الْمَاخُوْذُ فِيْمَا يَبْرُزُ | بِالْخَمْسَةِ الْحَوَاسِّ اَيْضًا يُحْرَزُ |
| اور عرض جو ظاہر ہونے والی چیز سے لیتے ہین۔ | وہ بھی ساتھ پانچ حواس کے علیحدہ علیحدہ معلوم کیجاتے ہین |
| كَالْبَوْلِ مِنْ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ | وَالنُّفْثِ مِنْ دَمِيَّةٍ وَالزَّبَدِ |
| جیسے قارورہ سرخ ہو اور سیاہ | اور تھوکنا خون والا اور جھاگ والا |
| وَمِنْهُ مَا يَخْرُجُ بِالْاِطْلَاقِ | كَالرِّيْحِ وَالْعُطَاسِ وَالْفُوَاقِ |
| اور منجملہ اسکے ایک وہ ہی جو پیٹ سے نکلتا ہی جیسے | اور جیسے ہوا اور چھینک اور ہچکی |

| | |
|---|---|
| وَالْقَيْءُ قَدْ يُصَابُ ذَا حُمُوضَهْ | وَذَا مِرَارِيَّةٌ وَذَا قُبُوضَهْ |
| اور قے کبھی ہوتی ہی ترش | اور تلخ او قبض والی |
| وَالْبَوْلُ مَا يُصَابُ ذَا نَتَانَهْ | دَلَّ عَلَى الْقُرُوحِ فِي الْمَثَانَهْ |
| اور قارورہ کہ ہو عفونت والا | مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے |

یہ سبھی حواس خمسہ سے دریافت ہوتے ہین جنسے انواع امراض بخوبی استدلال ہوسکتا ہی۔ اور ترشی قے کا سبب یا تو بلغم ترش یا سودای روی ہی جو معدہ مین ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَعَرَقٌ يُحَسُّ مِنْهُ إِنْ خَرَجْ | بَرْدًا وَحَرًّا وَرَقِيقًا وَلَزِجْ |
| اور پسینا جو معلوم ہوتا ہی اُس سے اگر نکلے | سرد اور گرم اور پتلا اور لیسدار |

اور یہ پسینا حاسۂ لمس سے معلوم ہوتا ہی اگر بو بھی پائی جاوی تو حاسۂ شم کو بھی دخل ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَهٰذِهِ الْأَعْرَاضُ فِي ذِي الْعِلَّهْ | أَعْرَاضُهُ وَعِنْدَنَا أَدِلَّهْ |
| یہ اعراض اس علت مین اعراض ہین | اور ہمارے نزدیک علامات و ادلہ ہین |

یہ تمام اعراض جنکا ادراک حواس سے ہوتا ہی درحقیقت بیماری کے لیے اعراض ہین۔ اور طبیب کے حق مین واسطے پہچاننے امراض کے دلائل اور علامتین ہین جیسے کہ زخم کا بدبودار ہونا ایک مرض ہی جو مرض یعنی قرحہ پر دلالت کرتا ہی اور قے بھی فی نفسہ ایک مرض ہی اور معدہ کی بیماری پر دال ہی۔ اور قارورہ مین پیپ کا ہوتا ایک بیماری ہی۔ اور گردہ اور مثانہ کے معلول ہونے پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَقَدْ مَضَى ذِكْرِي لَهَا تَجْمِيلًا | فَإِنَّ أَنْ أَذْكُرَهَا تَفْصِيلًا |
| تحقیق مینے پہلے ذکر انکا اجمالاً کردیا ہی | پس اب قریب ہوا کہ انکا بیان بالتفصیل کرون |

# ذِکْرُ الدَّلَائِلِ

دلائل کا ذکر ہے

جو مرضون کے لیے علامتین ہین

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ دَلِیلٍ فَعَلَی مَا اَذْکُرُ | مُذْکِرٌ وَحَاضِرٌ وَمُنْذِرٌ |
| ہر دلیل بنا برسکے کہ مین اب ذکر کرتا ہون | یاد دلانیوالی ہی اور حاضر ہی اور آیندہ کی خبر دینوالی ہی |

دلائل کی تین قسمین ہین اول وہ جسکو مذکر کہتے ہین جو گذشتہ اعراض کو ظاہر کرتا ہی جس سے مرض کے سبب اور اُسکی کمیت (مقدار پر) طبیب کو واقفیت حاصل ہو جاتی ہی۔ دوسرے دلیل حاضرہ وہ جو اسوقت موجود اور مریض مین پائی جاتی ہی۔ تیسرے وہ دلیل جو عوارضات سے ماخوذ ہی جیسے کہ مرض حارمین قارورہ کا سفید ہونا حدوث سرسام پر دلالت کرتا ہی جسکو طبیب دیکھکر کہ سکتا ہی کہ یہ مرض عنقریب ہونیوالا ہی۔ اور اسکو مندر کہتے ہین۔ اور اول ہر دو علامات سے صرف طبیب ہی منتفع ہوتا ہی۔ اور پچھلے سے مریض کو بھی فائدہ پہونچتا ہی۔ طبیب کی عمدہ تشخیص کا قائل ہوکر اسپر حسن اعتقاد رکھتا ہی۔ اور اسکی بات پر زیادہ وثوق کرنے لگتا ہی۔ پس خلاصہ مطلب یہ ہی کہ مریض کے نزدیک دلائل

اعراض ہین۔ اور طبیب کے لیے علامات

| | |
|---|---|
| اَمَّا الَّذِیْ یُذْکَرُ فَمَا قَدْ مَضٰی | کَنَدْوَةٍ مِنْ عَرَقٍ قَدِ انْقَضٰی |
| اب وہ دلیل جو ہمکو یاد دلاتی ہی معاملات جو گذر چکی ہی | جیسے تراوٹ پسینے کی جو ابھی ہو چکا ہی |
| وَهٰذِهٖ لَا حَاجَةَ اِلَیْهَا | وَلَا مُعَوَّلَ لَنَا عَلَیْهَا |
| اس دلیل کی کچھ ہمین حاجت نہین ہی | اور نہ ہمارا اُسپر اعتماد ہی |

لیکن امام فخر الدین نے کہا ہو کہ ممکن ہو کہ یون کہا جاوے کہ اس سے طبیب منتفع ہو سکتا ہو۔ جو اس سے بیماری کا سبب معلوم کر سکتا ہو۔ اور علاوہ گذشتہ علامات کے جاننے کے اُنکا موجودہ وقت مین بھی تصور لا سکتا ہو جس سے علاج کے بارہ مین اُسکے دل کو زیادہ تقویت ہو جاتی ہو اور طبیب بھی اُس سے مستفید ہوتا ہو۔ جو جان لیتا ہو کہ طبیب نے اُسکی بیماری پر پوری آگاہی پائی ہو۔ جس سے اُسکے دل کو بخوبی اطمینان ہو جاتا ہو اور حرارت غریزیہ کو قوت پہونچکر اُسکی تمام قوتون مین تازگی آجاتی ہو

| | |
|---|---|
| وَكُلٌّ مَا دَلَّ عَلَى مَا قَدْ حَضَرْ | وَدَلَّنَا أَيْضًا عَلَى مَا يُنْتَظَرْ |
| اور جو چیز اُسپر دلالت کرتی ہو جو حاضر ہو چکی ہو | اور یہی ہمکو بتا دیوے اُسپر جسکا انتظار ہو |
| فَحَاجَةٌ أَكِيدَةٌ إِلَيْهِ | وَطِبُّنَا مُعَوَّلٌ عَلَيْهِ |
| سو اُسکی طرف سخت حاجت ہو | اور ہمارا طب کا اُسپر اعتماد ہو |

علامت موجود جو بالفعل مریض مین پائی جاتی ہو جیسے کہ قارورہ زرد یا نبض فشاری یا پہلو مین درد ہو تو وہ مرض کی نوع پر دلالت کرتی ہو جسکی طرف طبیب کو نہایت احتیاج ہو واسطے پہچاننے مرض کے اور حالات مریض کے جو آئندہ اُسپر وارد ہونیوالی ہین

| | |
|---|---|
| فَمِنْهُ مَا يَعُمُّ بِالدَّلَالَهْ | وَمِنْهُ مَا يَخُصُّ حَالًا حَالَهْ |
| منجملہ اس قسم کی دلائل کے ایک وہ ہو جو دلالت کرتین عام ہو | اور ایک وہ ہو جو ایک ایک حال سے خصوصیت رکھتی ہو |

یعنی دلائل کی دو قسمین ہین ایک عام جیسے نبض کا ضعف قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہو۔ اور نبض کی صلابت اُسکے مادہ کی سختی اور غلظت پر دلالت کرتی ہو۔ دوسری خاص جسکی صرف مرض پر دلالت ہوتی ہو جیسے کہ سُعُوک

فی ۲۰ اگست

خون والا اور کھانسی اور نبض منشاری پہلو کی بیماری پر دلالت کرتی ہی۔ اور تھوک بدبودار مرض سل پر

| | |
|---|---|
| اَمَّا الَّذِیْ یَخُصُّ سَوْفَ اَذْکُرُہٗ | فِیْ عَمَلِ الطِّبِّ اِذَا مَا اَسْطُرُہٗ |
| پھر وہ دلیل جو خاص ہی ابھی اسکو ذکر کرونگا | جب عمل طب مین اُسکو لکھون گا |

## ذِکْرُ الدَّلَائِلِ الْعَامَّۃِ الْحَاضِرَۃِ

عام دلائل حاضرہ کا ذکر ہے

اور وہ علامات کلیہ ہین جو اعضا کی قوتون پر دلالت کرتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا یَعُمُّ مِنَ الدَّلَالَہْ | فَھُوَ مِنْ اَعْضَاءٍ لَھَا جَلَالَہْ |
| جو دلالت کہ عام ہے | وہ اُن اعضا سے ہوتی ہی جو رئیس ہین |

یعنی کُلّی دلالت عام وہ ہی جو تینون اعضاے رئیسہ مین سے کسی ایک سے ماخوذ ہوتی ہی۔

| | |
|---|---|
| کَالْکَبِدِ وَالدِّمَاغِ اَوْ کَالْقَلْبِ | فَاِنَّ ھٰذِیْ بِالصَّحِیْحِ تَنْسُبِیْ |
| جیسا کلیجہ اور دماغ اور دل | کہ یہ سارے درست نشان کی خبر دیتے ہین |

کیونکہ یہ اعضا سے رئیسہ ہین اور تمام قوتین انھین سے پیدا ہوتی ہین۔ اسلیے یہ اعضا مرض کی پوری اور درست حقیقت پر آگاہی بخشتے ہین۔ کیونکہ انمین سے ہر ایک کا فعل تمام بدن مین عام ہوتا ہی۔ جنمین سے جیسے کسی ایک مین آفت یا خرابی آتی ہی تو تمام بدن ماؤف ہو جاتا ہے ۔۔۔

## اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الدِّمَاغِ

دماغ کے فعلون سے حال معلوم کرنا

| | |
|---|---|
| اَلْفِعْلُ مَا اسْتَقَامَ فِیْ تَصَوُّرِہٖ | وَفِکْرِہٖ وَصَحَّ فِیْ تَذَکُّرِہٖ |
| فعل جب تک اپنے تصور اور فکر مین | مستقیم و برقرار رہے اور اپنی یادداشت مین |

عقل اور تصور اور تفکر اور خیال سبکا مقام دماغ ہی۔ جب دماغ مین فساد آتا ہے تو عقل اور ان تمام افعال مین نقصان آجاتا ہی اور کوئی فعل صحیح اور سقیم و برقرار نہین رہتا

| | |
|---|---|
| وَحَرَكَاتُ الْجِسْمِ وَالْاِحْسَاسِ | دَلَّ عَلٰى سَلَامَةٍ فِي الرَّاْسِ |
| اور جسم کی حرکات اور حس مین درست رہے | تو سر کی صحت اور درستی پر دلالت کریگا (وہ فعل) |

قوت حس و حرکت کا سید دماغ ہی جنمین تغیر آنے سے اُنکے افعال مین تغیر یا نقصان یا بطلان آجاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ اَصَابَ هٰذِهٖ اِعْرَاضٌ | فَفِي الدِّمَاغِ عِلَلُ الْاَمْرَاضُ |
| اور اُنکو کچھ عارضے پہونچین ۴ | تو معلوم ہوا کہ دماغ مین مرضین اُتر پڑتی ہین |

جب خیال اور حس و حرکت مین سے کسی ایک مین کچھ خرابی آجاے تو معلوم کرنا چاہیے کہ دماغ مین کچھ خلل آگیا ہی جس سے تکمیل افعال کا سدراہ ہو گیا ہے۔

## اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْقَلْبِ

دل کے فعلون سے حالات کا معلوم کرنا

| | |
|---|---|
| وَالْقَلْبُ اِنْ جَرٰى عَلَى الْقَوَامِ | فِي نَبْضَةٍ فَالْحَالُ فِي سَلَامِ |
| دل نبض مین اگر برابر درستی پر چلتا ہے | تو حال اچھا اور سلامتی مین ہے |
| وَالنَّبْضُ اِنْ تَبَاعَدَ عَنِ الْمُعْتَادِ | مِنْ طَبْعِهٖ دَلَّ عَلَى الْفَسَادِ |
| اور نبض اگر حرکت معتاد طبعی سے دور ہو جاوے | تو فساد پر دلالت کریگی |
| دَلَّ بِالْاِخْتِلَافِ فِي الْاَنْبَاضِ | عَلٰى ضُرُوْبِ السُّقْمِ وَالْاَمْرَاضِ |
| اور نبضون مین اختلاف کے سبب | کئی ایک اقسام بیماری اور امراض پر دلالت ہوگی |

اجناس نبض مین اختلاف آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن بہت سی متضاد بیماریون مین مبتلا ہو گیا ہی۔

## اِحْتِبَاسُ النَّبْضِ وَاَوَّلُهَا مِقْدَارُ الْاِنْبِسَاطِ

نبض کے اقسام مین پہلا انمین کا اُسکے پھیلاؤ کا مقدار ہی

نبض ایک حرکت انقباضی و انبساطی ظروف روح کی ہی جس سے روح کو ہوا واسطے تبرید یا تعدیل کے پہونچتی ہی۔ بعض کے نزدیک نبض حرکت وضعیہ ہی تینون قطرون طول عرض عمق مین۔ جو دل اور شرائین سے بذریعۂ انقباض و انبساط کے حاصل ہوتی ہی۔ حرکت انبساطی مین سرد ہوا اُسکے دل اور روح کیطرف آتی ہی۔ اور انقباض مین بخارات دخانی دل اور جسم سے باہر نکلتے ہین اور کسی طبیب کا مقولہ ہی۔ نبض ایک ایلچی ہی جسکی کبھی تکذیب نہین کرنی چاہیے اور بمنزلہ گونگے آدمی کے جو اپنی حرکات اور اشارات کے ذریعہ سے پوشیدہ اور اندرونی اشیا کی خبر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| اَجْنَاسُهَا اِذَا عَدَدْتَ عَشَرَهْ | مَا عَدَّهَا عَنْ حِفْظِ اِلَّا المُهَرَهْ |
| نبض کے اجناس (اقسام) جبتو شمار کریگا تو دس ہین | ماہران فن طب کے بغیر انکے کسینے یاد نہین کیا |
| اَوَّلُهَا فِی قَدْرِ الْاِنْبِسَاطِ | دَلَّ عَلَی اِفْرَاطٍ وَاِقْسَاطٍ |
| پہلا انمین سے پھیلاؤ کے اندازہ مین ہی۔ | کہ زیادتی اور براری پر دلالت کرتا ہے |

اور نبض پھیلاو اور عرض مین یا تو زیادہ ہوتی ہے یا کم۔

| | |
|---|---|
| اِنْ اَلْکَبِیْرَ اِنْ جَمَتْ اَقْطَارُهْ | دَلَّ عَلَی قُوَّتِهٖ مِقْدَارُهْ |
| اگر نبض عظیم کے سارے تعلق (طول عرض عمق) بہت ہو جاوین | تو اُسکا مقدار اُسکی قوت پر دلالت کریگا |

اور اس نبض کو عظیم اور قوی بھی کہتے ہین جو انگلیون کو نہایت قوت سے ایسا قرع کرتی ہی کہ انگلیون کو اونچا کر دیتی ہی۔ اور نیچے دبانے سے اُسکی حرکت مین

کچھ کمی نہین آتی اور اُسکی قوت اور زیادتی مقدار کی یہ وجہ ہی کہ اسمین یا تو روح حیوانی زیادہ ہی یا حرارت کا غلبہ ہی جسکے سبب سے زیادہ ترویح کی حاجت پڑتی ہی۔

| | |
|---|---|
| فَضِدُّهُ فِي الْقُوَّةِ الصَّغِيرُ | مِنْهُ الطَّوِيلُ النَّبْضُ وَالْقَصِيرُ |
| اور ضد اسکی قوت مین (ضعیف) صغیر ہی | اور منجملہ اُسکے نبض طویل ہی اور صغیر |

یعنی نبض کے حالات مین سے ہر ایک حالت کی ضد ہوتی ہی۔ اور طویل کی ضد صغیر ہی اور صغیر وہ نبض ہی جو طول۔ عرض۔ عمق مین ناقص ہوتی ہی۔ اور اُسکا سبب یہ ہی کہ اسمین یا تو قوت ضعیف ہی یا حرارت غریزیہ کم ہی یا شریانون کا جرم سخت ہی جو حرکت کو بخوبی قبول نہین کرسکتا۔ اور طویل وہ نبض ہی جو پھیلاؤ اور عرض مین چار انگشتون سے تجاوز کر جاوے۔ اور قصیر وہ جو ایک سے بھی تجاوز نہ کرسکے۔ اور دونون کے درمیان اعتدال کا درجہ ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مُتَفَاوِتٌ وَمِنْهُ مُتَعَرِّضٌ | وَمِنْهُ شَاهِقٌ وَمِنْهُ مُنْخَفِضٌ |
| منجملہ اُسکے وہ نبض ہی جو تنگ ہو اور وہ جو چوڑی ہو | اور وہ جو اونچی ہو اور وہ ہی جو پست ہو |

منجملہ نبض کے ایک ضیق ہی۔ جسکو دقیق بھی کہتے ہین کیونکہ وہ معتدل کی نسبت سے بہ سبب ضعف قوت کے دقیق ہی۔ اور اُسکے مخالف کو عریض کہتے ہین اور شاہق جسکو شاخص بھی کہتے ہین وہ ہی جو بلندی اور علو مین زیادہ ہو جسکا سبب حرارت کی زیادتی ہی اور اُسکی مخالف منخفض ہی۔ اور اُسکو غایر بھی کہتے ہین

## جنس زمان الحركة

جنس وقت حرکت کی یعنی دوسری جنس مقدار حرکت کے بیان مین

| | |
|---|---|
| وَجِنْسُ مَا يُنْسَبُ لِلزَّمَانِ | مِنْ حَرَكَاتٍ مُخْتَلِفِ الْأَزْمَانِ |
| اور جنس اس نبض کی جسکی نسبت زمانہ کیطرف ہوتی ہی | حرکتون مختلف الازمان سے |

فصل حسین ۲ اسکتا

| | | |
|---|---|---|
| فَمَنْ سَرِيعُ النَّبْضِ ذِي غَرَارَةٍ | | دَلَّ عَلَى الْقُوَّةِ وَالْحَرَارَةِ |
| پس نبض تیز بہت تیزی والی | | قوت اور حرارت پر دلالت کرتی ہے |

یعنی کبھی زمانہ حرکت کا لمبا ہوتا ہے جو قوت حیوانی کی قوت اور حرارت کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے۔ اور سریع نبض وہ ہے جو زیادہ مسافت کو تھوڑے عرصہ میں طے کرلیتی ہے۔ اور اُسکے مخالف بطی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| وَمِنْ بَطِيءِ النَّبْضِ ذِي خُمُودَةٍ | | دَلَّ عَلَى الضَّعْفِ مَعَ الْبُرُودَةِ |
| اور نبض بطی بجھی ہوئی | | ضعف اور برودت پر دلالت کرتی ہے |

یا جمود ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ اسمیں بطوء اور سختی پائی جاتی ہے

## جِنْسُ زَمَانِ السُّكُونِ

یہ جنس ہے سکون کے مقدار کی

| | | |
|---|---|---|
| وَجِنْسُ مِقْدَارِ زَمَانِ السَّكْنَهْ | | مُنْقَسِمٌ إِلَى ضُرُوبٍ مُمْكِنَهْ |
| اور جنس اندازہ زمانہ سکون کی | | منقسم ہوتی ہے طرف اقسام ممکنہ کے |
| نَوَاتِرٌ لَيْسَ لَهُ مِنْ فَتْرِ | | دَلَّ عَلَى ضَعْفِ الْقُوَى وَالْحَرِّ |
| نبض متواتر کہ اُسے روک نہ ہووے | | وہ ضعف قوی اور حرارت پر دلالت کرتی ہے |

یعنی زمانہ سکون کے نیچے کئی اقسام ہیں ایک متواتر جسکے سکون کا زمانہ نہایت تھوڑا ہوتا ہے اور اسکا سبب قوت کا ضعف ہے یا حرارت غریبہ کی تیزی ہے جسکے سبب سے طبیعت اپنے آرام کے لیے زیادہ ہوا کی محتاج ہے تاکہ حرارت اور تیزی کو سرد کرے اور اُسکے مخالف تفاوت ہے

| | | |
|---|---|---|
| وَمَالَهُ تَفَاوُتٌ بِالضِّدِّ | | دَلَّ عَلَى رَخَاوَةٍ وَبَرْدِ |
| اور جنس نبض کو تفاوت ہو فتور کے ساتھ | | تو وہ نرمی اور سردی پر دلالت کرتی ہے |

نبض کو انقباض اور انبساط کے وقت دو سکون عارض ہوتے ہین اور جو سکون انبساط مین بوقت قرع شریانون کے انگلیون کو ہوتا ہی اُسکو سکون خارجی کہتے ہین یہ سکون بظاہر حس محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا وہ سکون جو انقباض کے وقت ہوتا ہی جبکہ شریانین مرکز کیطرف رجوع ہوتی ہین اُسکو سکون داخلی کہتے ہین جسکا حواس سے محسوس ہونا دشوار ہی پس جس نبض کا سکون لمبا ہوتا ہی اُسکو تفاوت کہتے ہین

## جِنسُ مِقدارِ القَوِیِّ

یہ جنس مقدار قوی نبض کی ہے

وَجِنسُ مِقدارِ القَوِیِّ مَقسُومٌ

اور جنس مقدار قوی نبض کی تقسیم ہوتی ہے

اِلیٰ قَوِیٍّ قَرعُہٗ عَظِیمٌ

طرف قوی نبض کے جسکا قرعہ بڑا ہوا

قوی وہ ہی جو اُنگلیون کو زور سے اسقدر قرع کرے کہ گویا اُنکو اونچا کردیتی ہی اور یہ قوت کی زیادتی اور شریانون کی ترقی کے سبب سے ہوتا ہی اور اُسکے مخالف ضعیف ہی۔ اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی

وَمَا عَلَی الضِّدِّ ھُوَ الضَّعِیفُ

اور جو نبض اسکے مقابلہ پر ہو وہ ضعیف ہی

وَقَرعُہٗ مُنخَفِضٌ لَطِیفُ

اور ضربہ اُسکا پست اور نرم ہوتا ہی

## وَجِنسُ قِوَامِ جِرمِ الشَّرَیَانِ

یہ جنس ہی خود قوام جرم شریانی (رگ) کی

وَجِنسُ جِرمِ العِرقِ عِندَ الحِسِّ

اور جنس جرم رگ کی رگ کے ہاتھ لگاتے وقت چند اقسام ہی

وَمِنہُ رَطبٌ لَیِّنٌ بِحِسِّہٖ

اور ایک رطب ہی نرم ہاتھ لگانے مین

فَمِنہُ صُلبٌ مُخبِرٌ عَن یُبسِ

ایک سخت جو خشکی سے خبر دیتی ہی

دَلَّ عَلیٰ رُطُوبَۃٍ بِحِسِّہٖ

جو رطوبت ظاہری حس پر دلالت کرتی ہی

حس کے اعتبار سے رگ کا قوام دو قسم پر ہی۔ ایک سخت جس سے صلابت اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی جو مزاج کے یُبس اور مرض کے سوداوی ہونے پر دلالت کرتی ہی۔ اور کبھی سختی خاص شریانون کی یبوست سے ہوتی ہی۔ دوسری نرم جسکی نرمی اُنگلیون کو محسوس ہوتی ہی۔ کہ گویا اُنگلیان اُسمین دھسی جاتی ہین جو بدن کی زیادہ رطوبت پر دلالت کرتی ہی اور ان دونون کے درمیان معتدل کا درجہ ہی

## جِنسُ کَیفِیَّتِہٖ حَرمُ الشِّریَانِ

یہ جنس ہی کیفیت جرم رگ کی

| | |
|---|---|
| وَجِنسُ حَرمُ العِرقِ فِی الکَیفِیَّہ | دَلَّ عَلَی المِزَاجِ بِالسَّوِیَّہ |
| اور جنس جرم رگ کی کیفیت مین | برابری مزاج پر دلالت کرتی ہے |
| فَبَارِدٌ یُخبِرُنَا عَن بَردِہٖ | وَسُخنٌ یُخبِرُنَا بِالضِّدِّ |
| سو بارد بالفعل سردی سے خبر دیتی ہی | اور گرم بالفعل اُسکی ضد یعنی گرمی کی خبر دیتی ہے |

یعنی اگر شریانون کا ملمس ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس شخص کا مزاج گرم ہی کیونکہ حرارت جسم کے تمام اجزا مین منتشر ہی۔ اور جسکا ملمس بارد ہوتا ہی وہ مزاج کی برودت پر دلالت کرتا ہی۔ اور ان دونون کے درمیان معتدل ہی۔

## جِنسُ مَا یَحتَوِی عَلَیہِ الشِّریَانُ

یہ جنس ہی ایسی چیز جسپر رگ حاوی ہی۔ یعنی جو رگ مین ہی

| | |
|---|---|
| وَجِنسُ مَا یَحتَوِی بِہِ الشِّریَانُ | فَذَاکَ عَن اِخلَاطِہٖ بَیَانُ |
| وہ قسم جس سے رگ پُر کی جاتی ہی | سو وہ اپنے اخلاط سے بیان کرتی ہی۔ |

| | |
|---|---|
| مُمْتَلِئٌ يُخْبِرُ عَنْ اِفْرَاطٍ | وَفَارِغٌ عَنْ قِلَّةِ الْاِخْلَاطِ |
| ایک ممتلی ہی جو خبر دیتی ہی کثرت خلط و مادہ سے | اور خالی ہوتی ہی جو خبر دیتی ہو قلت مادہ و اخلاط سے |

اور نبض ممتلی ہوتی ہی اخلاط یا روح سے - پس ممتلی وہ ہی جو حس کے وقت معلوم ہووے کہ وہ رطوبتون سے پری ہی - اور خالی وہ ہی جو اُسکے برخلاف ہو جسمین اُنگلیان دھستی ہوئی معلوم ہووین - جو قلت (امتلاء) پر دلالت کرتی ہین —

## جِنْسُ زَمَانِ الْحَرَكَاتِ وَالْفَتَرَاتِ

یہ نبض ہی وقت حرکتون اور ٹھہرتے نبضون کے

| | |
|---|---|
| وَلِلْفُتُوْرِ وَالْحَرَاكِ جِنْسٌ | يَكْشِفُ عَنْ اَنْوَاعِ ذَاكَ الْحِسُّ |
| اور آرام اور جنبش نبض کی ایک جنس ہے | کہ اُسکے اقسام کو ہاتھ لگانا واضح کر دیتا ہی |

نبض مین دو سکون اور دو حرکتین پائی جاتی ہین - ایک حرکت تو عضو کو پھیلاتی ہی اور دوسری بند کرتی ہی - اور ایک سکون خارجی اور دوسرا داخلی ہی جو ہر دو انقباض اور انبساط کے درمیان پائی جاتی ہی — لیکن سکون خارجی محسوس ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| فَمِنْهُ نَوْعٌ مُسْتَقِيْمُ الْوَزْنِ | يَلْزَمُ فِي النَّبْضِ لِنَبْضِ السِّنِّ |
| پس اوس نبض کی ایک قسم ہی مستقیم الوزن | کہ نبض سن عمر کو وہ حرکت لازم ہوتی ہی |

نبض مستقیم الوزن وہ ہی جسکے سکون اور حرکات کے اوقات متساوی اور ہموزن ہووین - اور اُسکے تین احوال ہین - ایک حسن الوزن جو مجاذ الوزن ہی جیسے لڑکے کی نبض جوان کے مشابہ ہووے - دوسری متبائن الوزن جیسے لڑکے کی نبض بوڑھے کے مشابہ ہووے - تیسری خارج الوزن جسکو مشابہت کسی کے ساتھ نہین ہی - اور یہ نہایت ردی ہی جو قوت جوانی کے اضطراب پر دلالت کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَفِي فُصُولِ الْعَامِ وَالْبِلَادِ ۞ | يَكُونُ جَارِيًا عَلَى الْمُعْتَادِ |
| اور سال کی فصلون (ربیع صیف خریف شتا) اور شہرون مین | اپنی عادت پر جاری ہوتی ہے |

یہ حرکت اور سکون عمرون کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہین پس عمر لڑکون کی حرکت اور سکون جوانون کے برخلاف ہوتی ہی۔ اور بوڑھون کی اُسکے برخلاف ہی اور نبض کا طبعی وزن وہ ہی جو معتدل مزاج مین معتدل عمر معتدل وقت مین پایا جاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ غَيْرُ لَازِمٍ لِلْوَزْنِ | بِضِدِّ مَا ذَكَرْتُهُ مِنْ فَنِّ |
| اور ایک قسم نبض کا لازم الوزن نہین ہے | بباعث ضد اس قسم کے جو مینے ذکر کیا ہی |

عمدہ وزن والی وہ نبض ہی جسمین حرکت اور سکون طبعی وزن کی نسبت پر ہوون اور جو اُسکے برخلاف ہوتا ہی اُسکی حرکت اور سکون طبعی کی نسبت پر نہین ہوتی۔

## جِنْسُ خَاصَّةِ الْكَمِّيَّةِ

یہ جنس ہی خاص کمیت (مقدار) نبض کی

| | |
|---|---|
| وَجِنْسُ مَا يَجْرِي عَلَى ائْتِلَافِ | فِي النَّبْضِ أَوْ يَجْرِي عَلَى اخْتِلَافِ |
| اور جنس اس نبض کی جو حرکت مین مناسب طور پر | چلتی ہی یا اختلاف پر چلتی ہی |

اور یہ ہر دو اُمور نبض کی ہر ایک اقسام مین پائے جاتے ہین

| | |
|---|---|
| فَمَا جَرَى عَلَى قِوَامٍ مُؤْتَلِفْ | وَمَا جَرَى عَلَى اعْوِجَاجٍ مُخْتَلِفْ |
| پس جو نبض کہ ایک اندازہ پر چلے وہ مؤتلف ہی | اور جو کبھی پر چلے وہ مختلف ہی۔ |

نبض مؤتلف وہ ہی جو انقباض اور انبساط اور حرکات وسکنات اور قوت وضعف وسرعت وبطو مین قانون طبعی پر جاری رہی اور جو اُسکے برخلاف ہو جاوے وہ مختلف ہی۔ اسطور سے کہ کوئی ایک نبضہ سریع ہو اور

دوسرا بطی۔ اور ایک قوی اور دوسرا ضعیف ہووے۔ اور مختلف اقسام کی نبض مین سے ایک کا نام ذنب الفار بھی ہی جسکا ہر ایک نبضہ پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتا جاتا ہی۔ یہانتک کہ اُسکی حرکت بالکل منقطع ہوجاتی ہی فائدہ مناسب طور پر چلنا نبض کا تین اقسام مین پایا جاتا ہی۔ ایک مقدار انبساط اور انقباض مین۔ دوسری زمانہ حرکت مین۔ تیسری جسپر شریانونکا جرم حاوی ہی۔ چوتھی جو جرم شریانونکی کیفیت سے ماخوذ ہی

## جنس عدد نبضات العروق

یہ جنس ہی رگون کے حرکتون کے شمار کی۔

| | |
|---|---|
| وَجِنْسُ عَدَدِ نَبَضَاتِ الْعِرْقِ | لَهُ فِي الْاِخْتِلَافِ اَيُّ فَرْقٍ |
| اور جنس شمار حرکتون رگ کی | اسکے اختلاف مین کیا کیا فرق ہی |

اور مختلف مین فرق ہی اسطور سے کہ اختلاف یا تو زیادہ حرکتون نبض مین ہوگا۔ یا تھوڑی حرکتون مین یا ایک ہی حرکت مین

| | |
|---|---|
| مُخْتَلِفٌ فِي نَبَضَاتٍ جَمَّةٍ | مِمَّا لَهُ نَوْعَانِ عِنْدَ الْقِسْمَةِ |
| بہت حرکتون مین جو مختلف ہووین | اُسکی دو قسمین ہین تقسیم کے وقت |
| مُنْتَظِمُ النَّظْمِ وَمَا لَا نَظْمَ لَهُ | لَمْ تَكُنِ النَّفْسُ لَهُ مُحَصِّلَهْ |
| ایک منتظم النظم جسکے اختلاف مین ترتیب ہو اور دوسری | وہ کہ اُسکا نظم و نسق کچھ نہو نفس اُسکا حاصل کرنیوالا نہین ہے |

کبھی اختلاف کئی نبضات مین ہوتا ہی اور اُسکی دو قسمین ہین۔ ایک وہ جسکی بہت سی حرکتون مین اختلاف ہی مگر اُسکے اختلاف مین انتظام ہی اسطور سے کہ اُسکی ہر ایک حرکت پہلے کی نسبت سے ضعیف ہوتی جاتی ہی جیسا کہ نبض ذنب الفار مین

محسوس ہوتا ہی - دوسری وہ جسکے اختلاف مین کچھ انتظام نہین ہی جیسے کہ اسکی ایک حرکت قوی ہوتی ہی اور دوسری ضعیف - پھر دونون حرکتین قوی پھر ایک ضعیف اور ایک قوی

| | |
|---|---|
| وَذُو النِّظَامِ مِنْهُ مَا يَدُورُ | وَذَا لَهُ مِنْ قَوْلِنَا تَفْسِيرُ |
| اور نظام والی مین سی ایک قسم وہ ہی جو دورہ کرتی ہی | اور اُسکی ہمارے اس قول سے تفسیر ہی |
| يَقْرَعُ مَا يَقْرَعُ ثُمَّ يَرْجِعُ | إِلَى الَّذِي قَدْ كَانَ قَبْلُ يَقْرَعُ |
| قرع کرتی ہی جبتک قرع کرتی رہتی ہی پھر لوٹتی ہی | اوسی قرع کیطرف جو پہلے قرع کرتی تھی |

یعنی نبض منتظم کی دو قسمین ہین ایک وہ جسمین دور لازم آتا ہی اسطور سے کہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دوسری عظیم اور ایک معتدل پھر ایک صغیر اور دو عظیم اور ایک معتدل ہووے اور اسی قسم مین سے ایک قسم کو واقع فی الوسط کہتے ہین - دوسری وہ جو جسمین دور نہین ہوتا - بلکہ نبض کی ایک حرکت صغیر اور دو عظیم - پھر دو صغیر ایک قوی ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا لَمْ يَلْتَزِمْ أَدْوَارَهُ | وَمِنْهُ مَا يُدْعَى ذَنَبَ الْفَارَهْ |
| اس نبض سوا ایک قسم ہی کہ اپنے دورون کا التزام نہین کرتی | اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ جسے ذنب الفار کہتے ہین |
| وَمِنْهُ مَا خِلَافُهُ فِي نَبْضَهْ | إِذَا انْقَبَضَتْ فَوْقَ ذَاكَ قَبْضَهْ |
| اور منجملہ اُسکے ایک وہ ہی کہ اُسکا خلاف ایک نبضہ مین ہوتا ہی | جبکہ تو ایسے ایک دفعہ ہاتھ رکھے |

اور نبض مختلف مین سے ایک وہ ہی جسکا ایک نبضہ قوی اور دوسرا خفیف ایک مقدم اور دوسرا موخر ہووے

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَنْسُوبٌ وَمَالَمْ يُنْسَبْ | وَقَوْلُنَا مِنْهُ عَلَى الْمُلَقَّبْ |
| اور منجملہ اُسکے ایک منسوب ہوتی ہی اور دوسری غیر منسوب | اور ہمارا قول اسکے لقب پر ہی یعنی جسکا کچھ نام مشہور ہی |

کسی نبض کا نام منشاری اور دودی اور نملی اور موجی اور ذنب الفار ہی اور بعض کا بالکل نام نہین ہی جیسے نبض بعض تون کی یا بعض اقسام کی در دسر مین

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَقْطُوعٌ وَذُو اِتِّصَالِ | وَمِنْهُ سَافِلٌ وَمِنْهُ عَالِي |
| اور منجملہ اُسکے ایک مقطوع ہی اور دوسری متصل | اور ایک سافل ہی اور ایک عالی |

نبض مختلف مقطوع وہ ہی جو ایک قرع کرے۔ لیکن پورا ہونے سے پہلے اثنائے حرکت مین منقطع ہو جاوے پھر دونون مین اتصال ہو جاوے اور مختلف مین سے ایک وہ قسم ہی جسکا ایک نبضہ اونچا اور ایک پست ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمَالَهُ فِي نَبْضِهِ قَرْعَانِ | وَمَالَهُ اَكْثَرُ مِطْرَقَانِ |
| اور ایک وہ ہی کہ جسکے نبضہ مین دو ضربہ ہین | اور ایک وہ ہی کہ جسکے ضربہ بہت ہین یہ دونون مطرقانی ہین |

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک وہ ہی جسکو ذوالقرعتین کہا جاتا ہی جسمین ایک ضربہ قوی ہوتا ہی دوسرا اُس سے کسیقدر کمتر پھر بالکل اسکی حرکت بند ہو جاتی ہی اور پھر اسی ترتیب سے اسمین حرکت شروع ہو جاتی ہی۔ اسلیے بعض طبیب اسکے دونون ضربون کو ایک ضربہ خیال کرتے ہین۔ لیکن وہ باہم پہلے پیچھے ہوتے ہین اور کتنے دونون کو دو ضربہ شمار کرتے ہین۔ مطرقہ ہتوڑے کو کہتے ہین جسکو جب کسی بھاری پتھر یا لوہے پر مارا جاتا ہی تو دو تین حرکتین وہ خود بخود کرتا ہی اسیطرح اس نبض کا حال ہوتا ہی اس مناسبت کیوجہ سے اُسکو مطرقی کہتے ہین

نور الحسن ۲۳ اگست

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ دُودِيٌّ وَمِنْشَارِيٌّ | كَذٰلِكَ النَّمْلِيُّ وَالْمَوْجِيُّ |
| اور منجملہ اُسکے دودی ہی اور منشاری | ایسے ہی نملی ہی اور موجی |

دودی وہ نبض ہی جو موجی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر موجی مین رگ کا انبساط زیادہ اور عظیم ہوتا ہی اور اُس سے اُنگلیون کے نیچے ضعیف حرکت محسوس ہوتی ہی جو کیڑون کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور نبض منشاری وہ نبض سریع متواتر صلب ہی جو بلندی اور پستی اور تقدم و تاخر اور صلابت و نرمی مین مختلف ہوتی ہی۔ اور اُسکو منشاری اسلیے کہتے ہین کہ اُسکی حرکت منشار (آرہ) کی حرکت کے مشابہ ہوتی ہی جبکہ لکڑی چیرنے کے کام مین استعمال کیا جاتا ہی۔ اور یہ نبض سینہ اور اُسکے قرب و جوار کی بیماری پر دلالت کرتی ہی۔ اور نملی وہ مختلف نبض ہی جسکی حرکت حرکت دودی کے مشابہ ہوتی ہی۔ مگر اُس سے صغیر اور ضعیف پر جو قوت کے زوال پر دلالت کرتی ہی اور اُسکی حرکت چیونٹیون کی چال کے مشابہ ہوتی ہی اور موجی وہ ہی جو عظم اور ضعر اور تقدم و تاخر و صلابت و لینت مین ایسی مختلف ہوتی ہی جو دریا کی موجون کیطرح ایک حصہ دوسرے پر غالب ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا لُقِّبَ بِالرَّعْشِيِّ | وَمِنْهُ مَا يُوسَمُ بِالْمُسَلِّيِّ |
| اور منجملہ اُسکے وہ ہی کہ جسکو لقب رعشی کا دیتے ہین | اور وہ ہی جسے مسلّی نشانی رکھتے ہین |

نبض مختلف کے اقسام مین سے ایک رعشی بھی ہی جسکو مرتعش کہتے ہین جسکی حرکت پہلے نہایت ضعیف ہوتی ہی پھر آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے اپنے انتہا کے درجہ تک پہونچکر پھر کمی اور نقصان کیطرف لوٹتی ہی یہانتک کہ پہلی حد پر آجاتی ہی گویا کہ وہ ایک دھاگہ ہی جو کاٹا جاتا ہی اور مختلف کی ایک اور قسم ہی جسکو مسلّی کہتے ہین جو ہمیشہ ایک ہی

حالت پر قائم اور ثابت رہتی ہی۔ اور اسمین کسی طرح کا تغیر نہین آتا جیسے کہ نبض سل والون کی ہوتی ہی اور یہ دلالت کرتی ہی قوت کے ضعف اور بدنکی ناتوانی پر اور اسپر بھی کہ بدن کا جوہر قوت مرض کیطرف مستحیل ہو گیا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ جِنْسٍ تَحْتَهَا نَوْعَانِ | مِنْ هٰذِهِ كِلَاهُمَا ضِدَّانِ |
| اور ہر جنس کے نیچے دو دو نوع ہین | ان ساریون سے اور دونون ضدین ہین |
| بَيْنَهُمَا وَاحِدَةٌ مُعْتَدِلَهْ | تَنْزِلُ مِنْ كِلَيْهِمَا بِمَنْزِلَهْ |
| انکے درمیان ایک معتدل ہے | اُن دونون سے ایک مرتبہ مین اُترتی ہے |

نبض کے دسون اجناس مین سے ہر ایک جنس کے نیچے دو دو نوع ہین اور پھر ان ہر دو نوع کے درمیان ایک ایک معتدل ہی جیسے کہ حین زمانہ حرکت کے ماتحت دو نوع ہین سریع اور بطی۔ اور ان دونون کی نسبت سے معتدل ایسا ہی جنس مقدار سکون مین متواتر اور غیر متواتر ہی۔ جسکے درمیان ایک معتدل بھی ہی

| | |
|---|---|
| اِلَّا ضُرُوْبَ الْخُلْفِ فَهِيَ فُرَّطُ | فَمَا لَهَا فِي الْاِخْتِلَافِ وَسَطُ |
| مگر اقسام خلف کے جو بہت ہین | اُنکے اختلاف مین کوئی واسطہ اعتدال کا نہین ہوتا |

نبض کے مفرط اقسام مین معتدل نہین پایا جاتا جیسا کہ جو نبض مفرط درجہ کی ممتلی ہی یا جو اعلے درجہ کی خالی ہی اسمین اعتدال کا درجہ نہین ہوتا۔

| | |
|---|---|
| وَيُعْرَفُ الْبَطْءُ بِنَبْضِ الْمُعْتَدِلِ | حَتّٰى يُرٰى لِاَيِّ جَانِبٍ عَدَلِ |
| اور معتدل نبض سے نبض پہچانی جاتی ہی | تاکہ معلوم ہو کہ کس جانب کو عدول کرگئی ہو |

یعنی نبض سے کسی مرض پر استدلال نہین ہو سکتا جبتک اُسکو معتدل نبض پر قیاس نہ کیا جاوے جو حقیقت مین نہایت بعید اور دشوار ہی اسلیے قانون یہ

لکھا ہی کہ طبیبون کو چاہیے کہ صحت کی حالت مین نبضون کو بخوبی دیکھ رکھا کرین جو ذہن مین نہایت عمدہ طور سے آجاوین۔ پھر ضرورت کے وقت اُسی قیاس پر خیال کرلیا کرین۔ سو جبکہ کسی نبض کے دیکھنے اور اُسکی حالت معلوم کرنے کی ضرورت پڑے تو چاہیے کہ اعتدال کے وقت اُسکے مزاج کا حال معلوم کر رکھین جس سے بخوبی سمجھ لیوین کہ کسقدر درجہ اعتدال سے منحرف ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ نَبْضٍ خَارِجٍ عَنْ وَاجِبِهٖ | قِيَاسُهٗ اِلٰى مِزَاجِ صَاحِبِهٖ |
| اور جو نبض کہ خارج ہوا پنے واجب طور سے | قیاس اُسکا اپنے صاحب کے مزاج کی نسبت پر ہی |

یعنی جب کہ معلوم ہو جاوے کہ اعتدال کی نسبت سے نبض مین تواتر آگیا ہی تو جاننا چاہیے کہ اُس نبض والے شخص کا مزاج حار ہی۔ اور اگر نبض مین سختی ہو تو اسکا مزاج یابس ہی۔ اگر نبض جمود کیطرف مائل ہی تو اُسکا مزاج بارد ہی اگر اُسمین نرمی و پوست ہی تو اُسکا مزاج مرطوب ہی

ذِكْرُ نَبْضِ السِّنِّ وَالْفَصْلِ وَالْبَلَدِ وَالْمِزَاجِ وَالسَّحْنِ وَالذُّكُوْرَةِ وَالْاُنُوْثَةِ

ذکر ہی نبض عمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل اور مرد ہونے اور عورت ہونیکا

جاننا چاہیے کہ نبض مین تغیرات طبعی اور غیر طبعی ہوتے ہین اور طبعی تغیرات وہ ہین جو عمر اور موسم اور شہر اور مزاج اور ڈیل ڈول اور مرد یا عورت ہونیکے اعتبار سے ہوتے ہین۔ پس جوان کی نبض بوڑھون سے قوی ہوتی ہی اور موسم گرما مین نبض موسم سرما کی نسبت سے قوی ہوتی ہی۔ اسمین اعتراض ہی کیونکہ نبض پر تاثیر حرارت غریزیہ کی ہوتی ہی اور چونکہ موسم سرما مین حرارت غریزیہ داخل بدن مین زیادہ ہوتی ہی تو چاہیے کہ اُس سے نبض عظیم ہووے

| | |
|---|---|
| وَاعْتَبِرْ ضُرُوْبَ النَّبْضِ فِي الْاَسْنَانِ | وَفِي الْفُصُوْلِ الْعَامِ وَالْبُلْدَانِ |
| اب تو نبض عمرون اور سال اور موسم فصلون اور | شہرون کی اقسام کو معلوم کر |
| وَفِي مِزَاجِ النَّاسِ وَالسُّخْنَاءِ | وَفِي الرِّجَالِ مِنْهُ وَفِي النِّسَاءِ |
| اور آدمیون کے مزاج کی اور ڈیل ڈول کی | اور مردون کی اور عورتون کی |
| اَلْحَرُّ فِيْهِ سُرْعَةٌ اِلَى انْكِمُوْ | وَمِثْلُهُ سِنُّ الشَّبَابِ وَالذُّكُرْ |
| گرمی مین سرعت نبض کی ہوتی ہی عظم کیطرف مائل | اور ایسی ہی نبض عالم جوانی اور مرد کی ہوتی ہی |

حرارت سے نبض سریع عظیم ہوجاتی ہی خواہ حرارت عمر کی ہو یا شہر یا مزاج یا مردون کی

| | |
|---|---|
| وَالْبَلَدُ الْجُنُوْبُ وَالْقَضِفُ | وَالْمَرْاَةُ الْحَامِلُ وَالْمَصِيْفُ |
| اور شہر جنوبی (جو پہاڑ کے جنوبی سمت مین ہو) اور پتلا شکم آدمی | اور عورت حاملہ اور موسم گرمی کا |

جو اشخاص ممالک جنوبی مین رہتے ہین جہان نہایت زیادہ گرمی ہوتی ہی اور پتلے دُبلے آدمی جنکا مزاج گرم اور بدن پر گوشت کم جو شہریانون کو بخوبی نہ چھپا سکے اور حاملہ عورت جسمین زیادہ خون ہوتا ہی اور حرارت جنین کے سبب سے اُسکا پیٹ گرم ہوتا ہی — یہ سارے مقتضی عظم اور سرعت نبض کے ہین —

| | |
|---|---|
| وَالْبَرْدُ فِيْهِ الصِّغَرُ وَالْاِبْطَاءُ | وَمِثْلُهُ الشُّيُوْخُ وَالشِّتَاءُ |
| اور سردی مین صغر اور آہستگی نبض کی ہوتی ہی | اور ایسی ہی ہین بڈھے آدمی اور موسم جاڑے کا |
| كَذَا النِّسَاءُ وَالسَّمِيْنُ الرِّهْلُ | وَمِثْلُهُ مِنَ الْبَلَدِ وَالشَّمَائِلُ |
| ایسی ہی عورتین اور فربہ آدمی ڈھیلا | اور ایسے ہی شہر شمالی ہین (یعنی پہاڑ سے شمال کیجانب ہین) |

اُن سب کی سبضین صغیر بطی ہوتی ہین — کیونکہ اُنکے مزاج پر برودت غالب ہی اور رطوبت زیادہ ہی

فی الحسین ۲۳ اگست

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ يُبْسٍ نَبْضُهُ صَلِبٌ | وَكُلُّ لِينٍ نَبْضُهُ رَطِبُ |
| اور جسکو خشکی ہو اُسکی نبض سخت ہو | اور جو تری ہے اُسکی نبض تر ہو |

کیونکہ خشکی بدنون کو سخت کردیتی ہو۔ اور رطوبت نرمی پیدا کرتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ نَبْضٍ لِمِزَاجٍ مُعْتَدِلٍ | يُشْبِهُهُ نَبْضُ الرَّبِيعِ الْمُكْتَمِلِ |
| اور ہر نبض مزاج معتدل کی | اُسکے مشابہ ہوتی ہو نبض موسم کامل ربیع کی |

یعنی نبض موسم ربیعی کی بہ نسبت موسم گرمی اور جاڑون کے معتدل ہوتی ہو

اور اسیطرح مزاج معتدل اور اقالیم چہارم کی

| | |
|---|---|
| وَمِنْ بِلَادِ أَقَالِيمِ الرَّابِعِ | فَإِنَّهُ لِذَا الْمِزَاجِ تَابِعُ |
| اور شہرون اقالیم سے اقلیم چہارم معتدل ہو | کہ وہ نبض اوس مزاج کی تابع ہوتی ہو |
| وَالطِّفْلِ نَبْضُهُ سَرِيعٌ رَطِبُ | وَالْكَهْلِ نَبْضُهُ بَطِيءٌ صَلِبُ |
| اور لڑکے کی نبض سریع اور تر ہوتی ہو | اور ادھیڑ آدمی کی نبض بطی ہوتی ہو سخت |

سرعت کی یہ وجہ ہو کہ وہان حرارت زیادہ ہوتی ہو۔ اور تر اسلیے کہ رطوبت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ جِسْمٍ حَامِلٍ بِخَلْطِ | فَنَبْضُهُ مُمْتَلِئٌ بِفَرْطِ |
| اور جو جسم حامل کسی خلط کا ہو | اُسکی نبض بہت بھری ہوئی ہوتی ہو |

جب جسم کسی خلط سے بھر جاتا ہو تو اُس سے اُسکی شریانون مین بھی امتلاء آجاتا ہو جس سے نبض عظیم ہو جاتی ہو۔ اور بعض اطبا کے نزدیک امتلاء کی حالت مین نبض ضعیف ہوتی ہو۔ کیونکہ اُسکی قوت مادہ خلطیہ کے نیچے دب جاتی ہو جیسا کہ غذا مادہ کے نیچے دب کر ضعیف ہو جاتی ہو

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ جِسْمٍ فَارِغٍ مِنْ مَدَّةٍ | فَالنَّبْضُ فِيهِ فَارِغٌ وَشَدِيدٌ |
| اور جو جسم کہ خالی ہو کثرت رطوبت سے | پس نبض اُسکی خالی ہوتی ہی شدت والی |

جیسا کہ مدقوق اور مسلول کی نبض خالی اور سخت ہوتی ہی کیونکہ اُنکے مزاج پر خشکی کا غلبہ ہوتا ہی۔ یہان بعض ضروری مسائل کو مصنف نے چھوڑ دیا ہی جنکو ہم بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین وہ یہ ہی کہ غضب کی حالت مین نبض عظیم شاہق متواتر ہوتی ہی۔ اور اسیطرح لذت مین۔ مگر اس سے کسیقدر کمتر اور غم و فزع مین ضعیف بطی متفاوت ہوتی ہی۔ اور فزع ناگہانی مین سریع مرتعش مختلف ہوجاتی ہی۔ اور خوشی مین عظیم لین ہوتی ہی۔ اور نبض متغیر ہوجاتی ہی حمام مین غسل کرنے سے اور سیر شکم ہوکر کھانے سے اور زیادہ گرسنگی مین اور شدید الحرارت اشیا یا مبردات اور مخدرات کو تناول کرنے مین اور کمال ہضم کے وقت جبکہ حرارت زیادہ ہوتی ہی۔ اور شروع خواب مین نبض صغیر ضعیف ہوتی ہی۔ کیونکہ اُسمین حرارت داخل بدن کیطرف حرکت کرتی ہی اور زیادہ خواب مین ضعیف ہوجاتی ہی۔ اور ریاضت اور سرد پانی سے غسل کرنے مین قوی ہوتی ہی اور گرم پانی سے غسل کرنے کی صورت مین ابتدا مین تو قوی ہوتی ہی اور آخر مین تحلیل ہوکر ضعیف ہوجاتی ہی۔ اور ہوا کا حکم تغیر نبض کے بارہ مین مثل پانی کے ہی اور دردون مین نبض متغیر ہوجاتی ہی۔ اور جن اور ام سے تپ ہوجاتی ہی اگر وہ حار ہی تو نبض سریع متواتر ہوتی ہی۔ اور اگر سوداوی ہی تو صلب بطی رفیق رہتی ہی۔ اور دنبلون اور خراج کی ابتدا مین نبض منشاری ہوتی ہی اور جب پیپ پڑجاتی ہی تو موجی ہوجاتی ہی۔ اور جو ورم عصبانی عضو مین یا دماغ کے

قریب ہوتا ہی تو نبض صلب ہوتی ہی اور زیادہ استفراغ اور مفرط رعاف مین بطی صلب ہوتی ہی اور تمام متحرک رگون مین سے زیادہ ظاہر ساعدین کی ہی۔ پھر صدغین کی پھر رسغ قدمین کی۔ شریانون کے دیکھنے کی تجویز یہ ہی کہ چار انگلیون سے انکو دبایا جاوے سو نبض طویل چارون انگلیون کو لمس کرکے تجاوز کرجاتی ہی اور قصیر وہان تک نہین پہونچتی ہی۔ اور عظیم انگلیون کو مرتفع کردیتی ہی اور قوی مین ضرورت پڑتی ہی کہ انگلیون سے دبایا جاوے۔ کیونکہ قوی شریانون کی حرکت انگلیون کو پیچھے ہٹا دیتی ہی۔

## اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالنَّفَسِ

سانس سے معلوم کرنا

جب ریہ سرد ہوا سے بھر جاتی ہی تو اُس سے دل ہوا کو جسقدر ضرورت ہوتی ہی جذب کرلیتا ہی۔ اور دُخانی بخارات کو سانس کے ذریعہ سے باہر نکال دیتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالصَّدْرُ وَالرِّیَۃُ اٰلَاتُ النَّفَسِ | فَاِنْ تَصِحَّ فَالْحَیٰوۃُ فِیْ حَرَسٍ |
| سینہ اور پھیپھڑا سانس کے آلات ہین | پس اگر یہ صحیح اور تندرست ہے تو زندگی حفاظت ہی |

سینہ پھیپھڑے کے ذریعہ سے آدمی کی سانس آتی جاتی ہی اور جب ان دونون مین ضعف یا اُنکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی تو اُس سے دل کے مزاج پر صدمہ پہونچتا ہی۔ جس سے حرارت عزیزیہ جو حیات کا مادہ ہی ضعیف و ناطاقت ہوجاتی ہی اور سانس لینے سے سینہ کو انبساط حاصل ہوتا ہی جس سے پھیپھڑا بھی منبسط ہوجاتا ہی جیسے کہ لوہار دھونکی کھال پھول جاتی ہی تو اُسکے اجزا مین ہوا داخل ہوجاتی ہی جسکو پھیپھڑا صاف کرا اور اُسکے فضلات کو نکال کر اسکو دل کی

غذا بننے کے لائق بنا دیتا ہے۔ اور یہ سارا کام خداوند تعالیٰ کے اذن سے تھوڑے عرصہ مین مکمل ہو جاتا ہے۔ پھر یہ ہوا سینہ کی طبعی حرکت کے ذریعہ سے دل سے تدریجاً اور رگون کیطرف پہونچتی ہے۔ اور پھیپھڑے کی پیدائش نرم گوشت ہوادار سے ہے جسکے منافذ بہت ہین جسمین ہوا بخوبی ٹھہر جاتی ہے جو روح کا مادہ ہے۔ اور حرارت دل کو برودت پہونچانے کا آلہ ہے۔ قانون مین ہے کہ ہوا کے بارہ مین پھیپھڑا مانند معدہ کے ہے غذا کے امر مین۔ اور پھیپھڑے کو دو متضاد حرکتین ہوتی ہین (۱) حرکت انبساطی جس سے ہوا جذب ہو کر قابل تغذیہ دل کے ہو جاتی ہے (۲) حرکت انقباضی جس سے بخار و خانی جو دل مین جمع ہوتا ہے خارج ہو جاتا ہے۔ اور پھیپھڑا اول کو اُسکے تمام جہات سے حاوی اور محیط ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَنَكَّبَ عَنْ سُوْءِ اَفْعَالِهَا | فَنَارُ ذَاكَ الْقَلْبِ فِيْ اِشْتِعَالِهَا |
| اور اگر سانس اُنکے سوء افعال کے سبب یکسو ہو جاوے | تو آگ اس دل کی اشتعال مین ہوتی ہے |
| وَالصَّدْرُ رُبَّمَا يَعْتَرِيْهِ مِنْ مَرَضٍ | فَنَفْثُهُ دَلِيْلُهُ وَهُوَ عَرَضٌ |
| اور سینہ کو جب کوئی مرض عارض ہووے | تو خون وغیرہ کا تھوکنا اسکی دلیل ہے اور یہ عرض اس مرض کا ہے |

پھیپھڑا اور سینہ اور پہلو باہم متصل اعضا ہین۔ جب اُنمین سے کسی ایک مین کوئی مرض یا سوء مزاج ہوتا ہے تو اُس سے دوسرے کو بھی ضرر پہونچتا ہے۔ سو اس مرض کے لیے کسی علامت اور دلیل کا ہونا ضروری ہے جو نفث (خون وغیرہ) تھوکنا ہے۔ جیسا کہ فارودہ جگر کی بیماریون پر دلالت کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اِنْ عَدِمَ النَّفْثُ فَذَاكَ اِبْتِدَاءُ | لِاَنَّ حَالَ النُّضْجِ فِيْهِ مَا بَدَاءُ |
| اگر نفث اور تھوکنا نہو تو یہ ابتدا سے مرض ہے | کیونکہ پختگی کا حال بھی اسمین ظاہر نہین ہوا |

فرحسین ۱۲ رستمبر

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ فِیْ رِقَّۃٍ قَلِیْلاً | کَانَ بِضَعْفِ نُضْجِہٖ دَلِیْلاً |
| اور اگر رقت مین کمی ہووے | تو اُسکے نضج کے ضعف کی دلیل ہے |

کیونکہ نفث اور تھوک نضج کے اعتبار پر ہوتا ہی۔ سو جب نضج بالکل نہین ہوتا تو تھوک نرم سیال پانی کے مانند ہوتا ہی اور جس تھوک مین نضج آجاتا ہی وہ زیادہ اور غلیظ اور سہل الخروج اور مستوی القوام ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ مُعْتَدِلاً فِیْ ذَاکَا | تُوْسِطُ الصُّعُوْدِ قَدْ اَنَبَاکَا |
| اور اگر قوام مین معتدل ہووے | تو تزائد مرض کے توسط پر تجھے آگاہی کریگا |

جو تھوک رقت اور غلظت کمی اور بیشی مین معتدل ہو وہ دلالت کرتا ہی کہ ہنوز مرض ترقی کے متوسط درجہ پر ہی مگر جبکہ کسیقدر نضج ظاہر ہوجاوے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ فِیْ کَثْرَۃٍ وَفِیْ غِلَظٍ | فَاِنَّہٗ عَنِ انْتِہَاءٍ قَدْ لَفَظْ |
| اور اگر مادہ زیادہ اور غلیظ ہو | تو وہ انتہائی مرض سے خبر دیتا ہے |
| وَرِقَّۃُ النَّفْثِ مِنَ الْاَدِلَّہْ | اِنَّ رَقِیْقًا خِلْطُ تِلْکَ الْعِلَّہْ |
| اور نرمی تھوک (مادہ خارجہ) کی دلیل ہی اسپر کہ | خلط اوس مرض کی رقیق ہے |
| وَاِنَّمَا سَرِیْعَۃُ الْجَفَافِ | وَالنَّفْثُ اَنْ یُغْلِظْ فَبِالْخِلَافِ |
| اور اُسپر کہ وہ علت جلدی خشک ہوجائیگی | اور تھوک اگر غلیظ ہو تو علت اسکے برخلاف ہوگی |

اور نرم مادہ جلدی خشک ہوجاتا ہی۔ اور اُسکا فعل خشکی کے بعد باطل ہوجاتا ہی جسکو عضو کی قوت جلدی دفع کردیتی ہی جس سے بیماری فوراً زائل ہوجاتی ہے اور تھوک غلیظ دیر مین خشک ہوتا ہی اور عرصہ کے بعد تندرستی لاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالْاَسْوَدُ اللَّوْنِ مِنَ الْبُصَاقِ | دَلَّ عَلٰی شِدَّۃِ الْاِحْتِرَاقِ |
| اور سیاہ رنگ کی کھنکار اور تھوک | سخت احتراق مادہ پر دلالت کرتی ہی |

اور سیاہ کھنکار اور تھوک دونون دلالت کرتے ہین اس امر پر کہ بدن کی رطوبتین جلکر دور ہو گئی ہین اور احتراق اعضا تک پہونچ گیا ہی یا اسپر کہ بدن مین محترق اور روی سواو زیادہ اور غالب ہو گیا ہی جسنے بدنکی قوت کو گھٹا دیا ہی یا اسپر کہ بدن کو زیادہ سردی پہونچ گئی ہی جسنے قوتون کو جما دیا ہی اور حرارت کو بجھا دیا ہی۔ جو نہایت ہی روی اور ناقص ہی اور زرد یا پیلی رنگ بھی سیاہ کی حکم مین ہے

| | |
|---|---|
| وَالْاَخْضَرُ اللَّوْنِ مِنَ الْاَنْفَاثِ | دَلَّ مِنَ الصُّفْرَاءِ عَلَى الْكَرَاثِ |
| اور سبز رنگ کی کھنکار | گرانی صفرا پر دلالت کرتی ہے |
| وَكُلُّ مَا صُفِّرَ نَهُ مُضِيَّهُ | دَلَّ مِنَ الصَّفْرَاءِ عَلَى الْمُحِيَّهُ |
| اور جسکی زردی روشن ہووے | وہ صفرا محی پر دلالت کرے گا |

اور تھوک یا کھنکار کا رنگ زرد سفیدی آمیز ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ اسمین صفرا کے ساتھ بلغم ملا ہوا ہی۔ اور اگر زردی کا رنگ تیز ہو تو اسمین صرف صفرا کا غلبہ ہی

| | |
|---|---|
| وَاَبْيَضُ النَّفْثِ دَلِيلُ الْبَلْغَمِ | وَاَحْمَرُ اللَّوْنِ دَلِيلٌ لِلدَّمِ |
| اور سفید کھنکار علامت بلغم کی ہے | اور سرخ رنگ والا دلیل خون کی ہے |

جمیع اقسام بلغم کا رنگ سفید ہوتا ہی۔ اور جس کھنکار کا رنگ سفید اور رقت دار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَنْ فِي نَفْثِهِ نَتْنٌ نَهُ | فَاِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ عُفُونَهُ |
| اور جسکی کھنکار مین بدبو ہو | تو وہ مادہ کی عفونت سے خبر دیتا ہی |

کھنکار اور تھوک مین جسقدر بدبو ہو گی اُسیقدر مادہ کی عفونت پر دلالت کرتا ہی جو نفس کے اعضا مین غلیظ پڑا ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ نَفْثٍ لَمْ يَكُنْ بِالْمُنْتِنِ | فَلَيْسَ مَا فِي صَدْرِهِ بِعَفِنِ |
| اور کھنکار کہ بدبودار نہو | تو اُسکے سینہ مین ادہ متعفن نہین ہے |
| وَإِنْ رَأَيْتَ مُسْتَدِيرًا شَكْلُهُ | وَكَانَتِ الْحُمَّى بِهٰذِي الْعِلَّهْ |
| اور اگر تو اُسکی شکل کو مستدیر (گول) دیکھے | اور تپ بھی اُس مرض مین ہووے |
| فَاقْضِ هٰذِهِ مِنَ الْأَعْلَامِ | عَلَى وُقُوعِ الشَّخْصِ فِي الْبُرْسَامِ |
| پس تو ان نشانیون سے اس شخص کے | درم سینہ مین مبتلا ہونے کا حکم لگادے |

اگر بجاے برسام کے سرسام ہو تو اُس سے مراد یہ ہی کہ اگر کھنکار سفید اور گول ہو اور ساتھ اُسکے تپ تیز اور قوی ہو تو اُسکو سرسام مین مبتلا ہونیکا ڈر ہی۔ خصوصًا جبکہ اختلاط ذہن کا یا ہذیان ہووے جیسے بول کے رنگ سفید ہونے مین سرسام کا احتمال ہوتا ہی۔ سرسام دماغ کے درم کو کہتے ہین۔ اور برسام سینہ یا جنب کا درم ہی

| | |
|---|---|
| وَإِنْ يَكُنْ لَمْ يَسْخَنِ النَّعِيلُ | فَإِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الذُّبُولُ |
| اور اگر ایسا ہو کہ بیمار کو گرمی معلوم نہو | تو ضرور ذبول (تپ مشابہ دق کے) حاضر ہوا ہی |

یا اگر علیل کو تپ نہو یا باوجود تپ کے اُسکی گرمی محسوس نہوئے تو وہ دق کے آخری درجہ مین ذبول کو پہونچ چکا ہی۔ ذبول اسلیے کہتے ہین کہ ایسی حالت مین اعضاے ایسے خشک ہوجاتے ہین جیسے کہ درخت کی کٹی ہوئی شاخین سوکھ جاتی ہین۔

| | |
|---|---|
| وَالنَّفْثُ إِنْ دَلَّ عَلَى الْكَمَالِ | مِنْ نُضْجِهِ جَاءَ بِلَا سُعَالِ |
| اور اگر کھنکار اپنے کمال نضج پر دلالت کرے تو | اسطرح گریگا کہ بغیر کھانسنے کے آویگا |

| | |
|---|---|
| اَبْيَضُ فِيهِ غِلَظٌ مُتَّصِلًا | بِلَا نَتْنٍ نَتْنٍ تَعْقِبُهُ اَوْ لَا |
| اس حال مین کہ سفید ہوگا اسمین متصل گاڑھاپن ہو | بغیر از نعفن کہ جو پیچھے آتا تھا |

جس تعموک اور کھنکار مین چھ باتین پائی جاتی ہین اسمین کامل اور پورا نضج ہوتا ہی (۱) بغیر کھانسی کے خارج ہونا۔ (۲) اُسکا رنگ سفید ہو (۳) غلیظ نہو (۴) اُسکے نکلنے مین اتصال ہو (۵) اُسمین کسیقدر بدبو نہو (۶) نہایت آسانی اور سہولت سے نکلتا ہو۔ پس جس کھنکار مین یہ چھ امور مذکورۂ بالا پائے جاوین اُسکی بیماری زیادہ سخت نہین ہوتی۔ اور اگر کھنکار ابتدائی بیماری مین نکلنا شروع ہو جاوے تو وہ بیماری کی کمی اور عنقریب نضج ہوجانے پر دلالت کرتا ہی۔ اور دیر سے آوے تو وہ نضج کی تاخیر اور بیماری کی درازی پر دلالت کرتا ہی۔ جو کھنکار نرم اور زیادہ اور عسر الخروج ہو جو کھانسی کے ساتھ اوسکا رنگ سیاہ یا مائل بزردی اور بدبودار ہو وہ نہایت ناقص اور مذموم ہے

## اَلْاِسْتِدْلَالُ بِاَفْعَالِ الْكَبِدِ

جگر کے افعال سے مرض کا معلوم کرنا

| | |
|---|---|
| وَمَنْشَأُ الْاِخْلَاطِ فَهُوَ الْكَبِدُ | وَالْخِلْطُ مِنْهُ يَسْتَزِيدُ الْجَسَدُ |
| اور اخلاط کے پیدا ہونے کی جگہ جگر ہے | اور خلط سے بدن زیادتی پکڑتا ہی |
| وَكُلُّ عُضْوٍ نَاشِئٌ بِسَبَبِهِ ۞ | فَهُوَ لَهُ الْفِعْلُ الَّذِي يَخْتَصُّ بِهِ |
| اور سارے اعضا جگر کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اور بڑھتے ہین ۞ | سو وہ جگر کا فعل ہی جو اسی سے خصوصیت رکھتا ہی |

ابتدا کتاب مین ہم بیان کر چکے ہین کہ خلط کسطرح پیدا ہوتی ہی۔ اور غذا کیونکر بدن کو پہونچتی ہی اسلیے اب دوبارہ اعادہ کی کچھ ضرورت نہین ہی اور جسطرح دماغ کے

فی الحسین ابن سینا

اعضا ہین جو اسیکے ساتھ مخصوص ہین جو اعصاب ہین اور دل کے اعضا اسیکے ساتھ مختص ہین جو شرائین ہین۔ اسیطرح جگر کے بھی مخصوص اعضا ہین۔ جو رگین ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن کے اعضا کو خون پہونچتا ہی اور ان اعضا مین سے ہر ایک کا جدا جدا فعل ہی جو اسیکے مختص ہی اسلیے اب مصنف نے جگر کے افعال کا بیان شروع کیا ہے

| | |
|---|---|
| وَمِنْ بُخَارِهِ تَكُونُ الرُّوحُ | وَالْجِسْمُ مِنْ بَقَائِهِ صَحِيحٌ |
| اور اسکے بخار سے روح بنتی ہی | اور بدن اُسکے بقا سے سالم رہتا ہی |

یہ بخار جگر مین پیدا ہوتا ہی اس لطیف خون سے جسکو جگر جذب کرکے روح بننے کے لیے قابل کر دیتا ہی اور یہی روح طبعی ہی پھر اس سے اور روح (رگون) کے ذریعہ سے شرائین نکلکر تمام بدن مین پہونچتی ہین تاکہ ہر عضو کو جسقدر غذا مناسب ہے پہونچتی رہے سو جبتک جگر کے افعال بدن مین ثابت اور درست رہتی ہین جسم صحیح اور تندرست رہتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَإِنْ يَصِحَّ الْخِلْطُ قَدْ صَحَّ الْجَسَدُ | وَالْخِلْطُ يُصْلِحُ مَتَى صَلَحَ الْكَبِدُ |
| اور اگر خلط صحیح ہو تو ضرور بدن صحیح ہوتا ہی | اور خلط اسوقت اچھی ہوتی ہی جبکہ جگر اچھا ہو |

خلط سے مراد خون ہی کیونکہ جگر کے ساتھ خلط مخصوص وہی ہی جو اسکے اجزا مین داخل ہوتا ہی۔ سو جبکہ خون آفات سے بچا رہتا ہی تو جگر سلامت رہتا ہی اور جب جگر سلامت ہوتا ہی تو تمام جسم اچھا ہوتا ہی کیونکہ عمدہ غذا کا پہونچنا بدن کی تندرستی کا سبب ہی جس سے خالص اور عمدہ خون پیدا ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| فَالْمَاءُ يَحْمِلُ الْغِذَاءَ إِلَيْهَا | وَكُلُّ خِلْطٍ غَالِبٍ عَلَيْهَا |
| پس پانی جگر کیطرف اُٹھالاتا ہے غذا کو | اور ہر خلط کو جو جگر پر غالب ہو |

کیونکہ پانی غذا کو معدہ مین لاتا ہی۔ اور اُسکے نضج مین امداد دیتا ہی جسکا کسیقدر بیان ضروریات کی بحث مین مرقوم ہو چکا ہی اور یہان خلط سے مراد وہ پانی ہی جو کیلوس کے ساتھ مخلوط ہی جسکو جگر علیحدہ نکالکر بول بنا دیتا ہی سو جو خلط وہان موجود ہوتی ہی اُسکا رنگ پانی یعنی پیشاب مین آجاتا ہی۔ اگر صفرا ہو تو پیشاب زرد ہوتا ہی۔ اور جو مادہ دموی ہی تو سُرخ یا بلغم ہو تو سفید سوداوی ہو تو سیاہ ہوتا ہی۔ جیسے آگے بیان آتا ہے۔

| | |
|---|---|
| فَالْمَاءُ يُبْدِيهِ لَدَى الْإِخْرَاجِ | فَإِنَّهُ بِالْخِلْطِ ذُو امْتِزَاجِ |
| پس نکالنے کے وقت پانی اس خلط کو ظاہر کرتا ہی | کہ جس خلط کے ساتھ وہ پانی مخلوط ہوتا ہی |

جب پانی پیشاب کیطرف مستحیل ہو کر خارج ہوتا ہی تو موجودہ کی خلط کے رنگ سے متلون پایا جاتا ہی

| | |
|---|---|
| فَالْمَاءُ شَيْءٌ يَحْمِلُ الْأَلْوَانَا | وَكُلُّ مَا أَوْدَعَتْهُ أَبَانَا |
| پس پانی ایسی چیز ہی کہ رنگون کو اُٹھالاتا ہی | جس چیز کو جگر اسمین امانت رکھے اُسے ظاہر کر دیتا ہی |
| فَقَدْ بَدَا مِنْ كُلِّ مَا أَقُولُ | وَشَهِدَتْ بِصِدْقِهِ الْعُقُولُ |
| پس ہر ایک میری بات سے یہ امر ظاہر ہے | اور اُسکے صدق کی سب عقلین گواہی دیتی ہین |
| بِأَنَّ فِي الْبَوْلِ لَنَا دَلِيلَا | يُخْبِرُ عَمَّا غَامِرَ الْعَلِيلَا |
| اسطرح کہ بول ہمارے لیے دلیل ہی | کہ وہ خبر دیتا ہے اس خلط سے جو علیل مین چھپی ہوئی ہے |

تمام حکما کی عقلین قطعی اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ پیشاب کے رنگ مین مادہ مرض کے اقسام پر دلالات ہی

## اَجْنَاسُ الْبَوْلِ وَاَوَّلُهَا فِي اللَّوْنِ

قارورہ کی جنسون مین سے اول رنگ کے بیان مین

پیشاب خون کا پانی ہی جسکو دونون گردے جُدا کردیتے ہین اور بعد تمیز ہضم کے خون سے علٰحدہ کردیتے ہین۔ قارورہ سے استدلال نہین پکڑنا چاہیے۔ جب کہ زیادہ مدت تک بند کیا جاوے اور نہ جسکو زیادہ بیخوابی یا تعب یا سخت بھوک یا کوئی حرکت نفسانی مثل غضب وغیرہ کے ہوا اور نہ اُس بول سے جسکو چھ گھنٹون سے زیادہ عرصہ گذرا ہوا اور نہ قوی مدرات کے پینے کی حالت مین اور نہ دوسرے قارورہ مین۔ پیشاب نکرنا چاہیے جبتک اُسکو پہلے پیشاب سے بخوبی پاک صاف نہ کرلیوین

| | |
|---|---|
| وَابْيَضُّ اللَّوْنِ مِنَ الْاِعْلَامِ | بِكَثْرَةِ الشَّرَابِ وَالطَّعَامِ |
| اور سپید رنگ قارورہ کا | کثرت پانی اور کھانے کی خبر دیتا ہی |
| اَوْ تُخْمَةٍ اَوْ بَلْغَمٍ اَوْ بَرْدِ | اَوْ سَلَسٍ اَوْ سُدَّةٍ فِي الْكَبِدِ |
| یا بدہضمی کی یا بلغم کی یا سردی کی | یا سلسل البول کی یا جگری سدہ کی خبر دیتا ہی |

قارورہ سے پانچ طور پر استدلال کیا جاتا ہی۔ (۱) اُسکے رنگ سے (۲) رسوب سے (۳) قوام سے (۴) بُو سے (۵) ذائقہ سے۔ پھر رنگ کی دلالت دو قسم پر ہی اول سفیدی اسقدر تیز اور زیادہ ہو کہ اُسکا رنگ دودھ کے مشابہ ہوجاوے سو اگر وہ نہایت رقیق ہی تو نضج کے نہونے پر دلالت کرتا ہی اور اگر غلیظ ہو تو معلوم ہووے کہ اسمین کوئی خلط بلغمی مخلوط ہی یا بدہضمی ہوگئی ہی غذا کے زیادہ کھاجانے سے جو ابھی ہضم نہین ہوئی یا زیادہ پانی پینے سے جسنے اسکو گاڑھا کردیا ہی یا بدن کو زیادہ سردی پہونچی ہی جسنے بدن کی حرارت کو منجمد کردیا ہی۔ اور کبھی قارورہ کی سفیدی جگر کی سردی پر دلالت کرتی ہی تپ کی حالت مین

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہی تپ تپ چوتھیہ کیطرف منتقل ہوجائیگی اور اگرکوئی گرم بیماری ہی تو سرسام مین مبتلا ہوکر اُس شخص کی ہلاکت کا خوف ہی اور کبھی ہچپچ کے ہوجانے کا ڈر ہوتا ہی۔ بسبب احتباس گرم مادہ کے امعا مین دوام یہ کہ قارورہ کا رنگ تو ویسا ہی سفید ہی لیکن اسمین چکنائی ملی ہوئی نظر آتی ہی تو وہ گردون کی چربی کے پگلنے پر دلالت کرتا ہی اور اگر اسمین کوئی اور چیز منی کے مانند مخلوط نظر آوے اور طبیعت مین کچھ حرارت کے آثار معلوم نہووین تو فالج کے ہوجانے کا احتمال ہی اور اگر وہان کچھ حرارت ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ غلیظ تحلیل ہوکر بول کی راہ سے خارج ہوچلا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَالْبَوْلُ اِنْ جَاءَ ذَا اِصْفِرَارٍ | دَلَّ عَلٰی شَیْءٍ مِنَ الْمِرَارِ |
| اور پیشاب اگر زردی والا آوے | تو کچھ تھوڑے سے مرہ صفرا پر دلالت کریگا |
| وَهُوَ مَتٰی کَانَ بِلَوْنِ النَّارِ | فَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِی الْاٰثَارِ |
| اور پیشاب جب آتشی رنگ کا ہو | تو معلوم ہوگا کہ مرہ صفرا کثرت سے ہی |

زرد رنگ کے پیشاب سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین صفرا کا غلبہ ہی اور مرض بھی صفراوی ہی اور جب زردی سونے کے رنگ کے مانند مرض حارہ مین پائی جاوے تو وہان عقل کے اختلاط پر دلالت کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالنَّاصِعُ اللَّوْنِ فَدُوْنَ الْاَحْمَرِ | وَالْمِرَّةُ الصَّفْرَاءُ فِیْهَا اَکْثَرُ |
| اور تیز رنگ زعفرانی جسکی سرخی کم ہی | اور اُسمین مرہ صفرا زیادہ ہی |

اور زعفرانی رنگ جس پیشاب مین ہوتا ہی اُسکے بدن مین مادہ صفراوی کا

غلبہ ہی اور باوجود اُسکے اگر اسمین رقت ہو تو تشنج کے نہونے پر دلالت ہوگی یا حرارت کی زیادتی پر جو بدن کے باطن مین ہی جیسے کہ تپ محرقہ مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْاَحْمَرُ الْقَانِیْ مِنَ الْاَلْوَانِ | اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ اَخْذِ زَعْفَرَانٍ |
| اور خالص سُرخ رنگ (جسکی سُرخی ظاہر ہو) | اگر زعفران کے پینے سے نہو |
| وَلَمْ یَکُنْ حِنَّاءً وَّلَا قُوْلَنْجٌ | فَدَالٌ عَلٰی دَمٍ مَّاءٍ مَّمْزُجٍ |
| اور نہ مہندی پی یا لگائی ہو اور نہ قولنج ہو | تو اُسمین خون کی آمیزش ہے |

سُرخ رنگ کا ایسا پیشاب جو خالص خون کے ہمرنگ ہو دلالت کرتا ہی کہ بدن مین مادہ دموی کا غلبہ ہی مگر چند صورتون مین باوجود سُرخی رنگ کے خون کی زیادتی نہین پائی جاتی۔ اول رنگ دار دوا پی ہو جیسے زعفران جسکے پیشاب مین سرخی زردی آمیز ہوتی ہی۔ یا خیار شنبر کا استعمال کیا ہو جو قارورہ کو سُرخ سیاہی مائل کر دیتا ہی ایسا ہی ایلوے کا پینا اور بقولات کا کھانا۔ دوم مہندی کا خضاب لگانا کہ اسمین ایسی لطیف قوت ہی جو بدن کے مسامات مین سے نفوذ کر کے پیشاب کے مجاری تک پہونچ جاتی ہی۔ سوم کوئی سخت درد جو مجاری بول کے نزدیک تر ہووے۔ جیسے قولنج اور نقرس اور درد مفاصل چہارم سدہ جو جگر اور امعا کے درمیانی مجاری مین پیدا ہو کر مرار (صفرا) کو امعا کیطرف گرنے سے روکتا ہی جو آخر ناچار مجری بول کیطرف گرتا ہی۔ پنجم جگر کا مزاج فاسد ہو جاوے جس سے وہ خون مائیت سے جُدا نہین کر سکتا اور گوشت کے غسالہ کیطرح سُرخ رہتا ہی۔ ششم سوء القنیہ اور استسقاء جگر بسبب ضعف کے چکنائی سے پانی کو بخوبی علیحدہ نہین کر سکتا۔ ہفتم

یرقان مین قارورہ سُرخ رنگ کا ہوتا ہی۔ ہشتم تمام نفسانی اعراض جیسے ہم۔ غم۔ حزن۔ بھوک وغیرہ پیشاب کے رنگ کو زرد کردیتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ اَتَی الْاَسْوَدُ بَعْدَ کَمُدَۃٍ | دَلَّ عَلٰی بُرُوْدَۃٍ فِیْ شِدَّۃٍ |
| اور اگر سیاہ آوے بعد خاکستری رنگ کے | تو یہ سخت سردی پر دلالت کریگا |
| وَاِنْ اَتٰی بَعْدَ اِحْمِرَارٍ فَرْطٍ | دَلَّ عَلٰی سُوْءِ اِحْتِرَاقِ الْخَلْطِ |
| اور اگر سیاہ بعد سرخی کے آوے | تو بڑی احتراق خلط پر دلالت کریگا |

اگر پیشاب کا رنگ سیاہ ہی اور اُس سے پہلے پیشاب خاکستری سبز رنگ کا آچکا ہی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین زیادہ سردی ہی جسنے اخلاط کو منجمد کردیا ہی۔ یا اُسمین کئی محترق خلطین ہین جو نہایت سخت سرد ہوگئی ہین جس سے حرارت غریزی کو انجماد حاصل ہوگیا ہی اور اگر سیاہی سے پہلے سُرخ یا زرد رنگ خصوصاً بدبودار پیشاب آچکا ہی تو وہ مرہ صفرا کے زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ اور سیاہ قارورہ امراض حادہ مین ہلاکت پر دلالت کرتا ہی۔ مگر چند صورتون مین کسی قسم کے خطرہ کا احتمال نہین ہے۔ اوّل چوتھیہ تپ کے آخر مین۔ دوم امراض طحال مین۔ سوم سبھی امراض سوداوی کے آخر مین کہ وہان سوداوی مادہ تحلیل ہوکر پیشاب کے ذریعہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہارم۔ خون بواسیر کے احتباس کی صورت مین۔

| | |
|---|---|
| وَاقْضِ عَلَی السَّقِیْمِ بِلَوْنِ الْفَرْعِ | اِنْ لَمْ یَکُنْ عَنْ مَاکُلٍ ذِیْ صِبْغِ |
| اور تو قارورہ کے رنگ سے بیماری پر حکم کر | اگر وہ نہ ہو کہ رنگ دار کھانے سے رنگ ہو |

| | |
|---|---|
| مِثْلُ الْبُوْلِ وَخِيَارِ الشَّنْبَرِ | وَكُلُّ مَا يَصْبِغُهُ مِثْلُ الْمَرِّيِّ |
| جیسے بقولات اور الماس | اور ہر چیز کہ جس سے بول رنگین ہو جاوے جیسے ایلکا |

طبیب کو چاہیے کہ بیماریون کے مزاج اور اُنکے مواد پر بول کے رنگ کے اعتبار سے حکم کرے بشرطیکہ کوئی اُسمین رنگ دینے والی چیز مخلوط نہو وے اور قارورہ سبز جسکا رنگ پستہ یا نیل کے مشابہ ہوتا ہی وہ مادہ کی شدت برودت پر دلالت کرتا ہی اور لڑکون مین حدوث فالج یا تشنج کا ذریعہ ہوتا ہے اور جسکا رنگ زنگاری یا کراثی ہو وہ روی نہایت مذموم ہی جو زیادہ احتراق پر دلالت کرتا ہی۔ اور قارورہ ذائقہ کے اعتبار سے بھی بعض امراض پر دلالت کرتا ہی اسطور سے کہ نمکین صفرا پر اور شیرین خون پر اور پھیکا بلغم پر اور کسیلا و ترش قابض سودا پر دلالت کرتا ہی

## ذِكْرُ الْقِوَامِ

قارورہ کے قوام یعنی اُسکی رقت غلظت کے ورت کا ذکر ہی

| | |
|---|---|
| وَرِقَّةُ الْاَبْوَالِ فِي الْقِوَامِ | دَلَّ عَلَى قِلَّةِ الْاِنْهِضَامِ |
| اور نرمی پتلا پن کی قوام مین | کمی انہضام پر دلالت کرتی ہی |

رقیق بول جگری ہضم کے ضعف پر دلالت کرتا ہی کیونکہ طبعی بول جسمین ہضم واقع ہوتا ہی وہ کسیقدر غلیظ ہوا کرتا ہی سو جب ہضم مین کمی ہوتی ہے تو پیشاب رقیق ہو جاتا ہی خصوصاً لڑکونمین

| | |
|---|---|
| وَقَدْ يَرِقُّ الْبَوْلُ بَعْدَ التَّخَمِ | وَسُدَّةٍ فِي الْكَبِدِ اَوْ مِنْ وَرَمِ |
| اور قارورہ بہضمی کے بعد کبھی رقیق ہو جاتا ہے | اور بعد سدہ کہ جو جگر مین اور بعد ورم جگری کے بھی رقیق ہو جاتا ہے |

بہضمی کیصورت مین ہضم مین کمی رہتی ہی۔ اور طبیعت کامل ہضم سے عاجز ہو جاتی ہی

اسلیے بول مین رقت رہتی ہی۔ اور کبھی جگر کے مجرا مین سدّہ پڑجاتا ہی۔ جس سے ہضم جگری مین نقصان آجاتا ہی۔ اور جس شخص کے محدب کبد مین ورم خصوصاً بارد ہوجاتا ہی تو اُس سے بول رقیق ہوجاتا ہی اور کبھی بول رقیق ضعف گردہ پر دلالت کرتا ہی۔ اور کبھی زیادہ تر پانی کے پینے یا سرد سوداوی مزاج سے ہوتا ہی اور مادہ امراض مین قوتون کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور کبھی بلغم کی زیادتی پر جو گردہ مین اکثر ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَغِلَظُ الْبَوْلِ دَلِيلُ الْهَضْمِ | اَوْعَنْ كَثْرَةِ بَلْغَمٍ فِي الْجِسْمِ |
| اور گاڑھا ہونا قارورہ کا دلیل ہضم کی ہی | یا جسم مین بہت ہونے بلغم کی علامت ہی |

جیسا کہ کمی ہضم مین قارورہ رقیق ہوتا ہی۔ اسیطرح ضروری ہی کہ جب غذا کا طبخ مکمل ہووے اور اُسکے ہضم مین کسیطرح کی کوتاہی نرہے تو اُس سے جسقدر پانی کا فضلہ (پیشاب) جو خارج ہوگا غلیظ ہوگا۔ یا یہ کہ بدن مین غلیظ بلغم زیادہ ہی جو بول کے ساتھ مخلوط ہی اور بلغم کے جمیع اقسام مین غلیظ ہوتا ہی اور کبھی سقوط قوت کی حالت مین بول غلیظ ہوتا ہی جیسے حالت نزع کے وقت کا قارورہ غلیظ ہوتا ہی۔ اور قانون مین مرقوم ہی۔ قارورہ کا زیادہ غلیظ یا انکا زیادہ رقیق ہونا خام اور عدم نضج کی علامت ہی کیونکہ غلیظ کا نضج رقت ہی اور رقیق کا نضج غلظت ہی اور کبھی امراض سوداوی مین بحران کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہوجاتا ہی۔

## ذکر الرّاسوب

یعنی قارورہ کے نیچے جو میل اور کدورت جم جاتی ہی اسکے رنگ اور مکان

اور قوام کے بیان مین - رسوب عرف عام مین وہ میل ہی جو پانی کے نیچے بیٹھ جاتی ہی - اور طبیبون کی اصطلاح مین تین حالات پر اُنکا اطلاق آتا ہی (۱) جو قارورہ کے نیچے تہ نشین ہو جاتا ہی - (۲) جو سب سے اوپر طافی نظر آتا ہی (۳) جو درمیان مین تعلق رہتا ہی - اور اُسکو رسوب معلق بھی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَاءَ الرَّسُوْبُ فِی اَبْیَضِ | دَلَّ عَلٰی سَلَامَةِ الْاَمْرَاضِ |
| اور اگر رسوب سفیدی مین نمودار ہو | تو بیماریون کی سلامتی پر دلالت کریگا |

رسوب کے رنگ بھی بول کے رنگ کے مانند ہوتے ہین - اور رسوب کا سفید ہونا امراض کی سلامتی کی دلیل ہی جو مادہ کی نضج پر دلالت کرتا ہی جیسے کہ سفید پیپ کی ورم کے نضج پر دلالت ہوتی ہی - رسوب سفید صاف جب تپ مین چوتھے روز ظاہر ہون تو بحران ساتوین دن واقع ہوگا - اور اگر ساتوین روز نکلین تو اُنکا بحران گیارھوین روز ہوگا - اور جو رسوب صاف املس نہون تو وہ قوت کی تحلیل اور اُسکے ضعف کی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَتْ اَلْوَانُهٗ مُصَفَّرَةً | فَاِنَّهٗ مِنْ حِدَّةٍ فِی الْمَرَّةِ |
| اور اگر رسوب کے رنگ زرد نمودار ہون | تو وہ صفرا کی تیزی کے سبب سے ہے |
| وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ مِثْلَ الْعَنْدَمِ | فَهُوَ لِسُوْءِ نُضْجِ اَمْرَاضِ الدَّمِ |
| اور اگر رسوب سُرخ دم الاخوین کیطرح نمودار ہو | تو وہ سوء نضج امراض خون کیوجہ سے ہے |

چونکہ مرارہ (پتہ) اور جگر کے درمیان ایک مجری ہی جسمین صفرا جگر سے مرارہ (پتہ) مین آتا ہی سو جب اس مجری مین پورا سدہ ٹھہر جاتا ہے تو یرقان ہو جاتا ہی - کیونکہ اس صورت مین صفرا خون مین شامل ہو کر ظاہر جسم کیطرف

متوجہ ہوتا ہی۔ اور اگر سدہ پورا نہین ہوتا تو بول کا رنگ متغیر ہوکر زرد ہو جاتا ہی۔ پھر اگر اس حدت مین زیادہ حدت اور تیزی ہو تو قارورہ کا رنگ بہت اور سخت زرد ہوگا اور اگر بول کا رنگ زیادہ سُرخ یا اُسکے رسوب سُرخ ہون تو مرض دموی کی علامت ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادَیٰ اَمْرُہٗ وَلَمْ یَرْتَمْ | فَاِنَّہٗ مِنْ کَبِدٍ ذَاتِ وَرَمْ |
| اور اگر اسکا حال ایسا ہی رہا اور زائل نہوا | تو معلوم ہوگا کہ یہ جگر کے متورم ہونے کی وجہ سے ہی |

کسی اور جگہ شیخ الرئیس نے کہا ہی کہ جگر کے اورام کبھی پھٹکر گردون کے منفذ کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ بول مین ظاہر ہوتی ہی اور کبھی امعا کیطرف جاری ہو جاتے ہین جس سے پیپ مرار مین معلوم ہوتی ہی اور کبھی اندرون بدن کیطرف جس سے کبھی پیپ ظاہر نہین ہوتی اور جب وہ پیپ بننے سے پہلے جاری ہو جاتی ہے تو اُسمین خون ظاہر ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَّ بَعْدَ الْقُنْوَۃِ | لَاسِیَّمَا بَعْدَ سُقُوْطِ الْقُوَّۃِ |
| اور اگر نمودار ہوا کہ سیاہ ہوا جاتا ہے | بعد بہت سرخی کے خصوصًا بعد سقوط قوت کے |

اگر سیاہ رسوب سے پہلے سُرخ تھا تو وہ قوت اور ہلاکت کی دلیل ہی جبکہ قوت ضعیف ہو کیونکہ وہ دلالت کرتا ہی خلط کے احتراق اور مادہ روح کے فنا پر اور اگر قوت قوی ہی تو مرض دیر تک رہیگا۔ پھر موت آئیگی اور اسلیے قریب ہی رسوب سبز پھر اشقر پھر نخالی پھر قشوری

| | |
|---|---|
| یَرْسُبُ بَعْدَ الْکَوْنِ فِیْ تَرَاقِ | فَالنَّفْسُ قَدْ بَلَغَتِ التَّرَاقِ |
| بیٹھ سیاہ بیٹھ جاتی ہی بعد بلندی کے | تو اب نفس ہنسلیون تک پہونچ چکا ہی یعنی قریب الموت ہی |

| | |
|---|---|
| وَلَا انْتِفَاعَ بِدُعَاءِ رَاقٍ | وَالْمَوْتُ مِنْ شِدَّةِ الْاِحْتِرَاقِ |
| اور اب منتر پڑھنے والے کی دعا کا کچھ نفع نہیں ہوتا | اور سخت احتراق کے باعث موت حاضر ہو |

جب سیاہ رسوب قارورہ پر طاری ہونے کے بعد بیٹھ جاوین اور بدن کی قوت ضعیف ہو تو سمجھنا چاہیے کہ روح بدن سے نکلکر حنجرہ تک پہونچ چکی ہے جسکو کوئی دعا یا منتر کارگر نہیں ہو سکتا۔ اور موت بدن مین زیادہ احتراق ہونے اور رطوبتون کے زائل و معدوم ہو جانے کے سبب سے نزدیک حاضر ہو

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا اَيْسُوْدٌّ بَعْدَ الْكُمِدَهْ | وَلَمْ يَكُنْ مَرَضٌ ذَا حِدَّهْ |
| اور اگر رسوب بعد خاکستری رنگ کے سیاہ ہتا جاوے | اور مرض حدت والی یعنی صفراوی نہو |
| سِيَّمَا اِنْ كَانَتِ الْكُمُوْدَهْ | فَنُضْجُهَا عَلَامَةٌ مَحْمُوْدَهْ |
| خصوصًا اگر خاکستری رنگ بھی ہو | پس اُسکا نضج علامت نیک ہے |
| وَكَانَ اَصْلُ السُّقْمِ مِنْ سَوْدَاءِ | دَلَّ مِنَ السُّقْمِ عَلَى الْقَضَاءِ |
| اور اصل مرض سودا سے ہو | تو یہ بیماری کے گذرنے پر دلالت کریگا |

گویا کہ مصنف نے سیاہ قارورہ اور رسوب سے استثنا کیا ہے اُسکو جو ردی نہین ہے وہ یہ ہے کہ جب سیاہ رسوب سے پہلے پیپ دار رسوب ہون اور کوئی حار مرض بھی نہووے بلکہ سوداوی مرض ہو رتپ چوتھیہ یا ورم الطحال ہو۔ اور قوت قوی ہو تو اس صورت مین یہ نیک علامت ہے جو ظہور نضج پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ ایسے رسوب خود دلالت کرتے ہین کہ یہ مرض اپنی انتہا کو پہونچ چکا ہے اور یہ اُسکا نچوڑ ہے اور خلطون مین احتراق نہین ہوا

## ذِكْرُ مَكَانِ الرَّسُوبِ

رسوب کی جگہ کا ذکر و بیان ہی - اور اُسکی تین قسمین ہین -

| | |
|---|---|
| وَإِنْ بَدَا تَطْفُو عَلَى الزُّجَاجَةِ | عَمَامَةٌ دَلَّ عَلَى الفَجَاجَةِ |
| اگر قارورہ کی شیشی پر ابر سا نمودار ہو تو | خامی خلط پر دلالت کریگا |

جب رسوب ظاہر اور اونچا قارورہ پر نظر آوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض مین نضج نہین ہوا جو ابھی خام ہی اور اگر نسیج (جالہ) عنکبوت کے مشابہ ہو تو وہ نہایت ردی و مذموم ہے -

| | |
|---|---|
| لَكِنَّ فِيهَا بَعْضَ نُضْجٍ تَمْنَعُهُ | رِيحٌ تُثِيرُ خِلْطَهُ فَتَرْفَعُهُ |
| لیکن اس خام خلط مین کچھ پختگی ہی | کہ ہوا اسکی خلط کو اٹھا کر بلند کرتی ہی اور وہ اُسے نضج آنے سے منع کرتی ہی |

یعنی باوجود خلط کے خام ہونے پر دلالت کرنے کے اسمین کسیقدر نضج بھی پایا جاتا ہی کیونکہ جس قارورہ مین نضج ہوتا ہی اُسکے رسوب طافی ہوتے ہین اور یہ طافی ہونا ریح کے سبب سے ہی جو پیدا ہوتی ہی ہضم کے مکمل نہونے سے جو بول مین مخلوط ہو کر بسبب خفت کے اُسکے اوپر آجاتی ہی اور رسوب کو قارورہ کی بلندی پر اُٹھا رکھتی ہی - اور خلط سے مراد وہ خلط ہی جس سے مرض پیدا ہوا ہی

| | |
|---|---|
| وَإِنْ بَدَا فِي وَسْطِهِ مُنْتَقِلَهْ | فَاعْلَمْ بِأَنَّ رِيحَهَا فِي فِكَّهْ |
| اگر اس رسوب کے وسط مین انتقال و تبدل ہو | تو یقین کر کہ اس خام خلط کی ریح زائل ہونیوالی ہی |
| وَإِنْ بَدَا أَبْيَضَ ذَا انْتِقَالِ | عَنْ صُفْرِهِ أَمْلَسَ ذَا اتِّصَالِ |
| اور اگر سفید ہو زردی سے انتقال کرتا ہو | صاف ہموار اتصال دار ہو |

| | |
|---|---|
| مُنْسَفِلًا دَائِمَ الْاِنْتِقَالِ | فَاعْلَمْ بِاَنَّ النُّضْجَ فِی الْکَمَالِ |
| نیچے آتا ہوا دائم الانتقال ظاہر ہوا ہی | تو یقین کر کہ اُسکا نضج اور پختگی کمال مین ہی |

اوّل رسوب غمامہ جو خلط کے خام ہونے پر دلالت کرتا ہی۔ دوسرا منتقلہ جو نیچے سے وسط کیطرف آتا ہی جبکہ اُسمین کسیقدر ہوا مائی جاتی ہی تیسرا رسوب محمود جو جلد پر دلالت کرتا ہی اسمین چھ شرطون کا پایا جانا ضروری ہی (۱) سفید ہو (۲) یہ سفیدی زردی سے منتقل ہوتی ہو (۳) تمام اجزا مین صفائی و ہمواری ہو جو نضج کی علامت ہی کسی جزو مین خشونت نہو۔ (۴) باہم اُسکے اجزا ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہون منقطع الاجزا ہونا کمی نضج کی علامت ہی (۵) رسوب تہ نشین ہون کیونکہ طافی ہونا خامی خلط کی علامت ہی۔ (۶) زردی سے سفیدی کیطرف منتقل ہوتا ہو۔ بخلاف اسکے کہ جب ابتدا مین سفید ہو تو وہ غلیظ مادہ بلغمی پر یا شانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہے۔

## ذِکْرُ قِوَامِ الرُّسُوْبِ

تلچھٹ کے قوام کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا الرُّسُوْبُ فِی انْقِطَاعِ | دَلَّ عَلٰی ضُعْفٍ مِنَ الطَّبَاعِ |
| اگر رسوب مین باہم پیوستگی نہین ہو | تو طبیعت کے ضعف پر دلالت کریگا |
| اَوْ کَانَ فِیْهِ شِبْهُ السَّوِیْقِ | دَلَّ عَلٰی جَرْدٍ مِنَ الْعُرُوْقِ |
| یا اسمین ستو کا سا کچھ ہووے | تو رگون کے چھلنے پر دلالت کریگا |

اگر قارورہ مین ستو یا برمان دانون کے آٹے کے مانند ہو تو سمجھنا چاہیے کہ اُن رگون مین جنمین مثانہ رہتا ہی خراش واقع ہوا ہی جس سے مجرا کا سطح

یا مثانہ کا کوئی جزر پھیلا گیا ہی۔ اور کبھی ایسے رسوب احتراق خون کے سبب سے ہوتے ہین جبکہ اُنکا رنگ سرخی کیطرف مائل ہو اور کبھی اعضاے اصلیہ کے نکلنے سے ہو جاتے ہین جنکا رنگ مائل بسفیدی ہوتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اَوْكَانَ كَالنُّخَالِ فِي بَيَانِهِ | | دَلَّ عَلَى الْقُرُوحِ فِي مَثَانَهْ |
| یا ہو بھوسی جیسا اور تعفن دار | | تو دلالت کریگا کہ مثانہ مین زخم ہین |

جبکہ قارورہ مین رسوب بھوسی کے مانند بڑے بڑے ہون یا اُسمین بدبو ہو تو معلوم کرنا چاہیے کہ مثانہ مین یا بول کے مجرے مین کوئی زخم ہی جو متعفن ہو گیا ہی۔ اور گردے اور مثانہ اگرچہ دونون بول کے مجاری ہین لیکن اُنکے قشور (چھلکون) مین فرق یہ ہی کہ مثانہ کے قشور زیادہ اور بدبودار اور سفید رنگ کے ہوتے ہین اور گردون کے سرخ کم بودار ہوتے ہین

| | | |
|---|---|---|
| اَوْكَانَ فِيهِ شِبْهُ التَّوْرِيقِ | | دَلَّ عَلَى التَّقْطِيعِ وَالتَّخْرِيقِ |
| اور اگر اسمین کچھ ورقون کیطرح ظاہر ہو | | تو کاٹنے اور پھاڑنے پر دلالت کرتا ہی |

یہ قارورہ پہلے سے نہایت مذموم ہی جو دلالت کرتا ہی اعضاے اصلی کے لیے اور کٹنے اور پھٹنے پر جبکہ کبد یا امعا مین زیادہ احتراق واقع ہوتا ہی۔

| | | |
|---|---|---|
| وَاِنْ بَدَا الصَّدِيدُ فِي الْقَارُورَهْ | | دَلَّ عَلَى دُبَيْلَةٍ صَبْقُورَهْ |
| اور اگر قارورہ مین پیپ ظاہر ہو | | تو پھوٹے ہوے پھوڑے پر دلالت کریگا |

اگر قارورہ مین پیپ ہو یا کوئی ایسی چیز جو رنگ اور قوام اور بو مین پیپ کے مشابہ ہو تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ مجرے بول مین کوئی دُنبل پھٹ گیا ہی جس سے یہ پیپ جاری ہوئی۔ دنبلہ ہر ورم جو اندرونی کسی مقام مین ہو جاوے

اور اُسکی طرف اور جگہ سے مادہ آتا ہو یا وہ جسمین پیپ جمع ہو جاوے۔ اور گرم ورم کو خروج کہتے ہین۔ اور چکنے رسوب گردون کی چربی نکلنے کی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادَیٰ بِدَمٍ مَعْفُوْنٍ | فَوَرَمٌ هُنَاكَ فَلْغَمُوْنِيْ |
| اور اگر پیپ متعفن خون کے ساتھ طول کھینچے | تو یہان ورم فلغمونی ہی |

یعنی خون امتلائی ہی جو تیز گرم مادہ سے یا کثرت جماع یا مشانہ کی کسی رگ کے پھٹنے یا سیلے سے جو گردے سے گرد ہی پیدا ہوا ہی یا کسی بیرونی صدمہ ضربہ و سقطہ سے۔ فلغمونی ورم دموی ہی جو ظاہر جلد مین یا جوہر دماغ مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَهُوَ اِذَا بَرْسَبُ كَالْمَنِيِّ | عَنْ بَلْغَمٍ فَجٍّ غَلِيْظٍ بَنِيِّ |
| اور وہ رسوب جب منی کیطرح بیٹھے تو معلوم ہوگا | کہ وہ خام غلیظ بلغم کے سبب سے ہی |

جب قارورہ کے نیچے رسوب غلیظ ہو اور سفیدی انڈے کے مشابہ ہو تو وہ دلالت کرتا ہی کہ بدن مین خام بلغمی خلط ہی جو رگون مین جمع ہو گئی ہی جسکو طبیعت بول کی راہ سے نکال دیتی ہی جسکے اجزا مین باہم اتصال نہین ہوتا اور ایسا قارورہ کبھی امراض معدہ یا درد مفاصل مین بحران کی حالت مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ يَدَا الرُّسْلُ فِيْهِ لُخْلُصَا | فَاعْلَمْ بِاَنَّ ذَاكَ عَنْ حَصًى |
| اور اگر ریت اُسمین خالص ظاہر ہووے | تو یقین کر کہ یہ پتھری کے سبب سے ہی |

جب رسوب مین ایسے اجزا نمودار ہون جو رنگ اور جرم مین ریگ اور حصات کے مشابہ ہون اور قارورہ کے نیچے تہ نشین ہون تو جاننا چاہیے کہ گردون یا مثانہ مین ریت یا کنکر ہین سو اگر انکا رنگ سرخ یا زرد نیخ احمر کے مانند ہو تو گردون یا مثانہ مین ورم ہی۔ اور اگر خاکستری رنگ کے ہون تو بلغم کے

سبب سے جسمین کسیقدر سودا مخلوط ہوگیا ہی

## ذِکْرُ رِیحِ الْبَوْلِ

قارورہ کی بو کا ذکر ہی جسکا استدلال نہایت ہی ضعیف ہی

| | |
|---|---|
| وَفُقْدَہُ الرِّیحُ بِفُقْدِ النُّضْجِ | اَوْ قَلَّ هَضْمٌ مِنْ طَعَامٍ فِجِّ |
| اور بول مین بو کا نہ ہونا باعث فقدان نضج کی ہی | یا کچے طعام کے سبب سے ہضم کم ہوا ہی |

ہضم کے لیے ضرور ہی کہ معدہ مین ایسی قوت ہو جو غذا کو ہضم کرسکے سو جب ہضم اور طبخ نہین ہوتا تو نضج بھی نہین پایا جاتا جو حارہ امراض حرارت غریزی کے معدوم ہونے کی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَکُلَّمَا اَخْرَطَ فِی الْعُفُوْنَۃِ | فَعِنْدَ ذَا یَفْرِطُ فِی النَّتْنِ ہٖ |
| اور جب طعام گندگی اور عفونت مین زیادتی کریگا | تو اسوقت قارورہ بھی بو مین زیادہ ہوگا |

کیونکہ بد بو کسی خلط کی عفونت سے ہوتی ہی سو جبکہ بد بو ترشی کے مشابہ ہو تو وہان کی عفونت دار خلط بارد ہی جسپر حرارت غریبہ نے غلبہ پالیا ہی اور اگر بو شیرینی کے مشابہ ہو تو وہان کی خلط متعفن شیرین ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَّکُنْ غَرِیْبَۃَ النِّتَانَہْ | فَاعْلَمْ بِاَنَّ السُّقْمَ فِی الْمَثَانَہْ |
| اور اگر بد بو گاہے گاہے ہے | تو یقین کر کہ بیماری مثانہ مین ہے |

جب بول مین عجیب قسم کی بو ہو جو پہلے کبھی ویسی معتاد نہین تھی نہ ویسی کبھی معلوم ہوتی تھی تو اس صورت مین مثانہ ماؤف ہے۔

| | |
|---|---|
| وَقَدْ ذَکَرْتُ مُفْرَدَاتِ الْبَوْلِ | فَاعْمَلْ عَلٰی تَرْکِیْبِهَا فِی الْقَوْلِ |
| اور بول کی مفردات کا تو مین ذکر کر چکا ہون | تو کلام مین انکی ترکیب پر عمل کر |

قارورہ کا جُدا جُدا رنگ اور ذائقہ اور قوام اور بو کا ذکر مر قوم ہو چکا ہی جب اُنمین سے دو امور قارورہ مین مجتمع ہون تو وہان اس ترکیب کے لحاظ سے بیماری کی قسم پر استدلال کرنا چاہیے

## اَلْاِسْتِدْلَالُ مِنَ الْبَرَازِ فِی الْکَمِّیَّۃِ

جھنڈگی براز سے دلیل پکڑی جاتی ہے

| | |
|---|---|
| اِنَّ الْبَرَازَ قَدْ یَدُلُّ عَلَی الْمِعِدِ | وَتَارَۃً عَلَی الْمَصِیْرِ وَالْکَبِدِ |
| بیشک براز معدہ کی حالت پر دلالت کرتا ہی | اور کبھی انتڑی اور جگر کی حالت پر بھی |

تمام دلائل کی نسبت سے براز پر بھی استدلال پکڑنا نہایت ہی ضعیف ہی پس جو براز منہضم ہوا اور اپنی اوقات مین آیا کرے اور اُسکا جرم قوی ہو اور کمی شی مین معتدل ہو اس شخص کا ڈیل اور رنگ اصلی وضع پر ہو تو وہ معدہ کی جودت پر دلالت کرتا ہی اور جو مقدار مین زیادہ ہو اور نہ اُسکا کوئی وقت مقرر ہو اور دن کی نسبت سے رات کو زیادہ آوے اور نرم ہو اسمین بہت مائیت ہو رنگ سفید وقلیل الہضم ہو تو وہ جگر کے ضعف یا اُسکے سوء مزاج کے سبب سے ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| مَتٰی یَقِلُّ فَھُوَ عَنْ غِذَاءٍ | جَمٌّ اِسْتِحَالَۃً اِلَی الْاَعْضَاءِ |
| جب کم ہووے تو یہ باعث غذا کے ہے | کہ اُسکا بہت استحالہ اعضاؤن کیطرف ہو گیا ہی |

باوجود تناول غذا کے جب اُسکا فضل (براز) کم نکلے تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن کی قوت غاذیہ قوی ہی جو غذا کو صورت اعضا کیطرف مستحیل کر دیتی ہی۔ جسقدر ہر عضو کو غذا کی ضرورت ہوتی ہی۔ تاکہ اعضا مکمل ہو جاوین۔ اور اُنمین سے جسقدر ہو جاتا ہے اُسکا بدل وجود مین آجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اَوْلَا فَاِنَّ رَفْعَهَا یَسِیْرُ | وَجَذْبُهَا بِعِلَّةٍ کَثِیْرُ |
| اور اگر استحالہ کثیر نہو تو کسی علت کے سبب اعضا کا | دفع کرنا تھوڑا ہی اور جذب انکا بہت ہے |
| یُنْبِئُ بِاَنَّ بَدَنَ الْعَلِیْلِ | مُمْتَلِئٌ مِنْ خَبِیْثِ الْفُضُوْلِ |
| خبر دیتا ہے کہ بدن بیمار کا | خبیث فضلات سے پُر ہے |

قلت برز کے اسباب یہ ہین یا تو معدہ کی قوت دافعہ کا ضعف ہی جو غذا کے دفع کرنے سے عاجز ہی۔ یا قوت جاذبہ قوی ہی جو معدہ سے زیادہ جذب کرکے کم خارج کرتی ہی اسیطرح تدریجًا بہت سے اخلاط بدن مین جمع ہوکر متعفن ہوجاتے ہین۔ جبکہ طبیعت مین یہ امر واقع ہوتا ہی تو اس امر سے امتلاے امراض تپ وغیرہ حادث اور لاحق ہوجاتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَاَ یَکْثُرُ فَالْغِذَاءُ | لَیْسَ لَهٗ فِیْ جِسْمِهٖ نَمَاءُ |
| اور اگر ظاہر ہووے کہ برابر نسبت آتا ہی تو غذا کا | اُس شخص کے جسم مین بڑھاؤ نہین ہی |

غذا کا فضلہ (براز) اگر زیادہ ہو تو وہ قوت جاذبہ کے ضعف یا قوت اعضا کے نقصان کی وجہ سے ہی جو غذا کو اعضا کیطرف جذب کرنے سے عاری اور ناقص ہین یا تو جگر کی قوت جاذبہ یا تمام بدن مین ضعف ہی باوجودیکہ ہر عضو مین ایک قوت غریزیہ آگئی ہی جو غذا کو واسطے بڑھانے اور نمو پیدا کرنے کے اپنی طرف کھینچ لاتی ہی

| | |
|---|---|
| اَوْلَا فَاِنَّ الْجَذْبَ فِیْهِ قَلَّهْ | وَالدَّفْعُ فِیْهِ عَنْ عِلَّهْ |
| اور اگر یہ یعنی جسم مین نہین ہے تو کسی علت کے | سبب سے اسمین جذب تھوڑا ہے اور دفع بہت ہے |

اعضاء کی قوت جاذبہ غذا کو جذب کرتی ہی اور معدہ یا امعا کی قوت دافعہ کو

دفع کرتی ہی۔ سو جب اول ضعیف اور دوسری قوی ہوتی ہی تو برازکی مقدار زیادہ ہو جاتی ہی جیسے کہ شیخ کے اس قول سے مفہوم ہوتا ہی کہ جگر معدہ امعا سے کسی عضو کے سوء مزاج کیوجہ سے براززیادہ آتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا اَبْیَضَ اِنَّ سُدَّهٗ | فِیْ مَسْلِكِ مَرَارَةٍ اَوْ غُدَّهٗ |
| اور اگر براز سفید ظاہر ہووے تو تحقیق درتو | راستون پتے مین سدہ ہی یا غدہ |

براز طبعی کا رنگ اصلی زرد آتشی ہی۔ اور جب سفید رنگ کا نمودار ہو تو سمجھنا چاہیے کہ پتے کے کسی مجرے مین سُدہ ہی اور پتے (مرارہ) کیسہ کے مانند ہی جو جگر کیجانب اور معدہ کیطرف متعلق ہی۔ اور اُسکی دو راہ ہین ایک جگر تک دوسری امعا تک ایک مجرا مین تو خلط صفراوی پیدا ہوتی ہی جسکو جگر طبخ کے وقت علیحدہ کرکے پتون کیطرف ڈال دیتا ہی اور دوسرے مین صفرا کسیقدر بقیہ فضلہ امعا کیطرف جاتا ہے۔ جسکو ثقل اور لزوجت دار بلغم سے دھوکر صاف و پاک کر دیتا ہی سو جب کسی مجرا مین غلیظ مادہ سے سُدہ بنجاتا ہی۔ یا زائد گوشت پیدا ہو جاتا ہی تو مرارہ کیطرف سے جو کچھ ونان صحت کی حالت مین گرتا تھا بند ہو جاتا ہی جس سے ثقل بغیر کامل نضج کے خارج ہو جاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَالْیَرْقَانُ شَاهِدٌ بِالْحِسِّ | وَصُفْرَةُ الْبَوْلِ عَلٰی ذَا الْحِسِّ |
| اور یرقان اور زردی بول بظاہر حس مین | اس حس پر گواہ ہین |

حدوث یرقان سے بظاہر محسوس ہوتا ہی کہ پتے کے ایک مجرا مین سُدہ پڑگیا ہی جسنے پتے سے جگر کیطرف انصباب صفرا کو روک دیا ہی جو آخر کار صفرا ابتداء محبوس ہو جانے کی وجہ سے بدن مین خون کے ساتھ مخلوط ہو گیا ہی۔

جسکو طبیعت ظاہر بدن کی راہ سے باہر نکالنا چاہتی ہے اور جب دوسرے مجرا مین جو درمیان پتے اور امعا کے ہی سدہ ہو جاتا ہی تو جسقدر صفرا جسکو پتا معدہ یا امعا کی طرف پہونچاتا تھا ظاہر بدن کیطرف براہ بول مندفع ہونے لگتا ہی جس سے یرقان پیدا ہو جاتا ہی پس آنکھون اور بول کی زیادہ زردی مین قطعی اس امر پر دلالت ہی کہ پتے کی کسی راہ مین سدہ واقع ہو گیا ہی غلیظ مادہ کیسبب اور وجہ سے بشرطیکہ بول کے رنگ کا تغیر ترپ کیوجہ سے نہو

| | |
|---|---|
| اَوْ لَا فَاِنَّ الْجِسْمَ جَسَّ اَفَاسِدًا | مِنْ بَلْغَمٍ اَوْ مِنْ مِزَاجٍ بَارِدٍ |
| اور اگر ایسا نہین تو بدن | بسبب بلغم یا بارد مزاج کے نہایت درجہ کا فاسد ہے |

جب براز کا رنگ سفید ہو اور مرارہ کی کسی راہ مین سدہ بھی نہو تو یہ دلالت کرتا ہی جسم کے فساد پر یا تو بسبب غلبہ روی مادہ کے جسنے طبیعت کی قوت کو ضعیف کر دیا ہی جو کہ بول کے نضج سے عاری ہو گئی ہی یا بدن مین غلیظ بلغم زیادہ ہو گیا ہی جسکی غلظت اور لزوجت سے قوت مغلوب ہو گئی ہی یا بدن کے مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہی اور کبھی براز کی راہ سے سودا ہی بارد یا بس مواد خارج ہوتے ہین جسمین کمال نضج کی تاثیر طبیعت مین طاقت نہین ہوتی اس لیے براز سفید رنگ کا خارج ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَآءَ اَحْمَرَ اَوْ كَانَ النَّارِ | دَلَّ عَلٰى فَرْطٍ مِنَ الْمِرَارِ |
| اور اگر براز سرخ یا ناری ظاہر ہو وے | تو کثرت مرہ صفرہ پر دلالت کریگا |
| اَوْ كَانَ كَالْكُرَاثِ وَالزَّنْجَارِ | دَلَّ عَلٰى خُبْثٍ وَسُقْمٍ خَارِ |
| اور اگر براز گندنے کیطرح یا زنگار کیطرح ہوا | تو دلالت کریگا کہ مادہ خبیث ہی اور مرض گرم ہی |

## رنگون کے بارہ مین براز کا حکم مثل بول کے احکام کے ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَ اَسْوَدَ فَالْبُرُوْدَةْ | فِیْ جِسْمِهٖ عُزْمِنَةٌ شَدِیْدَةْ |
| اور اگر براز سیاہ آوے تو اُسکے جسم مین | سخت پُرانی مدت سے برودت ہے |

سیاہ رنگ کا براز نہایت ردی اور مذموم ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ بیماری کے آخر مین براز کا سیاہ ہونا بُری علامت ہی جسکے دو سبب ہوتے ہین اول یہ سیاہی ردی سودا سے پیدا ہوتی ہی جو زیادہ سردی پہونچنے کے سبب عرصہ سے بدن وجسم مین منجمد ہو چکی ہی جسنے قوت غریزیہ کو ضعیف وناتوان کردیا ہی دوسرے یہ کہ بول کی طبعی رطوبتین جل گئی ہین۔ اور قانون مین ہی کہ ایسے براز مین ضرور کسیلاپن اور ترشی ہوتی ہی۔ اور کبھی آخر امراض سوداوی مین سیاہ براز کا نکلنا نیک علامت ہوتی ہی جو مشہور ہی کہ قوت کے غلبہ کیوجہ سے مرض مادہ مندفع ہورہا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكُنْ فِیْ مَرَضٍ ذِیْ حِدَّةْ | دَلَّ عَلٰی مَوْتٍ قَرِیْبِ الْمُدَّةْ |
| اور اگر یہ سیاہی تیز گرم مین ہووے | تو موت قریب المدت پر دلالت کریگی |

کیونکہ تپ تہیہ اور محرقہ اور سرسام وغیرہ تیز گرم امراض مین سیاہی براز کی شدت احتراق اور حرارت غریزی کے معدوم ہو جانے پر دلالت کرتی ہی اور تیز گرم مرض نہین ہی تو مرض کی درازی پر منذر ہی جسکے بعد آخر کار موت ہی کا پیغام ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَكُنْ یَوْمًا لَهٗ صَلَابَةْ | دَلَّ عَلٰی قُوَّةِ الْجَاذِبَةْ |
| اور اگر کسی روز براز مین | سختی ہو تو جذب قوی پر دلالت کریگا |

براز کی صلابت کیصورت مین سمجھنا چاہیے کہ جگر کی جاذبہ قوت قوی ہی اور قوت دافعہ ضعیف کیونکہ جب قوت جاذبہ قوی ہوتی ہی تو معدہ کی

رطوبتون کو جذب کرکے اُسکو خشک کردیتی ہی

| | |
|---|---|
| اَوْمِنْ حَرَارَةٍ لَهَا اِشْتِعَالٌ | اَوْمِنْ غِذَاءٍ شَانَهُ الْاِعْتِقَالُ |
| یا ایسی حرارت سے ہوگا کہ جسمین اشتعال ہی | یا ایسی غذا سے کہ جسکی شان سے قبض کرتا ہی |

یبس برازکے یہ بھی اسباب ہین کہ حرارت یا تو جگر مین زیادہ ہی یا امعا مین یا معدہ مین جسنے رطوبتون کو خشک کردیا ہی۔ یا حرارت مزاج کی وجہ سے ہی خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اور کبھی یبس کا سبب خود مادہ غذائی ہوتا ہی جو نہایت درجہ کا یابس ہوتا ہی جیسے چینا اور خشک گوشت

| | |
|---|---|
| وَاِنْ يَبْدَأْ وَهُوَ رَقِيقٌ رُطَبٌ | فَالْجِسْمُ لَمْ يَكُنْ لَدَيْهِ الْجَذْبُ |
| اور اگر براز رقیق رطب ظاہر ہووے | تو بدن مین جذب نہین ہے |
| اَوْبَرْدُ جِسْمٍ سَاءَ فِيهِ الْحَالُ | اَوْمِنْ غِذَاءٍ شَانَهُ الْاِسْهَالُ |
| یا بدن کی سردی سے ہی جس سے حال بُرا ہوگیا ہی | یا ایسی غذا سے ہی جسکا کام اسہال لانا ہی |

جو براز رقیق عدیم النضج ہو اُسکے تین اسباب ہین (۱) بدن کا ضعف جسکے سبب سے وہ غذا کو ماساریقا سے کم جذب کرتا ہی (۲) جو اعضا غذا کو پکاتے اور نضج دیتے ہین جیسے معدہ۔ جگر۔ طحال جداول دل کے) انمین برودت آجاتی ہی کیونکہ انمین غذا کا پکنا حرارت کے ذریعہ سے ہوتا ہی اور کبھی سردی خارجی ہوتی ہی جیسے برف کی سردی کا پہونچنا) (۳) مزلق غذا جو جب امعا مین پہونچتی ہی تو غذا کو نضج اور پکنے سے پہلے پھسلا دیتی ہی جیسے آلو بخارا خبازی یا غذا مین مائیت ہی جو اسہال لاتی ہی۔ رقت براز کے بعض اسباب کو مصنف نے ذکر نہین کیا ہی از انجملہ دماغ سے رقیق مادہ گرتا ہی جو براز مین

مخلوط ہوکر اسکو بھی رقیق کردیتا ہی یا کوئی باطنی اعضا مین پگھل کر برازمین ملجاتا ہی اسصورت مین متعفن بدبو کا ہونا ضروری ہی۔ از انجملہ معدہ یا امعا مین لزوجت دار روی خلط جمع ہو جاتی ہی جو غذا کو اُسکے ہضم سے پہلے پھسلا کر باہر نکال دیتی ہی۔ اور اس حالت مین کسی قسم کی بدبو نہین ہوتی از انجملہ جگر یا کسی اور قوت کا ضعف ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَاءَ يُبْطِئُ فَالطَّعَامُ | يَعْسُرُ مِنْهُ لِلْمَعَا الْهِضَامُ |
| اور اگر براز دیر کرکے آوے | تو انتڑیون کے طعام کا ہضم ہونا دشوار ہو |
| اَوْ قِلَّةٌ فِي الدَّفْعِ اَوْ مِنْ بَرْدٍ | اَوْ مِنْ مِعًى قَدِ امْسَكَتْ بِالسُّدِّ |
| یا قلت دفع کی یا سردی کے سبب سے ہی | یا انتڑی سے ہی جو سُدّہ کو روک رہی ہی |

دیر سے براز نکلنے کے چھ اسباب ہین (۱) انتڑیون کی قوت ماضمہ ضعیف ہو اور قوت ماسکہ قوی جس سے طبخ کو دیر لگتی ہی (۲) قوت دافعہ کا ضعف (۳) امعا (انتڑیون) ماساریقا کو سردی پہونچنے کے سبب سے وہان غذا ہضم ہونے کے لیئے عرصہ تک ٹھہری رہتی ہی (۴) امعا کی قوت ماسکہ قوی ہو جو غذا کو بہت مدت تک بند رکھتی ہی (۵) ماساریقا کے مجرا مین سدہ ہو جاوے (جیسا کہ قولنج مین) ثفل یابس یا غلیظ ریح سے جو ماساریقا کی راہ کو بند کردیتا ہی یا ورم یا کوئی لزوجت دار غلیظ مادہ امعا مین چمٹ جاتا ہی (۶) بول مین زیادہ ادرار ہونا یا مرہ صفرا کا امعا کی طرف کم گرنا۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَاْ يُسْرِعُ فَالْغِذَاءُ | مِنْ شَانِهِ التَّزْلِيقُ لَا الْبَقَاءُ |
| اور اگر جلدی ظاہر ہوتا ہو تو غذا کے سبب سے ہی | جسکا کام پھیلا دینا ہے نہ باقی رہنا |

| | |
|---|---|
| اومن رطوبات من الاخلاط | اندفعت اليه بالافراط |
| یا اخلاط کی رطوبات کے سبب سے | جو کہ اس غذا کیطرف بہت گرین ہین |

سرعت خروج براز کے دو اسباب ہین (۱) غذا سے مرلق کا تناول جیسے آلو بخارا وغیرہ (۲) دماغ یا کسی اور اعضا سے لزوجت دار خلط گری ہی جو غذا کو پسلا کر جلدی نکال دیتی ہی جسکی علامت یہ ہی کہ براز کے ساتھ اکثر رطوبتین ہوتی ہین۔

| | |
|---|---|
| او الماسار یقا لم یکن جذابه | او المعا قد نالة صانا له |
| یا عروق اسار یقا جذابہ نہین ہین | یا انتڑی کو کچھ صدمہ پہونچا جو پہونچا ہی |
| کالقرح او کسئل سوء الهضم | او مثل سقم من ضروب السقم |
| جیسے قرحہ یا جیسے بدہضمی | یا جیسے کوئی مرض منجملہ امراض کے |

ماساریقا چھ چھوٹی رگین بالون کیطرح باریک امعا سے باب الکبد تک ہین جنمین اکثر غذا طبخ پاتی ہی اور انھین کی راہ سے لطیف کیلوس کو جگر معدہ سے جذب کرتا ہی۔ سو جب ماساریقا یا کسی اور ہضم کے اعضا کو سوء مزاج ہو جاوے یا انمین کوئی سدہ بنجاوے جس سے غذا کو جذب نکر سکے یا پورا نضج نہ دے سکے یا امعا مین زخم ہو جاوے جسپر ثقل مین پیپ کا نکلنا گواہی دیتا ہی۔ یا کوئی اور مرض تفرق اتصال یا انصباب ادہ کی ہو جاوے جس سے درد یا سوء مزاج ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وان بدا یخرج ذا صیاح | دل علی الکثیر من الریاح |
| اور اگر آواز کے ساتھ خارج ہوتا ہے | تو بہت ریاح پر دلالت کریگا |

جو ہضم کے فساد اور امعا مین زیادہ ریاح کی تولید پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ بِالْقَیْحِ ذَا اِمْتِزَاجٍ | دَلَّ عَلَی الْاَوْرَامِ فِی الْاَعْضَاجِ |
| اور اگر براز پیپ سے ملا ہوا ہو | تو انتڑیون کے اورام پر دلالت کریگا |

نضج وہ اور وہ ہین جنمین طعام معدہ سے بنا تا ہی جیسے جانورون کا پوٹا ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا الدَّمُ لَدَی الْاِخْرَاجِ | دَلَّ عَلَی الْقُرُوْحِ وَالْاِسْتِحَاجِ |
| اور اگر خون نکلتے وقت ظاہر ہووے | تو زخمون اور انتڑیون کے خراشون پر دلالت کریگا |

جب براز کے ساتھ یا اس سے پہلے یا پیچھے خون نکلے تو سمجھنا چاہیے کہ انتڑیون مین کوئی زخم یا خراش ہی۔ چونکہ امعا کے اندرونی سطح پر غلیظ اور لزوجت دار رطوبتین ہین جو اُسکو خراش سے محفوظ رکھتی ہین اور جب زیادہ مواد اور اُن اغذیہ سے جنکا استحالہ گرم کیلوس کیطرف ہوتا ہی یہ رطوبتین امعا کی سطح سے جھل جاتی ہین تب انتڑیون مین خراش محسوس ہوتی ہی اور اکثر خراش خلط صفراوی یا نمکین بلغم یا زیادہ تیز گرم دوا کے پینے سے یا پیپ دار مادہ سے ہوجاتی ہی اور پھر جو خون سمج (خراش) سے نکلتا ہی اسکو دردورین پیچش لازم ہوتی ہی اور جو بغیر سمج کے ہوتا ہی تو وہان کسی قسم کا درد محسوس نہین ہوتا۔ سمج اصل مین مطلق خراش کو کہتے ہین مگر مجازاً اوریہ ظاہر ہوگیا ہی کہ خراش اندرونی امعا کو کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ زَادَ فِی النَّتْنِ فَقَدْ | دَلَّ عَلَی فَرْطٍ مِنَ الْعُفُوْنَةِ |
| اور اگر براز بدبو مین زیادہ ہو | تو کثرت گندگی و تعفن اخلاط پر دلالت کریگا |

کیونکہ ایسے براز سے ظاہر ہوتا ہے کہ بدن مین متعفنہ اخلاط ہین جنکو طبیعت کسیطرف سے خارج کرتی ہے اور جسقدر انکی عفونت زیادہ ہوگی اُسیقدر بدبو زیادہ ہوگی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ مِنْ فَوْقِہٖ کَالدُّھْنِ | دَلَّ عَلٰی اِنْسِیَابِ الشَّحْمِ الْبَدَنِ |
| اور اگر اوپر سے روغن کیطرح ہو | تو بدن کی جربی کے پگلنے پر دلالت کریگا |

خواہ گردہ کی ہو۔ یا اندرونی بدن کے کسی عضو کی ہو۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَکُنْ رِیْحَۃً مُحَلِّلَۃً | فَالْبَلْغَمُ الْحَامِضُ قَدْ تَحَلَّلَہٗ |
| اور اگر ہوا اندر اسکے رخنے ڈالے | تو ترش بلغم اُسمین دھس گئی ہے |

جو ترش بلغم معدہ مین آیا ہی جسکو معدہ امعا کی راہ سے براز کے ساتھ نکالتا ہے اس صورت مین رنگ براز کا سیاہ نہین ہوتا

## اَلْاِسْتِدْلَالُ بِالْعَرَقِ

پسینے سے دلیل پکڑنا

پسینا بدن کا ایک فاسد فضلہ ہی جسکو طبیعت ظاہر جلد کیطرف سے باہر نکال دیتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَقُ الْکَثِیْرُ فِی الْاَمْرَاضِ | لَھَا رُطُوْبَۃٌ مِنَ الْاَعْرَاضِ |
| اور بہت پسینے کا آنا اُن امراض مین | جنکے اعراض مین سے رطوبت ہو |
| یُخْبِرُ بِالْقُوَّۃِ مِنْ طِبَاعِ | لِمِثْلِ مَا یَبْدُوْ مِنَ انْقِطَاعِ |
| طبیعت کی قوت کی خبر دیتا ہے | نہ اس مانند جو ظاہر ہوتا ہی انقطاع کی |

مریض کو زیادہ پسینا آنا اُسکی رطوبتون کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی خواہ مرض گرم ہو یا سرد اور نیز اُسپر کہ روی خلطون سے بدن ممتلی ہی جنکو طبیعت اپنی قوت کے زور سے پسینے کے طور پر نکال رہی ہی بشرطیکہ پسینا تمام بدن پر آوے اور اسکے بعد خفت اور سُبکی مریض کو حاصل ہووے اور جو پسینا کسی ایک وقت آوے اور دوسرے وقت نہین یا کسی عضو مین ہو اور کسی مین نہین

تو وہ مذموم ہی جو قوت کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور یہی مراد مصرع ثانی سے ہی

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَقُ الْكَثِيرُ بِالْأَفْرَاطِ | وَقُوَّةُ الْمَرِيضِ فِي الْإِسْقَاطِ |
| اور بہت پسینا افراط سے آنا | اور مریض کی قوت سقوط مین ہو |
| فَإِنَّهُ مِنْ تَعَبِ الطَّبِيعَةِ | وَمَوْتُهَا فِي مُدَّةٍ سَرِيعَةٍ |
| پس یہ طبیعت کے تکان سے ہے | اور اُسکی موت قریب تھوڑے عرصہ مین ہی |

باوجود کمی قوت اور مریض کو آرام نہ حاصل ہونے کے زیادہ پسینے کا آنا طبعی قوت کے سقوط پر دلالت کرتا ہی اور جو قوت مدبرہ بدن مین خداوند تعالیٰ کے حکم سے مخلوق ہی جو کہ صورتون کو محفوظ رکھتی ہی وہ مرض کے مادہ کو نضج دینے اور مغلوب کرنے سے عاجز آکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتی سو جب اُسکا فعل باطل ہوجاتا ہی تو بدن مین زیادہ تحلیل واقع ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَقُ الْكَثِيرُ فِي الْأَسْقَامِ | دَلَّ عَلَى سُدَدٍ مِنَ الْمَسَامِ |
| اور بیماریون مین تھوڑا پسینا آنا | مسامات کے سدون پر |
| وَغَلَطِ الْخِلْطِ وَضُعْفِ الدَّفْعِ | وَقِلَّةِ النُّضْجِ وَلِينِ الطَّبْعِ |
| اور گاڑھا ہونے غلط پر اور ضعف دافع پر | اور کمی نضج پر اور نرمی طبع پر دلالت کرتا ہی |

بیماریون مین پسینہ کے کم آنے کے کئی اسباب ہین (۱) جسم کے ظاہری جلد کے مسامات کثیف اور بند ہوگئے ہین یا تو کسی بیرونی سبب سے جیسے کہ شمالی ہوا کے چلنے سے جو سردی پہونچاتی ہی یا بدن کے کسی داخلی سبب سے جیسے کہ جلد کو کسی وجہ سے خشکی پہونچ گئی ہی (۲) مرض کا مادہ غلیظ ہی جو مثلاً بلغم خارجی یا سودا سے حادث ہووے (۳) بدن کی قوت اندرونی فضلات کو باہر

نکالنے سے عاجز اور عاری ہو گئی ہے (۴) مرض کا مادہ خام ہے ہنوز بہین نضج حاصل نہین ہوا جیسا کہ ابتدائے چوتھے مین ہوتا ہے (۵) مریض کو پہلے اس سے اسہال آچکے ہین جس سے اسکے بدن کی رطوبتین جذب ہوکر خشک ہوگئی ہین

## ذِکر کَیفِیَّۃُ العَرَق

کیفیت عرق کا ذکر و بیان ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَاءَ العَرَقُ ذَا البَیَاضِ | دَلَّ عَلَی البَلغَمِ فِی الاَمرَاضِ |
| اگر پسینا سفید ظاہر ہووے | تو دلالت کریگا کہ مرضون مین بلغم ہے |

چونکہ بلغم کے جمیع انواع کا رنگ سفید ہے تو کچھ اسکا فضلہ نکلتا ہے اسکا رنگ بھی سفید ہی ہوگا۔ کیونکہ پسینا تیسرے ہضم کا فضلہ ہے جو اعضا کا ہضم ہے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا اَصْفَرَ فَالصَّفرَاءُ | وَاِنْ بَدَا اَسْوَدَ فَالسَّوْدَاءُ |
| اور اگر زرد ظاہر ہووے تو صفرا ہے | اور اگر سیاہ نمودار ہووے تو سودا ہے |
| وَاِنْ بَدَا اَحْمَرَ فَهُوَ عَنْ دَمٍ | وَمِثْلُ ذَا یَدُلُّنَا بِالطَّعْمِ |
| اور اگر سرخ ظاہر ہووے تو وہ خون سے ہے | اور ایسا ہی ذائقہ سے بھی ہمکو بتاتا ہے |

اور اگر پسینے کا رنگ خلط کے رنگ کے مخالف ہووے اسطور سے کہ صفراوی آدمی کا پسینا سرخ یا سفید اور بلغمی کا زرد یا سُرخ ہو تو وہ روی ہے جو اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس خلط کو نضج دینے اور اسکے نکالنے سے قوت عاجز ہے۔ اور جس خلط کے نکالنے کی ضرورت نہین ہے اسکے بند رکھنے کی طاقت اسمین نہین ہے۔ صفراوی پسینے کا اصلی ذائقہ تلخ اور سوداوی کا کسیلا اور دموی کا شیرین اور بلغمی کا پھیکا ہوتا ہے اور اگر اسکے مخالف ہو تو وہ قابض ہے

| | |
|---|---|
| وَالْعَرَقُ اللَّطِيفُ مِنْ لَطَافَةِ | فِي الْخِلْطِ وَالْكَثِيفُ مِنْ كَثَافَةِ |
| اور پسینا لطیف خلط کی لطافت کے سبب سے ہوتا ہی | اور گاڑھا پسینا کثافت کے سبب سے |

لطیف وہ پسینا ہی جسکا قوام رقیق مثل پانی کے ہو جو مادہ مرض کی نرمی پر دلالت کرتا ہی اور اسکا مخالف غلیظ ہی

| | |
|---|---|
| وَإِنْ يَعُمَّ الْجِسْمَ فَهُوَ خَيْرُ | وَإِنْ يَخُصَّ مَوْضِعًا عَسَرُ |
| اگر پسینا سارے بدن پر ہووے تو اچھا ہی | اور اگر خاص کسی جگہ پر ہووے تو برا ہے |

عام پسینا قوت کی تقویت اور مادہ مرض کے نکالنے پر دلالت کرتا ہی۔ اور خاص ایک جگہ کا پسینا اس صورت مین برا ہی جبکہ مرض تمام بدن کو عام ہووے اور اگر مرض کسی ایک عضو کے ساتھ مخصوص نہووے تو پسینا آنا ناقص نہین ہی

| | |
|---|---|
| وَهُوَ إِذَا يَجِيءُ فِي أَوَانِهِ | مُلْتَزِمًا لِلدَّوْرِ أَوْ بُحْرَانِهِ |
| اور وہ پسینا جب اپنے ایک وقت مین | دورہ کا التزام کرتا ہو یا بحران مین آوے |
| فَهُوَ دَلِيلٌ جَيِّدٌ مَحْمُودُ | وَضِدُّ هٰذَا خَيْرُهُ بَعِيدُ |
| تو وہ دلیل اچھی اور نیک ہے | اور اسکے برخلاف سے بھلائی دور ہی یعنی برائی |

محمود پسینا وہ ہی جو ہمیشہ نپ کے بعد آیا کرے اور جو پہلے یا پیچھے آوے اور اسکا کوئی خاص طریقہ معین نہین ہی وہ اچھا نہین ہی۔ اور جو پسینا دور سے آوے اسطرح کہ ایک دن آوے اور دو دن ناغہ کرے وہ بھی محمود ہی اور وہ بھی جو بحران کی حالت مین آوے اور جسکے بعد خفت حاصل ہو ورنہ جید نہین ہی

## ذکر دلائل العامۃ المنذرۃ

عام دلائل جو آیندہ کی خبر دیتی ہین اونکا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وَقِسمَۃُ المُنذِرِ لِلبُحرَانِ | بِمَرَضٍ یُحدِثُ لِلمُستَقبَلِ |
| اور قسمت منذر کیواسطے سخت ایذا رسیدہ گی ہی | کسی مرض سے جو پیدا ہووے گی کسی صحیح شدہ کی نسبت سے |
| وَلِلَّذِی یُخبِرُ مَا یَؤُولُ | اِلَیہِ مِن عِلَّۃِ العَلِیلِ |
| اور اسکے واسطے جو خبر دیوے اُس چیز کی | جسکی طرف بیمار بیماری مین رجوع کریگا |

مطلق دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو ظاہر کرے اس امر کو کہ بدن مین کوئی اور بیماری عنقریب آنے والی ہی تو اُس دلیل کو منذر کہتے ہین جیسے ہمیشہ سر مین درد کا ہونا خبر دیتا ہی کہ عنقریب آنکھ مین پانی اُتر آئیگا اور ہمیشہ منھ کے پھڑکنے سے اُسکو لقوہ عارض ہو جائیگا۔ اور ہمیشہ غم کا رہنا جسکا کوئی ظاہری سبب ہو مالیخولیا ہو جانے کا ڈر دلاتا ہی۔ اور ہاتھ اور پانون منھ کا پھولنا حدوث استسقا کی اطلاع دیتا ہی۔ اور آنکھون کی جفان مین تہیج کا ہونا باوجود زردی رنگ کے جگر کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور بول مین بدبو کا ہونا مثانہ کے زخمون پر دلالت کرتا ہی۔ دوسرے وہ جو اس امر کو ظاہر کرتا ہی کہ آیندہ مریض کا کیا حال ہوگا تندرست ہو جائیگا یا بیماری مین مبتلا رہیگا۔ بیماری اسکی کم ہوگی یا دیر تک رہیگی جسکا بیان عنقریب آگے آتا ہی

| | |
|---|---|
| اَمَّا الَّذِی یُخبِرُ بِالاَعرَاضِ | فَاِنَّھَا تَدُلُّ بِالاَعرَاضِ |
| اب وہ علامات منذرہ جو مرضون کی خبر دیتی ہین | سو وہ اعراض کے ذریعہ سے دلالت کرتی ہین |

طبیب کے حق مین اعراض امراض کو ظاہر کرتی ہین کیونکہ اعراض بیماری کے بعد آتی ہین اور بیماری اسباب کے بعد آتی ہی۔ پس جو دلیل مرض پر دلالت کرتی ہی وہ اپنی اعراض کے ذریعہ سے جو مریض کو لاحق ہوتی ہین سو جب

وہ عوارض ردی ہوتے ہین تو اُنسے بیمار کا حال بھی ویسا ہی سمجھنا چاہیے
اور یہان دلائل سے وہی اعراض مراد ہین جو بدن کے حالات سے ماخوذ ہین

| | | |
|---|---|---|
| عَلَى امْتِلَاءٍ اَوْ عَلَى فَرَاغٍ | | فِي سَائِرِ الْجِسْمِ اَوِ الدِّمَاغِ |
| امتلا پر یا خلو پر | | سارے بدن مین ہو یا دماغ مین |

منجملہ دلائل کے جو مرضون پر دلالت کرتے ہین وہ ہین جو مظاہر ہین کہ جسم خلطون سے پُر ہی جو درد مفاصل وغیرہ امراض مین مبتلا ہو جانے کی خبر دیتا ہے یا بدن خلطون سے بالکل خالی ہی جیسے کہ تپ دق یا ذبول والے کا حال ہوتا ہے یا جسکو زیادہ اسہال آئے ہون جس سے اُسکے بدن کی تمام رطوبتین نکل چکی ہین سو یہ تمام خبر دیتے ہین کہ عنقریب خشکی کی بیماری ہو جانے والی ہی اور کبھی اعراض بنفسہ خود دلالت کرتی ہین جنکی دلالت عام ہوتی ہی جیسے کہ امتلا کی کسی مرض پر یا خلط عفونت دار کی حدوث تپ پر دلالت ہوتی ہی یا جیسے کہ رگون کا پُر ہونا اور رنگ کی سرخی امتلا دموی پر دلالت کرتے ہین اور جو اعراض کی وساطت سے دلالت کرتی ہی۔ انکا حال پہلے بیان ہو چکا ہی اور کبھی کسی خلط خصوص پر دلالت ہوتی ہی جیسے دماغ مین امتلا ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ اسمین کوئی مرض حادث ہونیوالا ہی یا معدہ کا کسی فاسد خلط سے ممتلی ہونا بطلان ہضم پر دلالت کرتا ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَالْعَرَضُ الْمُخْبِرُ بِامْتِلَاءٍ | | كَرَاحَةٍ وَكَثْرَةِ الْغِذَاءِ |
| امتلا کی خبر دینے والی عرض ایسی ہے | | جیسے آرام کا ہونا اور کثرت غذا کی |
| وَقِلَّةِ التَّحَمُّمِ وَالرِّيَاضَةِ | | مُحْدِثَةٌ بِالْاِمْتِلَاءِ اَمْرَاضًا |
| اور کمی پسینے کی اور ریاضت کی | | امتلا کے سبب سے امتلائی امراض کو پیدا کرتی ہی |

امتلا اپنی کیفیت اور کمیت دونون مین بڑھ جاتی ہی۔ زیادہ آرام اور ترک ریاضت اور بکثرت تناول غلیظ اغذیہ اور کمی پسینے سے جو یہ سبھی اعراض مخبر مین کہ اسی شخص مین بہت امتلا ہی جسکا نکالنا فصد یا اسہال کے ذریعہ سے ضروری ہی کمی پسینے سے مراد یہ ہی کہ حمام مین غسل نہ کرنے سے جس سے مسامات کھل جاتے ہین اور فضلات بدن پسینے کی راہ سے خارج ہو جاتے ہین جسکا بیان پہلے ضروریات کی بحث مین ہو چکا ہی۔ اسی طرح ریاضت کا بھی ذکر ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَضِدُّ هٰذِهِ مِنَ الْمَعَانِي | يُخْبِرُنَا عَنْ مَرَضِ النُّقْصَانِ |
| اور ضد ان اُمور کی (ریاضت کا ہونا قلت غذا پینا آنا | مرض نقصان کی خبر دیتا ہے |

جو اشخاص بہت روزہ رکھتے ہین یا زیادہ ریاضت کرتے ہین یا اکثر حمام مین ٹھہرتے ہین انمین امتلا نہین ہوتا۔ اور نہ انکے بدن خلط سے پُر ہوتے ہین

## ذِكْرُ الْإِمْتِلَاءِ وَأَوَّلُ الْإِمْتِلَاءِ بِحَسَبِ الْقُوَّةِ

امتلا کا بیان ہی جسمین سے پہلے امتلا بحسب القوہ کا ذکر ہی

امتلا دو قسم پر ہی۔ ایک خلط کی قوت کے اعتبار سے جو اسکی کیفیت ہی دوسرے اسکی کمیت اور مقدار کی حیثیت سے اور جو امتلا قوت خلط کے اعتبار سے ہوتا ہی جب اسکی خلط جسم مین تھوڑی سی بھی ہوتی ہی اسکے مزاج اور کیفیت مین فساد آجاتا ہی جو بدن کی قوت کے ضعف کے سبب سے ہضم اور نضج پر امداد نہین کر سکتی اور اس امتلا پر دلالت کرتا ہی بدن مین زیادہ ثقل ہونا اور اور حرکات مین سستی کا ہونا اور قوتون مین ضعف کا ہونا اور بموجب فنائے کیفیت خلط کے بول کے رنگ کا متغیر ہونا جسکے ردی اور مذموم ہونیکا سبب

کثرت سے روی دموی غذاؤن کا کھانا ہی جیسے گوشت سوکھا ہوا یا گاے کا گوشت تناول کرنا۔ دوسرا امتلا جو کمیت کے اعتبار سے ہوتا ہی اُسکو امتلا بحسب الادعیہ بھی کہتے ہین جو اسطور سے ہوتا ہی کہ خلط مناسب مقدار سے بڑہ جاتی ہی جس سے بدن کے ظروف جو فدار ہین پُر ہو جاتے ہین۔ اور کبھی امتلار روح نفسانی سے ہوتا ہی جس سے دماغ کے تجاویف ممتلی ہو جاتے ہین۔ یا روح حیوانی سے ہوتا ہی جس سے دل کے تجاویف مین امتلا آجاتا ہی جو حرارت عزیزیہ کو ایذا پہونچاتے ہین جس سے ناگہانی موت آجاتی ہی اور ایسا امتلار جو بحسب الکمیۃ ہوتا ہی اُسکا کوئی علاج فصد سے بڑھکر نہین ہی کیونکہ فصد عروق کے تجاویف سے مادہ نکال لاتی ہی

| | |
|---|---|
| لِلْاِمْتِلَاءِ قِسْمٌ فِی الْجِنْسِ | بِحَسْبِ الْقُوٰی الَّتِیْ فِی النَّفْسِ |
| یہ امتلا کا قسم ہی جنس مین | باعتبار اُن قوا کے جو روح مین ہین |

قوٰی تین ہین۔ حیوانی۔ نفسانی۔ طبعی

| | |
|---|---|
| اِنْ کَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْمُغَیِّرَہْ | لَمْ تَکُ شَھْوَۃُ الطَّعَامِ مَیْسَرَہْ |
| امتلا اگر بہ نسبت قوت مغیرہ کے ہو | تو اشتہاے طعام اچھا نہو گا |
| وَلَمْ یَکُ فِی الْبَوْلِ نُضْجٌ بَیِّنْ | وَذٰلِکَ الْحِیْنُ الْبَرَازُ لَیِّنْ |
| اور بول مین ظاہر نضج معلوم نہو | اور اسوقت براز نرم ہو |

امتلار جب بدن کی طبعی قوتون کا مقابلہ کرتا ہی تو اُنکے مخصوص فعلون کو ضعیف کر دیتا ہی۔ قوت مغیرہ وہ معدہ کی قوت ہی جو ماکولات مین تغیر ڈالتی ہی اور اُنکو کیلوس بنا دیتی ہی سو جب وہ امتلار کے ساتھ مقابلہ کرنے کی وجہ سے

مغلوب ہوجاتی ہی تو اُسکے ہضم مین ضعف آجاتا ہی جس سے غذا متغیر ہو جاتی ہی اور براز نرمی کی حالت مین خارج ہو جاتا ہی کیونکہ ابھی اسمین پورا نضج نہین ہوتا ہی۔ اور نہ بول مین کچھ زیادہ نضج کے آثار ظاہر ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| اَوْکَانَ بِالْقِیَاسِ لِلْحَرَکَۃِ | رَاَیْتَہٗ تَصْعُبُ عَلَیْہِ الْحَرَکَۃُ |
| اور اگر امتلاء بقیاس قوت محرکہ کے ہووے | تو دیکھے گا کہ اُس بدن پر حرکت دشوار ہوگی |

جب امتلا دماغ مین کسی بطن سے ہوتا ہی تو اُسکا مقابلہ قوت نفسانیہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے حس و حرکت ہی۔ سو جب بدن بوجھل ہو جاتا ہے تو چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اَوْکَانَ بِالْقِیَاسِ لِلنَّبْضِیَّۃِ | رَاَیْتَ کُلَّ نَبْضَۃٍ رَخِیَّۃً |
| اور اگر امتلا بقیاس قوت نبضیہ کے ہو | تو ہر نبض کو نرم دیکھے گا |

جب امتلا کسی مقام مین دل کے قریب ہو تو اُس سے مادہ خلطیہ کے نیچے دل کی حرارت دب جانے کی وجہ سے نبض ضعیف ہو جاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| اِنْ حَمَلَ الضَّعِیْفُ مِنَ النُّفُوْسِ | مَا لَمْ یَکُنْ حِمْلًا مِنَ الْکَیْمُوْسِ |
| بیشک روح ضعیف نے | خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا |
| وَضَاقَ عَنْ مَحْمَلِہِ اللَّطِیْفِ | وَلَمْ یَکُنْ بِمُمْتَلِی التَّجْوِیْفِ |
| اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح لطیف تنگ ہوگئی | اور نہ عروق کی تجاویف مین امتلا تھا |

یعنی منجملہ امتلا کے ایک ایسا امتلا ہی جو عروق کی تجاویف مین نہین ہوتا اور نہ اسکا کیموس ناقص ہوتا ہی۔ بلکہ وہان بدن کی کوئی قوت (خواہ طبعی ہو یا نفسانی یا حیوانی) ضعیف ہوتی ہی جو اس خلط کے کیموس کا مقابلہ

نہین کرسکتی - اور دوسرے نسخہ کے بجاے اِن کے اِذْ اور بجاے بِمُتَّلِی کے یحمل ہی جسکے یہ معنی ہین اسواسطے کہ روح ضعیف نے خلط کی کیموس کا وہ بوجھ اُٹھایا کہ لائق نہ تھا اور اس خلط کے اُٹھانے سے روح تنگ ہوگئی اور تجاویف بھی اُسے اُٹھا نہین سکتی -

## ذِکْرُ الْاِمْتِلَاءِ بِحَسَبِ التَّجَاوِیْفِ

ذکر ہے امتلا کا باعتبار تجاویف عروق کے

جسکو امتلار بحسب الادعیہ بھی کہتے ہین جو خلط اپنی مقدار سے زیادہ ہوکر رگون کی تجاویف کو پُر کردیتی ہی اور اُسکا مخالف خلو ہی

| | |
|---|---|
| وَغَیْرُہٗ بِحَسَبِ الْاَجْوَافِ | اِنْ کَانَ مَا یَمْلَأُھُنَّ جَافِ |
| اور دوسرا امتلا باعتبار اجواف کے ہی | جب وہ خلط جو انھین پُر کرتی ہی اُنپر غالب ہو |

پہلا امتلا خلط کی رویت اور قوت کے ضعف کے سبب سے تھا اور یہ تجاویف عروق کے تنگ ہو جانے سے ہوتی ہی جو کسی خلط سے بھر جاتی ہین کیونکہ خلط جسم رطب سیال ہی خلط غالب سے مراد خون ہی جسکے ساتھ خلط مخلوط ہوکر تمام بدن مین سرایت کرجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَذَا مِنَ الْجِنْسِ اِمْتِلَاءٌ مِنْ دَمٍ | نَقِیٍّ اَوْ ذِیْ مَرَّۃٍ اَوْ بَلْغَمٍ |
| یہ جنس امتلار خالص خون سے ہو گی | یا صفرا والے یا بلغم والے خون سے |

اس قسم کا امتلار چاروں خلطونسے تجاویف کو پُر کردیتا ہی خواہ اُسکے ساتھ فاسد خون ہو یا خالص

| | |
|---|---|
| وَرُبَّمَا فَوِیَتِ النُّفُوْسُ | وَلَمْ یَکُنْ یُثْقِلُھَا الْکِیْمُوْسُ |
| اور بسا اوقات روح قوی ہوتی ہے | اور خلط اونکو بوجھل معلوم نہین ہوتی |

بیا

# ذِکرُ عَلَامَاتِ غَلَبَۃِ الدَّم

غلبہ خون کی علامات کا ذکر ہے۔

| | |
|---|---|
| اَنْ تَغْلِبَ الدَّمُ مِنَ الْاَخْلَاطِ | فَالنَّوْمُ وَالصُّدَاعُ فِی اِفْرَاطٍ |
| اگر خلطون مین سے خون غالب ہو | تو نیند اور دردسر بہت ہوگا |
| وَغِلَظِ الْعُرُوْقِ وَاحْمِرَارُ | وَرُبَّمَا نَعِلَتِ الْاَفْکَارُ |
| اور موٹا ہونا رگون کا اور سُرخ ہونا | اور کبھی فکر بھی تھک جاتی ہے |
| وَثِقَلُ الرَّاْسِ وَضُعْفُ الْحِسِّ | وَکَسَلٌ وَالْحَرُّ عِنْدَ اللَّمْسِ |
| اور گرانی سر اور ضعف حواس | اور سُستی اور گرمی بوقت لمس کے |
| وَثِقَلُ الْاَکْنَافِ وَالتَّثَاؤُبِ | وَرُبَّمَا ثَقُلَتِ الْجَوَانِبِ |
| اور گرانی شانون کی اور جھائی کا آنا | اور بسا اوقات سب پہلو گران ہو جاتے ہین |

زیادہ نیند کا آنا خون کی رطوبت کے سبب سے ہی کیونکہ امتلاء دموی سے تمام بدن پُر ہو جاتا ہی۔ اور دردسر کا ہونا بسبب کثرت بخارات کے ہی جو گرم خون کے ابخرات سے دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور رگون کا موٹا اور سُرخ ہونا خون کی زیادتی اور اُسکی نرمی کی وجہ سے ہی اور قوت معدہ اسلیے تھک جاتی ہی کہ جب بخارات سے دماغ کو ایذا پہونچتی ہی قوت معدہ جو دماغ مین ہی وہ بھی متاذی ہوتی ہی اور سر کا بھاری اور سُستی کا ہونا خون کی رطوبتون کے سبب سے ہی اور لمس اسلیے گرم ہی کہ گرم خون تمام بدن مین منتشر ہی۔ اور فکر کے تھک جانے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے باطنی افعال تفکر و خیال کمزور ہوتے جاتے مین اور جمائی اسلیے آتی ہی کہ اعضا فکین مین امتلا زیادہ ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَيُظْهِرُ الرِّعَافُ وَالتَّمَطِّي ۔ | وَيُطْلِقُ الطَّبْعَ بِغَيْرِ خَرْطِ |
| اور نکسیر اور انگڑائی بھی زیادہ ہوتی ہے ۔ | اور طبیعت کا اطلاق برازپر بہت نہین ہوتا |
| وَالْخَصْبِ فِي الْعَيْشِ وَاحْلَامٍ تُرَجِّ ۔ | وَكَثْرَةُ الْاَلْوَانِ فِيهَا وَالْمَرَجْ |
| اور خوشحالی زندگی مین اور خواب مین خوشی کی | اور اُن خوابون مین بہت ہونا رنگون کا اور خوشی کا ہونا |

خصب ۔ رفاعۃ العیش ۔ خوشحالی ۔ آسایش ۔ آرام ۔ مرج ۔ خوشی راحت ۔ احلام جمع حلم ۔ خواب مین خیال

| | |
|---|---|
| وَحِكَّةٌ فِي مَوْضِعِ الْفَصَادَهْ ۔ | وَحُمْرَةُ الْعَيْنِ بِغَيْرِ عَادَهْ |
| اور خارش کا ہونا فصد کی جگہ مین | اور بغیر عادت کے آنکھ کا سُرخ ہونا |
| وَرَمَلٌ اَوْ بُثْرٌ فِي الْجِسْمِ ۔ | اَوْ حُلْوَةٌ يَاْكُلُهَا فِي الْحُلْمِ |
| اور پھوڑے یا پھنسیون کا جسم مین ہونا ۔ | یا شیرین چیز خواب مین کھانا |
| اَوْ كَانَ طَعَامُ الْفَمِ ذَا حَلَاوَهْ ۔ | وَمَا تَغَذَّى قَبْلُ بِالْحَلَاوَهْ |
| یا منھ کا ذائقہ شیرین ہونا | حالانکہ اس سے پہلے اُسنے کچھ شیرینی نہین کھائی |
| اَوْ كَانَتِ الْاَمْرَاضُ فِي الرَّبِيعِ ۔ | اَوْ فِي الشَّبَابِ الْاَوَّلِ الْبَدِيعِ |
| یا یہ کہ امراض موسم بہار مین ہوون | یا عالم ابتدائے جوانی مین (جسکو عنفوان شباب کہتے ہین) |
| تَدُلُّنَا عَلَى الدَّمِ مِنْ عِلَلِ ۔ | وَتَرَبُّصٌ عِنْدَ بَادِي بِالْعَمَلِ |
| یہ سب علامات خونی بیماریون پر دلالت کرینگی | اور قریب ہو کہ تو عمل کے شروع کرنے وقت دیکھ لے گا |

اور انگڑائی کا سبب یہ ہی کہ غلیظ خون رگون کے اندر بند ہو جاتا ہی جو بدن کو بھاری کر دیتا ہی ۔ اور طبیعت اسلئے نرم ہوتی ہی کہ خون بدن کو رطوبت پہونچاتی ہی بخلاف صفرا کے جو جذب کرتا ہی اور خوش گذاری کی یہ وجہ ہی

کہ زیادہ گرم تر غذائین کھالی جاتی ہین - اور خواب مین سرخی دیکھنے کی یہ وجہ ہی کہ قوت متخیلہ بدن کی مزاج کے تابع ہوتی ہی - جو چیز بدن پر اسکے باطن مین سے غالب ہوتی ہی اُسی کو قوت مخیلہ اپنے تصور مین لاتی ہی پس خون اپنی حرارت کی وجہ سے درد سر اور سرخی آنکھون اور بدن کی اور گرمی ملمس کی اور پیاس لاتا ہی اور اپنی رطوبت سے سستی اور انگڑائی اور جمائین اور نیند اور فکر مین تکان پیدا کرتا ہی

## ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ الصَّفْرَاءِ

صفرا کے غلبہ کی علامات کا ذکر و بیان ہے

| | |
|---|---|
| اَنْ يَغْلِبَ الْاَصْفَرَارُ فِي مِرَارٍ | رَاَيْتَ لَوْنَ الْجِلْدِ ذَا اَصْفَرَارٍ |
| اگر مُرّون مین زردی (یعنی صفرا) غالب ہوے | تو تو جلد کا رنگ زردی والا دیکھے گا |
| وَضُعْفُ شَهْوَتِهٖ فِي الْمَطْعَمِ | مَعْ مَرَارَةٍ اُصِيْبَتْ فِي الْفَمِ |
| اور کھانے کی رغبت اُسے ضعیف اور کم ہوتی ہی | باوجود تلخی کے کہ منھ مین پائی جاتی ہے |
| وَلَدَغُ مِعْدَةٍ وَقَيْءُ مِرَارَهْ | وَانْطِلَاقُ الطَّبْعِ بِهَا بِمَرَّهْ |
| اور خارش معدہ کی و صفرا کا قے کرنا | اور ایک بار بھی صفرا کا اسہال کی راہ سے آنا |
| وَاَرَقٌّ وَغَارَتِ الْعَيْنَانِ | وَيُبْسُ الْفَمِّ مَعَ اللِّسَانِ |
| اور بیداری اور کسجانا آنکھون کا | اور خشکی دہن اور خشکی زبان کی |

اور جسم کے زرد ہونے کا یہ سبب ہی کہ صفرا کا رنگ زرد جو اپنی رقت کی وجہ سے باہر نکلنا چاہتا ہی جس سے جسم مین زردی آجاتی ہی - اور کھانے کی رغبت کا کم ہونا اور غذا کو نامرغوب سمجھنا اسلیے ہی کہ یہ خواہش برودت اور خشکی دونون کے سبب سے ہوا کرتی ہی سو صفرا اپنی حرارت کی وجہ سے برودت کے

منافی ہی۔ اور اسہال آنے کی یہ وجہ ہی کہ صفرا اپنی شدت لذع اور جلائی کی وجہ سے امعا کو ایذا پہونچاتا ہی۔ اور بیداری کا سبب یہ ہی کہ اُس سے بدن کی رطوبتین خشک اور جذب ہوجاتی ہین۔ اور منہ کی خشکی کا یہ سبب ہی کہ معدہ سے زیادہ خشک بخارات منہ کیطرف آتے ہین جو خشکی پیدا کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَالْبَوْلُ فِي خِلَالِ ذَا مُصْفَرُّ | وَالْخَثْيُ وَالْجِلْدَةُ تُقْشَعِرُّ |
| اور اس اثنا مین بول کا زرد ہونا | اور جی متلانا اور جلد پر رونگٹے کھڑے ہونے |
| وَالْكَرْبُ وَالْعَطَشُ بَعْدَ الصَّوْمِ | وَرَدِيَّةُ النَّيْرَانِ عِنْدَ النَّوْمِ |
| اور اضطراب اور پیاس بعد روزہ کے اپنے منہ مزہ کا | اور دیکھنا رگون کا نیند مین |
| وَرِقَّةُ النَّبْضِ وَحَرُّ الْبَدَنِ | وَكَثْرَةُ الْحَمِّ بِمَاءٍ سَخِنِ |
| اور باریک ہونا نبض کا اور گرمی بدن کی | اور بہت گرم ہوجانا گرم پانی سے |
| وَمَا يُوَالِيهِ مِنَ الْاِعْيَاءِ | فِي الْبَلَدِ الْجَنُوبِ وَالشَّبَابِ |
| اور جو پیہم اُسکے ہونے مین تکان ہی کہ | پہاڑ کی جانب جنوب مین اور جوانی مین واقع ہوئے |
| وَاِنْ يُوَالِي الْاَكْلَ مِنْ حَرِيفِ | لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ فِي الْمَصِيفِ |
| اور تیز چیز کا کھانا | پے در پے خصوصاً گرمی کے موسم مین جبکہ ظاہر بدن مین زیادہ حرارت ہوتی ہے |

## ذِكْرُ عَلَامَاتِ غَلَبَةِ السَّوْدَاءِ

غلبۂ سودا کی علامات کا بیان ہے

| | |
|---|---|
| اِنْ غَلَبَ الْجِسْمَ الْمِزَاجُ الْاَسْوَدُ | فَاِنَّ لَوْنَ الْجِسْمِ مِنْهُ كَمِدُ |
| اگر مزاج سودا (سودا کا مزاج) بدن پر غالب ہوجائے | تو بدن کا رنگ اُسکے سبب سے خاکستری ہوجاتا ہے |

| | | |
|---|---|---|
| وَفِکْرَۃٌ وَشَہْوَۃٌ فِی الْمَطْعَمِ | | وَحُمُوضَۃٌ تُوجَدُ فِی طَعْمِ الْفَمِ |
| اور فکر ہوگی اور غذا کی خواہش ہوگی | | اور ترشی رنمکینی منھ کے ذائقہ مین پائی جائیگی |

یعنی ذائقہ کسیلا ہوگا۔ خاکستری رنگ اسلیے کہ سودا کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور زیادہ بھوک کا یہ سبب ہو کہ سودا اپنی عفونت (کسیلاپن) کی وجہ بھوک پر معدہ کو متنبہ کرتا ہی۔ بشرطیکہ سودا مقدار مین زیادہ نہو۔ اور نہ کیفیت مین کچھ زیادہ و ناقص ہو۔ سو جب زیادہ پایا جاتا ہی تو طبیعت اسکے نکالنے کے درپے ہو جاتی ہی غذا کیطرف توجہ نہین کرتی۔ اور ذائقہ نمکین اسلیے ہوتا ہی کہ سودا کا ذائقہ کسیلا ہی جسمین کسیقدر نمکینی اور ترشی بھی ہو جاتی ہی اور اُسکا بلغم خالص ہوتا ہی جو معدہ مین آجاتی ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَخُبْثُ نَفْسٍ مَعَہٗ قُطُوبٌ | | وَالنَّبْضُ فِی اِبْطَائِہٖ صَلَابَۃٌ |
| اور خبث نفس ہوگا اسکے ساتھ ترشی روی بھی ہوگی | | اور نبض کی آہستگی مین سختی ہوگی |
| وَقَبْضُ مِعْدَۃٍ وَاسْوِدَادٌ بَھِقُ | | وَجُزْعٌ وَسَھَرٌ بِلَا قَلَقٌ |
| اور معدہ کا قبض ہونا اور کسیلا داغ | | اور بیقراری اور بیداری بلا اضطراب کے |

خبث نفس سے مراد نفس کا تنگ اور منقبض ہونا ہی جسکا کوئی ظاہری سبب پایا نہین جاتا۔ اور نفس سے مراد قوت نفسانیہ ہی جسکو دماغ کیطرف زیادہ سوداوی بخارات کے صعود کرنے سے ایذا پہونچتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ سوداوی خلط سے روح کو اُسکی سیاہی کیوجہ سے وحشت ہوتی ہی چنانچہ ہم ظاہر دیکھتے ہین کہ نور اور روشنی کیطرف روح کو زیادہ رغبت ہوتی ہی اور سیاہی و ظلمت سے نفرت ہوتی ہی۔ اور نبض مین صلابت کی یہ وجہ ہی کہ خلط سوداوی کا

فراج یابس ہوتا ہی اور سبھی یابس چیزین صلب اور سخت ہوتی ہین اور معدہ
مین قبض اسلیے ہوتا ہی کہ جب سودا معدہ مین آتا ہی تو اُسکی رطوبتون کو
خشک کردیتا ہی اور بیخوابی کا بھی یہی سبب ہی اور ظاہر بدن کیطرف
جاتا ہی تو بہق اور برص پیدا کرتا ہی اور بلا اضطراب اسلیے کہا ہی کہ بیقراری
اور اضطراب کے بعض اسباب ہی جو خوف رجا مین نہند بالکل زائل ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْبَوْلُ اَبْيَضُ رَقِيقٌ رَبِّ فِيهِ | كَذَا الْبَرَازُ لَيْسَ فِيهِ نُضْجُ |
| اور بول سفید رقیق خام | ایسا براز جسمین نضج نہین ہے |

بول کے سفید کہنے مین غلطی ہی کیونکہ ایسی صورت مین بول خاکستری غلیظ
ہوتا ہی چنانچہ قانون مین کہا ہی کہ جس شخص کے مزاج پر سوداوی خلط غالب
ہوتی ہی اُسکا قارورہ خاکستری یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہی جسکی شرح مین ابن نفیس نے
لکھا ہی خاکستری رنگ سودا کی کثرت سے ہوتا ہی جسکا کوئی جزو مجری بول کیطرف
چلا جاتا ہی اور غلیظ اسلیے ہوتا ہی کہ اسکی خلط غلیظ ہی اور جو مہنے رقیق کہا ہی وہ اسلیے ہوتا ہی
کہ وہان نضج مکمل نہین ہوتا اور کبھی خاکستری سیاہ رنگ سرخی آمیز ہوتا ہی جبکہ سوداوی
دموی ہو اور براز خام بے نضج اسلیے ہوتا ہی کہ خلط سوداوی مین نضج دشواری سے ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| مَعَ غِذَاءٍ يَابِسٍ وَهَمٌّ | وَجُزْءٌ مُتَوَاتِرٌ وَغَمٌّ |
| جو خشک غذا کھانے سے ہوگا اور رنج | اور گھبراہٹ اور غم ہوگا |

یہ سبھی اشیاء سودا کو پیدا کرتی ہین اور بعض خشک غذا تو اپنی طبیعت کے زور
سے سودا پیدا کرتی ہی جیسے کہ مسور اور پرانا پنیر اور گوشت گاے اور بھینس اور
جنگلی جانورون کا یا اپنی خاصیت کی وجہ سے جیسے بتادن اور سوکھا نمکین

گوشت - اور کبھی عوارض نفسانی سے بھی سودا پیدا ہوتا ہی جیسے زیادہ رنج کا پہونچنا - اور عرصہ تک گھبراہٹ کا رہنا - اور متواتر غم کا ہونا -

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَرَی مَهَالِکًا فِیْ حُلْمِهٖ | وَکُلَّ مَا یَرُوْعُهٗ فِیْ نَوْمِهٖ |
| اور خواب مین خوفناک جگہ دیکھے گا | اور نیند مین جو ڈراوے سب کچھ دیکھے گا |

کیونکہ سودا اپنی سیاہی سے دماغ کے بطون کو اندھیرا پہونچا دیتا ہی جس سے روح کے حیاتی آئینہ مین خوفدار اور سیاہ اور قبیح اشیا کی تصویرین منطبع و منقش ہو جاتی ہین -

| | |
|---|---|
| وَالسِّنُّ لِلْکُهُوْلِ وَالْخَرِیْفُ | وَالْبَلَدُ وَالشِّمَالُ وَالنَّحِیْفُ |
| اور عمر ادھیڑون کی اور موسم خریف کا | اور شہر شمالی اور پتلا دبلا آدمی |

ادھیڑون کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہی جو طبعی رطوبت کو جذب کر لیتی ہی اور موسم خریف مین اگر سودا پیدا ہوتا ہی اور شہر پہاڑ سے شمال کی جانب واقع ہوے اُنکے باشندون کے مزاج مین خشکی اور سردی زیادہ ہوتی ہی اسلیے وہان اکثر لوگ جذام مین مبتلا ہو جاتے ہین اور پتلے دبلے بدن مین رطوبتین کم ہوتی ہین - یہ سبھی سودا کی علامتین ہین -

## ذِکْرُ عَلَامَاتِ الْبَلْغَمِ

بلغم کے غلبہ کی علامات کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| اِنْ غَلَبَ الْبَلْغَمُ خِلَاطَ الْجِسْمِ | فَثِقَلُ الرَّاْسِ وَطُوْلُ النَّوْمِ |
| اگر بلغم بدن کی خلط پر غالب ہووے | تو گرانی سر کی ہوگی اور بڑی لمبی نیند ہوگی |

کیونکہ سر کی طبیعت اصل مین مرطوب ہی جسکو جب زیادہ رطوبت پہونچتی ہی

تو اُس سے وہ زیادہ مرطوب ہو جاتا ہی جسکی وجہ سے سر بوجھل ہو جاتا ہی
اسیطرح زیادہ نیند دماغ کی رطوبت سے آتی ہی

| | |
|---|---|
| وَکَسَلٌ وَقِلَّةٌ فِی الشَّهْوَةِ | وَالْاَوَّلُ مُبْتَلًا بِهِ بِاعْتِبَارِ الْقُوَّةِ |
| اور سستی اور اشتہا کی کمی ہوگی | اور اوّل مبتلا بہ باعتبار کمی قوت کے ہوگا |

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی کہ باعتبار قوت مغیرہ و محرکہ و ہضمیہ کے ابتلا ہوتا ہی کسل وہ سستی ہی جو اعضا مین حرکت کے وقت غلیظ رطوبتون کی وجہ سے عارض ہوتی ہی اور بلغم مین اشتہا کی یہ وجہ ہی کہ غذا کا تقاضا برودت اور یبس کے سبب سے ہوتا ہی اور بلغم مین اُسکے مخالف قوی رطوبت ہوتی ہی جو اشیاے غذا کے منافی پڑتی ہی اور قوت ہضمیہ کو ضعیف کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَسَیَلَانُ الرِّیقِ وَالتَّهَجُّمُ | وَلَوْنُهُ لَوْنُ بَیَاضٍ یُسَمَّجُ |
| اور جاری ہونا لعاب کا اور چہرہ پر اجمرن | جسکا رنگ سفید سیاہی مائل ہوگا |
| وَالنَّبْضُ فِیهِ غَلِیظٌ بَطِیءٌ | وَالْبَوْلُ خَاثِرٌ غَلِیظٌ فِیهِ |
| اور نبض موٹی اور بطی ہوگی | اور بول گاڑھا غلیظ خام ہوگا |

لعاب کا زیادہ ہونا رطوبت رقیق بلغمی کی وجہ سے ہی اور کبھی اُسکا سبب کرم ہوتے ہین جنکو معدہ دفع کرنا چاہتا ہی۔ اور تہجم اس سبب سے ہی کہ بلغم کی مائیت خون کے ساتھ مخلوط ہو کر تمام بدن مین سرایت کر جاتی ہی جس سے جسم پھول جاتا ہی۔ اور نبض کے غلیظ اور بطی ہونے کا یہ سبب ہی کہ اسمین غلیظ بلغم ہی جو لزوجت دار اور سرد ہی۔ اور بول خاثر بلغم زجاجی کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَثِقَلٌ فِي الشَّيْءِ وَالْبَلَادَةُ | إِلَى رِخَاوَةٍ بِغَيْرِ عَادَةٍ |
| اور چیلنے مین ثقل اور کند ذہن ہوگا | اسکے چلنے پھرنے مین سستی بغیر عادت کے ہو |

کیونکہ غلیظ بلغم بدن کو بوجھل کردیتا ہی اور جب رطوبت اسکے دماغ کے بطون پر جسمین قوت مصورہ رہتی ہی ہو تو اسکے تصور مین فرق آجاتا ہی جس سے ذہن کند ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلَا يُصِيبُ عَطَشًا وَإِنْ يَكُنْ | فَبِلْغَمٍ مَالِحٍ أَوْ فِيهِ عَفَنْ |
| اور نہین پہونچتا تشنگی کو اور اگر ہو بھی | تو بلغم نمکین ہوگا یا اسمین عفونت ہوگی |

سبھی نمکین اشیا بدن اور معدہ کی رطوبتون کو خشک کرنے کی وجہ سے تشنگی لاتی ہین اور قانون مین ہی کہ اطبا نے کہا ہی کہ خلط اگرچہ بارد ہی ہو جب اسمین عفونت آجاتی ہی تو اسکے مزاج مین تغیر آجاتا ہی اور اسمین حرارت غریبہ داخل ہوجاتی ہی جسکے دھونے اور دور کرنے کے لیے طبیعت کو پانی کی ضرورت پڑتی ہی جس سے تشنگی پیدا ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا يَبْرُدُ مِنْ رَطْبِ الْغِذَاءِ | وَعُمْرِ الشَّيْخِ وَأَوْقَاتِ الشِّتَا |
| جو مرطوب غذا سے سرد ہو | اور عمر بوڑھے کی اور جاڑے کے اوقات |

کیونکہ جو چیز سرد اور مرطوب ہوتی ہی وہ اپنی مشاکلت کی وجہ سے بلغم کو پیدا کرتی ہی جیسے تازی مچھلی اور کدو اور خرفہ اور بڑھاپا بھی جسمین حرارت غریزی ضعیف ہوتی ہی اور جاڑے کا موسم بھی جسمین سردی غالب ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَبِلَا رِيَاضَةٍ وَلَا حَمَّامِ | وَرُبَّمَا أَسْرَفَ فِي الطَّعَامِ |
| اور جو بلا ریاضت و حمام کے ہو | اور اکثر کثرت طعام سے بھی ہوتی ہی |

حرکت کی کمی اور ریاضت نہ کرنے سے بلغم پیدا ہوتا ہی کیونکہ اسمین رطوبتین

زیادہ جمع ہو جاتی ہین جو کہ حرکت سے تحلیل پاسکتی تھین اور حمام مین غسل کرنے سے بھی بدن کے مسامات کھل جاتے ہین جس سے جسقدر اسکے اندر خلطون کے بخارات یا پسینہ بند ہونا ہی نکل جاتے ہین۔ اور زیادہ کھانے سے طبیعت مغلوب ہو جاتی ہی جو غذا کو بخوبی ہضم و نضج نہین کر سکتی اور اس ناقص ہضم سے اکثر بلغم پیدا ہوتا ہی۔ اور امام احمد نے لمقدام بن معدیکرب سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ مَا یَمْلَأُ ابن اٰدَمَ وعاءً شرًّا من بطنٍ حسب ابن اٰدم لقماتٌ یقمن صلبہ فان کان لا محالۃ فثلث طعامٌ وثلث شرابٌ وثلث نفس۔ یعنے انسان کبھی پیٹ سے بدتر کسی برتن کو پُر نہین کرپاتا۔ انسان کو کافی نہین طعام کے جن سے اسکی پیٹھ مضبوط رہے۔ سو اگر ضروری ہو تو ایک تہائی غذا کے لیئے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس کے لیے ہو۔

| | |
|---|---|
| وَالْبَلَدُ الرَّطِبُ مِنَ الْاَنْہَارِ | وَنَوْمُہٗ بِحُلُمٍ بِالْبِحَارِ |
| اور شہر مرطوب نہرون کے قریب سے | اور انکی نیند مین خواب دریاؤنکی ہو |

ہر شہر مرطوب جو نہروان کے قریب ہی تولید بلغم کا سبب ہوتا ہی اور اسکی علامت یہ ہی کہ خواب مین پانی اور برف اور کشتی اور دریاؤن کی سواری کے سامان نظر آئینگے کیونکہ خواب خلطون کے تابع ہوتے ہین اور جو چیز قوت خیالی کی مطیع ہوتی ہی وہ خواب مین آدمی کو نظر آتی ہی

| | |
|---|---|
| وَیَشْتَکِیْ فِیْ نَوْمِہٖ کَابُوْسَا | وَلَا یَجِیْدُ ھَضْمَہُ اللَّحْمُ وَسَا |
| اور نیند مین انباری کی شکایت کریگا | اور ہضم اُسکا ضم سدی کچھ اچھا نہوگا |

مواد غلیظ کے بخارات جو کیبارگی دماغ کیطرف چڑھتے ہین تو اُس سے تمام جسم پر انبار اور بوجھ معلوم ہوتا ہی۔ اور اُسکو صرع نومی کہتے ہین اور آیندہ دردسر ہونے پر متنبہ کرتی ہی۔ کیلوس وہ طعام جسمین کسیقدر طبخ معدہ مین آجاتا ہی اور سردی ہضم کو مکمل نہین ہونے دیتی جو اپنی برودت کی وجہ سے معدہ کی حرارت کو ٹھنڈا کر دیتی ہی تو جیسے کہ صفرا سے ہضم مین فساد ہوتا ہی اسیطرح بلغم سے بھی ہضم پورا نہین ہوتا

| | |
|---|---|
| وَاِنْ رَاَیْتَ لَازِمًا لِلْاَعْرَاضِ | صُعُوْدَ الضَّرُوْرِیَّاتِ فِی الْاَمْرَاضِ |
| اور اگر اعراض کے لوازمات کو تو | امراض مین ضروریات سے دیکھے |
| قَدْ لَزِمَتْ فِیْ حَالَةٍ صِحَاحَا | فَکُنْ عَلٰی زَوَالِهٖ مُلَحَّاحَا |
| کہ تحقیق ایک حالت مین کسی صحیح جسم کو لازم ہو گئے ہین | تو تو اُسکے دور ہونے پر چیٹکر (طبیب سے) پوچھ |

## ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ فِی الْمَرَضِ

علامات منذرہ فی المرض کا ذکر ہے

پہلے اُن علامات و اعراض کا بیان ہو چکا ہی جو جنکی دلالت تندرستون کے جسمین مرضون پر ہوتی تھی اب اُن علامات کا ذکر شروع کیا ہی جو بیمارونکی سلامتی یا اُنکی سختی پر دلالت کرتے ہین جنکے معلوم کرنے کی طرف طبیب کو دو وجہ سے ضرورت پڑتی ہی (۱) جب طبیب کسی ایسے امر کو ظاہر کریگا تو اس سے اسکی فضیلت سمجھی جائیگی اور اسکے کلام پر مریض کا اعتقاد جم جائیگا جسپر خداوند تعالی اُسکو فائدہ اور آرام مرتب کردیگا (۲) مریض کو یقینًا معلوم ہو جائیگا کہ یہ طبیب بیماری کو بجوں سمجھکر اُسکا معالجہ بخوبی دوا اور غذا کے ذریعہ سے جیسا کچھ مناسب ہوگا کریگا

| | |
|---|---|
| إِنَّ الدَّلِيلَ مِنْهُ مَا قَدْ يُنْذِرُ | بِالْمَوْتِ أَوْ بِصِحَّةٍ يُبَشِّرُ |
| تحقیق دلیل کی ایک قسم ہی کہ موت کی خبر دیتا ہی | یا صحت کی بشارت دیتی ہی |

بعضی مرض کی بعضی علامتین سلامتی پر دلالت کرتی ہین اور بعضی اُسکی موت پر

| | |
|---|---|
| وَهٰذِهِ لِصِفَتَيْهَا بِصِفَهْ | فَإِنَّمَا تَقَدُّمَةُ الْمَعْرِفَهْ |
| اور ہم اس وصف سو اُنکی تعریف اسلیے کرتے ہین | کہ اُن سے پہلے ہی حال معلوم ہو جاتا ہی |
| يَرَى الطَّبِيبُ عِلْمُهَا مَنْ يَهْلِكُ | فَهُوَ إِذًا أَعَزُّ طِبِّهِ إِنْ يُمْسِكُ |
| انکے علم سے طبیب معلوم کرسکے گا کہ فلانا مریگا | تو وہ اسوقت اُسکے علاج سے رُکا رہیگا |
| كَمَا يَرَى بِعِلْمِهَا مَنْ يَسْلَمُ | فَهُوَ هٰذَا مُبَشِّرٌ وَمُعْلِمُ |
| جیسا کہ وہ اُنکے علم سے جان جاتا ہی کہ فلانا بچیگا | تو وہ اسکی بشارت دیتا ہی اور اطلاع دیتا ہی |
| أَوَّلُ ذَاكَ الْعِلْمُ بِالْأَوْقَاتِ | وَمَا يَرَى فِيهَا مِنَ الْآفَاتِ |
| انمین سے پہلے مرض کے وقتون کا پہچاننا ہے | اور اُن آفات کا جو اُن اوقات مین دیکھے گا |
| وَالْعِلْمُ بِالطَّوِيلِ وَالْقَصِيرِ | وَبِالْعَسِيرِ الصَّعْبِ وَالْيَسِيرِ |
| اور طویل اور قصیر مرض کا معلوم کرنا | اور سخت مشکل مرض اور سہل العلاج کا جاننا |

وہ علامتین بیماری کی درازی یا کمی یا خطرناک یا سلامتی پر دلالت کرتی ہین منجملہ اُنکے اوقات کا پہچاننا ہی اور وقت چار ہین (۱) ابتدا (۲) تزائد (۳) انتہا (۴) انحطاط جسکی تفصیل عنقریب آگے آتی ہی۔ پھر اس امر کا دریافت کرنا کہ مرض طویل ہی یا قصیر اور اُسکا معالجہ مشکل ہی یا آسان (مشکل کی مثال فالج اور آسان تپ یومیہ) ہی جو کہ بیماری کی طبیعت سے سمجھی جا سکتی ہی سو جسقدر بیماری مین زیادہ تیزی ہوگی اُسیقدر اُسکو مدت کم ہوگی اور جسقدر بیماری

تیزی کم ہوگی اسیقدر اُسکی قوت دراز ہوگی - اور دراز وہ امراض ہوتے ہین جنکا مادہ سرد اور خشک ہوتا ہی جیسے تپ چوتھیہ جو عرصہ دراز تک لازم رہتا ہی اور کمتر مدت کی وہ بیمارین ہوتی ہین جنکا مادہ مرطوب اور سرد ہوتا ہی اور مرض کے عوارضات سے معلوم ہو جاتا ہی کہ جسمین جلدی نضج آجاتا ہی وہ تھوڑے عرصہ مین زائل ہو جاتا ہے اور نیز اسکی سختی بُجھائی جاتی ہی جیسے کہ قولنج اور ذات الجنب جو دونون ابتدا مین خوفناک ہوتے ہین

| | |
|---|---|
| مِنْ مَرَضٍ وَالْحُكْمِ فِي الْأَزْمَانِ | بِمَا يُرَى يُحَدَّثُ مِنْ بُحْرَانِ |
| کمی بیشی وغیرہ امراض مین اور حکم اس بحران کا جانا | جو اوقات مین پایا جاتا ہے |

بحران لغت یونان مین کسی ایک کے حق مین فیصلہ کا نام ہی - اور عند الاطبا ایک تغیر عظیم ہی جو دفعتہ مرض مین پیدا ہوتا ہی جسکا نام صحت ہی یا موت - مرض کی کمی اور درازی اُسکے زمانہ اور بحران کے اغراض سے معلوم ہوتی ہی

## ذِكْرُ الْعِلْمِ بِأَوْقَاتِ الْمَرَضِ

مرض کے اوقات کے علم کا ذکر و بیان ہے

مرض کے چار اوقات ہین جنسے معلوم ہوتا ہی کہ مرض لمبا ہوگا یا کم اور اسکا علاج آسان ہوگا یا مشکل -

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ سُقْمٍ فَلَهُ أَوْقَاتُ | فِيهَا يَكُونُ الْمَوْتُ وَالْحَيَاتُ |
| اور ہر ایک بیماری کے اوقات ہین کہ | انمین موت اور زندگی ہوتی ہے |
| مِنَ ابْتِدَاءٍ وَصُعُودٍ وَانْتِهَا | وَالْمَوْتُ مُمْكِنٌ عَلَى جَمِيعِهَا |
| جو ابتدا اور ترقی اور انتہا ہے | اور موت ان سب مین ہو سکتی ہے |

امام فخر الدین رازی نے کہا ہی کہ مرض کے تینون اوقات سخت ہین لیکن انتہا کا وقت سب سے خطرناک ہی خصوصًا امراض حادہ مین کیونکہ اکثر وہان قوت کم ہوجاتی ہی اسلیے طبیب کو وقت انتہاء کے پہچاننے کی زیادہ تر ضرورت ہی

| | |
|---|---|
| وَرَابِعٌ يُدْعٰى بِالْاِنْحِطَاطِ | لَا مَوْتَ فِيْهِ مِنْ سِوَى الْاِغْلَاطِ |
| اور چوتھے وقت کو انحطاط کہتے ہین | انمین بدون غلطی کرنے کے موت نہین ہی |

اس انحطاط کے وقت مین مرض کے مادہ پر قوت غالب ہوجاتی ہی کیونکہ جب تک قوت نہین ظاہر ہوتی مرض مین انحطاط نہین آسکتا اسلیے اس جانب مین موت نہین آسکتی مگر جب کہ اُسکی تدبیر مین مریض یا اُسکے معالج یا خادم سے غلطی واقع ہوجاوے

| | |
|---|---|
| وَالْاِبْتِدَاءُ ضَرَرُ الْاَفْعَالِ | وَضَعْفُهَا عَنْ سَائِرِ الْاَشْغَالِ |
| اور ابتدا افعال کے ضرر کا وقت ہی | اور اُنکا اپنے سارے شغلون سے سست ہوجانیکا زمانہ ہی |

بیماری کی ابتدا کا وقت وہ ہی جسکہ بدن کے افعال طبعی نفسانی۔ حیوانی مین تغیر آجاتا ہی۔ اور حادہ انتہا امراض مین ابتدار کا وقت نہایت قلیل ہوتا ہی۔

| | |
|---|---|
| حَتّٰى تَرَى النُّضْجَ عَلَى الْاَثْقَالِ | فِي النُّفْثِ وَالْبَرَازِ وَالْاَبْوَالِ |
| یہانتک کہ تو نضج کے آثار ثقلون مین دیکھے | تھوکنے اور براز اور بول مین |

ابتدا مین نضج کے آثار ثقلون مین پائے جاتے ہین سو اگر مرض سینہ یا پہلو مین ہو تو نضج کے آثار کھنکھار مین معلوم ہونگے اور اگر معدہ یا مسارایقا مین ہو تو براز مین۔ اور اگر مرض تمام بدن مین عام ہو (جیسا کہ تپ مین ہوتا ہی) تو بول مین ہونگے۔

| | |
|---|---|
| ثُمَّ تَرَى الصُّعُودَ فِي الْأَطْوَالِ | مِنْ نَوْبِ الْحُمَّى وَفِي الْأَفْعَالِ |
| پھر طویل مرضوں مین بخار کی نوبتون کی ترقی | دیکھے گا اور انکے افعال مین |

اور نیز آمد کے وقت مین مرض ترقی پر ہوتا ہی اور قوت کمی مین اور بخار کی نوبتین دراز ہوتی ہین یعنی جسقدر عضو لمبا ہوگا اُسیقدر اُسکے اعراض کے اوقات دراز ہونگے۔ جیسے برودت اور تشنگی اور بیخوابی زیادہ ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَالْإِنْتِهَاءُ بَعْدَ هٰذَا الْحَالِ | إِذَا رَأَيْتَ النُّضْجَ فِي الْإِكْمَالِ |
| اور انتہا ہی بعد اس حال کے | جب تو دیکھے گا نضج کو کہ پورا ہوگیا ہی |

یہ انتہا تزائد کا آخری وقت ہی جسمین مریض کو زیادہ خطر ہوتا ہی یا تو مرض غالب اگر ہلاک کریگا یا پورا نضج حاصل ہوجائیگا

| | |
|---|---|
| وَلَمْ تَزِدْ فِي النَّوْبِ الْأَمْرَاضِ | بَلِ اسْتَوَتْ فِي الْقَدْرِ الْأَعْرَاضِ |
| اور مرض اپنی نوبتون مین زیادہ نہوے | بلکہ اعراض اندازہ مین برابر ہی |
| وَيَأْخُذُ الْمَرَضُ فِي النُّقْصَانِ | وَرُبَّمَا انْقَضَى عَلَى الْبُحْرَانِ |
| اور مرض نقصان مین شروع ہوتا ہی | اور کبھی بحران پر بالکل چلا جاتا ہی |

انحطاط کے وقت مین پورا نضج حاصل ہوجاتا ہی اور مرض کے عوارضات کم ہوجاتے ہین۔ سو اگر حادہ امراض مین سے کوئی بیماری ہوتی ہی تو بحران سے زائل ہوجاتی ہے۔ اور جو اور بیماری ہوتی ہی تو وہ بھی تدریجا تحلیل سے دور ہوجاتی ہے۔

| | |
|---|---|
| فَإِنْ رَأَيْتَ هٰذِهِ الْعَلَامَهْ | فَبَشِّرِ الْعَلِيلَ بِالسَّلَامَهْ |
| سو اگر تو اس علامت کو دیکھے | تو بیمار کو سلامتی کی بشارت سنا دے |

| | |
|---|---|
| فَالْمَوْتُ لَا يُوجِدُنِي النُّزُولِ | إِنْ لَمْ يُخْطِئْ فِي الْعَلِيلِ |
| سو موت نزول اور انحطاط کی حالت مین نہین پائی جاتی | بشرطیکہ بیمار مین کوئی خطا نکی جاوے |
| أَوْ دَاءٌ فِي الْجَوِّ كَالْمِزَاجِ | وَكُلُّ ضَرٍّ يَعْتَرِي مِنْ خَارِجِ |
| اور نہ ہوا مین کچھ مخلوط سی وبا ہو | اور نہ کوئی نقصان ہو کہ خارج سے عارض ہوتا ہی |

انحطاط کے وقت مین کبھی بیمار کو موت نہین آتی جسکی علامتین یہ ہین کہ تپ مین زیادتی نہو اور نضج پایا جاوے۔ اور تمام اعراض ایسے متساوی ہون کہ کسی مین کمی بیشی نہو بلکہ اعراض دن بدن گھٹنے شروع ہو جاوین اور بحران کے بعد مریض کو خفت اور سبکی معلوم ہو تو اُسکو سلامتی اور تندرستی کی بشارت دینی چاہیے۔ مگر جب اُسکی خارجی تدبیر مین خطا واقع ہو یا ہوا کا مزاج فساد کیطرف مستحیل ہو جاوے جس سے ارواح کو نقصان پہونچتا ہی یا اُسمین وبائی ہوا مخلوط ہو جاوے جس سے سمیت کی تاثیر سے سبکو ہلاک کر دیتی ہی اور کبھی گرنے یا زہر پینے یا کسی اور خارجی سبب سے موت آجاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَعِلْمُنَا بِحَدِّ الِابْتِدَاءِ ۞ | يَنْفَعُ فِي تَلْطِيفِ الْغِذَاءِ |
| اور ہمارا درجہ ابتدای مرض کو جاننا | تلطیف غذا مین نفع اور فائدہ پہونچاتا ہی |

طبیب پر لازم ہی کہ ابتدا مین لطیف غذا کو تجویز کرے تاکہ کہین طبیعت غذا کے ہضم کرنے پر متوجہ ہوکر مرض کے مادہ کو نضج نہ دے سکے اور جسقدر مرض مین حدت اور تیزی ہو اُسیقدر زیادہ لطیف غذا کا دینا ضروری ہی

| | |
|---|---|
| فَوَسَطَ التَّلْطِيفِ فِي الصُّعُودِ | فَإِنَّهُ عَوْنٌ مَعَ السُّعُودِ |
| پس تو صعود کی حالت مین تلطیف غذا درمیانہ رکھ | کیونکہ یہ تلطیف درمیانہ مددگار ہوخوبی کے ساتھ |

مرض کے صعود مین نہ تو زیادہ لطیف غذا دینی چاہیے جس سے زیادہ تجاوز نکر جاوے

اور نہ غلیظ تاکہ ہضم مین فساد نہ آوے

| | |
|---|---|
| حَتّٰی اِذَا بَلَغَ النِّهَایَةَ | وَاقْصِدْ مِنَ التَّلْطِیْفِ نَحْوَ الْغَایَةِ |
| یہانتک کہ جب مرض نہایت کو پہونچ جاوے | اور تو تلطیف غذا سے ایک اندازہ کا ارادہ کرتا رہیو |

انتہا کے وقت مین زیادہ لطیف تدبیر نکرنی چاہیے تاکہ غذا کے نضج دینے کیطرف طبیعت مشغول ہوکر مرض بقیہ مادہ کو دفع کرسکیگی بشرطیکہ قوہ ضعیف نہو اور نہ مرض طویل ہو

## ذِکْرُ الْعِلْمِ بِطُوْلِ الْمَرَضِ وَقِصَرِهٖ

مرض کے طول اور کوتاہی کے علم کا بیان ہو

یہ علم حاصل ہوتا ہی مرض کے اوقات اور اُسکے اعراض اور نوبتون اور بحران کے پہچاننے سے جسکو جاننا طبیب کو ضروری ہی تاکہ مرض کی انتہا معلوم کرکے اُسکی درازی اور کمی کے موافق غذا کا اندازہ کرسکے اور آیندہ جو کچھ حالت بیمار کی ہونے والی ہی اُسکا علم آجاوے تاکہ اُسکا قول قابل اعتبار کے سمجھا جاوے

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ سُقْمٍ یَنْقَضِیْ فِیْ مُدَّةٍ | فَمِنْ قَصِیْرٍ اِسْمُهٗ ذُوْحِدَّةٍ |
| اور جو بیماری کہ عرصہ مین گذر جاوے | اسمین سے کوتاہ جسکا نام ذوحدہ (تیز مزاجی) ہی |
| یَقْتُلُ فِی الْقَلِیْلِ مِنْ زَمَانِ | اَوْ یَنْقَضِیْ بِجَیِّدِ الْبُحْرَانِ |
| تھوڑے زمانہ مین قتل کرڈالتی ہے | یا اچھے بحران کے ساتھ گذر جاتی ہی |

جسقدر بیماری مین حدت ہوتی ہی اُسیقدر اُسکا زمانہ کم ہوتا ہی سو جسمین نہایت درجہ کی حدت اور تیزی ہی وہ نہایت ہی قلیل اور تھوڑے زمانہ تک رہتی ہی جیسے تپ محرقہ اور غب خالص اور سوزش اور ذات الریہ اور ذات الجنب اور سکتہ جو سبھی نہایت تیزی والی ہین جو بغیر بحران کے زائل نہین ہوسکتین اور اُنکا بحران

اکثر تیسرے یا چوتھے یا ساتوین روز واقع ہوتا ہی - اور کم ہی جو ساتوین دن سے تجاوز کرسکین بگرطرف تحلیل یا قوت کی اور مطلق حادہ امراض کا بحران بیسوین تک ہوتا ہی - اور جو انسے کمتر ہین انکا تیسوین تک اور جو انسے بھی کمتر ہین انکا چالیسوین تک ہوتا ہی - اور جنکا بحران چالیسوین ایام تک واقع نہو وہ حادہ نہین ہین وہ اکثر بغیر بحران کے صرف تحلیل سے اچھی ہو جاتے ہین -

| | |
|---|---|
| وَهُوَ سَرِيعُ النُّضْجِ وَالْاِنْقِضَاتِ | صَعْبٌ خَطِيرُ الْحَالِ ذُو آفَاتٍ |
| اور وہ جلد پختہ ہونیوالی ہی اور تھوڑے زمانہ والی ہی | اور سخت ہی بری حالت والی آفتون والی ہی |

چونکہ حدت والے مرض کا مادہ رقیق ہوتا ہی جسکے ساتھ طبیعت کے سخت مقابلہ کرنے مین اُسمین جلدی نضج آجاتا ہی اسلیے وہ جلدی آرام بخشتی ہی یا موت آجاتی ہی - اور سخت اسلیے ہی کہ اُسکا بوجھ قوت پر گران گزرتا ہی اور اُسکے اعراض خطرناک ہوتے ہین - اور آفتون والے اسلیے کہ وہ سخت امراض کیطرف منتقل ہو جاتے ہین جیسے کہ ذات الجنب سے ذات الریہ ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| تَعْرِفُهُ مِنْ قِصَرِ ابْتِدَائِهِ | فَتَعْمَلُ التَّدْبِيرَ فِي غِذَائِهِ |
| تو اُسکو ابتدا کے چھوٹے وقت سے معلوم کرے | تاکہ اُسکی غذا مین کسی تدبیر کو تجویز کرسکے |

یعنے مریض کی قوت اور مرض کے اعتبار سے غذا کا اندازہ کیا جاوے

| | |
|---|---|
| فَلَا كَثِيرٌ مُثْقِلُ قُوَاهُ | وَلَا قَلِيلٌ عَادِمٌ غِذَاهُ |
| پس نہ بہت غذا جو اُسکی قوتون پر بھاری ہو | اور نہ تھوڑی کہ اُسکی غذا ہی پوری نہو سکے |

ہر مرض مین غذا کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ نہ اُسکا مقدار زیادہ ہووے جسکو طبیعت ہضم ہی نہ کرسکے یا ہضم مین مشغول ہوکر مرض کے مادہ کو

نضج نہ دے سکے اور نہ ایسی کم ہو کہ جس سے قوتین ضعیف یا ساقط ہون
اور پہلے پرانے طبیب جب معلوم کر لیتے تھے کہ بیماری چوتھے روز زائل ہو جائیگی۔
اور قوت بھی قوی ہی تو اسکو غذا بہت لطیف دیتے یا بالکل غذا نہین دیتے
اور اگر قوت کو ضعیف پاتے تو غذا لطیف دیتے اور جب جان لیتے کہ بیماری
ساتوین روز دور ہو جانے والی ہی اور قوت بھی قوی ہی تو فقط جلاب
(مصری کا پختہ شربت) پر اکتفا کرتے اور جو قوت ضعیف ہوتی تو
مارالشعیر شکر سفید کے ہمراہ یا ستو دیتے

| | |
|---|---|
| فَتَسْقُطُ الْقُوَّةُ فِي ابْتِدَائِهِ | وَلَا تَحْضُرُ قَبْلَ انْتِهَائِهِ |
| پس قوت ابتدا مرض مین ساقط ہو جاوے | اور قبل از انتہا اپنی حالت پر نہ پہنچے یگی |

جب مریض کو باوجود احتیاج کے غذا نہ دیجائے تو اُس سے اُسکی قوت
انتہا سے پہلے ہی ساقط ہو جاتی ہی اور نہ زیادہ دیجاوے جس سے جب قوت
مرض مادہ کو نضج نہین دیتی تو قوت پر وہ مادہ غالب آجاتا ہی۔ اور نہ بالکل
غذا بند کی جاوے جس سے مرض کے آخیر مین پہونچنے سے پہلے قوت ضعیف ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| بَلِ الْغِذَاءُ مُحْكَمُ الْمِقْدَارِ | مُقَدَّرٌ كَالزَّادِ لِلْمُسَافِرِ |
| بلکہ غذا مضبوط اندازہ سے | اندازہ کی گئی ہی جیسے توشہ مسافر کا |

کیونکہ مرض بمنزلہ سفر کے اور مریض بمنزلہ مسافر کے اور اُسکی قوت بمنزلہ توشہ
کے ہی سو جب سفر کی مسافت دراز ہو تو وہان زیادہ توشہ کی ضرورت ہوتی ہی
اسیطرح جب مرض کی مدت طویل ہوتی ہی تو اسقدر غذا کی ضرورت پڑتی ہی
جس سے مرض کے آخر اور انتہا تک مریض کی قوت محفوظ رہے۔ اور اگر

مرض قصیر ہو تو اُسکا حال بیان ہو چکا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَرٰی صُعُوْبَۃَ الْاَعْلَامِ | وَخَطَرَ الْاَوْصَابِ وَالْاَلَامِ ؕ |
| اور اگر تو سخت نشانیان کو دیکھے | اور بیماریون اور دردون کا خطرہ دیکھے |
| وَقُوَّۃً عَالَتْ اِلَی السُّقُوْطِ | وَالْعَقْلَ فِیْ نَقْصٍ وَفِیْ تَخْلِیْطِ |
| اور قوت کو دیکھے کہ سقوط کیطرف مائل ہوری ہے | اور عقل کو دیکھے کہ نقصان اور اختلاط مین ہی |
| وَالسُّقْمُ لَا تَحْمِلُہٗ قُوَاہُ | اَنْذِرْ بِمَوْتٍ قَبْلَ مُنْتَہَاہُ |
| اور دیکھے تو بیماری کو کہ اُسکی قوتین برداشت نہین کرتین | تب تو منتہا سے پہلے موت کی خبر سُنا دے |

حواس باطنی عقل و شعور مین نقصان آجاوے جس سے اُسکے کلام مین خبط آجاوے اور جو چیز حقیقت مین کچھ نہو اُسکو تصور مین موجود سمجھنے لگے۔ سو یہ سبھی اُمور دلالت کرتے ہین کہ دماغ کے حالات مین نقصان اور قوتون مین فساد آگیا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ مریض کو درجہ انتہا سے پہلے موت لاحق ہوجاویگی

| | |
|---|---|
| وَاَعْرِضْہُ بِالرَّدِیِّ مِنْ اَعْرَاضِ | وَفِی الْمَرَادِیِّ مِنَ الْاَمْرَاضِ |
| اور اس حالت کو بُری اعراض سے جان | اور اسکے صفراوی مرضون مین یقین کر |
| وَمِنْ طَوِیْلٍ وَھُوَ یُسَمّٰی مُزْمِنًا | بِسُرْعَۃٍ لَیْسَ یَحِلُّ الْبَدَنَا |
| اور دوسری قسم مرض طویل ہی جسکو مزمن کہتے ہین | جو جلدی بدن کو نہین گھلاتی یعنی نہین مارتی |
| لٰکِنَّہٗ یَقْتُلُ بِالذُّبُوْلِ | وَالنَّزْفِ وَالسِّلِّ وَالنُّحُوْلِ |
| لیکن یہ مرض ذبول سے مارڈالتے ہین | اور نزف الدم سے اور سل سے اور لاغری سے بھی |

مرض کی درازی کا سبب یا تو مادہ کی برودت یا اُسکی غلظت یا خشکی یا ایسا ہین کی جو بدن پر غالب آجاوے پس اکثر سرد امراض زیادہ عرصہ تک رہا کرتے ہین۔

کیونکہ انکا مادہ غلیظ ہوتا ہی جو جلدی تحلیل نہین ہو سکتا سوا ایسے امراض ابتدا مین خطرناک نہین ہوتے - کیونکہ انمین مریض کی قوت جلدی کم نہین ہوتی لیکن تدریجًا حرارت غریزیہ کے گھٹنے اور بدن مین ذبول - نحافت اضمحلال کے آنے سے ہلاکت آجاتی ہی - سل پھیپھڑے کا زخم ہی جو جلدی اچھا نہین ہوتا بلکہ عرصہ دراز مین قوت کو ضعیف کردیتا ہی

| | |
|---|---|
| أَوْ يَشْتَفِي فِي مَرَضٍ طَوِيلٍ | وَيَنْقَضِي بِالنُّضْجِ وَالتَّحْلِيلِ |
| یا وہ ابدن شفا پاتا ہی مرض طویل مین | اور وہ (مرض) نضج اور تحلیل کے سبب گذرجاتا ہی |

یعنی مرض یا رد یا فرمن کا مادہ زمانہ دراز مین تحلیل پاتا ہی جس سے مریض کی قوت مین تقویت آجاتی ہی -

| | |
|---|---|
| تَعْرِفُهَا بِخِفَّةِ الْأَعْرَاضِ | وَكُلُّ بَارِدٍ مِنَ الْأَمْرَاضِ |
| ان مرضون کے انقضاے کو تو انکے اعراض سے دریافت کرے | اور ہر ایک سرد مرض کو بھی |
| لَا تَغْذُهُ بِمَطْعَمٍ قَلِيلِ | فَتَسْقُطُ الْقُوَى مِنَ الْعَلِيلِ |
| تو اسکو تھوڑی غذا نہ دے | کہ بیمار کی سب قوتین ساقط ہوجائینگی |

مزمنہ اور تحویل امراض مین غذا کم دینے سے لطیف تدبیر نہ کرنی چاہیے جس سے مریض کی قوت انتہا سے پہلے ساقط ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَبَيْنَ هٰذَيْنِ سَقَامٌ مُعْتَدِلُ | لَمْ تَقْصُرَا وَقَاتُهُ وَلَمْ تَطُلْ |
| اور درمیان ان دونون مرضون کے بیماری معتدل ہی | کہ اسکے اوقات نہ چھوٹے ہین نہ دراز |
| فَوَسِّطِ الْغِذَاءَ فِي تَلْطِيفِ | لَا بِقُوَّةٍ وَلَا الضَّعِيفِ |
| پس غذاے لطیف دینے مین درمیانہ رکھ | جو نہ بہت قوی ہووے اور نہ ضعیف |

## ذکر معرفۃ البحران

معرفت بحران کا ذکر ہی

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتاً مریض کے تمام افعال مین واقع ہوتا ہی۔ لیکن حادہ امراض مین اکثر ظاہر ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاعْلَمْ بِاَنَّ الْحَدَّ فِی الْبُحْرَانِ | تَغَیُّرٌ بِسُرْعَۃٍ فِی اٰنٍ ؕ |
| یقین کر کہ تعریف بحران کی یہ ہی کہ | وہ ایک تغیر ہی کہ جلدی ایک آن مین ہو |

بحران تغیر عظیم ہی جو دفعتاً حادث ہوتا ہی جس سے مریض یا تو شفا یاب ہو جاتا ہی یا مصیبتون مین پھنس جاتا ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ بحران ایک تغیر سریع ہی جو مریض کو سختی اعراض کے ساتھ لاحق ہوتا ہی جس سے آدمی ہلاکت یا صحت کو پہونچ جاتا ہی

| | |
|---|---|
| یَحْدُثُ عَنْ صُعُوْبَۃٍ فِی الْعَرَضِ | وَمِنْ جِھَادِ النَّفْسِ عِنْدَ الْمَرَضِ |
| جو پیدا ہوتا ہی عوارضات کی سختی سے | اور مرض کے ساتھ نفس کے مقابلہ کرنے سے |

اکثر بحران حادہ امراض مین ہوتا ہی کیونکہ سر دامراض کا بحران مخفی رہتا ہی جو اکثر تحلیل کے سبب سے زائل ہو جاتا ہی۔ اور بحران اسطرح واقع ہوتا ہی کہ طبیعت مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ کرتی ہی اور طبیعت ایک قوت ہی جسکا فیضان نفس کی طرف سے ہوتا ہی جو خداوند تعالیٰ کے اذن سے بدن پر سلطنت کرتی ہی اور اُس سے موذی چیزون کو دفع کرتی ہی۔

| | |
|---|---|
| یُفْضِیْ اِلَی الْمَوْتِ اَوِ الْحَیَاتِ | بِالْمَرَّۃِ فِی الْیَسِیْرِ مِنْ اَوْقَاتِ |
| جو پہونچا دیتا ہی طرف موت کے یا حیات کے | ایک دفعہ تھوڑے وقت مین |

جب قوت مغلوب اور ضعیف ہو جاتی ہی تو موت طاری ہو جاتی ہی۔ اور جب

## مرض مغلوب اور قوت غالب رہتی ہی تو صحت ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| بَیْنَ الْقُوٰی وَسُقْمِهَا مُغَالَبَةٌ | فِیْ شِدَّةٍ کَاَنَّهَا مُحَارَبَةٌ |
| درمیان قوتون اور بیماری کے باہم زور آوری ہی | ایسی سختی مین کہ گویا یہ لڑائی اور جنگ ہی |
| اِنْ تَغْلِبِ الْقُوَّةُ فَالْبُحْرَانُ | یَجُوْدُ وَالْحَیَاتُ وَالْاَمَانُ |
| اگر قوت غالب آوے تو بحران | اچھا ہی اور زندگی ہی اور امن ہی |
| اَوْ یَغْلِبُ الْمَرَضُ فَالْوَفَاتُ | حَلَّتْ عَلَی الْاِنْسَانِ وَالْمَمَاتُ |
| اور اگر مرض غالب ہووے تو وفات | اور موت انسان پر آ ترپڑتی ہی |

مرض بمنزلہ دشمن باغی کے ہی جسنے طبیعت کے شہر پر چڑھائی کی ہی اور طبیعت بمنزلہ بادشاہ کے ہی اور بحران کے دن جنگ و جدال کے ایام ہین جسمین بادشاہ اپنے لشکر یعنی قوتون کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتا ہی۔ اگر دشمن پر بخوبی غلبہ نہ پایا اور اُسکی مدافعت اور ہٹکنی کلی نہ کی تو وہ ناقص بحران ہی جسکے لیے ایک اور بھاری جنگ کی امید ہی اور جو طبیعت نے غلبہ دشمن سے اپنا ملک بچالیا تو بیمار کو صحت اور شفا حاصل ہو جاتی ہی اور اگر دشمن نے اپنے زور اور قوت سے اُسکے شہر اور ملک کو چھین لیا تو وہ موت ہی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بادشاہ کسی ایک جہت مین جا چھپتا ہی تو ایسا ہی کبھی ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف بدن مین مادہ چلا جاتا ہی جسکو خالص کر دیتا ہی اور یونانی لوگ بحران کے دنون کو فیصلہ کا دن سمجھتے تھے جسمین یا تو قوت غالب آئے یا مرض

# ذکر ضروب التغایر

تغیر کی قسمون کا ذکر ہی

| | |
|---|---|
| وَلِلتَّغَایُرِ ضُرُوْبٌ سِتَّۃٌ | یُطْفِیْ فِیْھَا اَوْ یُنْبِتُ |
| تغیر کی چھ قسمین ہین | آیندہ حال انمین دیر تک رہے یا جلدی ہی |
| مِنِ انْقِلَابِ الْجِسْمِ فِیْ اَوْقَاتٍ | قَلِیْلَۃٍ لِلْخَیْرِ وَالْحَیٰوۃِ |
| انقلاب جسم کا تھوڑے وقتون مین | بہتری اور زندگی کے واسطے ہوتا ہی |

جن وقتون مین مرض کو تغیر آتا ہی کبھی انمین تغیر دیر تک رہتا ہی اور کبھی جلدی ہو جاتا ہی۔ اس تغیر سے وہی مراد ہی جسمین موت یا حیات ہوتی ہی۔

| | |
|---|---|
| یُنْذِرُ فِیْھَا قَبْلَہٗ مَا یُحْمَدُ | وَذَاکَ بُحْرَانٌ صَحِیْحٌ جَیِّدٌ |
| اور قبل اسکے علامات محمودہ انکی خبر دیتی ہین | اور یہ بحران درست اور اچھا ہے |

تغیر اول بحران کے دن سے پہلے یوم الانذار کا ہونا ضروری ہی جو کہ بحران کے ہونے کی اطلاع دیتا ہی سو اگر اُس یوم الانذار مین کوئی اچھی اور محمود علامت ظاہر ہووے تو سمجھنا چاہیے کہ بحران نیک اور اچھا ہوگا۔ مثلاً یوم الانذار مین قوت مین زیادتی پائی جاوے یا مرض کے اعراض ضعیف ہو جاوین یا اُس غلط مین جو مرض کا مادہ ہی نضج یا استفراغ پایا جاوی تو بحران محمود ہوگا

| | |
|---|---|
| وَغَیْرُہٗ عَنِ انْقِلَابٍ مُسْرِعٍ | یُفْضِیْ اِلَی الْمَوْتِ وَشَرٍّ مُفْظِعٍ |
| اور سوای اُسکے دوسرا انقلاب کہ جلدی واقع ہووے | موت کیطرف اور شر ہولناک کے لے کیطرف پہونچاتا ہی |
| یُضَیِّقُ فِیْہِ بِالطَّبِیْبِ الْمَسْلَکُ | ذَاکَ بُحْرَانٌ رَدِیٌّ مُھْلِکُ |
| اسمین طبیب کا راستہ تنگ ہو جاتا ہی | اور یہ بحران ردی اور ہلاک کرنے والا ہی |

دوسرا تغیر جسمین مریض کو موت کیطرف قریب ہوجاتا ہی اور طبیب کو اُسکی دافعت کے لیے کوئی حیلہ نظر نہین آتا

| | |
|---|---|
| وَثَالِثٌ مِنْ انْقِلَابٍ مُبْطِئٍ | يُفْضِي إِلَى حَالٍ صَحِيحٍ مَيْسَرِي |
| اور تیسرا انقلاب آہستہ آہستہ ہونیوالا ہی | جو حالت صحت اور تندرستی کیطرف پہونچاتا ہی |
| وَلَيْسَ بِالْبُحْرَانِ بَلْ تَحْلِيلُ | يَأْتِي عَلَى الْقَلِيلِ فَالْقَلِيلُ |
| یہ بحران نہین ہی بلکہ تحلیل ہے | کہ تھوڑے مادہ پر آئی ہی تھوڑی تھوڑی |

تیسرا تغیر جو مریض کو صحت کیطرف تدریجاً زیادہ عرصہ مین پہونچاتا ہی اور ایسا اُن امراض مین پایا جاتا ہی جنکا مادہ سرد یا خشک ہوتا ہی جو اکثر بغیر بحران کے تحلیل یا استفراغ غیر محسوس کے ذریعہ سے اچھے ہوجاتے ہین بشرطیکہ قوت قوی ہووے

| | |
|---|---|
| وَرَابِعٌ يُبْطِئُ فِي انْقِلَابِ | يَدْخُلُ بِالْمَرِيضِ شَرَّ بَابِ |
| اور چوتھا انقلاب مین دیر کرتا ہی | مریض کو بڑے دروازہ سے داخل کرتا ہی |

چوتھا تغیر مریض کو تدریجاً عرصہ دراز مین موت تک پہونچا دیتا ہی۔ نہ تحلیل سے بلکہ اسطرح کہ آہستہ آہستہ مریض کی قوت کو گھٹا دیتا ہے۔ جس سے اُسکی رطوبت غریزی جذب ہوجاتی اور ذبول اور اضمحلال ہوکر مریض مرجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَخَامِسٌ مِنِ انْقِلَابٍ وَسَطٌ | يُفْضِي إِلَى الْمَوْتِ وَشَرٍّ فَرَطُ |
| اور پانچوان انقلاب اوسط ہی | پہونچاتا ہی موت اور بہت خرابی کیطرف |

پانچوان تغیر درمیان اُن ہر دو تغیرون کے ہی جو موت کو جلدی یا دیر سے لاتے ہین اور یہ اسطرح ہوتا ہی کہ مریض کو دفعتاً اُسکی ایک حالت سے

احمد علی خان ۱۷۷۹ء

دوسری حالت مین انقلاب ہوجاتا ہی - پھر اُسکی قوت تدریجاً گھٹتے گھٹتے بالکل ساقط ہوجاتی ہی اور موت آجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَسَادِسًا يُفْضِي إِلَى الْحَيَاتِ | فَهِيَ الْمُتَوَسِّطُ مِنَ الْأَوْقَاتِ |
| اور چھٹا ہی کہ حیات کیطرف پہونچاتا ہی | سو یہ متوسط الاوقات ہی |

یہ تغیر پہلے کا مخالف ہی یعنی اسمین بیمار کی حالت دفعتاً تندرستی اور صحت کیطرف متبدل ہوجاتی ہی - پھر تھوڑی تھوڑی بیماری دور ہوتے ہوتے زائل ہوجاتی ہی اور مادہ مرض کا بالکل دفع ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَذَانِ بُحْرَانِ يُدْعَيَانِ | مُرَكَّبَيْنِ وَهُمَا ضِدَّانِ |
| یہ دونون بحران مرکب کہلاتے ہین | اور یہ دونون باہم ضد ہین |

طبیبون کے نزدیک پانچوین اور چھٹی یہ دونون تغیرات کی قسمین مستقل نہین ہین بلکہ یہ دونون پہلی چار قسمون سے مرکب اور ماخوذ ہین کیونکہ ان دونون مین سے ہر ایک مرکب ہی انقلاب سے جو سرعت اور بطو ر کے درمیان ہی اسلیئے انکا نام مرکب ہی سو دونون محمودون سے مرکب محمود اور دونون ناقصون سے مرکب بھی ناقص ہی ہی

| | |
|---|---|
| وَجَيِّدُ الْبُحْرَانِ مَا فِي الْمُنْتَهَى | عِنْدَ كَمَالِ النُّضْجِ مَعْ فَرْطِ الْقُوَى |
| اور جید بحران وہ ہے کہ انتہا مین | کمال نضج کے وقت بہت قوتون کے ساتھ ہو |
| وَضِدُّهُ مَا كَانَ فِي التَّصَعُّدِ | وَهُوَ مِنَ الْبُحْرَانِ غَيْرُ جَيِّدِ |
| اور ضد اُسکا وہ ہی کہ تزائد کی حالت مین ہو | اور وہ بحران غیر جید ہی |

جبکہ بحران انتہاے مرض مین عارض ہوتا ہی تو اس صورت مین جب مرض کے مادہ مین نضج آجاوے اور قوت بھی قوی ہو تو مادہ تحلیل ہوکر خارج ہوجاتا ہی

اور اس بحران کا ضد وہ ہی جو عوارض مرض کے تزاید کی حالت مین واقع ہووے خصوصاً جبکہ قوت بھی ضعیف ہو تو اس صورت مین مادہ مین نضج حاصل نہین ہوتا مسودہ نہایت ردی اور مذموم ہوتا ہی

## ذِكْرُ مَا يَحْتَاجُ إِلَى عِلْمِهِ فِي الْبُحْرَانِ

اس چیز کا ذکر ہی جسکا جاننا بحران مین ضروری ہی

| | |
|---|---|
| وَأَنْتَ تَحْتَاجُ مَعَ الْبُحْرَانِ ؛ | إِلَى ثَلٰثَةٍ مِنَ الْمَعَانِي |
| تجھے بحران مین | تین چیزون کیطرف احتیاج پڑتی ہی |
| اَلْعِلْمُ بِالْاَدْوَارِ وَالْاَيَّامِ | وَعِلْمُ مَا يَدُلُّ مِنْ اَعْلَامِ |
| علامت پہلی سے خبر دینے والی کا علم اور دونونکا علم | اور حال مین علامت والے کا علم |

بحران کے سمجھنے کے بعد اسکی تین حالات کا جاننا ضروری ہی (۱) وہ ایام جو بحران کے ہونے کی اطلاع دیتے ہین۔ اور وہ عوارض جو مریض کو ان ایام مین پیش آنے والے ہین (۲) بحران کا دن اور جو کچھ اسمین مریض کا حال ہوگا (۳) بحران کے بعد مریض کا کیا حال ہوگا۔ تندرست شفایاب ہو جائیگا یا مصایب مین مبتلا ہو جائیگا

| | |
|---|---|
| فَعِلْمُنَا بِاَيِّ نَوْعٍ يَنْقَضِي | إِذَا انْقَضٰى بُحْرَانُ كُلِّ مَرَضٍ |
| پس علم ہر ایک قسم کا جو گذر جاتا ہے | جب مرض کا بحران گذر جاوے |

طبیب کو جاننا ضروری ہی کہ بحران کیونکر گذرا ہی اور کس قسم کے استقراع سے منقضی ہوا ہے۔

## ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْبُحْرَانِ

پہلے سے بحران کی خبر دینے والی علامات کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ بُحْرَانٍ اٰتٍ فَمُنْذِرُهٗ | مِنْ شِدَّةِ الْاَعْرَاضِ مَا سَنُذَکِّرُهٗ |
| اور جو بحران آئیگا تو اسکا منذر (پہلے سے خبر دینے والا) | شدت اعراض مین جسکو ہم بیان کرینگے |

مرض کے عوارض بحران آنے کے وقت سخت اور قوی ہوجاتے ہین

| | |
|---|---|
| کَخُلْطَةٍ فِی الْعَقْلِ وَالْاِحْسَاسِ | اَوْ وَجَعٍ فِی الْاٰذَانِ اَوْ فِی الرَّاْسِ |
| جیسے اختلاط عقل مین اور حس مین | اور درد کانون مین یا سر مین |

پہلے سے اُن اعراض کا جاننا جو بعد آنے بحران کے وقوع پذیر ہوتے ہین جنکو دماغ کے افعال کے ساتھ کسیقدر علاقہ ہوتا ہی اُسیکو علم بالانذار کہتے ہین اور جسمین اختلاط اسطرح آجاتا ہی کہ جس کی قوت مین خبط ہوجاتا ہی جو ہر چیز کو واقع کے برخلاف سمجھنے لگتی ہی اور حواس مین تکدر اور خرابی آجاتی ہی جبکہ دماغ کیطرف فاسد بخارات صعود کرتے ہین اور قانون مین لکھا ہی کہ بحران مین فاسد مواد عضو رئیس سے دوسرے کیطرف مندفع ہوجاتے ہین اسطرح کہ دماغ کے سینہ اور گردن کیطرف اور دل کے بغلون کیطرف اور جگر کیطرف چلے جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَسَیَلِ مَا یَجْرِیْ مِنَ الدُّمُوْعِ | وَقَلْقٍ وَقِلَّةِ الْهُجُوْعِ |
| اور کثرت آنسوؤن کی جو جاری ہوون | اور اضطراب اور کمی نیند کی |

اضطراب ایسی حالت ہی جس سے آدمی ایک ہیئت پر آرام نہین کرسکتا۔

| | |
|---|---|
| اَوِ اضْطِرَابِ الْحَرَکَاتِ اَوْ اَرَقٍ | اَوْ وَجَعٍ فِی الصَّدْرِ اَوِ الْعُنُقِ |
| یا اضطراب حرکات کا یا بیداری | اور درد سینہ مین یا گردن مین |
| اَوِ انْتِبَاہٍ سَیِّئٍ مِنْ غَمَرَۃٍ | وَالْعَیْنُ فِیْهَا حَرَکَۃٌ اَوْ حُمْرَۃٌ |
| یا بڑی بیداری سختی کے سبب | اور آنکھ مین حرکت ہو یا سرخی |

غمر۔ گرداب اور مرگ کی سختی اور مطلق سختی کو کہتے ہین

| | |
|---|---|
| اَوِ الضِّرْسِ فِی الضَّرْسِ اَوِ اصْطِکَاکٍ | وَالْاَنْفُ فِی الْاَکْلِ بِاخْتِکَاکٍ |
| اور دانت دانت پیسنے مین اور پیسنے مین ہو | اور ناک کھجلی کے سبب کھایا جاتا ہو |

یہ سبھی افعال دماغ سے سرزد ہوتے ہین جو قوتون کی اضطرابی اور مادہ مرض کے ساتھ مقابلہ اور مجاہدہ کرنے کے سبب سے ایسے ہوتے ہین اور اصطکاک کے یہ بھی معنی ہین کہ ہر دو جبڑون مین تشنج آجاوے جس سے منہ کا کھولنا دشوار ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلِلشِّفَاہِ تَارَۃً تَقَلُّصٌ | وَتَارَۃً یُرٰی لَهَا تَقَمُّصٌ |
| اور ہونٹون کو گاہے تو کھچاوٹ ہوتی ہی یعنی سکڑ جاتی ہین | اور کبھی انکا تقمص (شکن) نظر آتا ہی |
| وَسُرْعَۃُ النَّفْسِ اَوِ اجْتِلَابُ | لِبَارِدِ الْهَوٰی وَاضْطِرَابُ |
| اور تیزی سانس کی یا کھینچنا سرد ہوا کا | اور اضطراب و بیقراری |
| وَسُرْعَۃُ النَّبْضِ مَعَ التَّوَاتُرِ | وَسُعْلَۃٌ تُنْسَابُ بِالْغَرَاغِرِ |
| اور تیزی نبض کی تواتر کے ساتھ | اور کھانسی جو تیز چلتی ہی غرغرون کے ساتھ |
| وَخَفَقَانٌ دَائِمٌ وَعَمَشٌ | وَنُهُضَۃٌ مِنْ فِرَاشِهٖ وَمَشْیٌ |
| اور دل کا دھڑکنا ہمیشہ اور بیہوشی | اور اپنے بستر سے چلنا اور اٹھنا |

یہ سبھی علامات دل کے افعال سے ماخوذ ہین مگر لیکن حال کہ وہ دماغ سے تعلق رکھتا ہی

| | |
|---|---|
| وَوَجَعٌ فِي الْحَلْقِ وَالْمَرِيءِ | وَالْكَرْبُ إِنْ دَامَ بِفَرْطِ غَشْيِ |
| اور حلق مین اور مری مین درد ہونا | اور بیقراری ہوتی ہو اگر بہت بیہوشی کے ساتھ ہو |
| وَالنَّخْسُ فِي الْأَجْنَابِ وَالْأَضْلَاعِ | وَشِدَّةُ الْآلَامِ وَالْأَوْجَاعِ |
| اور پہلو ون اور پسلیون مین چبھنا | اور سخت درد اور تکلیف ہونی |
| وَوَجَعٌ مُتَوَاتِرٌ فِي الْمِعْدَةِ | أَوْ يَسْتَكِي طِحَالُهُ أَوْ كَبِدُهُ |
| اور پیہم معدہ مین درد کا ہونا | اور تلی یا جگر کی شکایت کرنی |
| أَوْ وَجَعٌ فِي الْبَطْنِ أَوْ فِي الْعَانَةِ | كَذَاكَ فِي الْكُلَى وَفِي الْمَثَانَةِ |
| اور شکم یا پیڑو مین درد کا ہونا | ایسا ہی گردون اور مثانہ مین درد ہونا |

یہ سبھی دلائل جیساکہ دماغ اور دل کے افعال سے لیے جاتے ہین اسیطرح یہ اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ غذا کے اعضا مین ہی جو جگر ہی سو اس سے بھی استدلال پکڑا جاتا ہی اور قوت طبعی کو تقویت دیجاتی ہی تاکہ اس مادہ کو خارج کردیوے سو اسوجہ سے غذا کے اعضا مین بحران کی قوت وضعف کے اعتبار سے اضطراب آجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَمِثْلُ مَا بَعْدَثُ مِنْ فَرْطِ الْأَلَمْ | فِي دُبُرٍ أَوْ فِي قُضَيْبٍ أَوْ فِي رَحِمْ |
| اور جیسے کہ پیدا ہوتا ہی بہت درد | مقعد مین یا قضیب مین یا رحم مین |
| أَوْ وَجَعٌ فِي سَائِرِ الْمَفَاصِلِ | أَوْ بَعْضِهَا مِنْ خَارِجٍ أَوْ دَاخِلِ |
| یا درد سارے جوڑون مین | یا بعض مین خارج سے یا داخل سے |

اور کبھی لی جاتی ہین وہ علامتین جو بحران کی خبر دیتی ہین دماغ سے یا دل سے اور کبھی عام بدن یا اُسکے کسی خاص عضو سے بھی

وغیرہ

| | |
|---|---|
| وَهٰذِهٖ اِذَا تَرَاهَا تَصْعُدُ | فِيْ يَوْمِ بُحْرَانٍ فَذَاكَ جَيِّدُ |
| یہ حالتین جب تو دیکھے کہ بحران کے دن | ترقی پر ہین تو یہ بحران جید ہی |
| لَاسِيَّمَا اِنْ كَانَ نُضْجٌ قَدْ ظَهَرْ | وَكَالْمُضَادِّ تَرٰى هٰذَا الْخَبَرْ |
| خصوصاً اگر نضج ظاہر ہو چکا ہو | اور اگر ترقی پر نہو تو اُسکے برخلاف تو حالت غیر جید دیکھے گا |

جب طبیب کو معلوم ہو کہ بحران کے دن علامتین اور اعراض قوی ہین اور قوت بھی قوی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ یہ بحران جید ہی اور اگر قوتین ضعیف ہون یا نضج نہ ظاہر ہو تو وہ ردی ہے

## ذِكْرُ اَيَّامِ الْبُحْرَانِ

بحران کے دنون کا ذکر ہی جنکو ایام باحوریہ کہتے ہین

بحران کے ایام وہ ہین جنمین بحران کے واقع ہونے کی امید ہوتی ہی منجملہ اِنکے بعض ایام مین بحران جید ہوتا ہی اور بعض مین ردی اور بعض مین متوسط پس وہ ایام جنمین بحران واقع ہوتا ہی۔ سولہ روز ہین تیسرا۔ اور چوتھا۔ اور پانچوان اور ساتوان اور آٹھوان اور نوان اور گیارھوان اور تیرھوان اور چودھوان اور پندرھوان اور ستائیسوان اور تیئسوان اور اکتیسوان اور چونتیسوان اور سینتیسوان اور چالیسوان۔ ایک جماعت اطبا کے نزدیک چالیس روز کے بعد بحران نہین ہوتا۔ بلکہ بیماری نضج اور تحلیل کے ذریعہ سے زائل ہو جاتی ہی۔ اور اکثر متاخرین کے نزدیک ساٹھوان اور آسیوان اور ایک سو بیسوان روز بھی بحران کا دن ہی کیونکہ وہ ہر چالیس کے بعد بیسوین روز کو بحران کا دن سمجھتے ہین اور پھر دو سو کے بعد چالیسوین روز کو بحران

خیال کرتے ہین اور اُنکے نزدیک کبھی بحران ساتوین مہینے اور ساتوین برس اور چودھوین برس اور اکیسوین برس ہوتا ہی۔ باعتبار انتقال کے ایک عمر سے دوسری عمر مین۔ ان بحران کے ایام مذکورہ کے علاوہ کسی اور دنون مین بحران نہین ہو سکتا۔ اور اگر ہو بھی تو وہ روی ہوتا ہی وہ یہ ایام ہین پہلا[۱] دوسرا۔ چھٹا[۶] دسوان[۱۰]۔ سولھوان[۱۶]۔ اٹھارھوان[۱۸]۔ بائیسوان[۲۲] تیئیسوان[۲۳] پچیسوان[۲۵] چھبیسوان[۲۶]۔ اٹھائیسوان[۲۸]۔ اُنتیسوان[۲۹]۔ تیسوان[۳۰]۔ بتیسوان[۳۲]۔ انتالیسوان[۳۹] وہ ایام جو بحران کے آنے کی خبر دیتے ہین یہ ہین کہ چوتھا[۴] دن خبر دیتا ہی کہ ساتوین[۷] روز کو ہوگا۔ پھر ساتوان[۷] اور پانچوان[۵] دن خبر دیتا ہی کہ نوین[۹] یا گیارھوین[۱۱] روز ہوگا۔ اور نوان[۹] خبر دیتا ہی کہ چودھوین[۱۴] کو اور سترھوان[۱۷] بیسوین[۲۰] کو اور چوبیسوان[۲۴] ستائیسوین کو اور اکتیسوان[۳۱] چونتیسوین کو اور چونتیسوان[۳۴] چالیسوین[۴۰] کو

| | |
|---|---|
| وَسَبَبُ الْبُحْرَانِ قَدْ صَحَّ الْخَبَرُ | بِاَنَّ لِلْقَمَرِ فِي الْاَمْرَاضِ تَاْثِيْرٌ |
| بحران کے سبب یہ خبر صحیح ہو چکی ہے | کہ مرضون مین قمر کی تاثیر ہے |

نجومیون کے اقوال و حکایات و اخبار جو اس باب مین ہین کہ سیارہ نیرہ ساتون جو قمر۔ زحل۔ مریخ وغیرہ ہین یا غیر نیرہ ہون ان سب کو اس عالم مین دخل ہی یا اُنکے سبب سے تغیرات واقع ہوتے ہین جو شخص ان اُمور کا قایل و معتقد ہوگا وہ مسلمانون کے اجماع مین کافر و مردود سمجھا جائیگا۔ لیکن بحران ایک ایسا امر ہی جو خداوند تعالیٰ کی عادت سے جاری ہو چکا ہی کیونکہ ہمکو تجربہ عادت استقرا سے معلوم ہی۔ امراض کے بعض حالات مین بہت سے تغیرات واقع ہوتے ہین

اور معلوم ہوتا ہی کہ قمر کو آسمان کے سطح مین ایسا درجہ حاصل ہی جسکے ذریعہ سے اس عالم مین تغیرات واقع ہوتے ہین اور اسیطرح حیوان کی رطوبات مین تغیر آجاتا ہی جس سے نضج و ہضم وغیرہ ان رطوبتون مین ہوجاتا ہی کیونکہ بظاہر معلوم ہی کہ قمر کے نور کی زیادتی مین ثمر اور پھلون مین نضج اور نمو آجاتا ہی

| | |
|---|---|
| لِاَنَّهٗ شَیْءٌ سَرِیْعُ الْحَرَکَةِ | یَقْطَعُ فِیْ عَهْدٍ قَلِیْلٍ فَلَکَهٗ |
| کیونکہ قمر ایک چیز تیز چلنے والی ہی | تھوڑے سے عرصہ مین اپنے آسمان کو طے کرتی ہی |
| فَتَارَةً یَقْوٰی وَتَارَةً یَضْعُفُ | وَذَا بِصَنْعَةِ النُّجُوْمِ یُعْرَفُ |
| سو کبھی وہ تاثیر قوی ہوتی ہی اور کبھی ضعیف | اور یہ قوت و ضعف علم نجوم سے معلوم ہوجاتا ہی |

امراض مین قمر کی تاثیر کا یہ سبب ہی کہ وہ اس عالم مین جلدی حرکت کرتا ہی کیونکہ جو چیز سریع الحرکت ہی اُسکی تاثیر بھی جلدی ہوتی ہی اسیواسطے جسقدر اُسکا نور زیادہ ہوتا ہی اسیقدر رطوبتین مکمل اور پوری ہوجاتی ہین جس سے انہار و اثمار مین نمو اور زیادتی آجاتی ہی اور یہ بھی قول باطل ہی صحیح قول یہ ہی کہ بحران حرکت عظیم ہی جو اوقات معلومہ مین نفس کی قوتون سے حادث ہوتا ہی جسمین قوتین مرض کے مادہ کے ساتھ مقابلہ و محاربہ کرتی ہین اور اُسکو دفع اور دور کرنا چاہتی ہین خداوند تعالیٰ کے اذن و حکم سے

| | |
|---|---|
| تَاْثِیْرُهٗ اِذْ لَیْسَ بِالْمَحْسُوْسِ | لَا فِیْ سُعُوْدِهٖ وَلَا النُّحُوْسِ |
| اسواسطے کہ تاثیر اسکی حواس سے نظر نہین آتی | نہ اُسکی نیکی مین نہ اُسکی بدی مین |
| حِیْنَ یُبِیْنُ شَکْلُهٗ لِلْحِسِّ | مَا صَارَ فِیْهِ مِنْ ضِیَاءِ الشَّمْسِ |
| شکل اُسکی نظر مین تب ظاہر ہوتی ہی | کہ جب اُسمین آفتاب کی روشنی پڑے |

قمر ایک جرم سیاہ مصقل ہی جسکو نور شمس سے مقابلہ کی حالت مین حاصل ہوتا ہی نہ اُسکی تاثیر منازل سعیدہ مین محسوس ہوتی ہی جبکہ کواکب سعیدہ شمس مشتری۔ زہرہ وغیرہ کے ساتھ مقارن ہو نہ منازل منحوسہ مین جبکہ کواکب منحوسہ مریخ و زحل کے ساتھ مقارن ہو

| | |
|---|---|
| وَرُبْعُهُ يُنِيرُ فِي الْاَرْبُوعِ | وَنِصْفُهُ يُضِيئُ فِي الْاُسْبُوعِ |
| قمر کی چوتھائی چوتھے روز روشن ہوتی ہی | اور نصف اُسکا ایک ہفتہ مین چمکدار ہوتا ہی |

اسیطرح بحران بھی چوتھے اور سانوین روز ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالسُّقْمُ لَا يَكُونُ دُونَ قَطْعِ | يُضْعِفُ فِيهِ سَعْدُهُ عَنْ طَبْعِ |
| اور بیماری نہین آتی بدون طے کرنے کے کچھ حصہ فلک کا قمر کے | کہ اسمین نیکی اسکی اپنی طبع سے ضعیف ہو جاتی ہی |

وہ بیماری مہلک ہوتی ہی جو حادث ہو اس صورت مین جبکہ قمر کواکب نحسیہ کے ساتھ متصل ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادَى فِي اَسْوَدِ الْقَمَرْ | عَاشَ الْعَلِيلُ وَاسْتَطَالَ الْعُمُرْ |
| اور اگر چاند نیکی مین چلا چلے | تو بیمار زندہ رہے گا اور عمر دراز ہوگی |

اُس بیماری سے نجات پانے اور بیمار کے شفایاب ہونے کی امید ہی جو کہ لاحق ہو اس حالت مین جبکہ چاند کواکب سعیدہ کے قریب ہوتا ہی یہ قول مردود و قابل اعتبار نہین ہی بدلیل اس آیت کے اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ یعنی جب لوگون کا وعدہ آپہونچا تو وہ اُس سے ایک ساعت پیچھے یا آگے نہین ٹل سکتے اور ان امور کو قانون مین بھی نہین ذکر کیا۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَمَادٰی فِی النَّحُوْسِ مَاتَا | وَانْقَطَعَ الْعُمْرُ بِهٖ وَفَاتَا |
| اور اگر نحوست مین چلا جاوے تو مرجاویگا | اور عمر اُسکی سب گھٹ جاویگی اور گذر جاویگی |
| اِذَا اَتَی الْبُحْرَانُ فِی الْاَرَابِعِ | طُوْرًا وَطَوْرًا جَاءَ فِی الْاَسَابِعِ |
| جبکہ بحران کبھی چوتھے چوتھے روز آوے | اور کبھی ہفتہ ہفتہ مین آوے |
| وَهٰذِهِ الْبُحْرَانُ فِیْهَا جَیِّدٌ | یَصْحَبُ اِنْذَارًا وَنُضْجًا یَشْهَدُ |
| ان دونون مین بحران اچھا ہوتا ہی | جو انذار اور نضج موجودہ کے ساتھ ہوتا ہی |

اکثر بحران جو چوتھے یا ساتوین روز ہوتا ہی وہ محمود اور جید ہوتا ہی کیونکہ تجربہ سے ایسا ثابت ہوچکا ہی خصوصًا جبکہ روز بحران سے پہلے یوم الانذار (خبر دہندہ) مین عمدہ علامتین (مثل نضج اور قوت وغیرہ کے) ظہور پذیر ہوون اور ارسجانس نے کہا ہی کہ جب بحران ساتوین روز واقع ہوتا ہی اُسکا یوم الانذار چوتھا روز ہوتا ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جو بحران مفرد ایام مین واقع ہوتا ہی وہ اقوی اور اجود ہوتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَهٰذِهِ تَجْرِیْ عَلَی الْاَدْوَارِ | لِاَنَّهَا مُحْكَمَةُ الْاِقْتِدَارِ |
| اور یہ دن بحران کے دورون پر چلتے ہین | کیونکہ یہ پختہ اندازہ والے ہین |

ربوع وسبوع یعنی ہر چوتھے اور ہفتہ ہفتہ کا بحران دورون پر جاری رہتا ہی اور تجربہ سے معلوم ہی کہ انکا بحران جید اور محمود ہوتا ہی ان ایام کے بحرانون مین تبدیل تغیر نہین آتا مگر کسی مانع سے جو کبھی قوت مین ضعف ہوتا ہی یا مادہ سخت ہاضم ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَغَیْرُ هٰذِهٖ فَلَا دَوْرَ لَهٗ | لِاَمْرٍ اَغْمَاهُ وَمَا اَشْكَلَهٗ |
| اور سوائے اُنکے بحرانون کا دورہ نہین ہی | اور کبھی باعث کسی امر پوشیدہ کے اُنکے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہی |

جیسا کہ چوتھے روز دن اور ہفتون کے بحرانون کے اوقات مین انتظام ہوتا ہی ویسا کبھی دیگر ایام مین نہین ہوتا اور جو کبھی ایسا واقع ہوا اور جید بھی ہووے تو وہ شاذ اور اتفاقیہ ہی اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ ہر چوتھے اور ساتوین روز جو بحران سے تغیرات واقع ہوتے ہین سو یہ ایسا امر ہی جسکو انسانون کی عقلین ادراک نہین کر سکتین بلکہ وہ خداوند تعالی کی ایک حکمت ہی جسکو اُسنے جاری اور مستحکم کر دیا ہی۔ اور بعض نے کہا ہی کہ جب مرض بیس روز سے تجاوز کر جاوے تو حکم رابوع کا منقطع ہو جاتا ہی۔ یا مصرع ثانی کے یہ معنی ہین کہ عجب کسی ایسے امر کے کہ اسکو مشابہ سے پوشیدہ کر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| مَالَهَا نُضْجٌ وَلَا إِنْذَارٌ | بَلْ وَفِي أَعْرَاضِهَا أَخْطَارٌ |
| نہ اُسکے واسطے نضج ہوتا ہی اور نہ پہلے سے کوئی خبر دار | بلکہ اُسکے اعراض مین بہت خطر ہین |
| وَهٰذِهِ لَيْسَتْ بِبَاحُورِيَّةٍ | إِلَّا بِمَا نَكَسَتْهُ رَدِيَّةٌ |
| اور یہ دوری بحران طبعی نہین ہوتے ہین | مگر باعث عود کرانے مادہ ردیہ کے اس مرض کو |

یعنی ربوع و سابوع کے سوائے دیگر ایام کے بحران ردی ہوتے ہین خصوصا جبکہ اس سے پہلے کوئی منذر نہوا و بحران کے اعراض بھی ردی ہون اور اکثر ایسے بحران سے مریض کو تکلیف اور تنگی پہونچتی ہی۔ **فائدہ** بحران جیدکی نو علامتین ہین (۱) بحران سے پہلے مرض کے مادہ مین کسیقدر نضج پایا جاوے (۲) بحران کے دنون مین واقع ہووے کیونکہ اکثر عادت اور تجربہ سے معلوم ہو چکا ہی کہ مادہ کو انھین ایام مین حرکت حاصل ہوتی ہی (۳) بحران کے محمودہ ایام مین سے کسی مین ہووے (۴) اس سے پہلے ایسا دن منذر ہو جو اُسکے لائق اور مناسب ہی

(۵) بحران استفراغ کے ذریعہ سے ہو نہ انتقالی (۶) بحران سے وہ خلط خارج ہووے جو بیماری کا اصلی باعث اور فاعل مؤثر ہی (۷) استفراغ مناسب بہمت اور لائق طریقہ سے ہو جو خلط غلیظ ہی وہ اسہال کے ذریعہ سے خارج ہو جاوے اور رقیق پسینے سے اور صفراوی رقیق قی کی راہ سے (۸) بحران کی برداشت طبیعت بسہولت کر سکے (۹) بحران کے بعد مریض کو راحت اور آرام حاصل ہووے

## ذِكْرُ الدَّلِيلِ عَلَى مَا يَقْتَضِي الْبُحْرَانَ

بحران کے گذر جانے پر دلیل کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| فَإِنْ رَأَيْتَ مَرَضًا دَمَوِيًّا | صَعْبًا شَدِيدًا هَائِجًا رَدِيًّا |
| سو تو اگر مرض دموی بہت سخت | ہیجان (جوش) والی روی دیکھے |
| قَدْ بَدَتْ أَعْرَاضُهُ فِي الرَّأْسِ | وَاتَّبَعَتْهُ سَائِرُ الْحَوَاسِ |
| کہ اُسکے اعراض سر میں ظاہر ہوئے ہیں | اور سارے حواس اسکے تابع ہو گئے ہیں |
| وَحُمْرَةٌ وَحِكَّةُ الْأَنَافِ | فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانَ بِالرُّعَافِ |
| اور سرخی اور ناک کی کھجلی ظاہر ہو | تو یہ بحران نکسیر کے ساتھ ہوگا |

دموی بحران کی علامتیں جنسے اُسکا آنا جانا معلوم ہوتا ہی دو قسم کی ہیں ایک وہ جو دماغ کے افعال سے ماخوذ ہوتی ہیں دوسرے وہ جو عام بدن سے لیجاتی ہیں دماغ کے افعال سے اسطرح استدلال کیا جاتا ہی کہ اُسکے حواس مکدر اور دماغ یا کنپٹیوں میں ضربان (دھمک) اور سر ثقیل اور منھ زیادہ سرخی اور ناک کا کھجلانا اور آنکھوں میں سرخی کے آثار نمودار ہوتے ہیں۔ اور دیگر بدن سے اُسکی علامتیں اسطرح لیجاتی ہیں کہ فصد کے مقام پر کھجلی اور بدن کی رگیں زیادہ موٹی اور جرکاتیں

زیادہ ثقل اور جسیم بوجھل اور عمر جوانی اور مزاج گرم ہو تو اس صورت مین اس مرض کا بحران نکسیر سے ہوگا۔ اور شیخ نے کہا ہی کہ بسا اوقات زیادہ نکسیر سے مرض دموی کی بیخکنی ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَكُنْ اَعْرَاضُهٗ مِنْ اَسْفَلِ | بِوَجَعٍ فِيْ سُرَّةٍ مُتَّصِلِ |
| اور اگر اعراض اُسکے نیچے سے ہون | چنانچہ ناف مین درد برابر ہووے |
| وَقَبْلُ كَانَ طَمْثُهَا فِيْ خُبْثِ | فَاِنَّمَا بُحْرَانُهَا بِالطَّمْثِ |
| اور اس سے پہلے حیض کا خون خرابی مین تھا | پس معلوم ہوا کہ اس عورت کا بحران حیض کے ذریعہ ہوگا |
| اَوْ سَلِمَ الْاَعْلٰى مِنَ الْاَوْجَاعِ | وَكَانَ فِي السُّفْلٰى مِنَ الْاَضْلَاعِ |
| یا اوپر کی جانب دردون سے بچ رہے | لیکن نیچے کی پسلیون مین درد ہووے |
| وَكَانَ يَشْكُوْ اِذَا الْعَلِيْلُ كَبِدَهٗ | وَنَزَلَ الْوَجَعُ نَحْوَ الْمَقْعَدَهْ |
| اور وہ بیمار اپنے جگر کی شکایت کرتا ہو | اور درد مقعد کی طرف اُتر جاوے |
| فَلَسْتَ اِنْ اَنْذَرَتْهُ بِخَاسِرِ | فَذَاكَ بُحْرَانُ دَمِ الْبَوَاسِرِ |
| سو تو اگر اُسے خبر دیدیوے تو زیانکار نہوویگا | کہ وہ بحران دم (خون) بواسیر کا ہی |

جس شخص کو پیٹ مین خصوصاً داہنی طرف درد محسوس ہو یا پیٹ کے نیچے جانب بے آرامی ہو یا پہلے بواسیر یا کسی اور رگ سے خون جاری تھا جو اب بند ہو گیا ہی جس اس شخص کو کوئی بیماری عارض ہوگئی ہی تو اسکو بحران اس خون کے اجزا سے ہوگا خسارہ کے لفظ کے کہنے مین اس امر کیطرف اشارہ ہی کہ خون کے جاری ہونیمین پورا یقین نہین صرف احتمال ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ يَكُنِ الْمَرَضُ مِنَ صَفْرَاءِ | وَكَانَ فِيْ اَوْقَاتِ الْاِنْتِهَاءِ |
| اور اگر مرض صفراوی ہو | اور اوقات انتہا مین ہو |

| | |
|---|---|
| وَكَانَ فِي بَرْسَامِهِ اِسْتِيلَاعٌ | وَكَثُرَ الصُّدَاعُ وَالْبَلَاءُ |
| اور اسکے برسام مین غلبہ ہو | اور درد سر اور غم بہت ہو |

برسام مرکب از لفظ فارسی و یونانی ہی ایک ورم کا نام ہی کہ حجاب حاجز مابین قلب و معدہ مین ہوتا ہی اور حجاب حاجز بین الکبد و المعدہ طبری کا مذہب ہی میرے گمان مین یہ لفظ برسام کا یہان تصحیف سرسام کی ہی جسپر لفظ کثرۃ الصداع (درد سر) دلالت کرتا ہی کیونکہ درد سر سرسام کی علامت ہی نہ برسام کی اور نیز چونکہ سرسام صفراوی نام ورم دماغ کا ہی جسکا بحران نکسیر سے ہوتا ہی اور بعض نسخون مین سرسام کا لفظ موجود ہی جسکے غلبہ سے یہ مراد ہی کہ اسکے اعراض اختلاط ذہن اور ہذیان وغیرہ ظہور پذیر ہوون

| | |
|---|---|
| فَلَا تَكُنْ مِنْ ذَاكَ فِي مَخَافِ | فَإِنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالرُّعَافِ |
| سو تو اس سے خوف مین نہو کہ | یہ بحران رُعاف (نکسیر) سے ہوگا |
| وَإِنْ تَكُنْ أَعْرَاضُهُ فِي الْمِعْدَهْ | وَكَانَ يَشْكُو قَبْلَ ذَا كَبِدَهْ |
| اور اگر اعراض معدہ مین ہون | اور اس سے پہلے اپنے جگر کی شکایت کرتا تھا |
| وَكَانَ فِي كَرْبٍ وَفَرْطِ غَشْيِ | فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ بِالْقَيْءِ |
| اور بیقراری اور بہت بیہوشی مین ہو | تو بحران اُسکا قی کے ساتھ ہوگا |

تہوع اور بیقراری معدہ مین اور جگر کے وہنی جانب مین درد اور اچوی وغیرہ آثار پائے جاوین تو اُسکا بحران قی کے ذریعہ سے ہوگا۔

| | |
|---|---|
| أَوْ سَلِمَ الرَّأْسُ مِنَ الصُّدَاعِ | وَكَانَ يَشْكُو الْبَطْنَ مِنْ أَوْجَاعِ |
| یا سر درد سے بچا رہے | اور دردون سے پیٹ کی شکایت کرتا تھا |

| | |
|---|---|
| اَوْ ظَهَرَتْ سُرَّتُهٗ صَدِيْعَهٗ | وَاعْتَقَلَتْ مِنْ قَبْلِ ذَا الطَّبِيْعَهٗ |
| یا ظاہر ہو وے اُسکی ناف کا نصف ایک حصہ | اور اس سے پہلے طبیعت بھی بند تھی |
| فَكُنْ فِي الْاَمْرِ عَلَى الْاِحْرَازِ | بِاَنَّ ذَا الْبُحْرَانِ بِالْبَرَازِ |
| پس تو اُس مرض کی حفاظت پر ہو اور یقین کر | کہ یہ بحران براز کے ساتھ ہوگا |
| اَوْ سَلِيْمَ الْبَطْنِ مِنَ الْتِوَاءِ | وَلَمْ يَكُنِ الْمَرِيْضُ ذَا ابْلَاءِ |
| یا اگر پیٹ پیچ و تاب سے سالم ہو | اور مریض مین بھی کوئی آفت نہو |
| بَلْ كَانَ فِي كَرْبٍ قَلِيْلٍ وَاَرَقْ | وَلَمْ يَكُنْ اَعْرَاضُهٗ فِيْهَا عَرَقْ |
| بلکہ تھوڑی سی بیقراری اور بیداری مین ہووے | اور اُسکے اعراض مین پسینا نہو وے |
| وَكَانَ فِي اَمْرَاضِهٖ لِيَانَهٗ | وَكَانَتِ الْاَوْجَاعُ تَحْتَ الْعَانَهٗ |
| اور اُسکے امراض مین نرمی نہو | اور وردین پیڑو کے نیچے ہون |
| فَخُذْ بِهٰذَا الْاَمْرِ صَحِيْحَ قَوْلِهٖ | بِاَنَّ بُحْرَانَ الْفَتٰى بِالْبَوْلِ |
| پس اسبات سے میرے درست قول کا اعتبار کر | کہ بحران اُس جوان کا بول کے ساتھ ہوگا |

یعنی جب سر اور پیٹ مین اعراض نہ پائے جاوین جنکا بیان پہلے ہوچکا ہی اور بیماری بھی کچھ زیادہ تیز (حاد) نہووے اور پیٹ سے نیچے درد یا پیڑو مین درد محسوس ہووے اور پسنا بدن مین اجتماع رطوبتون کے سبب سے تھوڑا تھوڑا آتا ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ اسکا بحران کثرت بول سے ہوگا جو تمام بحرانون سے زیادہ تر ضعیف ہوگا

| | |
|---|---|
| اَوْ سَلِمَ الْبَوْلُ مِنَ امْتِسَاكِ | وَلَمْ يَكُنْ فِي عَانَةٍ تَشَاكِ |
| یا بول سالم ہو رُک جانے سے | اور پیڑو مین بھی کچھ درد نہو |

| | |
|---|---|
| وَكَانَ ذَا مَنفَذٍ فِي الْمَسَامِ | وَلَمْ يَكُنْ فَرْطٌ مِنَ الْآلَامِ |
| اور ہو وہ شخص کھلے مسامات والا | اور اسمین بہت درد نہون |
| وَلَمْ يَكُنْ يُبْسٌ شَدِيدٌ وَارِقُ | فَإِنَّمَا بُحْرَانُ هٰذَا بِالْعَرَقِ |
| اور سخت خشکی اور بیداری نہو | تو اُسکا بحران پسینے کے ساتھ ہوگا |
| وَإِنْ يَكُنْ فِي غُدَدِ الْآلَامُ | فَإِنَّمَا بُحْرَانُهُ أَوْ رَامُ |
| اور اگر غدّون مین درد ہون | تو اُنکا بحران ورمون سے ہوگا |

غدّون کی تفصیل اعضاء کی بحث مین مرقوم ہو چکی ہی جب بحران کسی مادہ کو غدّون کیطرف دفع کریگا تو اُنمین ورم اور دنبل ہو جاتے ہین اُسکو بحران انتقالی کہتے ہین اور کبھی بعض امراض کے لیے دو بحران ہوتے ہین جیسے کہ جب تپ محرقہ والے کو نکسیر ہو جس سے بخوبی بیماری سے نجات نہو جاوے تو دوبارہ اُسکا بحران پسینے کے ذریعہ سے ہوگا

| | |
|---|---|
| وَاسْتَعْمِلِ التَّدْبِيرَ بِالْعَلَامَهْ | دَلَّ عَلَى الْمَوْتِ أَوِ السَّلَامَهْ |
| اور اُسی علامت سے تدبیر کر | جو موت پر یا سلامتی پر دلالت کرتی ہی |

جسطرح کی علامتین مریض مین پائی جاوین اُنکے موافق تدبیر اور معالجہ کرنا چاہیے یعنی اگر علامتون سے معلوم ہو کہ گرم بیماری ہی تو سرد ادویات سے معالجہ کرنا چاہیے اور اگر سرد ہو تو گرم سے تدبیر کرنی چاہیے خواہ بیماری خوفناک ہو یا نہ

## ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ أَوَّلًا ثُمَّ فِي الْعَلَامَاتِ الدَّالَّةِ عَلَى الْمَوْتِ الْمَأْخُوذَةِ مِنَ الْأَعْضَاءِ

موت کی خبر دینے والی علامتون کا ذکر ہی جنمین سے پہلے اُن ردی علامتونکا بیان ہو جو اعضاء کے افعال سے لیجاتی ہین

جب بحران گذر جاتا ہی تو اُس سے با توقوت کو تقویت حاصل ہو جاتی ہی جو مادہ پر غالب

اُسکو خارج کردیتی ہی اور یا مرض غالب آکر قوت کو ضعیف کردیتا ہی۔ ردی علامتین نمودار ہوجاتی ہین جس سے بیمار ہلاک ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| كَرَاهَةُ الضَّوْءِ وَدَمْعٌ جَارٍ | لِشِدَّةِ التَّحْرِيكِ وَازْدِرَارٍ |
| روشنی کو مکروہ جاننا اور آنسو جاری ہونے | سخت حرکت اور کجی سے |

علامتون کی تین قسمین ہین (۱) ردی (۲) جو ہلاکت پر دلالت کرین (۳) سلامتی کو ظاہر کرین جنکا بیان آگے بالتفصیل آتا ہی۔ منجملہ ردی علامات کے روشنی کو مکروہ جاننا جو اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ مریض کے دماغ مین کوئی آفت ہی جسنے روح نفسانی کو ضعیف کردیا ہی۔ اسیطرح جب اندھیرے کو اختیار کرے اور آنکھون سے خواہ ایک یا دونون سے آنسوون کا جاری ہونا حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتا ہی۔ بقراط کا مقولہ ہی کہ حاوہ (تیز) امراض مین آنسوؤن کا جاری ہونا ردی علامت ہی۔ ازدراز سے یہ مراد ہی کہ غضبناک ہیئت سے دیکھنا جیسے کہ یہ تینون اُمور دماغ کے ضعف افعال پر دلالت کرتے ہین اسیطرح یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ دماغ کے کسی عضلہ کو یا اُس عضلہ کے کسی حصہ کو تشنج ہوگیا ہی

| | |
|---|---|
| وَصِفْرٌ فِي الْعَيْنِ فَرْدٌ جَانِبٌ | وَيُفْتَحُ الْفَمُ بِلَا تَثَاؤُبٍ |
| اور آنکھون مین چھوٹا پن اور پھیرنا پہلو کا | اور بدون جمائی کے مریض مُنھ کھولا کرے |

کیونکہ حاوہ (تیز) امراض مین آنکھون کا چھوٹا ہونا ردی (مذموم) ہی جو تشنج پر دلالت کرتا ہی اور ایسا ہی مُنھ کا کھولنا۔ اور جب تشنج تمام مین پھیل جاتا ہی تو آدمی مرجاتا ہی کیونکہ موت کامل تشنج ہی اور کبھی مُنھ کا کھولنا عضلہ یا عضو کے تشنج پر دلالت کرتا ہی جسکے ذریعہ سے مُنھ کھلتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْمَرِيْضُ يَسْتَلْقِيْ عَلٰى قَفَاهُ | قَدْ اِرْتَخَتْ يَدَاهُ اَوْ رِجْلَاهُ |
| اور مریض آدمی اپنی گدی پر چت لیٹے | ایسا کہ اُسکے دونون ہاتھ اور پانون سُست اور ڈھیلے ہوگئے ہون |

اور ایسا ہی پیٹ پر بغیر عادت کے سونا یا کھولنا پردہ دار عضو کا جو بھی اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ بدن کی قوتین تحلیل ہوکر گھٹ گئی ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا اَيْنَزِلُ عَلٰى مَرْقَدِهٖ | وَكَاشِفًا عَنْ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ |
| اور اگر ظاہر ہووے کہ مریض اپنے بستر سے اترتا ہے | ایسی حالت مین کہ اپنے ہاتھ اور پیر سے کپڑا اُتارتا ہے |

کیونکہ قوت مرض کی برداشت سے عاجز آگئی ہے اور قوت خیالی فاسد اور ناقص ہوگئی ہے

| | |
|---|---|
| اَوْ اِنْ شَكَلَّ بِشَكْلٍ مُنْكَرٍ | وَقَدْ بَدَا يَعْنِيْ بِنَتْفِ الزَّيْدِيْ |
| یا بُری شکل بنجاوے | اور ظاہر ہو کہ تنکے اوکھیڑنے کا قصد کرتا ہے |

بُری شکل مین اسطرح متشکل ہوجاوے کہ اُسکے بدن کا رنگ سیاہ یا سبز ہوجاوے یا اُسکے افعال مین خرابی آجاوے یا مردہ اشخاص کا نام لیکر بیہودہ گوئی کرے یہ سبھی باتین اس امر پر دلالت کرتی ہین کہ دماغ کی کوئی خلط جل گئی ہے اور کپڑون اور لکڑیون مین سے چھوٹے چھوٹے تنکون کا اُٹھانا اکثر ظاہر کرتا ہے کہ اُسکے دماغ مین ورم ہوگیا ہے جسنے اُسکی قوت خیالی کو فاسد کردیا ہے یا بخارات ردی اسکے دماغ کیطرف صعود کرتے ہین جس سے اُسکی قوت خیالی مین خرابی آگئی ہے

| | |
|---|---|
| اَوْ ثَقُلَتْ اَطْرَافُهٗ فِي الْمُنْتَهٰى | اَوْ قَدْ بَدَا مُتَعَلِّقًا بِمَا يَرٰى |
| یا انتہا سے مرض مین اُسکے اطراف (ہاتھ پانون) بھاری ہوجاتے ہین | یا جس چیز کو دیکھتا ہے اُسی سے اُلجھنے لگے |

کیونکہ ایسی حالت مین جسم کا بھاری ہونا حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہے جس سے وہ قوت بھی جو اعضا کو حرکت دیتی ہے تحلیل اور فانی ہوگئی ہے اور ایسا ہی

بہ کسی سے اُلجھنا اور ہاتھ زیادہ ڈالنے جو طبعی فعل کے مخالف ہی کیونکہ انتہا مرض مین طبعی فعل یہ ہی کہ بیمار ساکن اور چپ رہا کرے ۔

| | |
|---|---|
| وَصَرُّهُ الْاَسْنَانِ دُوْنَ عَادَةٖ | وَوَلْعُ الْيَدَيْنِ بِالْوِسَادَةٖ |
| اور دانت پیسنے بدون عادت کے | اور ہاتھ تکیہ پر ڈالنے |
| اَوْ اَنْ تُخَيِّلَ غُلَامًا اَسْوَدَهْ | يُرِيْدُ اَنْ يَقْتُلَهٗ اِذَا بَدَا |
| یا یہ خیال کرے کہ سیاہ لڑکا | اُسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی جب ظاہر ہو |

کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی کہ بدن مین مرۂ سودا احتراق پاگیا ہی جس سے محترق سودا وی بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہین اور ایسا ہی جب شیر یا اور درندہ یا سانپ کے کاٹنے کا خیال کرکے ڈرے

| | |
|---|---|
| اَوْ اِنْ يَكُنْ فِيْ مَرَضٍ ذِيْ حِدَّهْ | فَمَوْتُهٗ يَقْرُبُ مِنْهُ الْمُدَّهْ |
| یا یہ کہ مرض حاد (تیز) مین ہو | سو اُسکی موت کی مدت اُس سے قریب ہی |

مرض حادہ مین یہ سبھی اُمور غلط کے زیادہ احتراق اور دماغ کے فساد اور حرارت غریزی کے ضعف پر دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا سَكِيْتُنَا فِيْ هٰذَرِ | وَاِنْ تَرٰى حَلِيْمَنَا فِيْ ضَجَرِ |
| اور اگر بیمار بڑا خاموش بکواس کرنے مین ظاہر ہو | اور تو ہمارے بردبار کو تنگی و خفگی مین دیکھے |
| اَوْ اِنْ تَشْتَكِيْ بِالْعَمٰى وَالصَّمَمِ | اَوْ سَقَطَتْ قُوَّتُهٗ عَنِ الْكَمِ |
| یا اگر شکایت کرے نابینائی اور بہرا پن کی | یا قوت درد کے سبب سے ساقط ہوجاوے |

جب بیمار نہ سُن سکے اور نہ دیکھ سکے یا ایسی اشیا کو دیکھے جنکی کچھ حقیقت واقع مین نہین ہی یا آوازون کا سننا پسند نہ کرے یا خوشبوون کو ناپسند سمجھے سو یہ بھی

امراضِ نفسانی کے ضعف یا اُسکے بطلان پر دلالت کرتے ہین اور ایسا ہی جب زیادہ درد ہووے جس سے قوت تحلیل ہوکر بالکل ساقط ہوجاتی ہی جیسا کہ فولنج مین ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| اَوْاِنْ رَاٰی فِی الْمُنْتَھٰی فِیْ نَوْمِہٖ | فَلَجًا بَدَا اَیْ یَنْزِلُ فَوْقَ جِسْمِہٖ |
| یا مرض کی انتہا مین خواب دیکھے | کہ برص اُسکے جسم پر نازل ہوتی ہی |

جس سے معلوم ہوتا ہی کہ باطن بدن پر برودت غالب آگئی ہی جسنے حرارت غریزیہ کو بجھا دیا ہی جیسا کہ کزاز مین ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَنَفْسٌ مُضْطَرِبٌ ذُوْ بَرْدٍ | عَالٍ فَاِنَّ ذَاکَ شَیْءٌ مُرْدٍ |
| اور نفس بیقرار ہے سردی والا | بلند آتا ہی سو یہ امر تو مہلک (ہلاک کرنیوالا) ہی |

جو حرارت غریزیہ کے معدوم اور برودت کے غلبہ پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَسَھَرُ اللَّیْلِ وَنَوْمُ الْیَوْمِ | اَوْ عَدِمَ الْمَرِیْضُ کُلَّ النَّوْمِ |
| اور بیداری رات مین اور سونا دن مین | یا بیمار بالکل نیند مفقود کرے |

جو دماغ کے میس اور اُسکے افعال کے خلل پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| اَوْسَاءَتِ الْحَالُ بِذَا الْمَنَامِ | سُوْءً وَکَانَتْ عِلَّۃُ الْاٰلَامِ |
| یا اُس نیند مین حالت بہت بری ہوجاوے | اور بیماری بھی دردون کی ہو |

چونکہ خواب بدن کی قوتون کے لیے موجب راحت و آرام کا ہی تو جب اُس سے بے چینی اور بیقراری یا اُسمین زیادہ تکلیف اور بے آرامی حاصل ہو جو طبعی حالت کے منافی ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی حالت نہایت ردی اور ناقص ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ جب نیند کی حالت مین بیمار کو زیادہ درد محسوس ہو تو وہ اُسکی حالت کی برائی پر دلالت کرتا ہی کیونکہ نیند مین حرارت غریزی

بدن کے اندر کیطرف چلی جاتی ہی تاکہ غذا کو ہضم کرے اور اخلاط اور مرض
وورد کے بادون کو نضج دیکر خارج کردیوے اور جب اُسکے خلاف پایا جاتا ہی
تو وہ حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| اوْ اَنْ اَتَی طَبِیْبُهُ الْقَانُوْنَا | وَلَا یَرَاهُ یَفْعَلُهٗ مُبِیْنَا |
| یا یہ کہ اُنکا طبیب علاج یا قاعدہ کرے | اور اپنے کام کا اثر ظاہر نہ دیکھے |

جس سے مریض کو کچھ آرام اور خفت حاصل نہووے بلکہ اُسکے حال مین بیقراری
واضطراب زیادہ ہوتی جاوے یا ایک حالت سے دوسری حالت مین متبدل
ہوتا رہے سو اس سے اُسکے بدن کی قوتون کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہی

## ذِکْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاخُوْذَةِ مِنْ حَالَاتِ الْبَدَنِ

اُن علامات منذرہ باموت کا ذکر ہی جو بدن کے حالات سے لی جاتی ہین

| | |
|---|---|
| وَالْوَجْهُ فَاَشْبَهَ وَجْهَ الْمَیِّتِ | وَلَطَی الضَّلْعُ مِنَ الْمَشَقَّةِ |
| اور چہرہ بہت مشابہ ہوجاوے میت کے چہرہ سے | اور تکلیف کے باعث گھٹنے لگ جاوے |

اسطرح کہ اُسکی آنکھین گہری ہوجاوین اور اُسکا رنگ خاکستری یا غبار آلودہ ہوجاوے
اور کان کی لوین اُلٹی ہوجاوین سو جب ان علامتون مین سے کوئی علامت
پائی جاوے اور مریض کو نہ بیخوابی نہ استفراغ نہ کوئی زیادہ غم یا تکلیف لاحق ہو تو اُس سے
اُسکی موت پر قوی دلیل ہی کیونکہ ان حالات سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی حرارت غریزیہ کم
ہوگئی ہی اور اگر ایسی حالت طویل مرض کے آخر مین ظاہر ہو تو وہ کچھ ایسی مذموم و قبیح نہین ہی

| | |
|---|---|
| وَانْقَبَضَتْ مِنْ بَرْدِهَا الْاُذُنَانِ | وَانْقَلَبَتْ وَغَارَتِ الْعَیْنَانِ |
| اور دونون کان سردی کے سبب گھٹ جاوین | اور آنکھین پلٹ کر پست ہوجاوین |

جو خشکی کی زیادتی اور سردی کے غلبہ پر دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَحُمْرَةُ الْعَيْنَانِ أَوْ سَوَادُهَا | أَوْ أَنْ نَتَتْ وَإِنْ بَدَا كَمَادُهَا |
| اور آنکھون کی سرخی یا اُنکی سیاہی | یا یہ کہ اوبھر آوین اگرچہ ظاہر ہووی سیاہی اُنکی |

اسمین چار علامتین ہین (۱) آنکھون کی سرخی زیادہ مدت تک قائم رہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ مین ورم یا کوئی اور آفت ہے (۲) آنکھین اُبھر جاوین اور اُنکی سیاہی عرصہ تک اُونچی رہے جب کسی چیز کیطرف نگاہ کرے تو اُس سے نظر کو نہ پھیر سکے۔ (۳) آنکھون کی سفیدی سیاہ یا خاکستری رنگ کے ساتھ متبدل ہو جاوے جو بدن کی اصلی رطوبتون کے خالی ہونے پر دلالت کرتا ہے (۴) آنکھ پر خاکستری رنگ طاری ہو جاوے اور نسیج عنکبوت کیطرح اُسپر نظر آوے

| | |
|---|---|
| أَوْ سَكَنَتْ أَوْ شَخَصَتْ أَوْ بَرَدَتْ | أَوْ كَانَتِ الْأَجْفَانُ مِنْهَا الْتَوَتْ |
| یا ٹھہر جاوین یا کھل رہجاوین یا سرد ہو جاوین | اور پلکین اُنسے کبھی جاوین |
| وَاسْتَدَّ أَنْفٌ وَالْتَوَى بِجَبْهَةٍ | وَبِأَنْ تَقَلَّصَ بِجَنْبِ شَفَتِهِ |
| اور ناک پھر جاوے اور پیشانی سے لگجاوے | اور کھچ وٹ لب کے کسی جانب مین ظاہر ہووے |
| وَالْبَرْدُ فِي الْأَطْرَافِ مِنْ إِنْسَانِ | وَالْقَرْحُ وَالسَّوَادُ فِي اللِّسَانِ |
| اور آدمی کے ہاتھ پانون مین سردی ہوتی ہے | اور زخم اور سیاہی زبان مین |
| مَعَ اضْطِرَابٍ وَأُمُورٍ مُقْلِقَهْ | فَإِنَّهَا رَدِيَّةٌ فِي الْمُحْرِقَهْ |
| باوجود بیقراری اور اُمور بے آرام کرنے والے کے | کہ یہ سب تب محرقہ مین بُری علامتین ہین |

جبکہ حادہ (تیز) امراض تپ محرقہ غب خالصہ وغیرہ مین ہاتھ پانون کان ناک سرد ہو جاوین تو معلوم ہوتا ہے کہ اعضاے باطنی مین ایسا ورم ہے جسنے اپنی حرارت کے

ذریعہ سے تمام بدن کے خون کو اپنی طرف کھینچ لیا ہی جس سے بدن کے اطراف
کی جانب برودت پہونچ گئی ہی اور بھی یہ سردی حرارت غریزیہ کی کمی کی وجہ سے
ہوتی ہی بقراط نے کہا ہی کہ جاوہ تپون مین ہاتھ پانون کا سرد ہونا اچھا نہین ہی
قرح (زخم) سے مراد سیاہ پھنسیان ہین جو سیاہ چیچون کے برابر زبان پر ہوجاتی
ہین اور زبان پر سیاہی مع بیقراری کے شدت احتراق کے سبب سے ہوتی ہی
اور اُس سبب سے بھی کہ مرض کے مادہ کے ساتھ طبیعت مقابلہ و مجادلہ کرتی ہی
اور ایسا ہی جب سخت تپ کی حالت مین سرد پسینہ آوے جس سے کچھ مرض
خفت اور آرام نہ حاصل ہووے۔ حمی محرقہ تپ صفراوی ہی جسکا مادہ
داخل عروق مین قلب اور کبد کے قریب ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| اَوْ حُمْرَةٌ وَخُضْرَةُ الْاَظْفَارِ | وَاخْضِرَارُ مَا فِي الْجِسْمِ مِنْ اٰثَارٍ |
| اور سرخی اور سبزی ناخنون کی | اور سبز ہوجانا سب نشانون کا جو بدن مین ہین |

ایسا ہی جب سیاہی یا خاکستری رنگ ناخنون پر آجاوے جو سبھی امور حرارت
غریزیہ کے فنا اور اخلاط کے احتراق پر دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَيَرَقَانٌ قَبْلَ سَابِعٍ اَتٰى | اِلٰى هِزَالٍ فِي الشَّرَاسِيْفِ بَدَا |
| اور یرقان قبل از ہفتہ کے جو آوے | پسلیون مین لاغری کیطرف میلان ہووے |

یرقان مادہ غلیظ ہی جسکو طبیعت ظاہر بدن کیطرف نکالنا چاہتی ہی۔ سو جب
ہفتہ سے پہلے خارج ہو تو سمجھنا چاہیے کہ وہ بغیر بحران کے نضج سے پہلے
خارج ہوا ہی جو طبیعت کی عجز و مغلوبی پر دلالت کرتا ہی اور کبھی آفت پر دلالت
جو جگر مین حاصل ہوتی ہی۔ اور پسلیون کی لاغری اسطرح ہوتی ہی کہ اُنکا چمڑا

سخت خشکی سے ہڈیونپر چمٹ جاتا ہی جو بدن کے اصلی رطوبات کے زوال پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْبَرْدُ اَنْ بَدَا عَلٰی سَطْحِ الْبَدَنِ | فَالْحَرُّ فِیْ دَاخِلِ ذَاكَ قَدْ مَكَنْ |
| اور اگر سردی ظاہر بدن پر نمودار ہووے | تو گرمی اسکے اندر قائم اور ساکن ہے |
| لَاسِیَّمَا اِنْ كَانَ ذَا بَقَاءِ | عَلٰی رَئِیْسَةٍ مِنَ الْاَعْضَاءِ |
| خصوصاً اگر وہ ہمیشہ رہتی ہی | اعضاء مین سے کسی عضو رئیس پر |

اگر بدن مین باوجود زیادہ حرارت ہونے کے بدن کا ظاہری سطح سرد ہوا اور کتنی مدت تک ایسا ہی حال رہے اور حرارت کسی عضو رئیس جگر یا دل یا طحال کے قریب ہی تو سمجھنا چاہیے کہ کسی اندرونی عضو مین ورم ہی یا اندر جسم کے کچھ زیادہ احتراق واقع ہوا ہے۔

| | |
|---|---|
| ثُمَّ یُهَیِّجُ الْوَجْهِ مَعَ الْاَطْرَافِ | مِنْ قَبْلِ اَسْبُوْعَیْنِ اَمْرٌ كَافِیْ |
| پھر بھڑاہٹ چہرہ کی اور ہاتھ پانون کی | قبل از چہاردہ روز کے پورا پورا نشان ہی |
| اَوْ تَسْكُنُ الْحُمّٰی بِلَا اِنْفِرَاجِ | اَوْ اَنْ تَرٰی تَشْتَدُّ فِی الْاِزْدِوَاجِ |
| یا یہ کہ تپ بغیر کھلنے اور بحران کے ٹھہر جاویگی | یا تو دیکھے کہ تپ ازدواج مین (دوسرے دوسرے روز) شدت ہوگی |
| فَاِنَّ ذَا الْمَرْءَ سَرِیْعُ الْحِیْنِ | فَلَا یُرٰی یَبْلُغُ اَسْبُوْعَیْنِ |
| سو یہ شخص قریب الہلاک ہی | جو نظر نہین آتا کہ دو ہفتہ تک پہونچے |

## ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالْمَوْتِ الْمَاخُوْذَةِ مِمَّا یَبْرُزُ مِنَ الْبَدَنِ

موت کی خبر دینے والی اُن علامات کا ذکر ہی جو بدن سے نکلنے والی چیز سے معلوم ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| اِنَّ الْبَوَازِرَ اَسْوَدَ اَوْ اَخْضَرَا | اَوْ مُنْتِنًا دَمِیًا وَاَحْمَرَا |
| تحقیق براز سیاہ ہووے یا سبز ہووے | یا بدبودار ہووے۔ اور خونی اور سرخ |

| | |
|---|---|
| وَمِثْلُ مَاءٍ وَبَرَازٍ زَبَدِيٍّ | وَابْيَضَّ جَمِيعُهَا أَمْرٌ رَدِيٌّ |
| اور پانی کیطرح اور براز جھاگ والی کیطرح | اور سپید یہ سب برے نشان ہین |

براز سیاہ اور سبز دلالت کرتا ہی کہ شدت احتراق سے بدن کی رطوبتین معدوم ہوگئی ہین اور بدبودار اخلاط کی زیادہ عفونت پر اور چکنا اصلی اعتما کے پگھلنے پر اور سرخ صفرا کے جلنے پر دلالت کرتا ہی اور کبھی سرخ جگر کی قوت ماسکہ کے فساد کی وجہ سے ہوتا ہی اور جو براز پانی کے مشابہ ہو وہ جگر اور قوت ماضمہ کے زیادہ ضعف اور طبخ کے فساد پر دلالت کرتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَإِنْ بَدَا مُخْتَلِفُ الْأَلْوَانِ | فَالْمَوْتُ إِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ بُحْرَانِ |
| اور اگر مختلف رنگون والا ظاہر ہووے | تو موت ہو بشرطیکہ بحران سے یہ اختلاف نہو |

اگر بحران سے ایسا ہوگا تو وہ قوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتا ہی جسنے یہ موذی اخلاط کو خارج کردیا

| | |
|---|---|
| وَإِنْ رَأَيْتَ شُقْرَةً فِي ضُعْفِ | وَنَحْوُ ذَاكَ مِنْ مَرَارٍ صِرْفِ |
| اور اگر تو اشتہا کو ضعف مین دیکھے تو بھی ایسا ہی ہی۔ | اور ایسا ہی ہو خالص مصفرا و سوداے ہو |
| وَقَطْعُ الدَّمِ الْعَتِيقِ فِيهِ | وَقَطْعُ اللَّحْمِ إِذَا تَلِيهِ |
| اور بند ہونا پرانے خون کا اسمین | اور گوشت کا کاٹنا جب اسکے بعد ہو جاوے (ایسا ہی ہی) |

جب انتہار غذا کا ضعف معدہ مین زیادہ صفرا کے گرنے کے سبب سے ہو اسطرح کہ براز مین صرف مرہ صفرا ہوتا ہی اُسمین کوئی اور چیز مخلوط نظر نہین آتی تو اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ معدہ مین فاسد غلظ نے زیادہ غلبہ پالیا ہی جسنے قوت طبعی کو مقہور اور مغلوب کردیا ہی اور دیگر سبھی غلظین اسی کیطرف مستحیل ہوجاتی ہین اور خون بدون درد یا زخم امعا کے نہین نکل سکتا۔ سو جب بغیر کسی سبب کے خارج ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ امعا کو کسی موذی نے کھا لیا ہی جس سے نقصان

بتمام امعا کے جرم مین پہونچ گیا ہی سو یہ سبھی باتین ہلاکت اور موت پر دلالت کرتی ہین

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَرَ مِنَ الدَّمَوِیِّ بَعْدَ الْمِرَّۃِ | لَا مِثْلَ اَنْ تَلْذَعَ کُلَّ مَرَّۃٍ |
| اور یہ کہ تو دیکھے خونی بعد صفرا کے | جو نہ کاٹتا ہو ہر بار۔ |

صفراوی اسہال کے بعد خونی اسہال شروع ہو تو معلوم ہوتا ہی کہ بدن سے صفرا خارج ہو گیا ہی اور بجاے اُسکے خون جگر سے تحایل ہو کر آیا ہی سو اگر باوجود اسکے تپ بھی ہو تو جاننا چاہیے کہ امعا مین ورم ہی جس سے دلکو ایذا اور تکلیف پہونچتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا بَرَازُہٗ سَوْدَائِیٌّ | بَعْدَ تَھَوُّکٍ جِسْمِہٖ بَدَاءِ |
| اور اگر بیماری کے سبب بعد اعری بدن کے اُسکا براز سیاہ | اور سوداوی ظاہر ہووے (تو بھی ویسا ہی ہی) |

بقراط نے کہا ہی کہ جس شخص کو بیماری کی تکلیف سے مرہ سودا خارج ہووے تو وہ ضرور دوسرے روز تک مر جائیگا۔

| | |
|---|---|
| وَاعْتَقَلَتْ طَبِیْعَۃٌ فِی الْمُحْرِقَۃْ | فَاِنَّ تِلْکَ لِلدِّمَاغِ مُقْلِعَۃْ |
| اور اگر طبیعت تپ محرقہ مین بند ہووے | پس یہ دماغ کو بیقرار کرنے والی ہی |

کیونکہ اس صورت مین دماغ کیطرف بخارات جاکر اُسکی روح نفسانی کو ایذا دینگے اور کبھی ورم بھی پیدا کر دینگے

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا مُصَوِّتًا وَھُوَ خَفِیْ | وَلَمْ یَکُنْ مِنْ عَادَۃٍ فَھُوَ رَدِیْ |
| اور اگر خفی آواز کرتا ہوا ظاہر ہووے | اور بلا عادت ہو تو وہ ردی ہے |

جبکہ مریض حیادار ہو اور اسکا براز ایسی حالت مین آواز کے ساتھ خارج ہووے تو وہ اُسکے دماغ کے فساد اور عقل کے تغیر اور احشار کے درد غیر محتملہ پر دلالت کرتا ہی۔

| | |
|---|---|
| بَوْلٌ رَقِيقٌ اَسْوَدُ قَلِيلٌ | مَوْتٌ اِذَا يَبُوْلُهُ الْعَلِيْلُ |
| بول پتلا سیاہ تھوڑا ہووے | تو موت ہو جب کوئی بیمار ایسا بول کرے |

بول کا رقیق ہونا دلالت کرتا ہے کہ اسمیں نضج اور ہضم نہیں ہے اور جگر کی قوت ہمیزہ ضعیف ہے اور اسکی سیاہی شدت احتراق کو ظاہر کرتی ہے اور تھوڑا ہونا رطوبتوں کے زوال پر دلالت کرتا ہے اور ان سبھی امور کا اجتماع موت کے قریب کو بتلاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَهٰذَا يَانٌ مَعَ رَقِيقِ بَوْلِ | اَعْظَمُ مَا يُصِيْبُهُ مِنْ هَوْلِ |
| اور بڑبڑانا اور پتلا بول ہونا | یہ بڑی خوف کی بات ہے جو اُسے پہونچیگی |

جو قوت کے ضعف اور دماغ کے فساد پر دلالت کرتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ فِي سَوَادِ | وَفِي مُتَّزِنَةٍ فَمِنْ فَسَادِ |
| اور قے اور نکسیر سیاہ ہو | اور متفق ہو تو یہ فساد سے ہے |

قے سیاہ یا زنگاری یا کراثی یا سلقی یا سرخ وغیرہ جو معتاد رنگ کے مخالف ہو اعضاء باطنی معدہ یا جگر یا امعاء میں زیادہ احتراق واقع ہونے پر دلالت کرتی ہے اور ایسی یا سیاہ نکسیر خون کے فساد کو یا دماغ کے ورم کو ظاہر کرتی ہے اور سیاہ نکسیر بحران کے دن آنے سے یا تو وہ شخص فی الفور رہا ہوگا یا بعد اُٹھانے تکلیف کے عرصہ کے بعد کئی بحرانوں کے آنے سے شفایاب ہو جائیگا

| | |
|---|---|
| تَوَاتُرٌ وَقِلَّةٌ فِي النَّفْثِ | مِنْ عَرَضِ السِّلِّ دَلِيْلٌ خُبْثِ |
| پے در پے ہونا اور کم ہونا خون تھوکے ہوئے میں | سل کی بیماری سے تو یہ دلیل مرض کے خباثت کی ہے |

جو مادہ کی غلظت اور قوت کے عجز و ضعف پر دلالت کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَالنَّفْثُ ذُوالْاَلْوَانِ وَالصُّعُوْبَةِ | وَسُعْلَةٌ عَنْ مَيِّتَةٍ قَرِيْبَةٍ |
| اور نکالنا رنگ کا خون تھوکنا اور سختی | اور کھانسی (یہ سب) موت سے قریب ہوتی ہیں |

تھوک کا سبز یا زرد یا سرخ یا کفدار مع سختی کے ہونا پھیپھڑے کے طبعی افعال کے خلاف اور اصلی حرارت کے زوال اور موت کے قریب پر دلالت کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَعَرَقٌ يَخْتَصُّ بِالدِّمَاغِ | وَلَا يَبْرُزُ بَعْدَ الْاِسْتِفْرَاغِ |
| اور پسینہ خالص دماغ سے ہو | اور بعد استفراغ کے آرام نہ پاوے |

صرف دماغ یا پیشانی کا پسینا دلالت کرتا ہے کہ قوت مقابلہ کرتی ہے نہایت تکلیف مین ہے اور اعضاے باطنی مادہ مرض کے دور کرنے سے عاجز اور ضعیف ہوگئے ہین اور اسیطرح جب پسینے کے بعد مریض کو کچھ آرام نہ حاصل ہووے تو معلوم ہوتا ہے کہ بدن مین تحلیل ہوگیا ہے جو رطوبتون کے روکنے سے عاجز آگیا ہے اور جو پسینا سرد اور خصوصًا بحرانون کے ایام مین ہووہ نہایت ہی ردی و ناقص ہے جو حار و حادہ امراض مین موت کی جلدی پر دلالت کرتا ہے **فائدہ** جس مریض کو اسہال یا نکسیر یا پسینے کے بعد آرام نہووے اُسکی علامت بُری ہے

## ذِكْرُ الْعَلَامَاتِ الْمُنْذِرَةِ بِالسَّلَامَةِ

اُن علامتون کا بیان ہے جو سلامتی کی بشارت دیتی ہین

| | |
|---|---|
| اَلْوَجْهُ اِنْ بَدَا كَمَا قَدْ كَانَا | فِي صِحَّةٍ فَبِهِ اسْتَبَانَا |
| چہرہ اگر ظاہر ہو جیسا کہ تھا | صحت مین تو اچھا ہونا اُسکا ظاہر ہوگیا |

جب مریض کا چہرہ ایام صحت کے مشابہ ہو تو وہ دلالت کرتا ہے کہ قوت مادہ پر غالب ہے اور اسکو بدن مین پھیلنے سے روکتی ہے اور نیز احشا (انتڑیون) کی سلامتی کو ظاہر کرتا ہے

| | |
|---|---|
| وَالصَّدْرُ اِنْ بَدَا عَلَى اعْتِدَالِ | وَلَمْ يَكُنْ تَرَسُّوْمُ ذَا هُزَالِ |
| اور سامنے کا چہرہ اگر باعتدال ظاہر ہووے | اور پسلیون مین لاغری نہووے |

جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ حرارت غریزیہ بدن مین قوی اور عام ہی۔

| | |
|---|---|
| وَيَرْقَانٌ بَعْدَ سَابِعٍ بَدَا | وَالذِّهْنُ فِيهِ سَالِمٌ بِلَا رَدَا |
| اور یرقان ساتوین دن کے بعد ہوا ہو | اور ذہن بھی اسمین سلامت ہو بغیر نقصان کے |

ساتوین روز کے بعد بحران ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ مادہ مین پورا نضج ہوگیا ہے جسکو طبیعت نے بحران کے روز بھی یا بعد بحران تام کے ظاہر جلد کی طرف خارج کردیا ہی اور ذہن کی سلامتی افعال دماغ کی تندرستی پر دلالت کرتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَقُوَّةُ الْحِسِّ أَوِ الْحَرَكَهْ | وَخِفَّةٌ لِبُرْئِهِ مُشْتَرِكَهْ |
| اور قوت حس مین اور حرکت مین | اور سُبکی (یہ سب) اسکی صحت کے واسطے شترک ہین |
| وَإِنْ بَدَا مُضْطَجِعًا كَالْعَادَهْ | وَأَخَذَهُ فِي لَيْلِهِ رُقَادَهْ |
| اور اگر پہلو پر لیٹے ہوے عادت کیطرح لیٹا | اور اسی رات اُسے نیند آگئی ہو |

اور حس وحرکت کی قوت سے ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ مین قوت نفسانی قوی ہی اور اسیطرح جب بدن کے تمام اعضا ثقل وخفت مین برابر ہوویں۔

| | |
|---|---|
| وَلَمْ يَنَمْ فِي أَكْثَرِ النَّهَارِ | وَكَانَ بَعْدَ النَّوْمِ ذَا قَرَارِ |
| اور وہ نیند اکثر دن مین پوری نہوی ہو | اور خواب کے بعد قرار والا بھی رہا ہو یعنی خفت وآرام حاصل ہوا ہو |
| وَكُلُّ نَوْمٍ أَزَالَ مِنَ الْأَلَمْ | وَهَذَيَانٍ أَزَاحَ مِنْ سُقَمْ |
| اور جو نیند کہ درد کو دور کردیوے | اور بکواس کی بیماری کو ٹال دیوے |

جب نیند سے درد کو تسکین ہوجاوے تو سمجھنا چاہیے کہ مرض کے مادہ پر طبیعت غالب آگئی ہی کیونکہ حرارت غریزی نیند کی حالت مین غذا کو ہضم کرتی اور مرض کے مادہ کو نضج دیتی اور موذی کو نکال دیتی ہی اور جب درد کو کچھ آرام نہوتو

اس سے قوت کا ضعف ثابت ہوتا ہی۔ اور جب نیند سے اختلاط عقل جاتا رہے تو وہ بھی نیک علامت ہی۔ اور اگر نیند سے کچھ تخفیف نہو تو وہ بُری علامت ہی اور نیند سے بکواس کا دور ہونا دماغ کی سلامتی کی دلیل ہی۔ اور مصرع ثانی کے یہ بھی معنی ہو سکتے ہین کہ جو نیند بکواس کی بیماریکو مال دیوے

| | |
|---|---|
| مَرَضُ الْحِجَابِ وَالْاَعْضَاءِ | تُشَارِكُ الدِّمَاغَ فِي الْاَدْوَاءِ |
| اور مرض پردون اور اعضا کی | جو درد مین دماغ کے مشارک ہوتی ہین |
| اِنْ سَلِمَتْ مِنْ هٰذِهٖ بِاَنٍ دَائِمٍ | فَاِنَّ ذَا الْمَرِيْضَ جِدًّا سَالِمٍ |
| وہ جب دائم بکواس کی بیماریون سے بچ رہیگی | تو یہ مریض قطعاً بچ رہیگا |

جن اعضا کو دماغ کے ساتھ مشارکت ہی جیسا کہ رحم اور پھیپھڑا اور حجب دماغ اور معدہ وغیرہ جب اُنمین سے کسی ایک کو سوء مزاج یا کوئی مرض لاحق ہو تو اگر اُس سے دماغ کے کسی فعل مین فتور نہ آوے تو ظاہر ہوتا ہی کہ دماغ اور اُسکی روح نفسانی قوی ہی اور کبھی پردون سے مراد دماغ کے پردے ہوتے ہین سو وہ آفت جو دماغ کے تمام پردون کو شامل ہووے عمدہ اور اسلم ہوتی ہی بہ نسبت اُسکے جو کسی ایک خاص پردہ کے ساتھ مخصوص ہووے جسکی تائید مین دوسرا شعر ان سلمت ہے یعنی بیہودہ گوئی و بکواس بطون دماغ کے فساد پر دلالت کرتا ہی اور اس سے سلامتی اسکی صحت پر ہی بقراط نے کہا ہی کہ ہر بیماری مین ذہن کی سلامتی اچھی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَا الْعَطَاسُ فِي الْبُرْسَامِ | فَهُوَ عَلَى الْبُرْءِ مِنَ الْاَعْلَامِ |
| اور اگر چھینک برسام مین ظاہر ہووے | تو وہ صحت پر علامت ہی |

برسام بیماری ہی جسمین ہذیان ہوتا ہی اور سرسام ورم دماغی ہی بہر صورت

جب اس بیماری کی انتہا مین بیمار کو چھینک آوے تو وہ نہایت اچھی دلیل ہو
اور اگر انتہا سے پہلے ظاہر ہووے تو بھی نیک ہی بشرطیکہ قوت قوی ہووے
جو دلالت کرے کہ دماغ کے افعال قوی ہین جو مرض کے مادہ کو دفع کر رہے ہین
اور جو اسکے مخالف ہو وہ ردی ہی۔ جب ابتدا مین چھینک آوے
یا قوت ضعیف ہووے کیونکہ چھینک حرکت قوی ہی اور مادہ مین ہنوز
نضج نہین آیا۔ جالینوس نے کہا ہی کہ جب چھینک بدون زکام کے آوے
تو وہ نہایت ہی مفید ہی کیونکہ وہ بخار کو جس سے دماغ پر بہرتا ہی خارج کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ رُعَافٍ وَدَمٍ مِنَ الْأُذُنِ | فِي مَرَضِ الرَّأْسِ شِفَاءُ الْبَدَنِ |
| جو نکسیر اور خون کہ کان سے آوے | سر کی بیماری مین وہ بدن کی شفا ہی |

کیونکہ اس صورت مین مادہ کو نزدیک موضع سے دماغ کی قوت خارج کر دیتی ہی جو قوی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَنَفَسٌ بِلَا تَوَاتُرٍ يُرَى | وَلَا تَفَاوُتٍ فَحَيِّزٌ مَجْرَى |
| اور سانس جو بغیر تواتر کے دیکھی جاوے | اور بلا تفاوت ہو سو اچھی سانس چلی ہی |

نفس متواتر وہ تیز سانس ہی جو نکلنے وقت کم وبیش ہو کبھی قوی ہو کبھی ضعیف
جو مادہ امراض مین بری علامت ہی ایسا ہی متفاوت ہی کیونکہ یہ دونون
دل کی زیادہ حرارت اور قوتون کے فعل کے اختلاف پر دلالت کرتی ہین
اور کبھی نفس متفاوت اختلاط عقل اور متواتر سینہ کے ورم پر دلالت کرتے ہین

| | |
|---|---|
| وَلَا انْقِطَاعًا وَلَا انْتِصَابَا | وَلَيْسَ يُنْفَخُ بِمَا أَصَابَا |
| اور نہ سانس مین انقطاع ہو اور نہ انتصاب | اور نہ پھونکے جو اُسے پہونچے |

اور نفس منقطع وہ ہی جو کبھی سانس آوے اور کبھی بند ہو جاوے یا ٹھہر جاوے

اور یہ حرارت غریزیہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور جسمین انتصاب بھی پایا جاوے
وہ دلالت کرتا ہی کہ پھیپھڑے کے فعل مین خرابی آگئی ہی اور اسمین بسبب ورم
یا خشکی یا سُدّہ کے ضعف آگیا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَنَبْضُهُ فِي قُوَّةٍ وَلَمْ يَضِيقْ | وَلَا بُدَّ أَنَفَسُهُ كَالْمُحْتَرِقْ |
| اور اُسکی نبض قوت مین ہووے اور ضیق نہووے | اور نہ سانس اُسکی محترق کیطرح ظاہر ہووے |

نبض قوی روح حیوانی اور حرارت غریزیہ کی قوت پر دلالت کرتی ہی اور ضیق
اُسکے ضعف پر اور سانس محترق وہ ہی جسمین سے دھوان جیسا نکلے اور بظاہر
اُسکی حرارت محسوس ہو جیسا کہ محرقہ تپ والون کو ہوتا ہی۔ اور دل کی شعلہ دار
حرارت پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَشَهْوَةٌ وَقُوَّةُ إِنْهِضَامِ | وَنَحْوَةٌ مُعْتَدِلُ الْقَوَامِ |
| اور طعام کی خواہش اور ہضم قوی ہووے | اور براز کا قوام معتدل ہووے |

جو طبعی قوت اور جگر کے افعال کی سلامتی کی علامتین ہین اور جو شخص تھوڑی غذا
کی خواہش کرے وہ اچھا ہی بہ نسبت اُسکے جو زیادہ آرزو کرے۔ اور رقیق براز
ہضم کے ضعف پر اور غلیظ احتراق پر اور دونون کا اعتدال توسط پر دلالت کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وَلَوْنُهُ مُعْتَدِلٌ فِي الصُّفْرَهْ | بِلَا سَوَادٍ مُحْرَقٍ أَوْ خُضْرَهْ |
| اور رنگ براز کا زردی مین معتدل ہووے | بدون سیاہی جلی ہوئی اور سبزی کے |
| أَوْ خَرَجَ الْخِلْطُ مَعَ الْحَيَاتِ | فِي يَوْمِ مُحْرَانٍ فَمِنْ خَيْرَاتِ |
| یا غلط کیڑون کے ہمراہ نکلے | بحران کے روز تو یہ علامت اچھی ہی |

مادہ کو خارج کرنا اور موذیون کو نکالنا قوت کے قوی ہونے کی علامت ہی۔

| | |
|---|---|
| وَكَانَ ذَاكَ الْخَلْطُ مِنْهُ الْمَرَضُ | فَذَاكَ مِنْ زَوَالِ ذَاكَ الْعَرَضُ |
| حالانکہ اس خلط سے وہ مرض آیا ہو | تو اس خلط کا آنا اس عارضہ کے زوال سے ہو |

مثلاً جب مرض کا مادہ صفراوی ہو تو اگر کرمون کے ساتھ صفراوی مادہ خارج ہو تو وہ اچھی علامت ہی اور جو اُسکے خلاف نکلے اسطرح کہ مادہ بلغمی نکلے تو وہ ناقص ہی جو قوت ماسکہ کے ضعف پر دلالت کرتا ہی اور اگر باوجود صفراوی مادہ خارج ہونے کے تپ کے عوارض سے تخفیف حاصل نہو تو وہ بھی اچھا نہین ہی جس سے ظاہر معلوم ہوتا کہ مرض کے مادہ نے قوت کو مغلوب کر دیا ہی

| | |
|---|---|
| اِنْ تَخْرُجِ الْمِرَّةُ زَالَ الصَّمَمُ | وَزَالَ فِي سُقْمِ الدِّمَاغِ الْأَلَمُ |
| اگر وہ صفرا نکلے تو بہرا پن جاتا رہے | اور دماغ کی بیماری مین درد زائل ہو جاوے |

بشرطیکہ بہرا پن ہونے کا سبب مرد صفراوی ہوئے

| | |
|---|---|
| دَمُّ الْبَوَاسِيرِ مِنَ الطِّحَالِ | وَمَا لِيخُولِيَا صَلَاحُ الْحَالِ |
| بواسیر کا خون بیماری تلی سے مفید ہی | اور مالیخولیا سے بھی صلاحیت حال کی کرتا ہی |

چونکہ طحال اور مالیخولیا کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اسلیے بواسیر کے سوداوی خون نکلنے سے آرام حاصل ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَذَرَبُ الْمَاءِ وَخِلْطٍ بَلْغَمِ | فِي حَبَنٍ يُزِيلُ ذَاكَ السُّقْمِ |
| اور جاری ہونا پانی کا اور غلط بلغمی کا | استسقا کی بیماری مین دور کر دیتا ہی اس مرض کو |

استسقا مین رطوبت مائی خون کے ساتھ مخلوط ہوتی ہی جسکا نکلنا عین بیماری کی علت کا خارج ہو جانا ہی جو بدن کی قوت کی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَمِرَّةٌ اِنْ خَرَجَتْ فِي الرَّمَدِ | فَذَاكَ عَنْ بُرْءٍ سَرِيعِ الْأَمَدِ |
| اور صفرا اگر ورم چشم کی بیماری مین نکلے | تو یہ تھوڑی دیر مین اچھا ہو جانیکی خبر دیتا ہی |

اکثر درد چشم اور آنکھون کی سبھی بیماریون کا سبب یہی صفرا ہوتا ہی جسکا نکلنا صحت کی علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ رَاَیْتَ الْبَوْلَ اُتْرُجِیًّا | وَاَبْیَضَ السِّفْلِ بِهٖ سِفْلِیًّا |
| اور اگر تونے بول اترجی دیکھا | اور سفیدتہ والا جب اسمین سفلی مرض ہی |

تندرستون کا ایسا ہی قارورہ ہوتا ہی جسکا بیان پہلے ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ رَاَیْتَ مِنْ مَرِیْضٍ عَرَقَهٗ | مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ بِحُمّٰی مُطْبِقَهٗ |
| اور اگر تونے مریض کا پسینا | معتدل حال مین بیچا حمی مطبقہ کی حالت مین |

حمی مطبقہ تپ صفراوی ہوتا ہی جسمہ اُسکا پسینا کمی اور بیشی اور گرمی اور سردی وغیرہ سبھی اوصاف مین اعتدال ہو تو وہ نہایت عمدہ اور جید علامت ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ رَاَیْتَ وَرَمًا فِی اللَّبَّهٖ | مِنْ خَارِجِ الصَّدْرِ فَتِلْكَ مَصْلَحَهٗ |
| اور اگر تونے بیماری ذبحہ مین ورم | خارج صدر سے دیکھا تو یہ مصلحت ہی |

ذبحہ حلق مین ورم ہوتا ہی جو اکثر ہلاک کر دیتا ہی یا حنجرہ کے کسی داخلی عضا کو عارض ہوتا ہی یا وہ ورم ہی جو حلق کے سامنے ایک کان سے دوسرے کان تک طوق کیطرح ہوتا ہی اور اُسکی ایک قسم ہی جو فقرات اندر کیطرف ملجاتے ہین اور بقراط نے کہا ہی کہ خارج حلقوم کے ورم کا نمودار ہونا محمود ہی اور ایسا ہی سینے کے نرم ہونے سے جو ظاہر کرتا ہی کہ مادہ مجاور عضو کی طرف مندفع ہو گیا ہی

| | |
|---|---|
| وَوَرَمُ الْاُنْثَیَیْنِ بَرْءُ الْبَدَنِ | اِذْ تَرَاهُ فِی السُّعَالِ الْمُزْمِنِ |
| اور ورم انثیین کا صحت بدن کی ہی | جب تو اُسے کھانسی پرانی مین دیکھے |

جس مزمن کھانسی کا مادہ غلیظ لزوجت دار ہو جو پسینے اور بول کے کسی مشارک عضا مین جم گیا ہی جسکو قوت جب قوی ہوتی تو خصیتین کیطرف دفع کر دیتی ہی جسکے سبب سے کھانسی زائل ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَوَرَمُ الرِّجْلِ بِذَاتِ الرِّيَّةِ | وَوَرَمٌ يُنْزِلُ فِي الْأُرْبِيَّةِ |
| اور ورم ٹانگ کی بیماری ذات الریہ مین | اور ورم اُترتا ہوا کُنج ران مین |

ذات الریہ کی بیماری مین کسی ایک ٹانگ پر ورم ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ قوت نے بعید عضو کیطرف مادہ کو دفع کر دیا ہی اسیطرح کُنج ران کے متورّم ہونے سے امراض ریہ سے آرام ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْقَرْحُ فِي الْمَنْخِرَاوَيْ فِي الشَّفَةِ | فِي الْغِبِّ شَيْءٌ مُخْبِرٌ بِالصِّحَّةِ |
| اور زخم نتھنے مین یا لب مین ہونا | حمی غب (تپ تہیہ) مین ایسی چیز ہی کہ صحت کی خبر دیتی ہی |
| وَبُرْءُ دَاءِ الثَّعْلَبِ الدَّوَالِي | فَبُرْءُ مَا فِي الْبَطْنِ وَالطِّحَالِ |
| اور بیماری دوالی سے اچھا ہو جانا داء الثعلب کا ہی | بعدہ اچھا ہونا شکم کی بیماری کا اور تلی کا |

دوالی ایک مرض ہی جسمین بیر پڑے ہو جاتے ہین اور اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی جسکے ہونے سے تمام دیگر سوداوی امراض سے صحت ہو جاتی ہی اور بقراط نے کہا ہی کہ جس جنون والے کی بیر کی رگین وسیع ہو جاوین یا اُسکو بواسیر ہو جاوے تو جنون سے آرام ہو جاتا ہی۔ اور اسیطرح جب لب پر کوئی پھنسی ظاہر ہو۔

| | |
|---|---|
| كَذَا الْحِشَاءُ الْحَامِضُ فِي الزَّلَقِ | مِنَ الْمِعَاءِ مُمْسِكٌ لِلرَّمَقِ |
| ایسا ہی ڈکار کھٹی زلق الامعا کی بیماری مین | بقیہ حیات کو روک لیتی اور محفوظ رکھتی ہی |

زلق الامعا یہ ہی کہ جب آدمی غذا کھاتا ہی تو بغیر ہضم اور تغیر رنگ و قوام ہو کے اسی اصلی ہیئت پر خارج ہو جاتا ہی ایسے شخص کو ترش ڈکار آنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی قوت ماسکہ قوی ہو گئی ہی جسنے طعام کو روک رکھا ہی جو اُسکی صحت کی قوی علامت ہی۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَدَتْ حُمَّةٌ عَلَى التَّشْنِيجِ | اَوْ صَرَعٌ فَذَاكَ مِنْ تَفْرِيجِ |
| اور اگر تشنج کی حالت مین تپ ظاہر ہووے | یا مرگی ظاہر ہووے تو یہ سدے کے کھلجانے سے ہی |

یہان تشنج امتلار مراد ہی جو غلیظ مادہ لزوجت دار سے حادث ہوتا ہی سو اس مادہ کو تپ تحلیل کرکے خارج کردیتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ جس متشنج کو تپ ہو جاوے اُسکو تشنج سے صحت ہوجاتی ہی اور یہ بھی کہا ہی کہ تشنج کے بعد تپ کا آنا بہتر ہی تشنج سے جو بعد تپ کے ہو جاوے پھر تپ مرگی کے مادہ کو بھی جو نہایت غلیظ ہوتا ہی تحلیل کردیتی ہی اور جو تشنج کثرت اسہال یا تعب کے بعد عارض ہوتا ہی وہ تپ سے اور زیادہ ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ رَاَيْتَ بِاِمْرَءٍ فُوَاقَا | وَجَائَهُ الْعُطَاسُ قَدْ اِفَاقَا |
| اور اگر تو کسی آدمی مین ہچکی دیکھے | اور چھینک اُسے آجاوے تو اُسکو افاقہ ہوگیا ہی |

یہان فواق سے مراد وہ ہچکی ہی جو غلیظ رطوبتون سے معدہ کے پر ہونے کے سبب سے آتی ہی سو وہ رطوبتین چھینک سے تحلیل ہوجاتی ہین اور جس ہچکی کا سبب استفراغ تو ہی یا کوئی مرض مادہ ہو تو وہ ایک قسم کا تشنج ہی جسکا سبب خشکی ہی فائدہ حکما کا مقولہ ہی کہ جب اعضاے رئیسہ (دل۔ دماغ۔ جگر) کے افعال اپنے طبعی طریقہ پر جاری ہین تو وہ صحت کی علامت ہی کیونکہ ذہن کا درست ہونا دماغ کی سلامتی پر دلالت کرتا ہی اور نبض کی درستی دل کی سلامتی پر اور اشتہا کا معاون ہونا جگر کی صحت پر دلالت کرتا ہی

## ذِكْرُ وُجُوهِ الْحُكْمِ بِالْاَدِلَّةِ

دلیلون سے حکم کرنے کے طریقون کا ذکر ہی

| | |
|---|---|
| وَالْتَزِمُ الْقِيَاسَ فِي الْعَلِيلِ | اِذَا اَرَدْتَ الْحُكْمَ بِالدَّلِيلِ |
| اور تو بیمار مین قیاس کا التزام کر | جب تو چاہے کہ حکم بدلیل کرے |

مثلاً نبض توقوت کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہو اور دماغ کی علامتین اُسکے مخالف ضعف ظاہر کررہی ہین - تو اس صورت مین دونون دلیلون اور علامتون مین اپنے قیاس اور عقل کی تیزی سے مقابلہ کرنا چاہیے جو دلیل راجح اور قوی ہو اُسکے مطابق حکم کرنا چاہیے

| | |
|---|---|
| فَفِي الدَّلِيلِ صَادِقٌ قُوَاهُ | وَغَيْرُهُ يُكَذِّبُهُ سِوَاهُ |
| پس ایک دلیل مین تو اُس حکم کی قوتین بھی ہین | اور سوائے اس دلیل کے جو ہو اسکی دوسری علامتین تکذیب کرتی ہے |

دلیل کی دو قسمین ہین ایک وہ جو دلالت مین بلا تردد ایک دوسری کے باہم مصدق ہووے جیسا کہ سیاہ قارورہ اور سیاہ پسینے کے آنے اور تشنج زخم کے سبب سے ہونے مین حدوث موت پر قطعی دلالت ہو اور ایسا ہی دماغ کے افعال اور اُسکے ظاہری و باطنی حواس سے جو علامتین لیجاتی ہین انمین بھی کبھی خطا نہین ہوتی سو بدن کی جب کوئی علامت اُسکے مخالف معلوم ہو تو اُسکی طرف التفات نہین کرنا چاہیے کیونکہ دماغ کی علامت اُسکی تکذیب کررہی ہے

| | |
|---|---|
| أَمَّا الَّذِي يُصَدِّقُ فِي الْأَنْبَاءِ | فَحَادِثُ الرَّأْسِ مِنَ الْأَعْضَاءِ |
| اب وہ چیز کہ خبر دینے مین سچی ہو | سو سر مین پیدا ہونیوالی حالت خبر دیتی ہے اعضاء سے |
| وَإِنْ تَرَى الصَّادِقَ مِنْهَا شَاهِدُهْ | وَمِثْلُهُ فِي بَدَنٍ يُصَادِرُهْ |
| اور اگر تو ان دلائل سے شاہد صادق دیکھے | اور ایسا ہی بدن مین جو اُسکے مخالف ہووے |
| لَكِنْ مَا يُرَى عَلَى تَضَادُدِ | فِي الْبَدَنِ الضَّعِيفِ مِنْ شَوَاهِدِ |
| لیکن جو مخالف نظر آتا ہو | ضعیف بدن مین دلائل و شواہد سے |

جب ضعیف بدن مین ایسی متضاد علامتین پائی جاوین جو انمین سے کوئی

طبیب کو قوی معلوم نہو سکے اور نہ وہان کسی رئیس عضو کا فعل بخوبی ظاہر ہو سکے جس سے ایک جانب کو ترجیح دیجاوے تو اسکے لیے کہا ہے

| | |
|---|---|
| فَكُلُّ مَا يُضَادِرُ الْعَلَامَهْ | يُصَدَّقُ فِي الشِّفَاءِ بِالسَّلَامَهْ |
| پس جو مخالف اس علامت کے ہووے | تو وہ شفا مین سلامتی کی خبر دیتا ہے |

یعنی جب ان ہر دو علامات کے سوائے کوئی اور تیسری دلیل پائی جاوے تو بموجب اسکے تصدیق کا حکم کرنا چاہیے

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا مُخَالِفُ الْإِنْبَاءِ | يُصَدَّقُ فِي الْمَوْتِ بِلَا يِقَاءِ |
| اور جو مخالف خبر دیتا ہے | تو موت مین بدون بقا کے بھی خبر دیتا ہے |

جب ردی اور ناقص علامتین اچھی اور نیک علامتون کے ایسی مخالف اور متضاد ہون کہ ایک بدن مین انکا اجتماع محال ہو تو وہان موت کی خبر کی تصدیق کرنی چاہیے

| | |
|---|---|
| فَإِنْ تَضَادَرَتْ تِلْكَ الْعَلَائِمُ | ضَعِيفَةً فَذَاكَ شَكٌّ دَائِمُ |
| پس اگر یہ علامتین بحالت ضعیفی متضاد ہوین | تو یہ ہمیشہ کا شک ہے |
| وَقِفْ إِذَا تَعَادَلَتْ فِي مَذْهَبِ | وَاقْضِ إِذَا تَرَجَّحَتْ بِالْأَغْلَبِ |
| اور توقف کرو جب دو سے ایک راستہ مین برابر ہین | اور جب غالب ہووین تو اغلب کا حکم کرو |

کوئی طبیب کسی بیمار کی صحت یا موت پر یقینی حکم نہین لگا سکتا جبکہ اسکی دونون دلیلون اور علامتون مین تعارض اور مساوات ہو کیونکہ اس صورت مین انکا اعتبار ساقط ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ علامتین عدد اور قوت اور درجہ مین برابر ہووین اور اگر برابر نہون مثلاً اسطرح کہ تین علامتین کسی ایک درجہ مین پائی جاوین جنمین سے ایک تو صحت پر دلالت کرتی ہے اور دوسری دونون دوسرے درجہ مین موت پر

دلالت کرتی ہین جس سے موت پر حکم کیا جائیگا - سو اگر ایک اور علامت ظاہر ہو جاوے
جو دوسرے درجہ مین سلامتی پر دلالت کرتی ہو اور ایک اور علامت جو اسی درجہ مین ہلاکت پر
دلالت کرتی ہو تو ایسی صورت مین یقینی حکم کرنے سے رُک جانا چاہیے جبتک کسی اور ترجیح
دینے والے سے یقینی حال نہ معلوم ہووے **فائدہ** دلیلون اور علامتون مین وقتون
اور شہرون اور مکانون کے اعتبار سے اختلاف نہین آسکتا بخلاف مزاجونکے کہ نہین اختلاف آجاتا ہی -

| | |
|---|---|
| فَقِفْ عَنِ الْاَحْكَامِ وَالْقَضَاءِ | وَكُنْ مِنَ الْاَمْرِ عَلٰى رَجَاءِ |
| سو تو حکم کرنے اور فیصلہ سے ٹھہر جا | اور اس کام کی امید پر رہ |

یعنی کسی بیماری کے سرد یا گرم ہونے پر حکم نہین کرنا چاہیے جبتک کسی ایک جانب کی ترجیح کی دلیل
نہ معلوم ہووے مثلاً کسی شخص کو قولنج ہو جاوے اور اُسکی سردی اور گرمی کی علامتین باہم
متضاد اور مخالف ہون تو وہان توقف چاہیے جبتک کوئی غلبہ کی دلیل نہ ظاہر ہووے اسیطرح
جب کسی وقت مریض مین جیّد اور ردی علامتین پائی جاوین اور سبھی ضعیف ہون جنسے کچھ
ترجیح نہ معلوم ہوسکے تو وہان مریض کی صحت یا موت پر کچھ حکم نکرنا چاہیے اور ایسا ہی جب
ساری علامتین قوی ہون - اور اسمین شرط یہ ہی کہ قوت اور ضعف ایک درجہ کا ہونا چاہیے
سو شک کیصورت مین قطعی حکم لگانا مناسب نہین ہی ایسا اشکال ان امراض مین پڑتا ہی جو
حادہ (تیز) ہوتے ہین لیکن سرد امراض مین کچھ ایسا اشکال نہین ہوتا - بقراط نے کہا ہی
کہ حادہ امراض مین موت یا صحت کا حکم کرنا نہایت مشکل ہی کیونکہ انمین مریض
ایک حال سے دوسرے حال کیطرف جلدی متبدل ہو جاتا ہی - اور مرض بھی ایک
حالت سے دوسری حالت مین نہایت سریع مستقل ہو جاتا ہی - واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ +
بعدازین یہ ارجوزہ کے دوسرے حصہ کی شرح ہی جسکے لیے شیخ الرئیس نے
کہا ہی انہ الجزء العملی من الارجوزۃ یعنی کتاب ارجوزہ کا یہ دوسرا حصہ ہی عمل کے
بیان مین چونکہ علمی حصہ کی شرح پہلے لکھی گئی ہی اسلیے اب دوسرے حصہ عملی کی شرح شروع
کی جاتی ہی اور پہلے حصہ مین حسبقدر مجھے مناسب معلوم ہوا جہاں تحریر مین لاکر ظاہر کردیا
اسیطرح یہان بھی جیسا کچھ ضروری معلوم ہوتا ہی زیادہ کیا جاتا ہی جو کسی ایک کتاب
مین مجتمع نہین ہی خصوصاً ابتدا مین چند ضروری امور کا اضافہ کیا جاتا ہی جنکا بیان
کرنا خالی از فائدہ نہین ہی فصل اول انسان کی پیدایش کے حال مین - جالینوس نے
بیان کیا ہی کہ بعض فلاسفہ کا مقولہ ہی کہ جنین یعنی بچہ صرف مرد کی منی سے متکون
ہوتا ہی - اور عورتون مین منی بالکل ہوتی ہی نہین جسکی تردید مین جالینوس نے
بہت مبالغہ کے بعد کہا ہی کہ اس بارہ مین بہت تفحص اور جستجو سے عرصہ دراز
مین مجھے دریافت ہوا ہی کہ عورتون کی منی کے ظرف مین ایک قسم کی رطوبت
پیدا ہوتی ہی جو لزوجت دار سفید زردی مائل ہوتی ہی - اور پھر کہا ہی کہ ہم بظاہر

دیکھتے ہین کہ بعض عورتین جنکو جماع کے اتفاق سے زیادہ عرصہ گذر جاتا ہی مرگی
یا کسی اور بیماری مین مبتلا ہو جاتی ہین جنکے ساتھ جب جماع واقع ہوتا ہی تو جلد
صحت یاب ہو جاتی ہین جسکو ہم بارہا تجربہ سے دیکھ چکے ہین اور اگر عورتون مین منی نہوتی تو
اولاد کو اُنکے ساتھ کیونکر مشابہت ہوتی اور عورتون کو کیون احتلام ہوتا غرضکہ
اس بحث کو جالینوس نے بہت طول طویل تقریر مین بیان کیا ہی جسکی پوری تفصیل
بیان کرنے کی یہان کچھ ضرورت نہین ہی۔ کیونکہ قطعی صحیح دلیلون سے جو اس بارہ
مین وارد ہین یہ امر ثابت اور متحقق ہو چکا ہی۔ چنانچہ آیا ہی فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ
مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ چاہیے
آدمی کو کہ اپنی پیدایش کیطرف نظر کرے کہ کس چیز سے پیدا ہوا ہی اُسکی پیدایش تو اس پانی سے ہی
جو کہ پیٹھ اور چھاتیون کے درمیان سے نکلتا ہی یعنی مرد کی پیٹھ اور عورت کی چھاتیون
یا سینہ مین سے خارج ہوتا ہی۔ اور امام بخاری اور مسلم نے ام سلیم سے روایت
کی ہی جنہ نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا عورت پر غسل ضروری ہی جب اُسکو
احتلام ہووے۔ فرمایا آپنے بیشک ہان جب اُسے کچھ پانی (منی) نظر آوے پھر کسی نے
کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورت مین بھی منی ہوتی ہی فرمایا ہان اور
کیونکہ اسکے ساتھ اولاد مشابہ ہوتی ہی۔ اور امام مسلم نے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب عورت کے پانی (منی) پر مرد کا پانی غالب ہوتا ہی تو اولاد
چچون کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب مرد پر عورت کا پانی غالب آتا ہی تو اولاد ماموں کے
مشابہ ہوتی ہی۔ اور انس بن مالک سے مروی ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مرد کا پانی سفید غلیظ ہوتا ہی اور عورت کا زرد رقیق سو ان دونون مین سے جسکا پانی

غالب ہوتا ہی اُسیکے مشابہ اولاد ہوتی ہی۔ اور ابن سنی اور ابن جوزی نے روایت
کی ہی کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا کہ انسان کی
پیدایش کس چیز سے ہوتی ہی۔ آپ نے فرمایا مرد اور عورت کے نطفہ سے سو جب مرد کا
پانی زیادہ اور قوی ہوتا ہی تو اولاد باپ کے مشابہ ہوتی ہی۔ اور جب عورت کا پانی
زیادہ اور غالب ہوتا ہی تو اولاد کو مان کے ساتھ مشابہت ہوتی ہی۔ پس ان
تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ عورتون مین بھی منی کا مادہ موجود ہی۔ پھر بقراط نے
بیان کیا ہی کہ مرد اور عورتون دونون کی منی کا مادہ دماغ سے نکلتا ہی۔ اور دیگر
اطبا نے کہا ہی کہ منی رطوبات سے ہی جو قریب الانعقاد اور بدن انسان کے جزبننے
کے لیے زیادہ قابلیت رکھتی ہی۔ اور وہ چوتھے ہضم سے پیدا ہوتی ہی۔ اور شیخ الفلاسفہ
ارسطو اور بقراط نے کہا ہی کہ منی تمام بدن سے نکلتی ہی گوشت سے جو نکلتی ہی وہ گوشت
کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہی۔ اور دیگر جس عضو اور جس جوڑ سے جو خارج ہوتی ہی وہ
اُسکے ساتھ مشابہت رکھتی ہی اور تندرستی تندرست اور بیمار سے بیمار نکلتی ہی جسکے ثبوت
مین حدیث وارد ہی جو ابوداؤد مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہی کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہی۔ جاننا چاہیے کہ مرد اور عورت
دونون کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ موجود ہی جسپر سب کا اتفاق ہی
بجز ایک فرقہ کے جو عورت کی منی کا بالکل قائل نہین ہی انکے نزدیک صرف
مرد ہی کی منی مین قوت عاقدہ اور منعقدہ ہوتی ہی جو بالکل غلط اور واقع
کے برخلاف ہی بلکہ مرد کی منی مین قوت عاقدہ زیادہ ہو جاتی ہی اور عورت
مین منعقدہ زیادہ ہوتی ہی جسکی تمثیل جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ

پنیر دودھ اور الفحہ (ہندی پوسی) سے بنتا ہی سو مبدء عقد کا الفحہ (پوسی) ہین ہوتا تی اور انعقاد کا دودھ ہین۔ لیکن ان دونون مین سے ہر ایک مین پنیر کی جزء موجود ہوتی ہی۔ اکثر حکما کا مقولہ ہی کہ جب مرد عورت دونون کی منی رحم مین جمع ہوتی ہی تو اسپر تین نقطہ خون کے ظاہر ہو جاتے ہین ایک درمیان مین جو دل کا مقام ہی دوسرا کنارہ پر جو دماغ کی جگہ ہی۔ تیسرا ایک پہلو پر جو جگر کا مقام ہی۔ پھر یہ نقطے باہم ایک دوسرے سے تدریجا بعید ہوتے جاتے ہین جنمین دو تغیر پیش آتے ہین (۱) وہ دونون جھاگ کے مانند ہو جاتے ہین جو اسی حال پر بلا استمداد رحم کے سات روز تک رہتے ہین۔ پھر رحم کیطرف سے ۱۵ یوم تک امداد ملتی ہی جہانسے سرخ رنگ کی رطوبت اس جھاگ مین داخل ہو کر اُسکو خون کیطرح سُرخ کر دیتی ہی جو ایک خون کا لوتھڑا سا ہو جاتا ہی جسمین سے اعضا متمیز اور متمکن ہو جاتے ہین۔ سب سے پہلے دل بنتا ہی پھر دماغ پھر جگر۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ سب اعضا سے پہلے دماغ متکون ہوتا ہی کیونکہ وہی حس و حرکت کا مبدء ہی جو نہایت ضروری ہی۔ اور ابوبکر رازی کے نزدیک پہلے جگر ظاہر ہوتا ہی جسکی اطبا کی ایک جماعت نے نہایت تضعیف و تردید کی ہی۔ پھر جب تمام اعضا بن چکتے ہین اور ایک دوسرے سے متمیز پائے جاتے ہین تو سر کندھون سے الگ ہو جاتا ہی اور پیٹ پسلیون سے اور تمام سوراخ اور مسامات اپنے اپنے موقع بنجاتے ہین سو سب سے اول قوت خداوند تعالی کے اذن سے حرارت غریزیہ کے بارہ مین عمل اور تاثیر کرتی ہی۔ اور وہ چالیس روز تک اسی حال پر رہتا ہی جسکی وجہ تسمیہ کی یہ وجہ ہی کہ علقہ کے معنی چمٹ جانے کے ہین اور چونکہ اسمین کثرت رطوبت کی وجہ سے

چمٹ جانے کی استعداد ہوتی ہے اس لئے اسکو اس اسم سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب اسپر
اسّی دن گذر جاتے ہین تو وہ مضغہ یعنی ایک مختصر سا گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے
جسمین کسیقدر آدمی کی صورت کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسکی وجہ تسمیہ کی
یہ وجہ ہے کہ مضغ دانتون سے جانے کو کہتے ہین اور چونکہ وہ گوشت کا ٹکڑا بقدر
لقمہ کے ہوتا ہے جو منہ مین آسکتا ہے اسلیے اسکو اس نام سے نامزد کیا جاتا ہے پھر
استخوان اور اعصاب اور تمام اصلی اعضا مرد کی منی سے بنتے ہین۔ اور گوشت
چمڑا وغیرہ عورت کی منی سے۔ اور صحیح بخاری و مسلم مین عبداللہ بن مسعود سے
مروی ہے کہ تم مین سے ہر ایک کی پیدایش اپنی ماں کے پیٹ مین اسطرح ہوتی ہے
کہ خون چالیس روز تک اسیطرح جمع رہتا ہے۔ پھر چالیس روز مین خون کا لوتھڑا
بنجاتا ہے۔ پھر دیگر چالیس روز تک گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہے۔ پھر اُسمین فرشتہ
آکر روح پھونک دیتا ہے۔ اور یہی مراد ہے۔ خداوند تعالی کے اس قول سے ثُمَّ
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پھر ہم اُسکی اور پیدایش کو ظاہر کرتے ہین اور جب
جنین مین روح آجاتی ہے تو اُسکو بعد روح آنے کے دو غشائین محیط ہو جاتی ہین
ایک وہ جسکو مشیمہ کہتے ہین جو کہ جنین کی ناف کے ساتھ متصل ہوتی ہے جسکے ذریعہ
سے غذا پہونچتی ہے۔ دوسری وہ جو قبول کر لیتی ہے۔ ان رطوبتون اور میل کچیل
کو جو جنین سے خارج ہوتی ہین یا اُس سے تحلیل پاتی ہین ان حالات مین بھی اُسکو
کئی قسم کا تغیر آتا رہتا ہے۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالی کے اس قول سے نَخْلُقْكُمْ
فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا بَعْدَ خَلْقٍ ہم تمکو مانون کے پیٹون مین ایک
پیدایش سے دوسری پیدایش مین لاتے ہین۔ جب اُسکو نکلنے کا حکم ہوتا ہے تو یہ

پردہ پھٹ جاتا ہی جس سے درد اور تکلیف ہوتی ہی۔ اور خون کا نکلنا محسوس ہوتا ہی۔ ابو معشر بلخی اور اُسکے شاگرد نجومیون نے بیان کیا ہی کہ ماں کے پیٹ مین جنین کو پہلے مہینہ مین عطارد تدبیر کرتا ہی جسکو بہت سے تغیرات لاحق ہوتے ہین۔ دوسرے مہینہ مین چاند۔ تیسرے مین زہرہ۔ چوتھے مین مشتری پانچوین مین شمس۔ چھٹے مین مریخ۔ ساتوین مین زحل۔ آٹھوین مین عطارد اسیواسطے یہان بھی بہت سے تغیرات عارض ہوتے ہین۔ اس موقع پر انسان کے پیدایش کی کسیقدر زیادہ تشریح بیان کی جاتی ہی۔ چنانچہ خداوند تعالے نے فرمایا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہمنے انسان کو اچھی اور نیک صورت مین پیدا کیا ہی۔ اور صحیح مسلم مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ انسان کی پیدایش تین سو ساٹھ جوڑون پر ہی اور یہان جوڑون سے مراد استخوان ہین جسکی تصریح مین وہ حدیث وارد ہی جو کہ ابو نعیم نے اپنی کتاب طب نبوی مین ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہی کہ بنی آدم (انسان) مین تین سو ساٹھ استخوان ہین اور ہر استخوان پر ہر روز صدقہ ضروری ہی جنکی تعداد پر جالینوس اور اُسکے متبعین کا اتفاق ہی جسمین سے دو سو نینسیٹھ تو ظاہری حس سے محسوس ہوتی ہین۔ چونکہ یہ استخوانین خود مستقل قائم نہین رہ سکتین اسلیے خداوند تعالیٰ نے انکے لیے ایسے اجسام کو پیدا کر دیا ہی جنسے انکی مضبوطی اور باہم رابطہ ہو جاوے ان اجسام کو وتر کہتے ہین جنکی تعداد بخوبی معلوم نہین ہی۔ پھر خداوند تعالی نے انسان کی بقا کے لیے تین اضطراری اعضا کو پیدا کر دیا ہی (۱) دماغ جس سے نخاع اور عصب نیچے

پیدا ہوتے ہین جنکی حس و حرکت مین ضرورت پڑتی ہی۔ اور وہی اعصاب عضلون کے ذریعہ سے جسم مین حرکت پیدا کرتے ہین۔ اور اعصاب تعداد مین چونتیس ۳۴ زوج اور ایک فرد ہی۔ اور عضلون کی تعداد جالینوس وغیرہ کے نزدیک پانچسو ۵۰۰ ہی ہین (۲) اول جس سے شریانین پیدا ہوتی ہین جنکے ذریعہ سے تمام اعضا مین روح پہونچتی ہی۔ شریانون کی تعداد کچھ محصور نہین ہی۔ (۳) جگر جس سے دیگر تمام رگین جو ساکن مین پیدا ہوئی ہین جنکے ذریعہ سے تمام بدن مین خون پہونچتا ہی۔ سو یہ تینون اعضا رئیس ہین اور باقی انھین کی تابع اور خادم ہین جو کہ انھین سے امر مفید کو حاصل کرتی ہین اور مضر غیر مفید کو دور کرتے ہین

**فصل دوم** ۔ موت کی ضرورت اور اُسکے اسباب کے بیان مین۔ تمام معتمد حکما اس امر پر متفق ہین کہ تمام اجسام کو اسلیے موت کا لاحق ہونا ضروری ہی کہ وہ مختلف اور متضاد بسیطون سے مرکب ہین جنمین ہر ایک عنصر کی قوت دوسرے عنصر کی قوت کے مخالف تاثیر کرتی ہی جسکے سبب سے جسمون مین تحلیل ہوتے ہوتے وہ بالکل فانی ہو جاتے ہین۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ تمام حکما کا اسپر اتفاق ہی کہ موت خواہ طبعی ہو یا غیر طبعی اسکی تحقیق کے لیے بجز فساد حرارت غریزیہ کے کوئی اور سبب نظر نہین آتا۔ اور حرارت غریزیہ مین فساد ان ہر سہ اعضا (دل۔ دماغ۔ جگر) مین سے کسی ایک کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہی جسکے ہم اسباب جسقدر بیان کرینگے انکا اصول انھین تینون کی طرف رجوع ہوتا ہی۔ کیونکہ سبب یا تو خارجی ہوگا جیسے گرنا یا ضرب کا پہونچنا یا چھری یا تلوار سے کٹ جانا۔ یا زہر کا پینا۔ یا حیوان وغیرہ کا کاٹنا۔ اور انھین کے حکم مین وہ ادویات داخل ہین

جو کہ اپنی حرارت سے ہلاک کر دیتی ہین جیسا کہ غریبون کا کھانا حرارت غریزیہ کو تحلیل کر دیتا ہی۔ یا سرد ادویات (مانند افیون کے) کا تناول کرنا جو حرارت غریزیہ کو منجمد کر دیتی ہین یا قوت کا سبب بدنما ہوا اسطرح سے کہ ان ہر سہ اعضا مین سے کسی ایک مین فساد آجاوے جسکا سبب یا تو خلط ردی ہوتی ہی جو اپنی خرابی اور فساد کی وجہ سے عضوون کے مزاج کی طرف مستحیل ہو کر اسکے مزاج کو بگاڑ دیتی ہی یا اس خلط مین زیادہ تیز حرارت ہی جسکے سبب سے حرارت غریزیہ زائل ہو جاتی ہی جیسا کہ تپ محرقہ و سرسام مین ہوتا ہی۔ اور بعضے ایسے اسباب ہین جنکو خارجی اور بادی بھی کہہ سکتے ہین منجملہ اُنکے زیادہ بھوک اور پیاس ہی جو اصلی رطوبتون کو دور کر دیتی ہین۔ اور ایسا ہی مفرط سیر شکمی ہو جس کے سبب سے بول کی طرف ہوا آنے کے راستے بند ہو جاتے ہین جس سے حرارت غریزیہ محبوس ہو جاتی ہی جیسا کہ جب کسی برتن مین جلتے ہوے چراغ کو بند کر دیا جاتا ہی تو وہ گل ہو جاتا ہی منجملہ اُنکے طاعون ہی جسکو اسباب خارجی و بدنی بھی کہہ سکتے ہین جو ہوای روح کا مادہ یا اُسکی مدد ہی۔ بیرونی ہوا سے خرابی اور فساد آنے کی وجہ سے وہ بھی بگڑ جاتی ہی۔ جوہری نے اپنی صحاح مین لکھا ہی۔ طاعون وبائی موت ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہی کہ طاعون ایک قسم کی پھنسیان ہین جو جسم مین ظاہر ہوتی ہین۔ اور وبا عام مرض ہی جو ہلاکت مین اسکے مشابہ ہوتی ہی اس صورت مین تمام طاعون وبا کی بیماری ہی اور نہ ہر بیماری طاعون ہی اور بعض فلاسفہ و حکما سے متاخرین نے کہا ہی کہ وبا اور طاعون مین یہ فرق ہی کہ وبا تو ایک عام مرض ہی جو بعض لوگون مین یا کسی ملک کے ایک حصہ مین

پھیل جاتی ہی۔ عادت کے برخلاف جو ایک ہی جسم کی بیماری ہوتی ہی اور طاعون گرم ورم ہی جو اکثر نرم گوشت مین کانون کے پیچھے اور تہیگاہ اور بغلون مین پیدا ہوتی ہی جسمین نہایت سوزش اور جلن زہردار ہوتی ہی جسکی رذی کیفیت دل تک پہونچ جاتی ہی۔ اور کبھی اسمین سے پیپ خون آلودہ خارج ہوتی ہی

**فائدہ** جاننا چاہیے کہ دل حرارت غریزیہ کا چشمہ اور مبدء ہی سو جب اسمین کسی قسم کا ورم یا فساد یا سوء مزاج ہو جاتا ہی تو اس سے دل کے مزاج مین خرابی آجاتی ہی اور ہوا کھینچنے کے مجری (راہ) بند ہو جاتے ہین جس سے دل کی طرف ہوا بالکل نہین آسکتی یا باہر کی طرف سے کوئی بیرونی پیپ خنق (گلا گھٹنا) اور عرق پہونچ جاوے اور کبھی موت حرارت غریزیہ کے خود بخود بگڑ جانے کے سبب سے آجاتی ہی اسطرح سے کہ اسکا مادہ جو طبعی رطوبت ہی ضعیف ہو جاوے جیسے تیل جب کم ہو جاتا ہی تو چراغ کی تیزی مین فرق آجاتا ہی۔ اور جسطرح تیل چراغ کے روشنی کے لیے معاون ہی اسیطرح حرارت غریزیہ بھی حیات کی مددگار ہی کبھی زیادہ استفراغ یا بھوک کی وجہ سے رطوبت مین کمی آجاتی ہی اور کبھی حرارت مین فساد بیرونی سے خرابی آجاتی ہی جیسے زیادہ سردی پہونچنے سے حرارت چھپ جاتی ہی یا زیادہ فزع اور گھبراو کے سبب سے دل کی حرارت دفعۃً اندر کی طرف جاکر منغمق اور محبوس ہو جاتی ہی۔ اور کبھی حرارت غریزیہ مین خرابی اس عضو کے فساد کی وجہ سے آجاتی ہی جو اسکا مبدء اور مادہ ہی جیسے جگر خون کو پیدا کرتا ہی جو روح اور حرارت غریزیہ کا مادہ ہی۔ اور کبھی اسمین خرابی کسی عضو مین آنے کے سبب سے آجاتی ہی جیسے پھیپھڑا جسکی حرکت طبعی مین جب نقص آجاتا ہی تو اس سے ہوائی بخار مین خرابی آجاتی ہی

جس سے دخانی قضلے بند ہو جاتے ہین جو پھیپھڑے کی حرکت کے ذریعہ سے پہلے خارج ہوا کرتے تھے

## الجزء الثانی من الارجوزة وهو العملی

یہ ارجوزہ کا دوسرا حصہ ہی جسمین عمل کا بیان ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ نَظَمْتُ فِی کِتَابِ الْعِلْمِ | فِی الطِّبِّ مَا سَمِعْتَهٗ مِنْ نَظْمِی |
| بیشک مین باب علم طب مین نظم کر چکا ہون | جو نظم تو نے سن لی ہی |
| وَکَانَ اِنْ اَنْظُمْهُ فِی اَمَلِی | فَهَا اَنَا مُبْتَدِئٌ بِالْعَمَلِ |
| اور اسکو منظوم کرنا مدت سے میری آرزو تھی | پس سن کہ مین عمل مین شروع کرتا ہون |
| وَقَدْ قُلْتُ فِی مُبْتَدَأِ الْکِتَابِ | مَا احْتَجْتُ اَنْ اَذْکُرَنِّیْ ذَا الْبَابِ |
| تحقیق مین ابتدا کتاب مین کہہ چکا ہون | جس جس بات کا تذکرہ جس باب مین کرنا ضروری تھا |
| وَعَمَلُ الطِّبِّ عَلٰی ضَرْبَیْنِ | فَوَاحِدٌ یَعْمَلُ بِالْیَدَیْنِ |
| طب کا عمل دو قسم پر ہی | سو ایک تو ہاتھون سے کیا جاتا ہی |
| وَغَیْرُهٗ یُعْمَلُ بِالدَّوَاءِ | وَمَا نُقَدِّرُهٗ مِنَ الْغِذَاءِ |
| اور دوسرا کیا جاتا ہی دوا سے | اور اُس غذا سے جسکا ہم اندازہ کر دیوین |
| اَمَّا الَّذِیْ یُعْمَلُ بِالتَّدْبِیْرِ | فَذَاکَ اَمْرٌ لَیْسَ بِالْحَقِیْرِ |
| اب جو کچھ تدبیر مین کیا جاتا ہی | سو وہ امر کچھ حقیر نہین ہی |
| وَهُوَ عَلٰی ضَرْبَیْنِ عِنْدَ الْقِسْمَهْ | فَوَاحِدٌ یُدْعٰی بِحِفْظِ الصِّحَّهْ |
| اور وہ تقسیم کے وقت دو قسم پر ہی | سو ایک کو حفظ الصحت کہتے ہین |
| وَجُزْءُهُ الْاٰخِرُ بُرْءُ الْعِلَّهْ | وَهُوَ لَعَمْرِیْ غَایَةُ الْاَطِبَّهْ |
| اور طب کی دوسری جزو برء العلت ہی | مجھے قسم ہی اپنی عمر کی وہی غرض ہی طبیبون کی |

شروع کتاب مین پہلے بیان ہو چکا ہی کہ طب کی دو قسمین ہین ایک علمی جو صرف اعتقاد کو مفید ہوتی ہی دوسرے عملی جس سے عمل مد نظر ہوتا ہی پھر عمل کی دو قسمین ہین ایک وہ جس سے صحت کی حفاظت مطلوب ہوتی ہی دوسری وہ جس سے بیماری کا ازالہ کرنا منظور ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْحِفْظُ لِلصِّحَّةِ فِي الصَّحِيحِ | مِنَّا بِقَوْلٍ مُطْلَقٍ صَرِيحٍ |
| اور لفظ حفظ صحت کا صحیح المزاج شخص مین مستعمل ہوتا ہی | ہمسے مطلق صریح قول مین |
| وَلِلَّذِي صِحَّتُهُ لَمْ تَكْمُلْ | وَهُوَ عَلَى ضَرْبَيْنِ عِنْدَ الْعَمَلْ |
| اور اس شخص کے واسطے کہ جسکی صحت پوری نہین ہوئی | اور یہ عمل کے وقت دو قسم پر ہی |
| مَا ضُعْفُهُ شَيْبٌ بِكُلِّ ذَاتِهِ | وَكُلِّ وَقْتٍ كَانَ مِنْ أَوْقَاتِهِ |
| ایک وہ شخص ہی کہ جسکے کل جسم مین ضعف ملایا گیا ہی | اور وہ ہر وقت مین موجود ہی |
| وَالشَّيْخِ وَالنَّاقِهِ أَوْ كَالطِّفْلِ | فَضَعْفُهُمْ مُخْتَلِطٌ بِالْكُلِّ |
| اور بڈھا اور نقیح (بیمار سے اچھا ہونیوالا) اور لڑکا | جنکا ضعف سارے جسم مین مخلوط ہوتا ہی |

عدم صحت کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ اسمین نہ مکمل صحت ہو نہ پورا ضعف جیسے بڈھے اور لڑکے اور نقیح مین ہوتا ہی۔

| | |
|---|---|
| مَنْ يَرَ فِي جِسْمِهِ دَلِيلَا | يُخَافُ مِنْهُ أَنْ يُرَى عَلِيلَا |
| وہ شخص کہ اپنے جسم مین ایسی علامت دیکھتا ہی | کہ جس سے ڈرتا ہی کہ بیمار ہو جاوے |
| وَمَنْ يُرَى الضَّعْفَ بِبَعْضِ جِسْمِهِ | فِي جِلْدِهِ أَوْ لَحْمِهِ أَوْ عِظْمِهِ |
| اور وہ شخص کہ ضعف اسکے بعض جسم مین نظر آوے | جلد مین یا گوشت مین یا استخوان مین |
| كَمَنْ يَرَى مِعْدَتُهُ ضَعِيفَهْ | بَارِدَةً بِطَبْعِهَا سَخِيفَهْ |
| مثل اس شخص کے کہ جسکا معدہ ضعیف بارد معلوم ہو | اور اسکے معدہ کی طبیعت کمزور ہو |

عدم صحت کی دوسری قسم یہ ہی کہ ایک عضو مین عدم صحت (بیماری) ہو اور دوسری مین صحت (تندرستی) جیسے بہرے اور اندھے مین انکا ایک عضو بیمار ہوتا ہی۔ اور باقی تمام جسم مین تندرستی ہوتی ہی اسیطرح وہ شخص جسکے کسی ایک عضو مین ایسی علامت پائی جاوے جو بیماری کے آنے پر دلالت کرے۔ جیسے اختلاج وجہ لقوہ پر دلالت کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وَمِنْهُ مَا آفَتُهُ فِي الرَّحِمِ | كَاصْبَعٍ سَادِسَةٍ أَوْ وَرَمٍ |
| اور منجملہ اسکے وہ ہی کہ جسکی آفت رحم مین ہو | جیسے انگلی چھٹی اور ورم |
| وَمَا تَرَى بِحَسَبِ الْأَسْنَانِ | وَفِي زَمَانٍ دُوْنَ زَمَانِ |
| اور وہ مرض کہ اعتبار عمر و سن کے نظر آوے | اور ایک وقت مین ہو نہ دوسرے وقت مین |
| كَلَيِّنِ الْمِزَاجِ فِي صِبَاهُ | ضُعْفٌ وَفِي كِبَرِهِ قُوَاهُ |
| جیسے نرم مزاج کہ اسکے لڑکپن مین ضعف ہوتا ہی | اور اسکے کبر اور بڑا ہونے مین اسکی قوت ہو جاتی ہی |
| وَيَابِسٍ يَضْعُفُ فِي الْخَرِيفِ | وَلَيْسَ فِي الرَّبِيعِ بِالضَّعِيفِ |
| اور جیسے خشک مزاج کہ موسم خریف مین ضعیف ہو جاتا ہی | اور موسم ربیع مین ضعیف نہین ہوتا |

یہ بھی دوسری قسم کی تمثیلین ہین جہان نہ صحت پوری ہوتی ہی اور نہ بیماری اور اسکے حکم مین وہ ہی جو کہ خلقت کے اعتبار سے صحیح اور مقدار کے اعتبار سے مریض یا مزاج کے اعتبار سے تندرست اور ترکیب کے اعتبار سے بیمار ہی پھر یہ تمام تفصیل جالینوس کے مذہب پر مبنی ہی کہ اسکے نزدیک بدن انسان کے حالات تین قسم پر ہین۔ ایک مکمل صحت دوسرے بیماری تیسرے حالت متوسطہ جسکو نہ صحت کہہ سکین نہ مرض

## تدبیر الصحیح بقول مطلق فی ہوائہ جملۃ وخاصۃ فی صنفہ

تدبیر صحیح کی بقول مطلق اسکی ہوا کے باعتبار مجملاً اور باعتبار قسم ہوا کے خصوصاً

| | |
|---|---|
| لِلْحِفْظِ فِي الصِّحَّةِ جِنْسٌ مُشْتَمِلٌ | مِنْ عَمَلِ الطِّبِّ عَلَى ضَرْبَيْ عَمَلْ |
| خط صحت کی ایک جنس ہی جو کہ طب عملی کے دونوں | عمل کی قسموں پر مشتمل ہی |
| اَنَّ الْمِزَاجَ اَنْ تُرِدْ بَقَاءَهُ | بِحَالِهِ شَبِّهْ بِهِ غِذَاءَهُ |
| تحقیق مزاج کی بقا اگر تو اسکی حالت پر چاہی | تو اسکی غذا اسکے مشابہ کرتا رہ |

جب کسی مزاج کا اسکی اصلی حالت پر قائم اور ثابت رکھنا منظور ہو تو چاہیے کہ اسکو غذا ہیں اسکے مناسب دیجائیں کیونکہ ہر چیز اپنے مشابہ اور ہمجنس سے محفوظ رہتی ہی سو گرم مزاج کو گرم اور سرد کو سرد دینی چاہیے۔ امام رازی نے بیان کیا ہی کہ ایسا ہی جالینوس نے کہا ہی لیکن میرے نزدیک یہ نہایت عجیب ہی۔ کیونکہ جب گرم مزاج والے کو گرم غذا دیجائیگی تو اسکے اخلاط میں احتراق واقع ہو جائیگا جس سے علاوہ امراض کے پیدا ہونے کا احتمال ہی۔ ایسا ہی گرم مزاج والے کو سرد غذا کے دینے سے سرد امراض کے حدوث کا ڈر ہے۔

| | |
|---|---|
| وَالْجِسْمُ اِنْ تَعْزِمْ عَلَى اِخْرَاجِهِ | عَنْ طَبْعِهِ فَالضِّدُّ مِنْ مِزَاجِهِ |
| اور اگر تو جسم کو اسکی طبیعت سے نکالنے کا ارادہ کرے | تو اسکے مزاج کے مخالف اور ضد سے نکال |

جب کسی جسم کو عمدہ اور اچھے مزاج کی طرف نقل کرنے کا ارادہ ہو تو اسکے مخالف اور جس مزاج کیطرف لے جانے کا ارادہ ہو اسکے موافق غذا یا پانی لباس وغیرہ کی تدبیر کرنی ہی

| | |
|---|---|
| وَدَبِّرِ الصَّحِيحَ بِالْاِطْلَاقِ | كَمَا يَرَى عَلَى الصَّلَاحِ بَاقِ |
| اور صحیح کی تدبیر اسمیں سے کر | تاکہ باقی صلاحیت پر نظر آوے |

اور اطلاق سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہی کہ مطلق تدبیر کرنی چاہیے جو معتدل اور متوسط تدبیر کو زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد اور نہ ہمیشہ ایک ہی تدبیر پر عمل درآمد ہو اور زیادہ پرہیز مین مبالغہ ہو جس سے آدمی دُبلا ہو جاتا ہی کیونکہ بقراط نے کہا ہی کہ صحت مین پرہیز ایسا ہی جیسے بیماری مین بد پرہیزی

| | |
|---|---|
| اَسْكُنْ بِلَادِ رَابِعِ الْاَقَالِمِ | مَا كَانَ ذَا بِحَارٍ سَالِمِ |
| سکونت اختیار کر چوتھی اقلیم کے شہرون مین | اُس شہر مین جو دریاؤن والا آفتون سے بچا ہوا ہو |

جب صحت کی حفاظت اور مزاج کا اعتدال مطلوب ہو تو چوتھی اقلیم کے شہرونمین سکونت اختیار کرنی چاہیے جسکا بیان پہلے گذر چکا ہی نہ وہ جہان کوئی دریا نہو نہ ایسی جسکے قریب شور یا نمکین پانی ہون جس سے جسمون مین خشکی سرایت کر جاتی ہی۔ نہ وہان عفونت دار پانیون کے ردی اور ناقص ابخرات ہون

| | |
|---|---|
| وَمَا عَلَى الصَّحْرَاءِ مِنْهَا اَشْرَفُ | وَاعْتَمِدِ الشَّمْسَ قِيٰ فَهُوَ الْاَطَفُ |
| اور وہ شہر جو جنگل میدان مین اونچا ہو | اور پہاڑ سے مشرق کی جانب کا اعتبار کر کہ وہ لطیف ہوتی ہی |

چونکہ اکثر مکانات مین ہوا کے مزاج مین بند رہنے کے سبب سے تعفن آجاتی ہی اور میدان کی ہوا جو ہر طرف خصوصًا مشرق کیجانب سے کھلی رہتی ہی لطیف ہوتی ہی کیونکہ ہوا جو مشرق کی جانب چلتی ہی وہ زیادہ لطیف ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَمَلْ لَدَى الضَّيْفِ اِلَى الْجِبَالِ | وَالْبَلَدَ الْمَفْتُوحَ لِلشَّمَالِ |
| اور تو رغبت کر گرمیون مین پہاڑون کی جانب | اور اُس شہر کی طرف جو شمالی ہوا کے واسطے کھلا ہو |
| وَاللَّيْلَ فِي الْعَالِي مِنَ الْمَجَالِسِ | وَبِالنَّهَارِ فَانْزِلِ الدَّهَالِسِ |
| اور رات کے وقت اونچی جگہ کی رغبت کر | اور دن مین نرم زمین مین اُترا کر |

گرمیون مین آفتاب کی حرارت سے تیز بخارات ہوا مین مخلوط ہوکر سانس کے ذریعہ سے جسم کو ضرر پہونچاتے ہین اسلیے ایسے وقت مین پہاڑون کی رہایش مناسب ہی اور شمالی ہوا اکثر عفونت سے محفوظ رہتی ہی جو سردی اور خشکی کی جانب مائل ہوتی ہی۔ اور اونچے مکانات پر جو ہوا چلتی ہی جو زمین کے بخارات سے دور ہونے کی وجہ سے غلیظ نہین ہوتی۔ اور وہ ایس جمع وہایس نہین ہوا جہان ریت مٹی نہو جسمین کسیقدر پانی کا چھڑکاؤ ہو

| | |
|---|---|
| واعدل عن الاصواف والاقطان | وَمِلْ اِلَی الْخَفِیْفِ مِنَ الْکَتَّانِ |
| اور ہٹ جا اونی اور روئی کے کپڑون سے | اور ہلکے ہلکے السی کے کپڑے کی طرف رغبت کر |

اونی اور روئی دار کپڑے گرم ہوتے ہین جو موسم کی گرمی کے ساتھ ملکر اور زیادہ گرمی پیدا کرتے ہین اور خفیف السی کے کپڑے کو چند بار دھونے سے اسکی خشکی زائل ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| واستعمل البارد من ریحان | وَمِثْلُ دُهْنِ الْوَرْدِ مِنْ اَدْهَانِ |
| اور سرد پھولون کو استعمال مین لا | اور روغن گل جیسے تیلون کا استعمال کر |

گل آس اور بید مشک اور نیلوفر اور وہ پھول جنپر پانی چھڑکا جائے سرد ہوتے ہین جو روح کے جوہر کو تقویت بخشتے ہین جو سانس کے ذریعہ سے اندر جسم کے جاتے ہین اور ایسا ہی سرد روغنون کا استعمال کرنا چاہیے

| | |
|---|---|
| واحفظ علی عینیک من غبار | وَمِنْ دَوَاخِنَ وَمِنْ بُخَارِ |
| اور اپنی آنکھون کو غبار سے | اور دھوین اور بخار سے بچاؤ کر |
| ومن شعاع الشمس والسموم | وَمِنْ لِقَاءِ الْهَجِیْرِ مِنْ جَهَنَّمِ |
| اور آفتاب کی شعاع سے اور گرم ہوا سے | اور گرم پانی کی گرمی کے ملنے سے |

تمام طبیب اسپر متفق ہین کہ آفتاب کی شعاع اور گرد و غبار اور دھوان اور ناقص بخارات یا گرم وقتون مین چلنا آنکھون کو نقصان اور ضعف پہونچاتا ہی جو آنکھون کی روح کے مزاج کے مخالف ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا جسکی آنکھون مین گرمی کے وقت آفتاب کی طرف دیکھنے سے ضعف آگیا تھا کہ مرتے دم تک وہ اچھا نہو سکا۔ حمیم سے مراد زیادہ حرارت ہی خواہ آفتاب سے ہو یا آگ سے

| | |
|---|---|
| وَلَا تُطِلْ قِرَاءَةَ الدَّقِيقِ | نَقْشٍ وَخَطٍّ مُدْمِجِ التَّعْلِيقِ |
| اور تو باریک ایسے خط کو زیادہ پڑھا نہ کر | جسکے حرف کی سیاہی و سفیدی برابر ہو اور قلم خفی سے لکھا ہو |

## تَدْبِيرُ الْمَاكِلِ بِالْجُمْلَةِ وَخَاصَّةً بِالصَّيْفِ

مطلق کھانے کی تدبیر خصوصاً گرمی مین

اصل مین اکثر بیماریان کھانے پینے کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہین چنانچہ مروی ہی کہ ہر بیماری کی اصلی برودت یعنی بدپرہیزی ہی جو معدہ کی حرارت کو سرد کر دیتی ہی اور حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا ہی اِيَّاكُمْ وَالْبِطْنَةَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّهَا مُفْسِدَةٌ لِلْجَسَدِ مُوْرِثَةٌ لِلسُّقْمِ۔ اپنے پیٹون کو کھانے پینے کی زیادتی سے بچاؤ جو جسم کو فاسد اور بیماری کو پیدا کرتی ہی۔ اور بقراط نے کہا ہی کہ ریاضت اور کھانے پینے کے امتلا نہونے سے ہمیشہ تندرستی قائم رہتی ہی۔ اور بعض فلسفہ کا مقولہ ہی کہ سیر شکمی بیماریون کو بلاتی ہی۔ اور بیمار مین موت کو۔ اور لقمان نے اپنے فرزند کو وصیت مین کہا تھا کہ پیٹ بھر کر کبھی نہ کھائیو۔ ثابت بن قرہ نے کہا ہی رَاحَةُ الْجِسْمِ فِي قِلَّةِ الطَّعَامِ

والکثرات یعنی تھوڑے کھانے پینے سے جسم کو راحت پہونچتی ہی اور زیادتی سے تنگی اور تکلیف - ابن جوزی نے بیان کیا ہی کہ ایک شخص سے جسکی عمر ایکسو پچاس برس کی تھی پوچھا گیا کہ اسقدر درازی عمر کا کیا سبب ہی اُسنے جواب مین کہا کہ مین نے کبھی اپنے پیٹ مین دو مختلف غذائین جمع نہین کین اور نہ بغیر صفائی معدہ کے کبھی غذا کیطرف رغبت کی ہی - ایک شخص کا کیا ہی خوب مقولہ ہی کہ طب کا دارومدار پرہیز ہی ہی - اور ابن سینا نے کہا ہی

| | |
|---|---|
| اَجْعَلْ طَعَامَكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً | وَاحْذَرْ طَعَامَكَ قَبْلَ هَضْمِ طَعَامِ |
| ہر روز اپنی غذا ایک بار مقرر کر | اور طعام کے ہضم ہونے سے پہلے اور کھانے سے پرہیز کر |
| اِيَّاكَ تَلْزَمُ اَكْلَ شَيْءٍ وَاحِدٍ | فَتَقُوْدُ ذٰلِكَ لِلَّذِيْ يُرْمَامِ |
| لازم پکڑ صرف ایک چیز کا کھانا | جس سے بیماری کی رسی کھینچ لے گا |
| اَقَلُّ مَا يَاكُلُ فِي النَّهَارِ | وَاللَّيْلِ مَرَّةً مِنْ مَرَاسِ |
| کم سے کم جو دن رات مین کھایا جاوے | تو ایک دفعہ سے کم نہو |
| وَاَكْثَرُ اَكْلَانِ مَرَّتَيْنِ | وَاَوْسَطُ الثَّلٰثُ فِيْ يَوْمَيْنِ |
| اور بہت سے بہت دو دفعہ کا کھانا ہی | اور اوسط دو دن مین تین بار ہی |

یہ حالت معتدل جسمون کی ہی - اور جو گرم معدہ ہین انکی غذا جلد مہضم ہوجاتی ہی سو اگر انمین اور غذا حاصل نہووے تو احتراق واقع ہوجاتا ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ جس شخص کی بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہی اسکا انجام زوال اور دق کی طرف ہوتا ہی اور جسقدر علما اور نیک لوگ تمام مذاہب اور ملتون کے گذرے ہین وہ کھانے پینے مین نہایت کمی کرتے ہین -

| | |
|---|---|
| اَطِلْ زَمَانَ الْاَكْلِ تَسْتَتِمُّهُ | وَدِقِّ الْمَضْغَ تَسْتَهْضِمْهُ |
| عین کھانے کا وقت دراز کرتا کہ تو اُسکو پورا کرے | اور خوب طرح لقمہ کو باریک چبائے کہ پورا ہضم کرے |

موٹے اجزا کا ہضم کرنا معدہ پر دشوار ہوتا ہی اور کھانے کی حالت مین معتاد وقت تک دیر لگانی چاہیے نہ اسقدر زیادہ کہ پہلی غذا کا ہضم شروع ہوجاوے

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا يَاتِيْ عَلَيْكَ قَضْمُهُ | فَاِنَّهٗ صَعْبٌ عَلَيْكَ هَضْمُهُ |
| اور جس چیز کا کاٹنا تجھپر گران ہو | تو اُسکا ہضم کرنا بھی تجھپر سخت ہی |
| وَكُلُّ مَا تَخْتَارُ مِنْ شَهْيِيْ | يُكْرِهُ اَنْ تَغْذِيَ بِهٖ دَنِيْئِيْ |
| اور جو ایسی مرغوب اونی چیزکو تو پسند کرے | کہ تجھے کھانا اُسکا مکروہ ہی |
| فَاقْصِدْ بِحِكْمَةٍ اِلٰى عِلَاجِهٖ | بِضِدِّهٖ الْمُصْلِحِ مِنْ مِزَاجِهٖ |
| پس علاج مین حکمت اور تدبیر سے تو | اُسکے ضد کیطرف قصد کر جو اسکے مزاج کی مصلح ہو |

جب ناقص اور مکروہ غذا کی طرف طبیعت کو رغبت ہو تو وہان اُسکی اصلاح اسکی مخالف غذا یا دوا سے کر لینی چاہیے تاکہ اُسکا ضرر جاتا رہے۔ اور بقراط نے بیان کیا ہی کہ روی غذاین جو طبیعت کو مرغوب ہین ایک دو دفعہ کھانے سے کچھ ضرر نہین پہونچاتین جیسے گاے اور بھینس کا گوشت اور چھان کی روٹی اور جب کسی مریض کو روی غذا کی طرف خواہش ہو تو اسمین سے اسکو تھوڑی دینی چاہیے اور آیندہ زیادہ دینے کا وعدہ دینا چاہیے۔ سو اگر وہ غذا غلیظ ہو تو اسکے ساتھ قرفہ (دارچینی) اور سیاہ مرچین اور سونٹھ ملا دینی چاہیئے جس سے غذا سے لطیف بنجاوے اور اگر غذا سرد ہو تو اُسمین گرم مصالحون کو ڈالنا چاہیے جو اُسکی سردی کا مکافات کر دیوین۔ اور صحیح مسلم اور بخاری مین

حضرت عائشہ سے مروی ہی مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَہَاہُ اَکَلَہٗ وَاِلَّا تَرَکَہٗ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو معیوب نہین کہا اگر انکو خوش معلوم ہوا تو کھالیا ورنہ چھوڑ دیا۔

| | | |
|---|---|---|
| رُبَّ مِزَاجٍ لَیْسَ بِالسَّوَاءِ | | یُصْلِحُ بِالرَّدِیْ مِنَ الْغِذَاءِ |
| اکثر مزاج جو مستقیم اور معتدل نہون | | روی (ناقص) غذا سے انکی اصلاح کیجاتی ہی |

بعض اشخاص جنکے مزاج غلیظ ہوتے ہین وہ اکثر غلیظ غذائین کھایا کرتے ہین جیسے بعض پہاڑون کے باشندے بھینس کے گوشت کو موافق پاتے ہین اور بکری اور مرغے کے گوشت کو ناموافق کیونکہ اُنکے معدہ مین لطیف غذائین جلد جل جاتی ہین اور غلیظ دیر تک قائم رہ سکتی ہین جیسے کہ جب تیز آگ مین نرم اور چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہین تو وہ نہایت جلد جلکر خاکستر ہو جاتے ہین اور جب موٹی موٹی اور سخت لکڑیان ڈالی جاتی ہین تو اپنا تاثیر دیر مین ہوتی ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَعَادَۃُ الْاِنْسَانِ مِثْلُ الْقُوَّۃِ | | فَلَا تُطِعْ مِنْ مَکَانِ الشَّہْوَۃِ |
| اور انسان کی عادت قوت کی طرح ہی | | پس چاہیے کہ رغبت اور خواہش کی جگہ سے نہ بگاڑی جاوے |

یعنی عادت کا فعل قوت کی طرح ہوتا ہی اور جس چیز کے کھانے کی عادت کیجاتی ہی گو ناقص اور ردی کیون نہو وہ ضرر کم کرتی ہی۔ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر بدو لوگ ہمیشہ خشک گوشت کھاتے ہین اور اُنکو کچھ نقصان نہین معلوم ہوتا

| | | |
|---|---|---|
| وَکُلُّ عَادَۃٍ تَضُرُّ اَہْلَہَا | | فَاقْطَعْ بِتَدْرِیْجٍ الزَّمَانِ اَصْلَہَا |
| اور جو عادت کہ اسکے اہل کو مضر ہو | | سو تو اسکی جڑ کو آہستہ آہستہ کاٹ |

جس کام کو عادت بنالیا جاتا ہی خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص اُسکے ترک کرنے سے نقصان پہونچتا ہی اسلیے اُسکو دفعۃً نہین چھوڑنا چاہیے بلکہ تدریجاً اسطور سے ترک کرنا چاہیے جس سے طبیعت پر ناگوار نہ گذرے اور متروک بھی ہوجاوے کیونکہ وہ بدن کو مالوف ہوکر مثل طبیعت کے ہوچکا ہی

| | |
|---|---|
| وَقَدِّمِ الرَّطْبَ وَاٰخِرْ قَابِضًا | وَافْرِحْ بِطَعْمِ الْحُلْوِ طَعْمًا حَامِضًا |
| اور تر کھانا مقدم کر اور قابض مؤخر | اور شیرین سے ترش مزہ کو ملایا کر |

تر کھانا جو جلدی ہضم ہو جیسے آڑو انگور۔ اور شوربا پہلے تناول کرنا چاہیے اور قابض پیچھے بخارات کو دماغ کیطرف صعود کرنے سے باز رکھتی ہی جیسے بہی امرود وغیرہ

| | |
|---|---|
| وَاَصْلِحِ الْيَابِسَ بِاللَّدُوْنَةْ | وَاَصْلِحِ الْبَارِدَ بِالسَّخُوْنَةْ |
| اور خشک کی اصلاح تری سے کر | اور سرد کی اصلاح گرمی سے کر |
| وَاِنْ تَكُنْ سُخْنًا فَشَبِّبْ بِالْبَرُدْ | وَاِنْ تَكُنْ رَطْبًا فَشَبِّبْ بِالْضِّمَدْ |
| اور اگر گرم ہو تو سردی سے ملا | اور اگر تر ہو تو اسکی ضد خشک سے ملا |

غذا سے نرم سے مراد تیل یا گھی ہی یعنی جب غذا کی طبیعت خشک ہو تو اسکو روغن کے ذریعہ سے نرمی پہونچانی چاہیے جیسے تباون جو تیل سے اصلاح پذیر ہوجاتی ہین اور ایسا ہی جب گرم ہو تو اُسکی اصلاح سرد سے کرلینی چاہیے چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تازی کھجور سے ملاکر کھایا کرتے تھے۔ اور تازی مچھلی کی اصلاح گرم مصالحون اور مرچون سے ہوجاتی ہی

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَخَفْ وَخَامَةَ السَّمِيْنِ | وَمَا يُسِيْءُ الْهَضْمَ مِنْ دَهِيْنِ |
| اور اگر تو فربہ کی سستی معدہ سے خوف کرے | اور اُس چکنائی سے جو ہضم کو برا کردیتی ہی |

| | |
|---|---|
| فَشَبِّهْ بِالْمَالِحِ او الْحَرِيفِ | اِنَّهُمَا عَوْنٌ عَلَى التَّلْطِيفِ |
| پس تو نمکین یا تیز چٹنی چیز اس سے ملا دے | کہ یہ دونوں تلطیف پر بڑی مددگار ہیں |

یعنے فربہ معدہ کی نفرت ایسے غذا سے جو اکثر چکنائی اور روغن دار اشیا کے تناول سے ہو جاتی ہو جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہو پس اسکی درستی و اصلاح کے لیے نمکین اور تیز اشیا کھانا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| بَعْدَ الرِّيَاضَاتِ يَكُونُ الْاَكْلُ | وَ بَعْدَ مَا يَخْرُجُ مِنْكَ الثِّفْلُ |
| ریاضت کے بعد کھانا چاہیے | اور بعد نکل جانے ثفل (پاخانہ وغیرہ رفضلات) کے ہو |

کیونکہ معتدل ریاضت حرارت غریزی کو قوت پہونچاتی اور بدن کے فضلونکو نکلنے کی طرف برانگیختہ کرتی ہو اور صحت کو محفوظ رکھتی ہو اور قوی ریاضت طعام کو معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہو

| | |
|---|---|
| فَاطْلُبْ لِاَكْلِكَ مَكَانَ الرَّاحَهْ | وَ فِي مَكَانٍ بَارِدٍ رِيَاحَهْ |
| اور تو اپنے کھانے کے وقت راحت کا مکان طلب کر | اور ہوادار سرد مکان مین کھانا کھ |

کیونکہ غذا کو حرکت معدہ مین ٹھہرنے نہین دیتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہو۔ اور کبھی حرکت سے سدے بھی پیدا ہو جاتے ہین اور گرم مکان اندرونی حرارت کو باہر کی طرف لاکر تحلیل کرتا ہو جس سے معدہ کی حرارت مین ثقل اور ہضم مین ضعف آجاتا ہو

| | |
|---|---|
| وَاجْعَلْ لِذٰلِكَ زَمَانًا بَارِدًا | وَ كُنْ لِذَا التَّدْبِيرِ فِيهِ قَاصِدًا |
| اور اس کھانے کے واسطے وقت سرد مقرر کر | اور تو اس تدبیر سے کھانیکا قصد کیا کر |

## تَدْبِیْرُ الْاَکْلِ فِی الصَّیْفِ

گرمی مین کھانے کی تدبیر

| | |
|---|---|
| وَقَلِیْلُ الْغِذَاءِ فِی الْمَصِیْفِ | وَمِلْ بِمَا تَغْذُوْ اِلَی التَّلْطِیْفِ |
| اور گرمی مین غذا کو تھوڑا کر | اور جو غذا کہ تو کھاوے اُسکو لطافت کی طرف مائل کر |

کیونکہ گرمیون مین بسبب حرارت کے تحلیل کی وجہ سے اور اندرونی حرارت جو ہضم پر مدد گار ہی باہر کی طرف آجاتی ہی جس سے ہضم مین ضعف آجاتا ہی۔ بقراط نے کہا ہی کہ غذا کی تکلیف کو بدن گرمیونکے موسم مین کم اُٹھا سکتا ہی

| | |
|---|---|
| وَاجْتَنِبِ الْغَلِیْظَ مِنَ اللُّحْمَانِ | وَمِلْ اِلَی الْبُقُوْلِ وَالْاَلْبَانِ |
| اور غلیظ گوشتون سے پرہیز کر | اور ساگ اور دودھ کی طرف رغبت کر |

غلیظ گوشتون کا حال تو پہلے معلوم ہو چکا ہی اور سرد تر کا مین اسلیے کہ وہ اندرونی حرارت کو کسی طرح کی تحریک نہین کر سکتین جیسے کدو اور خربزہ وغیرہ

| | |
|---|---|
| وَالسَّمَکُ الطَّرِیُّ وَالْجَدْیَانِ | وَوَسْطُ السِّنِّ مِنَ الْحُمْلَانِ |
| اور تازہ مچھلی اور بکری کے بچون | اور بھیڑ کے درمیانی بچون کی خواہش کر |

تازہ مچھلی اگرچہ سرد ہی مگر بطی الہضم ہی اسلیے وہ میرے نزدیک کسی صورت مین بکری یا بھیڑ کے بچون کے برابر نہین ہو سکتی اور میانی سے مراد وہ ہی جنکی عمر چھ مہینونکی ہو

| | |
|---|---|
| وَمِنْ فَرَارِیْجٍ وَمِنْ دَجَاجِ | وَلَحْمِ طَیْهُوْجٍ وَمِنْ دُرَّاجِ |
| اور مرغی کے بچون اور مرغیون سے | اور لوسے کے گوشت اور تیتر سے غذا کر |

یعنی ان غذاؤن کا استعمال چاہیے جو کہ سریع الہضم ہون اور چوزون اور مرغی کا گوشت باوجود سریع الہضم کے بدن کو تری پہونچاتا ہی۔ امام رازی نے بیان

کیا ہی کہ ایک وقت مین معدہ مین مرغی کا گوشت اور دہی جمع نکرنا چاہیے کیونکہ اس سے قولنج عارض ہوتا ہی اور چکور کی حرارت بھی زیادہ تیز نہین ہوتی اسلیے وہ بھی تیتر کے گوشت کے حکم مین ہے۔

| | |
|---|---|
| مِنْ کَزْبَرِیَّۃٍ وَمِنْ سِکْبَاجٍ | وَحِصْرِمِیَّۃٍ وَزِیْرَبَاجٍ |
| کشنیز والی غذا اور سکباج سے | اور خام انگور والی اور شوربای زیرہ والی سے |

کزبریہ وہ غذا ہی جسمین گوشت کے ساتھ سبز کشنیز پکایا جاتا ہی۔ اور سکباج وہ غذا ہی جسمین گوشت اور سرکہ اور گرم مصالح ہون

| | |
|---|---|
| وَجَنِّبِ الْحُلْوِیَ اِلَی الْخَبِیْصِ | وَعُجَّۃِ الْکَرَاثِ وَالْقُصُوْصِ |
| اور پرہیز کرے حلوا سے کہ میلان کرے خبیص کیطرف | اور خاگینہ کیطرف کہ گندنا اور قصوص سے بنایا ہو |

کیونکہ تمام قسم کی شیرین غذا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی اور ایسا ہی جو گندنا اور خاگینہ وغیرہ سے ہو خبیص حلوا ہی جو اسطرح بنایا جاتا ہی کہ ایک رطل شیرہ کنجد کو جوش دیکر برابر وزن کا اُسمین میدہ ڈالا جاوے تاکہ اُسمین خوشبو آجاوے پھر سہ چند قند یا شہد یا نبات اسپر ڈالی جاوے یا انکا پانی عجہ (خاگینہ) ہی جو بیضہ مرغ سے بنایا جاتا ہے۔ قصوص وہ غذا ہی جسمین الکھوٹ اور بندق وغیرہ ڈالی جاوین۔ قصوص جمع قص کی ہی مفاصل اعضا کو بھی کہتے ہین اور ثورمسن کو بھی۔

| | |
|---|---|
| وَمِلْ اِلَی الْحُلَّامِ وَالْقَرِیْصِ | وَکُلْ مِنَ التَّفْشِیْلِ وَالْمَصُوْصِ |
| اور حلام اور قریص کی طرف مائل ہو | اور تفشیل اور مصوص سے کھا۔ |

حلام بچھڑے یا بھیڑ کے بچہ کا گوشت ہی جو پانی اور نمک مین پختہ کرکے کسی لطیف چیز پر ڈالکر اُسکا پانی خشک کرکے پھر بقولات ضروری اور مناسب

سرکہ مین جوش دیکر اسمین یہ گوشت مع مصالح اور لبازیر کے ڈالا جاوے
قریص لحم مطبوخ بالخل والابازیر والبقول۔ طفشیل عدس متشر جو سرکہ مین
پکائی جاوین۔ قصوص قریب قریص کے ہی جسمین کرفس ڈالکر تیل کنجد مین جو شر
دیتے ہین جبکہ کسیقدر پختہ ہو جاتا ہی تو اُسمین دارچینی اور خشک کشنیز ڈالکر
بقدر ضرورت سرکہ اور زعفران اور نمک ڈالکر برتن کا منھ بند کر دیتے ہین اور
بعض کے نزدیک کبوتر کے بچون سے بنایا جاتا ہی۔ اور اکثر اسکے اندر تھوم اور
سداب بھر دیتے ہین۔ یا کبوترون کے بچون اور تیترون سے بناتے ہین اور بعضے
کیک مسلوق کو کہتے ہین کہ سرکہ مین بقول حارہ اور حابسہ ملا کر پختہ کرین۔

## تَدْبِيرُ الْمَشْرُوبِ كَيْفَ يَجِبُ

مشروب کی تدبیر کس طرح واجب ہی

سب سے عمدہ پینے کی چیز مطلق پانی ہی جو بدن کی اصلی رطوبت کو محفوظ رکھتی ہی
جسکے حق مین خَيْرُ الشَّرَابِ يَا سَيِّدُ الشَّرَابِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وارد ہی

| | |
|---|---|
| اِنْ شِئْتَ اَنْ تَنْجُوَ مِنَ الْبَثَاثِ | فَالْجُفْ قِسْمَهُ عَلٰى اَثْلَاثٍ |
| اگر تو چاہے کہ سخت رنج سے نجات پاوے | تو پیٹ کو تین حصون پر تقسیم کر |
| لِلنَّفْسِ الثُّلُثُ وَلِلْغِذَاءِ | ثُلُثٌ وَبَاقِيهِ مَكَانَ الْمَاءِ |
| سانس کا ثلث اور غذا کا | ثلث اور باقی پانی کی جگہ |

جب امراض اور تکالیف جسمانی سے محفوظ رہنا چاہو تو اپنے معدہ کو تین
حصون مین منقسم کرو ایک حصہ غذا کے لیے اور ایک حصہ پانی کے لیے اور
ایک حصہ سانس کے لیے۔ کیونکہ جب معدہ پُر ہو جاتا ہی تو اُسمین غذا کو پوری

حرکت نہین آسکتی جس سے ہضم مین خرابی آجاتی ہی۔ اگر کہا جاوے کہ سانس کا مقام پھیپھڑا ہی نہ کہ معدہ تو اُسکا جواب یہ ہی کہ حقیقت مین اگرچہ ایسا ہی ہی لیکن جب معدہ پُر ہو جاتا ہی تو اندرونی تمام اعضا کی جگہ تنگ ہو جاتی ہی اسلیے معدہ کی امتلاء کے سبب سے اُنکے مجاری بند ہو جاتے ہین جس سے سانس کے آنے جانے مین تکلیف ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| فَلِيلٌ مَاءٌ بَارِدٌ بَرِدِّيكَا | وَكَثْرَةُ الْفَاتِرِ لَا تَشْفِيكَا |
| تھوڑا سا سرد پانی تجھے سیراب کردیگا | اور نیمگرم زیادہ پانی تجھے تسلین نہ دیگا |

یعنی سرد پانی تھوڑا استعمال مین لانا چاہیے جس سے معدہ کی حرارت کی تیزی فرو ہو جاوے اور تشنگی کو تسکین ہو جاوے اور نیمگرم پانی معدہ کو رطوبات سے پاک صاف کرتا ہی لیکن تسکین نہین دیتا۔ غرضکہ زیادہ پانی پینے سے معدہ مین فساد اور اُسکی حرارت مین ضعف آجاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالثَّلْجُ لَا تُكْثِرْهُ فِي الشَّرَابِ | فَإِنَّهُ يُضِرُّ بِالْأَعْصَابِ |
| اور تو پانی مین برف کو زیادہ مت ڈال | کیونکہ یہ پٹھون کو مضر ہی |
| لَا سِيَّمَا لِلسَّوِيِّ اللَّحْمِ وَالْمَتِينِ | اَلدَّمَوِيِّ اللَّحْمِ وَالْمَتِينِ |
| تو سوائے فربہ اور دموی اللحم | اور مضبوط گوشت والے کے کسی کو برف مت پلا |

جب پانی مین برف یا پالا ڈالا جاوے اُسکا استعمال پٹھون کو بالخاصیت ضرر پہونچاتا ہی اور اُنکی برودت کو زیادہ بڑھاتا ہی جسکی برداشت دشوار ہی مگر جو فربہ اور جسکا گوشت بہت خون والا ہو کیونکہ دموی مین حرارت زیادہ ہوتی ہی جو برف کی برودت کے مقابل ہو جاتی ہی اور فربہ مین رطوبت بہت ہوتی اسلیے دبلے پتلے آدمیونکو نہایت ضرر پہونچتا ہی

| | |
|---|---|
| حرصک لا تشرب علی الخوان | ان لم یکن بشرق الانسان |
| تو اپنی حرص سے دسترخوان پر کسیکو پانی مت پلا | جبکہ کسی آدمی کے حلق مین کچھ پھنس نگیا ہو |

کھانے کے درمیان پانی پینا نہ چاہیے کیونکہ اسوقت مین پانی پینے سے معدہ مین غذا نہین ٹھہر سکتی جس سے ہضم ناتمام رہتا ہی کیونکہ پانی معدہ کو تمام غذا پر حاوی ہونے سے روک رکھتا ہی۔ مگر جب حلق مین کچھ پھنسنے کا ڈر ہو

| | |
|---|---|
| لا تاخذ الماء علی الطعام | ولا علی الخروج من حمام |
| کھانے پر پانی مت پی | اور نہ حمام سے نکلنے پر |

کیونکہ ان ہر دو اوقات مین پانی پینے سے جگر کے مزاج مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی اس سے جلودر کی بیماری بھی عارض ہو جاتی ہی۔ لیکن اگر حمام کے نکلنے سے پہلے پانی پیا جاوے تو اسقدر مضر معلوم نہین ہوتا

| | |
|---|---|
| ولا علی الریاضة القویة | او الجماع انه بلیة |
| اور نہ قوی ریاضت پر | نہ جماع پر کہ یہ بڑی بلا ہی |

کیونکہ ریاضت قوی سے بدن مین تکملخل آجاتا ہی اور اسکے مجاری کھل جاتے ہین جنمین پانی سرایت کر جانے سے اعضا کی حرارت کو نقصان اور جگر کو ضرر پہونچتا ہی اور بڑی بلا سے مراد یہی ہی کہ اس سے طرح طرح کے امراض اور تکلیف عارض ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| وان زعت لذلک الضرورة | من قلة الصبر فخذ یسیرة |
| اور اگر کم صبری سے ضرورت پڑے | تو تھوڑا سا پی لے |

جب زیادتی پیاس کا تقاضا ہو یا لقمہ حلق سے نیچے نہ گذر سکے جس سے غذا کا تناول دشوار ہو جاوے تو اس صورت مین کسیقدر پانی پی لینا چاہیے

جس سے پیاس زائل ہو جاوے اور غذا کی خواہش تقاضی رہے

| | |
|---|---|
| حَتّٰٓى اِذَا مَا سَيْلَ بِالطَّعَامِ | فِيْ اَسْفَلِ الْبَطْنِ اِلَى انْهِضَامِ |
| یہانتک کہ جب طعام | تہ معدہ مین ہضم کیطرف زائل ہوجاوے |
| فَخُذْ مِنَ الْمَآءِ الَّذِيْ يُرْدِيْكَا | اَوْ مِنَ الشَّرَابِ مَا يُكْفِيْكَا |
| پس اسقدر پانی پی جو تجھے سیراب کردیوے | یا اتنا شربت پی جو تجھے کفایت کرے |

یعنی جب طعام مکمل طور پر ہضم ہوجاوے اور معدہ کی تہ مین بخوبی قرار پاجاوے تو اسوقت مین پانی پینا چاہیے تاکہ غذا سے بالا بالا ہی زائل ہوجاوے

| | |
|---|---|
| حَتّٰٓى اِذَا اَخَذْتَ مِنْهُ رَيَّكَ | عَنْ شَبَعٍ اَوْ عَنْ شَرَابٍ سُكْرَكَ |
| حتی کہ جب تونے پانی سے سیری کے بعد سیرابی کرلی | یا بعد شراب کے مستی اپنی پی لی |
| وَجَآءَكَ الْعَطْشُ فَلْتَجَانَبْ | فَاِنَّ هٰذَا الْعَطْشَ اَثَرٌ كَاذِبْ |
| اور پیاس تجھے آگے تو پرہیز کر | کہ یہ پیاس ایک جھوٹی بات ہے |

یعنی طعام معدہ مین قرار پاکر ہضم ہوچکے اور اسکے بعد کسیقدر پانی پی لیا جاوے جس سے پیاس زائل ہوجاوے اور سیرابی کے لیے کفایت کرے پھر اسکے بعد اگر اور پیاس معلوم ہووے تو اسکو کاذب پیاس سمجھنا چاہیے جو تھوڑی دیر مین صبر کرنے سے زائل ہوجائگی

## تدبير النبيذ وشبهه

شیرۂ انگور وکھجور اور اسکے شبہہ کی تدبیر

چونکہ اکثر شیرہ سے مراد شراب ہوتی ہے جو شریعت مین نہایت ممنوع ہے جسکی نسبت مین بہت سی احادیث وارد ہین اسلیے ہم اس مقام پر صرف اصل کتاب کے

ترجمہ پر کفایت کرتے ہین۔

| | |
|---|---|
| فِي الشَّرَابِ لَا تَقْصِدْ إِلَى التَّكْثِيرِ | وَاقْنَعْ مِنَ النَّبِيذِ بِالْيَسِيرِ |
| تو پینے مین زیادتی کا قصد مت کر | اور تھوڑے سے شیرہ پر قناعت کر |
| لَا تَدْمُنِ النَّبِيذَ كُلَّ يَوْمٍ | وَلَا تَكُنْ تَشْرَبُ بَعْدَ الصَّوْمِ |
| اور ہر روز شیرہ کی مداومت نکر | اور نہ بعد افطار روزہ کے پی |
| وَلَا عَلَى الطَّعَامِ ذِي اللَّذَاذَةِ | وَلَا عَلَى الْغِذَاءِ ذِي الْحَرَافَةِ |
| اور نہ لطیف طعام پر پی | اور نہ تیز غذا پر |
| إِيَّاكَ أَنْ تَسْكَرَ طُولَ الدَّهْرِ | إِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَرَّةً فِي الشَّهْرِ |
| خبردار ہمیشہ کی مستی سے دور رہنا | اگر ممکن نہو تو ایک ماہ مین صرف ایکبار |
| وَمَنْ يَكُنْ يَصُدُّهُ الْعُقَارُ | وَيَعْتَرِيهِ الْحَرُّ وَالْخُمَارُ |
| اور جس شخص کو شراب روکتی ہو | اور گرمی اور خمار اُسکو عارض ہوتے |
| فَاسْقِهِ شَرَابَ أَبْيَضِ الرَّيْحَانِ | وَلْيَنْقُلْ بِحَامِضِ الرُّمَّانِ |
| پس تو اُسکو شراب سفید ریحان کی پلا | اور چاہیے کہ وہ ترش انار کا نقل کرے |
| وَبِالسَّفَرْجَلِ وَبِالْخِيَارِ | وَامْزِجْ لَهُ الْمَاءَ مَعَ الْعُقَارِ |
| اور بہی اور کھیرے کے ساتھ نقل کرے | اور تو اُسکے واسطے شراب مین پانی ملادے |
| وَمَنْ شَكَانِي الرَّاحَ بِالرِّيَاحِ | فِي جَوْنِهِ نَاسْقِهِ صِرْفَ الرَّاحِ |
| اور جو شخص شراب اپنے پیٹ مین ریاح کی شکایت کرے | تو تو اُسکو خالص شراب پلا |
| لِأَنَّ صَفْرَ الْقَوِيِّ فَهُوَ الصَّالِحُ | لِذَاكَ وَالنُّقْلُ لَهُ مُوَاتِحُ |
| کہ زرد ہو قوی جو اس شخص کے واسطے مناسب ہے | اور نقل اسکا نمکین چیزین ہون |

| | |
|---|---|
| وَالْاَبْیَضُ الْمَائِیُّ فِی الْمَصِیْفِ | فَاِنَّهٗ اَشْبَهُهٗ بِاللَّطِیْفِ |
| اور سفید شراب پانی آمیز گرمی کے موسم مین پلا | جو کہ لطیفہ مزاج کے لیے مناسب ہی |
| وَاَمْزِجْهُ بِالْمَاءِ وَنَقِّلْ حَامِضْ | وَاَكْلُ عَلَيْهِ اِنْ اَكَلْتَ قَابِضْ |
| اور تو اسمین پانی ملا اور نقل ترش | قابض اسپر کھا اگر تجھے کھانا منظور ہو |

## تَدْبِیْرُ النَّوْمِ

نیند کی تدبیر کے بیان مین جسکا حال کسیقدر ضروریات کی بحث مین مذکور ہو چکا ہی

| | |
|---|---|
| لَا تُطِلِ النَّوْمَ فَتُؤْذِیْ النَّفْسَا | وَلَا تُؤَرِّقْهَا فَتَبْرِیْ الْحَسَّا |
| تو نیند زیادہ مت کر کہ جان کو دکھ دیویگی | اور بہت بیدار بھی مت رہ کہ حس کو کمزور کریگی |
| وَطَوِّلِ النَّوْمَ بِغَیْرِ الْمُنْهَضِمْ | عَلَى الطَّعَامِ اَوْ عَلَى اَثَرِ التُّخَمِ |
| اور تو غیر منہضم طعام پر نیند دراز کر | اور بعد بدہضمی کے بھی بہت سو |

معتدل نیند وہ ہی جسکی مقدار آٹھ گھنٹون سے زیادہ نہو اور جب اسقدر سے زیادہ سوجاوے تو اس سے دماغ کی قوت نفسانیہ کو ضرر پہونچتا ہی کیونکہ اس صورت مین دماغ کی طرف زیادہ بخارات صعود کرتے ہین۔ اور نیز زیادہ خواب سے حرارت غریزی فرو ہو جاتی ہی جیسا کہ آگ کسی برتن مین بند کردینے سے بجھ جاتی ہی اور بیداری کی حالت مین انسان کو نیند مطلوب ہوتی ہی جو اسکو میسر نہین آتی جس سے دماغ کو ضرر پہونچتا ہی اور چونکہ بیداری اصلی رطوبتون کو جذب اور خشک کرلیتی ہی اسلیے قوت حسی کو جسکا فیضان دماغ سے ہوتا ہی نقصان پہونچتا ہی اور نیز اخلاط مین احتراق واقع ہو کر اُنکے بخارات دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور اکثر بیداری بدہضمی یا فکر یا خوف کی وجہ سے ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَلَا تُطِلْ نَوْمًا بِوَقْتِ الْجُوْعِ | يُنَحِّرُ الرَّأْسَ مِنَ الرَّجِيْعِ |
| اور تو گرسنگی کے وقت نیند دراز مت کر | کہ یہ پاخانہ سے سر کو بخارات چڑھا دیگی |

کیونکہ نیند کی حالت مین حرارت واسطے ہضم غذا کے اندرونی بدن کی طرف راجع ہوتی ہی۔ سو جب اُسکو عمل کرنے کے لیے غذا نہین ملتی تو بدن کی خلطونپر عمل کرکے اُنکو جلا دیتی ہی جس سے بخارات دماغ کیطرف صعود کرتے ہین

| | |
|---|---|
| ثُمَّ بِاسْتِنَادِ اَثَرِ الطَّعَامِ | حَتّٰى يَحِلَّ مَوْضِعَ الْهَضَامِ |
| اور بعد غذا کے تکیہ لگاکر سوتا رہ | یہانتک کہ طعام ہضم کی جگہ اُتر جاوے |

کیونکہ سر کا کسیقدر اونچا رہنا غذا کے ہضم پر معین ہی۔ اور نیز لطیف حرکت سے غذا جلد ہضم ہوتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ کھانے کے بعد آہستہ چند قدم چلنا چاہیے تاکہ طعام فم معدہ سے نیچے ہوجاوے اور ہضم کے لیے نیند اور بیداری دونون ضروری ہین کیونکہ نیند سے ہضم کو تقویت پہونچتی ہی اور بیداری مین دماغ بخارات سے کم متلی ہوتا ہے۔

## تَدْبِيْرُ الْحَرَكَةِ

حرکت کی تدبیر

ستہ ضروریہ کی بحث مین حرکت کا بیان ہوچکا ہی

| | |
|---|---|
| لَا تُرَكِّضِ الرِّيَاضَةَ الْقَوِيَّةَ | وَلَا تُوَدِّعْ بَلْ عَلَى السَّوِيَّةِ |
| تو ریاضت قوی مت کر | اور نہ آرام طلب بلکہ برابر طور پر ریاکر |

قانون مین ہی کہ صحت کی بڑی تدبیر ریاضت ہی جس سے بدن کو زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہی اور آرام طلبی سے بدن مین زیادہ فضلے جمع ہوجاتے ہین اور

## حرارت غریزیہ ضعیف ہو جاتی ہے

| | |
|---|---|
| وَرَضْ مِنَ الْاَعْضَاءِ کَیْ یَقِیْنَا | مَا خِفَّ اِنْ تَجْمَعْ خِلْطًا دُوْنَا |
| اور اعضا کو ریاضت مین رکھو تاکہ مدد دیوین | جبتک تو ڈرے کہ وہ ردی خلط کو جمع کر دیوین |

ہر عضو کی علیحدہ علیحدہ ریاضت ہی جو اس عضو کی قوت کو تقویت ہوتی ہی سو اگر اس عضو مین فضلے ہون تو اُنکو تحلیل کرنے سے تقویت ہوتی ہی اور اگر کوئی غلط نہو تو خاص کو قوت بخشتی ہی جسکی تفصیل پہلے حصہ مین ہو چکی ہی۔

| | |
|---|---|
| بِالْمَشْیِ اِنْ شِئْتَ اَوِ الصِّرَاعِ | حَتّٰی تَرَی النَّفْسَ فِی السِّرَاعِ |
| چلنے سے اگر جی چاہے یا کشتی مین | یہانتک کہ سانس تیزی مین آجاوے |
| وَلَا تَرُضْ مَنْ کَانَ ذَا خُمُوْلِ | کَیْ لَا تَزِیْدَ مِنْهُ فِی تَحْلِیْلِ |
| اور مت چلا اسکو جو لاغر ہووے | تاکہ تو اسکی تحلیل مین زیادتی نہ کرے |

کیونکہ ریاضت اگرچہ قوی کیون نہو لاغر اور نقیہ اور خشک مزاج والون کو نقصان پہونچاتی ہی اور کبھی زیادہ رطوبتون کے تحلیل کی وجہ سے دق اور ذبول کی طرف موذی ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وَرَضْ کَثِیْرَ الشَّحْمِ وَالسَّمِیْنَا | وَنَطْقَهٗ اِنْ کَانَ کَرْشًا بَطِیْنَا |
| اور بہت چربی والے اور موٹے کو تو ریاضت کروا | اور اگر بڑے پیٹ والا ہو تو اسکی کمر پر پٹکا بندھوا |

چونکہ موٹے آدمیون اور بہت چربی والون مین زیادہ رطوبت ہوتی ہی اسلیے اُنکو زیادہ تحلیل کی ضرورت پڑتی ہی

| | |
|---|---|
| وَانْقُصْ مِنَ التَّعَبِ فِی الْمَصِیْفِ | وَاَنْتَ بِالْعَرَقِ فِی تَلْطِیْفِ |
| اور گرمی کی موسم مین تکان کم کر | اور لطیف کرنے کی خاطر پسینا نکال |

| | |
|---|---|
| وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ | تَدْبِيرُ مَا تَحْتَاجُهُ فِي الْجِسْمِ |
| اور مین کتاب العلم مین ذکر کر چکا ہون | جس جس تدبیر کی جسم مین حاجت پڑتی ہے |
| مِنْ فَرْغِ مَا يَفْصِلُ أَوْ مِنْ جِنْسِ | وَمَا تُرِيدُ مِنْ مَعَانِي النَّفْسِ |
| فضلون کے نکالنے اور بند کرنے سے | اور نفس ان چیزون سے جنکا تو ارادہ کرتا ہے |

## تَدْبِيرُ ثَانٍ فِي فُصُولِ الْعَامِ

سال کی فصلون کی دوسری تدبیر

مصنف نے تدبیر کو دو قسمون پر منقسم کیا ہے۔ ایک وہ جو ضرورت کی بحث مین فقط صحت کی تدبیر کا اجمالاً ذکر ہو چکا ہے۔ دوسری تدبیر جسکا فصلون اور موسم کے اعتبار سے مفصلاً بیان ذیل مین آتا ہے

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا ذَكَرْتُهُ فِي الصَّيْفِ | مِمَّا أَنَا دَبَّرْتُهُ فِي الْكَيْفِ |
| جو کچھ مینے گرمی کی بابت ذکر کیا ہے | جو کچھ اُسکی کیفیت مین تدبیر مینے بتلائی ہے |
| فَافْعَلْهُ فِي الْمَحْرُورِ وَالشُّبَّانِ | وَفِي الْجَنُوبِيِّ مِنَ الْبُلْدَانِ |
| سو اُسکو گرم مزاج والے اور جوانون مین | اور پہاڑ سے بجانب جنوب واقع ہونیوالے شہرون مین جاڑے کی |

یعنی جو کچھ طعام اور پانی اور لباس کی بابت موسم گرما کے مناسب تدبیر کا ذکر ہو چکا ہے وہی گرم مزاج والون اور جوانون کے لیے تدبیر جاری کرنی چاہیے کیونکہ انکا مزاج گرم ہے جو موسم گرما کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتا ہے اسیطرح جو اشخاص پہاڑ سے جنوب کیطرف آباد ہین اُنکی ہوا مین زیادہ گرمی اور تپش ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| وَفِي الشِّتَاءِ فَامْتَثِلْ بِضِدِّهِ | كَيْمَا يُقَاوِمُ الْأَكُمَّ بِرَدِّهِ |
| اور جاڑون مین اُسکی ضد کو بجالا | تاکہ درد اُسکے رد کرنے مین برابری نکرے |

موسم گرما کے مناسب جس تدبیر کا پہلے ذکر ہو چکا ہی سردی مین اسکے مخالف تدبیر کو عمل مین لانا چاہیے تاکہ صحت کی حفاظت رہے لیکن یہ اکثر جسمونکا حال ہی۔ لیکن بوڑھون اور پتلے دبلونمین بہرصورت تمام موسمون مین ترطیب ضروری ہی

| | |
|---|---|
| وَامْضِ عَلَى الرَّبِيعِ وَالْخَرِيفِ | بَيْنَ الشِّتَاءِ مِنْكَ وَالْمَصِيفِ |
| اور موسم بہار اور خریف مین | سردی اور گرمیون کے درمیان چل |
| وَجَفِّفِ الرَّبِيعَ وَالْخَرِيفَا | رطبه بَلْ حَنِّبْ بِهِ التَّجْفِيفَا |
| اور ربیع مین خشکی اور خریف مین تری پہونچا | بلکہ اسمین خشکی سے پرہیز کر |

یعنی بہار کی موسم مین اُن امور کا استعمال کرنا چاہیے جس سے بدنون مین خشکی حاصل ہووے اور خریف مین وہ جنسے تری پہونچے کیونکہ اس موسم مین بدنون پر خشکی غالب ہوتی ہی اسیواسطے یہ موسم پتلے دبلے اشخاص اور گرم ملک کے رہنے والون کو مضر ہوتا ہے

| | |
|---|---|
| بِآخِرِ الرَّبِيعِ وَابْتِدَاءِ الْخَرِيفِ | دَبِّرْهُمَا كَالْحَالِ فِي الْمَصِيفِ |
| ربیع کے اخیر اور خریف کی ابتدا مین | ایسی تدبیر چاہیے جیسے کہ گرمی کی حالت مین ہوا کرتی ہی |

کیونکہ ہر موسم کا اخیر اپنے مابعد کے موسم کی ابتدا کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی اور ایسا ہی ہر موسم کی ابتدا اپنے ماقبل کے موسم کے اخیر کے ساتھ مناسب ہوتا ہی اسلیے موسم سرما کا اخیر موسم بہار کے مناسب اور اُسکی ابتدا خریف کے مشابہ ہوتی ہی اور موسم خریف کی ابتدا موسم گرما کے مناسب اور اُسکا اخیر موسم سرما کے مشابہ ہوتا ہی۔ چنانچہ اُسکی طرف خود مصنف نے اشارہ کیا ہی

| | |
|---|---|
| وَاَوَّلُ الرَّبِیْعِ فِی التَّدْبِیْرِ | کَمِثْلِ الْخَرِیْفِ فِی الْاَخِیْرِ |
| اور اول موسم ربیع کے تدبیر مین | مثل اخیر خریف کے ہو |
| دَبِّرْهُمَا کَالْحَالِ فِی الشِّتَاءِ | اَعْنِیْ بِمَا یُسْخِنُ مِنْ غِذَاءِ |
| انمین ایسی تدبیر کر جیسے کہ سردی مین | یعنی غذاے گرم کے ساتھ تدبیر کر |
| هٰذَا الَّذِیْ یُفْصِلُ فِیْ حَالِ الْحَضَرْ | وَمَنْ یُسَافِرْ فَاعْتَمِدْهُ فِی السَّفَرْ |
| یہ وہ ہو جو گھر مین کیا جاتا ہے | اور جو مسافر ہو اُسکا حال سفر پر قیاس کر |

جو تدابیر ہم پہلے بیان کر چکے ہین وہ تو ان اشخاص کے لیے ہین جو کہ اپنے گھر وطن مین رہائش تدبیر ہین اور جو مسافر ہین اُنکے لیے خاص تدابیر اور ہین جنکا آگے بیان آتا ہے

## تَدْبِیْرُ الْمُسَافِرِ وَخَاصَّةً فِی الْبَحْرِ

مسافر کی تدبیر خصوصاً دریا کے سفر مین

بعض حکما نے کہا ہے کہ مسافر کو چاہیئے کہ سفر کی حالت مین اپنی ہمیشہ کی رہائش کی خاک مین سے کسیقدر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ ہر وقت اسکو اپنے پینے کے پانی مین ڈالدیا کرے جس سے پانی کا تغیر کا ضرر زائل ہو جاتا ہے

| | |
|---|---|
| مَنْ کَانَ مِنْهُمْ رَاکِبًا فِی الْبَحْرِ | اَوْ کَانَ یَوْمًا ذَاهِبًا فِی الْبَرِّ |
| جو شخص کہ سمندر مین سوار ہو | یا کسی روز جنگل مین جاوے |
| اَمْنَعْهُمُ الرُّکُوْبَ فِی الشِّتَاءِ | فِی الْبَحْرِ وَالْمَسِیْرَ فِی الْاَنْوَاءِ |
| تو انکو سردی مین سمندر مین سوار ہونے سے منع کر | اور برسات مین چلنے سے روک دے |
| وَمَنْ یُرِیْدُ زَهْلَهُ فِی الْمَاءِ | وَاخْتَرْ لَهُ الصَّالِحَ مِنْ وِعَاءِ |
| اور جو شخص چاہے گہرے سمندر کے پانی مین رہنے تو اسکے لیے | پانی زیادہ دے اور وعاے خیر اُنکے لیے پسند کر |

| | |
|---|---|
| وَزِدْهُ بِالرَّطْبِ مِنَ الْغِذَاءِ | وَمُطْلِقِ الطَّبْعِ مِنَ الدَّوَاءِ |
| اور زیادہ دے اُسکو تر غذا | اور دوا وہ جو اسہال لاوے |

شیرین دریا مین سفر کرنے کے وقت تر غذا کا استعمال ضروری ہی۔ لیکن شور اور نمکین دریا مین چونکہ قے اور متلی ہوتی ہی۔ جسمین تر غذا سے زیادتی کا احتمال ہی اسلیئے وہان اکثر اطبا نے کہا ہی کہ انگور اور بہی اور چوک وغیرہ ترش میوہ جات کا مربی کھانا چاہیے اور غذا وہ جسمین سرکہ ملا ہوا ہو۔ اور اسہال اور دوا کے استعمال سے مراد یہ ہی کہ سوار ہونے سے پہلے بدنکو بذریعہ اسہال کے غلطوبت سے پاک صاف کرلینا چاہیے تاکہ جہاز یا آگ بوٹ کی غیر طبعی چال سے سوداوی حرکت اور جنبش مین نہ آجاوین

| | |
|---|---|
| وَإِنْ تَخَفْ مِنْ مَدَّةٍ اسْتِرْخَاءَهْ | فَإِنْ فَعَلْتَ بَعْدَ ذَا أَدْخِلْهُ |
| اور اگر تو ڈرے ادہ سے جو حرکت کرآوے | تو تو اُسکے بدیہ دوا دیوے تو بہت مفید ہوگا |
| وَاجْعَلْ لَهُ مِنْ رُبُوبِ الْحَامِضَهْ | وَامْزِجْ لَهُ مِنْ مِيَاهٍ قَابِضَهْ |
| اور اُسکے خاطر ترش ربوب تیار کر | اور اسمین عرق قابض ملا |

جنسے قے اور متلی اور اسہال دور ہو جاوین

| | |
|---|---|
| وَحِمْهُ فِيهَا مِنَ الْأَوْضَارِ | أَعِدَّ لَهُ التَّطْفِيفَ مِنْ أَطْمَارِ |
| اور نوا وٹکو میل اور چکنائی سے پرہیز مین رکھ | اور صاف چادر اسکیے لئی تیار کر |
| وَمِنْ عِلَاهُ الْقَمْلَ مِنْ مُسَافِرِ | وَلَمْ يَكُنْ فِي قَتْلِهَا بِقَادِرِ |
| اور جس مسافر مین جوئین زیادہ ہوجاوین | اور وہ اُسکے مارنے پر قادر نہو |
| فَالصُّوفِ خُذْ وَاقْتُلْ حُبَيْلًا مِنْهُ | وَاقْتُلْ بِدُهْنٍ زِيبَقًا وَادْهِنْهُ |
| پس پشم لیکر اسکی ایک رسی بٹ | اور پارہ کو تیل مین مار کر اُسکو چکنا کر |

| | |
|---|---|
| وَبَيْنَ ثَوْبَيْهِ فَتَلُفُّهُ | حَتّٰى تَرَى الْفَصْلَ سَقَطَ عَنْهُ |
| اور درمیان دو کپڑون کے اسکو باندھ دے | یہان تک کہ تجھے معلوم ہو کہ جوئین اُس سے گر پڑی ہین |

یہ تدبیر مسافر اور مقیم اور مریض سبکی جوؤن مارنے کے لیے کافی ہی

## تَدْبِيْرُ الْمُسَافِرِيْنَ فِي الْبَرِّ خُصُوْصًا فِي الْبَرْدِ

تدبیر جنگل کے مسافرون کی خصوصاً سردی مین

| | |
|---|---|
| وَمَنْ يَكُنْ مُسَافِرًا فِي الْبَرِّ | فَاعْمَلْ عَلٰى عِلَاجِهٖ فِي السَّفَرِ |
| جو شخص خشکی اور جنگل مین مسافر ہو | تو تو اُسکے علاج کے واسطے پردہ مین یہ کام کر |

دریاے سفر مین اسقدر سردی نہین معلوم ہوتی جیسے کہ خشکی کے سفر مین ہوتی ہی کیونکہ اس صورت مین مسافر کے ہاتھ پانون وغیرہ تمام اعضا سے ظاہر کھلے رہتے ہین جس سے تمام بدن کو سرد ہوا پہونچتی ہی

| | |
|---|---|
| حَذِّرْهُ اَنْ يُصِيْبَ ذَاكَ الثَّلْجَ | فَاِنَّهٗ مِنَ الْجُمُوْدِ يَنْجُوْ |
| کہ اسکو ڈرا اس سے کہ اسے برف پہونچے | کیونکہ وہ ارجاد کی حالت مین جمود سے نجات پاوے گا |

جمود ایک مرض کا نام ہی کہ جب آدمی کو عارض ہوتا ہی۔ جو جس حالت پر ہوتا ہی ایسی حالت مین سُن ہو کر جم جاتا ہی اور کبھی جمود سے مراد کزاز ہوتا ہی جسمین بدن کے تمام طبعی افعال بے حس و حرکت ہو جاتے ہین اور کبھی کزاز صرف اسی تمدد پر بولا جاتا ہی جسکا سبب زیادہ سردی ہوتا ہی۔ اور ہمنے کئی آدمیون کو دیکھا ہی کہ برف کے گرنے سے اُنکے ہاتھ پانون جھڑ گئے ہین

| | |
|---|---|
| اَطْعِمْهُ مَا يَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ | كَيْلَا يُصِيْبَ الْجُوْعُ بِالْحِمَامِ |
| اسکو وہ طعام کھلا جس سے سیر ہو جاوے | تاکہ گرسنگی اُسے ہلاکت کو نہ پہونچا دیوے |

شکم پُری کی حالت مین اندرونی حرارت قوی ہوتی ہی جس سے بدن کو زیادہ گرمی پہونچتی ہی۔ اور بھوک کی حالت مین حرارت تحلیل ہوکر فرو ہوجاتی ہی اسلیے انمین سردی زیادہ غلبہ پالیتی ہی اور کبھی بھوک سے حرارت غریبہ عارض ہوجاتی ہی تو تپ کا باعث بنتی ہی۔ غذا بہتر وہ ہی جسمین تھوم اور اکھروٹ اور رائی اور گھی اور گرم مصالح ڈالے جاوین جو سردی کا مقابلہ کرسکین۔

| | |
|---|---|
| ادخله ان یسرد الی الحمام | الصقه به الخصب من اجسام |
| اگر بدن زیادہ سردی ٹھہر جاوے تو اسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کر | اور تر و تازہ چیزین اُسکے جسم پر لپیٹ |

برف یا سردی مین چلنے سے جس آدمی کے بدن مین زیادہ سردی ٹھہر جاوے جس سے ہلاکت اعضا کے فساد کا ڈر ہو تو اُسکو گرم پانی کے حمام مین داخل کرنا چاہیے اگر ہوسکے ورنہ صرف گرم پانی مین ڈبونا چاہیے اور روغن گرم جیسے کُنجد اور فرہیون اور زیتون کہ جسمین جُندبیدستر ڈالکر جوش دیا گیا ہو وغیرہ گرم تیلون کی مالش کرنی چاہیے اور حقیقت مین روغن قطران سے بڑھکر کوئی زیادہ مفید نہین ہی

| | |
|---|---|
| ان یقصر الجلیل من عینیه | القِ خمارا اسود علیه |
| اگر یخ اُسکی دونون آنکھون کو تھرا دیوے | تو تو سیاہ اوڑھنی اُسپر ڈال دے |
| وکثرا سوادفی یدیه | کیما یطیل نظرا الیه |
| اور اُسکے ہاتھون مین سیاہی بہت کم | کہ وہ اسکی طرف بہت دیرتک دیکھتا رہے |

سپیدی کی طرف زیادہ نظر کرنے سے آنکھون مین ضعف آجاتا ہی اور اسکے نورانی اجزاء پھیل یا پھٹ جاتے ہین اور سیاہی کی طرف دیکھنے سے آنکھ کے نورانی اجزاء مجتمع ہوکر تقویت پاتے ہین جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی

| | | |
|---|---|---|
| وَاحْتَطْ مِنَ الْبَرْدِ عَلَى اَطْرَافِهٖ | النفط | وَاغْمِسْ بِدُهْنِ النَّفْطِ مِنْ لِفَافِهٖ |
| اور اسکے ہاتھ پانون پر سردی پڑنے سے احتیاط کر | | اور پارچہ کو نفط کے تیل مین تر رکھہ |

نفط تیل ہی جسکو ایک کنوئین سے نکالتے ہین تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی

| | |
|---|---|
| لفافہ جو چیز پیر یا کسی اور عضو پر لپیٹا جاوے - یعنی موزہ - جُرّاب پٹی وغیرہ | |
| كُنْ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مِنْ تَكْفَافِهٖ | مِنْ قَبْلِ اَنْ تُدْخِلَ فِي خِفَافِهٖ |
| دونون پیرون پر بہت اُسکو لپیٹے رکھ | پہلے اُس سے کہ تو موزون مین داخل کرے |

کیونکہ زیادہ سردی سے ہاتھ پانون مین فساد آجاتا ہی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی دوسرے نسخہ مین بجاے روغن نفط کے روغن قط واقع ہی وہ بھی گرم خشک ہی اور اسکے حکم مین تمام مسخنات کو سمجھنا چاہیے سو جہان یہ روغن نہ ملین وہان تھوم اور زیتون کا تیل استعمال مین لانا چاہیے اور پٹی باندھنے مین ایسی مضبوطی نہ چاہیے جس سے عضو حرکت نہ کر سکے - کیونکہ زیادہ باندھے ہوے عضو مین سردی کی زیادہ اور جلدی تاثیر ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| اِنْ لَمْ يُصِبْ بَعْدَ الْاَذٰى وَجَعُهَا | فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْبَرْدَ قَدْ قَطَعَهَا |
| اگر انکو تکلیف کے بعد درد محسوس نہو | تو یقین کر کہ سردی نے اُنکے ہاتھ پانون کو کاٹ دیا ہی |
| حِيْنَئِذٍ فَخَلِّ ذَاكَ عَنْهَا | وَالْتَزِمْ عَلَيْهَا الدَّلْكَ اَوْ سَخِّنْهَا |
| اسوقت پس وہ لفافہ انسے اُتار دے | اور ملنے اور گرم کرنے کا اُنپر التزام کر |
| بِسُخْنِ دُهْنِ خَرْدَلٍ فَادْهُنْهَا | وَلُفَّهَا مِنْ بَعْدُ ذَا وَضُنَّهَا |
| کر اگر گرم تیل ہین رائی کے ساتھ اُنکو تر کر کے | اسکے بعد اُنکو باندھ کر بحفاظت رکھ |

جب کہ سردی سے کسی ظاہری عضو کی حس جاتی رہے تو اسکی پٹی کو اُتار کر گرم تیل کی

مالش کرنے اور گرم کپڑون سے گرمی پہونچانی چاہیے کیونکہ سردی نے حرارت کو دور کرکے عضو کو بیجان کردیا ہی سو اگر اس سے بھی کچھ فائدہ نہو تو پچھنے لگاکر خون نکالا جاوے جو کہ سردی پہونچنے سے فاسد ہوگیا ہی تاکہ اسکی جگہ اور صحیح خون پیدا ہو جاوے جسمین حرارت ہووے۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ یَکُنْ سَوْدَاءَ فَشَرْطُهَا ۲ | وَاِنْ تَعَفَّنَتْ فَنَقِّیْهَا ۲ |
| اور اگر سیاہ ہوگئے ہون تو انکو پچھنے لگاؤ | اور اگر متعفن ہوگئے ہون تو انکا تنقیہ کرو |
| وَاِنْ تَنَاشَرَتْ فَقَطِّعْهَا | اَعْنِی الَّذِیْ قَدِ اسْتَمَاتَ مِنْهَا |
| اور اگر بیماری سے مردہ ہوجاوے تو انکو کاٹ دو | یعنے اس عضو کو جو اُنسے مرگیا ہو |

جبکہ عضو کا رنگ سیاہ ہو جاوے تو اُس سے سمجھنا چاہیے کہ اُسکے خون مین خرابی آگئی ہی جسکا نکالنا ضروری ہی سو جب عضو کے گوشت مین عفونت پائی جاوے تو اُس عفونت کو کسی ذریعہ سے دور کردینا چاہیے تاکہ دوسرے عضو کی طرف سرایت نکر جاوے اور جب عفونت اسقدر زیادہ ہو جاوے کہ اس عضو کا گوشت مردہ ہو جاوے تو اس صورت مین متعفن عضو کو آری یا کسی اور آلہ سے کاٹ ڈالنا چاہیے تاکہ تمام جسم مین خرابی پھیل کر ہلاکت یا فساد کا باعث نہو جاوے۔

| | |
|---|---|
| وَدَاوِ مَنْ اَصَابَ بِالْاَحْیَاءِ | بِالدُّهْنِ وَاللَّطِیْفِ مِنْ غِذَاءِ |
| اور دوا کر اُسکی جو تھک گیا ہو | تیل سے اور لطیف غذا سے |
| وَالدَّلْكِ وَالتَّحْمِیْرِ فِی الْحَمَّامِ | وَلْیَسْتَرِحْ مِنْ بَعْدِ فِیْ اَیَّامِ |
| اور ملنے اور گرم پانی مین پھرنے سے علاج کر | اور چاہیے کہ بعد اسکے چند روز آرام کرے |

جو آدمی تھک جاوے اگر سفر مین ہو تو اُسکو راحت پہونچانی اور آہستہ آہستہ

مالش کرنی اور گرم حمام مین غسل دینا اور لطیف کم غذا کھلانا چاہیے اور اگر حضر مین ہو تو استفراغ کرنا چاہیے کیونکہ بے سبب تھکان سے معلوم ہوتا ہی کہ بدن مین ردی خلطین زیادہ ہوگئی ہین جنکا برداشت کرنا جسم پر بوجھل ہوگیا ہی جس سے تپ وغیرہ دیگر امراض کے عارض ہونے کا احتمال ہی اور تھکاوٹ کی حالت مین زیادہ گرم غذاؤن اور شربتون اور افیون کا استعمال نہ چاہیے بلکہ اکثر غذا چوزے مرغی کے اور پینے کے لیے سکنجبین عسلی کافی ہی

## تدبیر المسافرین فی الحر

گرمی اور دھوپ مین چلنے والون کی تدبیر

| | |
|---|---|
| ومن یسافر منهم فی الحر | دبره فی ذهابه والکسر |
| جو شخص انمین سے گرمی کے ایام مین سفر کرے | اسکے جانے اور آنے مین تدبیر کر |
| امنعه من دخوله السموما | کیلا یری من جره محموما |
| تو اسکو گرم لوہ مین جانے سے منع کر | تاکہ اسکی گرمی سے تپ دنجار والا ہوکر نہ دیکھا جاوے |

سموم نہایت درجہ کی گرمی کو کہتے ہین ایسی گرمی مین سفر کرنے سے تپ عارض ہوجاتی ہی اسلیے مسافر کو چاہیے کہ ایسی گرمی مین سفر نہ کرے اور اگر ضرورت آپڑے تو سر پر کپڑا اوڑھ کر چلے اور منھ مین اسبغول کا لعاب رکھے اور اسمین سے یا خربزہ مین سے کسیقدر پی لیا کرے تو اس تدبیر سے امید ہی کہ گرمی اسکے اندر کیطرف سرایت نکر سکیگی

| | |
|---|---|
| افصد واخرج صالحا من الدم | یسلم بافصادك له من ورم |
| فصد کرکے مناسب صالح خون نکال | کہ تیری فصد کرنے سے وہ ورم کرنے سے محفوظ رہیگا |

قوی یا زیادہ حرکت سے خلطین جنبش مین آجاتی ہین اور کبھی خون بھی حرکت مین

تحلیل ہوجاتی ہین اسلیے بعض طبیبون نے کہا ہی کہ مسافر کو چاہیے کہ نہ تو برف کو استعمال مین لاوے اور نہ پانی سے رُک رہی کیونکہ ان دونون صورتون مین زیادہ تشنگی عارض ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| والزم السّكون ما استطعتَ | ولا ترَ مِي غضبانَ ما قدرتا |
| اور جہانتک ہوسکے آرام کا التزام کر | اور نہ دیکھ تو غضبناک جبتک کہ تو قدرت رکھتا ہی |

کیونکہ حرکت اور غصہ دونون بدن کی اندرونی حرارت کو حرکت مین لاتی ہین -

| | |
|---|---|
| واستعمل الظلال واللثاما | وقلّل الصياح والكلاما |
| اور سایون اور نقاب کا استعمال کر | اور شور و غل اور کلام کم کر |
| واطرح النظار والخصاما | ولا تطل في الوهج المقاما |
| اور مناظرہ اور جھگڑا ترک کر | اور آگ جلنے مین بہت قیام نکر |

دھوپ اور شور اور مناظرہ وغیرہ سبھی روح کے مزاج کو گرم کردیتے ہین -

| | |
|---|---|
| واشرب عصير بقلة الحمقاء | مع شراب الحصرم وماء |
| اور خرفہ کا نچوڑا ہوا پانی | ساتھ شربت انگور اور پانی کے ملاکر پی |

جبکہ کافور کے قرصون کو استعمال مین نہ لایا جاوے تو خرفہ کے قرصون کو استعمال کرنا چاہیے ایسا ہی خرفہ کے بیجون کو سرکہ مین بھگوکر انگور کا شربت اور پانی ملاکر نوش کرنا معدہ کے التہاب اور تشنگی کو زایل کردیتا ہے

| | |
|---|---|
| إمسِكْ بفيك ساعة الهجير | ان نالك العطاش في المسير |
| اپنے منہ مین دوپہر کے وقت رکھ | اگر تجھے تشنگی سفر مین آ لگے |
| حباً كمثل ترمس الصغير | يعمل من اقراصة الكافور |
| ایک گولی ترمس صغیر جیسے | کہ بنائی گئی ہو قرص کافور سے |

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تَخَفْ فِی الْوَجْهِ مِنْ تَاثِیْرِ | لِلشَّمْسِ اَنْ تَشِیْنَ بِالتَّبْشِیْرِ |
| اور اگر تو خوف کرے چہرہ مین آفتاب کی تاثیر سے | کہ بشرہ کی بشاشت کو عیب لگا دیگا |
| فَاَضِفِ الدُّهْنَ لَدَی الدَّبِیْرِ | تَدْلِیْفُهٗ بِالشَّمْعِ الْمَقْصُوْرِ |
| پس تیل کو ملنے کے وقت بحالیکہ موم سفید ہے | تو تر کر لیوے اضافہ کر |

کبھی سفر اور دھوپ مین چلنے سے مُنھ پر جھائین پڑ جاتی ہی جسکے دفعیہ کیلیے وہ روغن منھ پر لگانا چاہیے جو کہ روغن گل اور موم سے بنایا گیا ہو ایسا ہی اگر اسپغول گلاب مین ترکر کے لگایا جاوے

## تدبیر الطفل واولا فی بطن امه

بچے کی تدبیر خصوصًا اسکے ان کے پیٹ مین

مصنف نے سہو سے جنین کو طفل کہدیا ہی لیکن چونکہ مصنف نے جنین اور طفل دونون کی تدابیر کا یہان پر بیان کیا ہی اسلیے تغلیبًا طفل کہا گیا ہی - اور جاننا چاہیے کہ عربی کی اصطلاح مین بچے کو ولادت سے پہلے جنین کہتے ہین اور بعد مین طفل

| | |
|---|---|
| الطفل قد یحفظ ببطن امه | کیلا تصیب افة فی جسمه |
| بچہ اپنی ان کے پیٹ مین حفاظت کیا جاتا ہی | تاکہ اسکے جسم مین کوئی آفت نہ پہونچے |

جسکی تدبیر یہ ہی کہ عورتون کو حمل کی حالت مین روغن وارشور بادیا جاوے اور شیر خشت اور تر بجبین کے ذریعہ سے انکی طبیعت کو نرم رکھا جاوے اور زیادہ حرکت اور ردی غذائین کھانے سے روکا جاوے اور انار اور بہی اور سیب اور امرود وغیرہ دیے جاوین اور یاقوت یا موتیون کی معجونین بجاوین جنسے اُنکے دلون کو تقویت پہونچے اور جو چیز معدہ کو مضر یا اُسکو نقصان ہووے

نہ دیجاوے۔ اور شہد کی سکنجبین اور انگورون کا عسلی شربت پلایا جاوے
جو نہایت مفید ہی۔ اور زیرہ کی جوارش جو سرکہ مین بھگوکر جوش دیجاوے
انکی ریاح کے دور کرنے مین نہایت پُر تاثیر ہی۔

| | |
|---|---|
| وَالظِّئْرِ اَنْ تُطْعِمَهُ اَوْ تُسْقِيَهُ | فَاخْتَرْ لَهُ مُدَّةَ سِنِّ الرَّبِيَّهْ |
| اور دائی واسطے کھلانے اور پلانے کے | اُس لڑکے کی خاطر تربیت کے ایام تک پسند کر |
| وَاحْتَطْ عَلَى الْحَامِلِ فِي مُعْدَتِهَا | كَيْ لَا تَرَى الْفَسَادَ فِي شَهْوَتِهَا |
| حاملہ کے معدہ کی بابت اسپر احتیاط رکھ | تاکہ تو اُسکی اشتہا مین فساد نہ دیکھے |

کیونکہ معدہ تمام بیماریون کی جڑ ہی جب اسمین خرابی آتی ہی تو اندر بچے کو تکلیف
پہونچتی ہی۔ اسلیے حاملہ کے معدہ کی اصلاح ضروری ہی اسطور سے کہ اسکو
قضامات ( ) نمکین اور بادام اور اکھروٹ اور مناسب جوارشین اور
بہی وغیرہ کھانے کے لیے دیجاوین

| | |
|---|---|
| وَيُصْلِحُ الدَّمَ وَيُنْقِي الْفُضْلَهْ | ذَاكَ الَّذِي يَكُونُ مِنْهُ الطِّفْلُ |
| اور خون کی اصلاح کیجاوی اور فضلہ کا تنقیہ کیا جاوے | یہ فضلہ وہ ہی جس سے لڑکا پرورش پاتا ہی |

بچے کو نمو اسی خون اور فضلہ سے حاصل ہوتا ہی لیکن اُسکا تکون منی سے ہی اسلیے
جو حیض کا خون بچے کی غذا بنتا ہی اُسکی اصلاح غذاؤن کے ذریعہ سے کرنی چاہیے
جنکا کیموس عمدہ اور اچھا ہو۔ اور اُنکے بدنون کو تلیین کے ذریعہ سے روی
کیموسات سے تنقیہ کرنا چاہیے

| | |
|---|---|
| اِنْ هَاجَ دَمٌ فَلَا تَقْصِدْهَا | بَلْ بِالْبُرُودِ وَالْتُطَافِي اقْصِدْهَا |
| اگر خون اسپر جوش مارے تو اسکی فصد مت کر | بلکہ تبریدون اور تلطیفون سے اسکا قصد کر |

تمام طبیبون کا اسپر اتفاق ہو کہ حاملہ کا خون مقصد سے نہ نکالنا چاہیے کیونکہ اسکا خون بچہ کے لیے غذا ہوتا ہو۔ خون کے نکلنے کی حالت مین غذا مین کمی آجائیگی جس سے بچہ ضعیف ہو جائیگا بلکہ اشیاء ادویۂ ترش اور قابضہ وغیرہ کا استعمال کرنا چاہیے جنسے خون کا جوش فرو ہو جاوے

| | |
|---|---|
| اوهاجها خلط فلا تسهلها | بل بتلطيف لها عا ملها |
| یا اسپر کوئی خلط جوش مارے تو کبھی اسکا مسہل مت کر | بلکہ اسکی تلطیف مین کوشش کر |

یہان مسہل سے مراد وہ ہی جو کہ اپنی قوت سے اسہال لاوے جیسے کہ تربد اور ہلیلہ وغیرہ جو ادویہ تزلیق اور پھسلا کر اسہال لاتی ہین جیسا کہ بنفشہ آلو بخارا اور التماس وہ حامل کے لیے کچھ مضر نہین ہین۔ اور تلطیف کی تدبیر کا پہلے بیان ہو چکا ہی کہ سکنجبین اور سونٹھ کا مربی یا صول کا عرق موافق جوش خلط کے دیوین

| | |
|---|---|
| فان دنا وقت بوضع حملها | فسهل امورا وضعها يسهلها |
| سو اگر وقت اسکے وضع حمل کا قریب ہو جاوے | تو چھ چیزین اسکے وضع حمل کو آسان کر دیتی ہین |
| الدلك في الحمام للاخصار | وما يلي الحمل من الاقطار |
| حمام مین جاکر اطراف کمر کو ملنا | اور اُس پاس حمل کے سارے جوانب کو |
| بالدهن كيما يستلين العصب | ولا يكون عند وضع تعب |
| تیل سے ملنا تاکہ پٹھے نرم ہو جاوین | اور وقت وضع حمل کے تکلیف نہووے |

جبکہ ولادت کا وقت قریب آپہونچے تو اسوقت مین ان اُمور کا استعمال چاہیے جنسے ولادت کو سہولت ہووے جیسے حمام مین زیادہ غسل کرنا اور گرم پانی کا ڈالنا اور تہیگاہ اور اُسکے آس پاس کے اعضا کو ملنا اور جس موضع سے

بچے کا پیدا ہونا ہی وہان تیل کی مالش کرنا جس سے نرمی حاصل ہو جاوے جیسے بابونہ اوچنبیلی کا تیل جسکو اس امر مین زیادہ خصوصیت ہے۔

| | |
|---|---|
| واجعل غذاها من السمین | وحثها من مرق دهین |
| اور تو اسکی غذا چربی سے کر | اور شوربا مرغن اسکو پلایا کر |

کیونکہ اس قسم کی غذاؤن مین تزلیق ہوتی ہی جو لیونت (نرمی) اور ضیا پیدا کرتی ہین

| | |
|---|---|
| واحذر علیها صحة او دبة | او رعة او صرحة او ضربة |
| اور ڈرا سپر یعنی بچاؤ اسکو چلانے اور کودنے | اور خوف زدہ ہونے اور چیخنے اور مارنے سے |

یہ تدبیر در حقیقت رجوع ہوتی ہی اس امر کی طرف کہ حمل کی حالت مین انکا لحاظ چاہیے نہ عین ولادت کے وقت مین

| | |
|---|---|
| واسقها فی وضعها من شدة | طبخ تمر فیه ماء حلبه |
| اور تو اسکو وضع حمل کے وقت مین واسطے رفع سختی کے | مطبوخ تمر جسمین حلبہ کا پانی ہو ملا |

دردزہ کے وقت مین جب عورت کو تمر اور حلبہ کا جوشاندہ پلانا بچہ کی ولادت اور وضع حمل مین اعانت دیتا ہی اور قانون مین ہی کہ جب دردزہ والی عورت کو چھلکے املتاس کے بقدر چار مثقال کے پلائے جاوین تو فوراً اُسیوقت بچہ پیدا ہو جاتا ہی۔ اور بعض تجربہ کارون نے لکھا ہی کہ عورت کی دہنی ران پر سمندر چھاگ (زبد البحر) کا باندھنا اور ایسا ہی مدرات کا پلانا تسہیل ولادت مین نہایت مفید ہی

| | |
|---|---|
| واجعل لها قابلة ذا فطنة | تمدد رجلیها بغیر حنة |
| اور تو اسکی خاطر ایک دانا دائی مقرر کر | کہ اسکے دونون پیڑو بڑی ہوشیاری سے دراز کرے |

| | |
|---|---|
| ثُمَّ اِذَا اَقَمْتَهَا فِی مَرَّةٍ | عَاصِرَةٍ لِبَطْنِهَا مُحْلِمَةٍ |
| بعدہ جب ایک دفعہ اسکو ایستادہ کرے | بڑی تدبیر کے ساتھ اسکا پیٹ مسلتی ہوئی |

طبیبون نے بیان کیا ہی کہ وہ دائی چاہیے جو کہ دانا عقلمند ہوشیار زیرک چالاک واقف کار ہو۔ بچے کے پکڑنے اور سُدّون کے توڑنے اور پیٹ کے چھوٹا کرنے مین خوب مہارت اور واقفیت رکھتی ہو تاکہ عورت کے فضلات جو رہ گیے ہون زائل ہوجاوین جسقدر ممکن ہو

| | |
|---|---|
| اِنْ سَالَ مِنْهَا زَائِدٌ مِنَ الدَّمَا | فَاسْقِهَا اَقْرِصَةً مِنْ كَهْرَبَا |
| اگر اس عورت سے زیادہ خون جاری ہووے | تو اُسکو کہربا کے قرص پلا |

چونکہ دودہ کا مادہ خون ہی اسلیے اُسکی کمی سے دودہ گھٹ جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| اَوْ لَمْ يَسِلْ مِنْهَا دَمٌ مِنْ ضُرِّ | فَاسْقِهَا اَقْرِصَةً مِنْ مُرِّ |
| اور اگر اس سے کسی بیماری کے سبب خون جاری نہین ہوا | تو تو اسکو مرر (لاکھ بول) کے قرص کھلا |
| وَاِنْ مَشِيمَةٌ بِهَا لَمْ تَنْزِلِ | فَاسْتَعْمِلِ التَّنْجِيرَ بِالْمُحَلِّلِ |
| اور اگر بچہ دان اس سے نہ اُترے | تو تو محللات کے ساتھ تنجیر کا استعمال کر |

مر (بول) کے قرص جب نفاس والی عورت کو دیے جاتے ہین تو اس سے اُسکے خون کی غلظت زائل ہوجاتی ہی اور سدے کھلجاتے ہین کیونکہ نفاس کا خون دودھ مین ملکر اسکو خراب کردیتا ہی

| | |
|---|---|
| كَالْمُرِّ وَالْقُطْرَانِ اَوْ كَالْاَبْهَلِ | وَمِثْلِ كُبَّيْتٍ وَمِثْلِ الْحَنْظَلِ |
| جیسا بول اور رال اور ہو بیر | اور جیسے گند ھک اور اندرائن کا پھل |

ان اشیا کی دھونی دلاوت کے بعد نہ کرنی چاہیے کیونکہ انکا دھوان بچے کو مار ڈالتا ہے

## اختیار الظئر

دائی کا اختیار کرنا

یہان دائی سے مراد جنانے والی نہین بلکہ وہ جو بچہ کی پرورش کرے اور اُسکو دودھ پلاوے

| | |
|---|---|
| واختر له المرضع من فيتات | في سنها من متوسطات |
| پس کر اسکے واسطے دودھ دینے والی جوانون مین سے | کہ اپنی عمر مین متوسطون سے ہو |
| لحيمة ليس لها من رهل | مزاجها بقرب من معتدل |
| ایسی پر گوشت کہ ڈھیلا پن اسمین نہو | مزاج اسکا اعتدال کے قریب ہو |
| جسيمه عظيمة الثديين | نقية الراس مع العينين |
| موٹی بڑی بڑی پستانون والی | سر اور آنکھین اوسکی صاف ہون |
| سالمة من كل ضيٍّ داخل | صحيحة الاعضاء والمفاصل |
| ہر بیماری اندرونی سے محفوظ ہو | اعضا اور جوڑ اسکے سب تندرست ہون |

جسیم سے مراد وہ ہی جو کہ فربہی مین معتدل ہو اور اُسکا گوشت کسیقدر سخت ہو کیونکہ جسکا گوشت ڈھیلا اور نرم ہوتا ہی اُسکے مزاج مین سردی اور رطوبت زیادہ ہوتی ہی جسکے سبب سے بچے مین زیادہ ریح کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہی۔ اور جوان وہ ہوتی ہی جسکی عمر بیس سے پینتیس سال کے درمیان ہو کیونکہ یہی سن نمو کا ہی اور اس عمر مین عورتون مین حرارت غریزی زیادہ ہوتی ہی۔ اور بڑی پستانون سے بھی حقیقی فربہی اور عظیم مطلوب نہین ہی بلکہ اعتدال مقصود ہی کیونکہ بہت چھوٹی پستانون مین دودھ کم ہوتا ہی اور زیادہ موٹی بچے پر بھاری اور بوجھل ہوتی ہین اور اُسکا سر نزلہ اور زکام و کھانسی وغیرہ امراض سے پاک صاف ہو

اور آنکھین خارش وغیرہ بیماریون سے مُبرّا ہون کیونکہ بعض بیمارین متعدی ہوتی ہین۔ جو دودھ کی تاثیر سے بچہ مین سرایت کر جانیکا ڈر رکھتی ہین

| | |
|---|---|
| ذات لبانٍ لیس بالّلطیف | فی رقۃٍ ولیس بالکثیف |
| ایسی دودھ والی کہ لطیف بہت پتلا بھی نہو | اور نہ کثیف زیادہ گاڑھا ہو |
| ابیض لون حلو طعم طیبا | لا متعفن متصل ان یسکبا |
| سفید رنگ کا شیرین ذایقہ خوشبودار | نہ بدبودار قریب اسکے کہ گرایا جاوے |

سپیدا سلیے کہ خاکستری دودھ کا مزاج سوداوی ہوتا ہی اور جو شیرین نہو وہ بھی اس امر پر دلالت کرتا ہی کہ جس خون سے یہ دودھ متکون ہوا (بنا) ہی وہ ناقص ہی کیونکہ دودھ در اصل خون ہی سے مستحیل ہوکر بنتا ہی۔ اسیطرح جو ذائقہ شیرین کے مخالف ہو وہ خون کے فساد پر گواہی دیتا ہی۔ اور دودھ کثیف مزاج کی غلظت پر اور رقیق سوء مزاج پر اور بدبودار خرابی پر دلالت کرتا ہی۔ متصل سے مراد یہ ہی کہ پستانون سے اُسکا نکلنا اعتدال کے طور پر ہو نہ منقطع ہو اور نہ زیادہ ہو پس عمدہ اور اچھا وہ ہی جسمین یہ تمام شرطین پائی جاوین۔ غرضکہ صاف سفید بے بو نرمی اور سختی مین ایسا معتدل ہو کہ جب ناخن پر ڈُبویا جاوے تو نہ جمجاوے اور نہ جلد بہ جاوے اور نہ خود بخود بغیر دودھ پینے بچے کے نکلنا شروع ہوجاوے

| | |
|---|---|
| وغذھا بالحلو والدّھین | والسّمک الرّطب مع السّمین |
| اور غذا سے اسکو شیرین و چرب | اور مچھلی تازہ اور موٹی |

کیونکہ غذا سے مرغن اور شیرین اور مچھلی تر جسمین کسیقدر حلاوت ہوتی ہی عمدہ اور صاف خون کو پیدا کرتی ہی۔ اور خون مین کسیطرح کا احتراق نہین ہونے دیتی

## تَدْبِیرُ الطِّفْلِ فِی خَاصَّۃٍ

لڑکے کی خاص باتون کی تدبیر

اسکے ولادت کے وقت سے اس زمانہ تک جبکہ اسکے اعضا مین سختی اور صلابت آجاوے۔

| | |
|---|---|
| اُدْهُنه بالقَابِضِ عِنْدَ شَدِّهٖ | حَتّٰی تَرٰی صَلَابَةً فِی جِلْدِهٖ |
| اسکے اعضا کے باندھنے وقت قابض تیل سے | اسکو چرب کرحتی کہ تو اسکی جلد مین سختی دیکھے |
| وَحَمِّمْهُ تُنَظِّفْهُ مِنَ اخْلَاطِهٖ | وَوَسِّطِ الشَّدَّ عَلٰی قَمَاطِهٖ |
| اور تصد کرکہ اسکو اخلاط سے پاک کرے | اور پٹی پر باندھنا متوسط رکھ |

زیادہ مضبوط باندھنے سے اعضا اندر کی طرف ترچھے ہو جاتے ہین اور ڈھیلے رکھنے سے باہر کیطرف آجاتے ہین۔ اسکیے درمیانہ باندھنا چاہیے۔ اور گرم پانی کے ساتھ غسل دینا چاہیے تاکہ مسامات کھلے رہین اور رحم کی غذا کے جو فضلے اُسکے جسم مین ابتک باقی ہین وہ خارج ہو جاوین

| | |
|---|---|
| وَلَا تُرْضِعْهُ كَثِيرًا لَئَلَّا يُتْخِمَهٗ | وَلَا تَمْنَعْهُ رَضَاعَهٗ لِئَلَّا يَنْفَخَهٗ |
| اور اسکو اتنا بہت دودھ نہ پلا کہ بدہضمی ہو جاوے | اور نہ زیادہ دیر تک اُسکو روک رکھا کر |

کیونکہ زیادہ دودھ سے امتلا ہو جاتا ہی جس سے پیٹ مین تمدد یا نفخ عارض ہو جاتا ہی۔ اور بیزدودھ سے ریح پیدا ہوتی ہی۔ اسلیے شیخ نے قانون مین کہا ہی کہ مناسب یہ ہی کہ اول شہد چٹا کر پھیے دودھ پلانا چاہیے اور نہ روکنا اسلیئے کہ روکنے سے مزاج مین فساد اور حلق مین خرابی آجاتی ہی اور کبھی بخار اور تپ بھی ہو جاتی ہی۔ اور نہ آہستہ آہستہ دودھ سے بند کرنا چاہیے کیونکہ قانون مین لکھا ہی

اکہ آہستہ رونے سے رضاعت کی حالت مین بچے کے مسامات کھل کر وسیع ہوجاتے ہین

| | |
|---|---|
| ولا تقابله بشیء یقلقه | یمنعه المنام او یورقه |
| اور ایسی چیز کے ساتھ پیش ہووے کہ اسکو اضطراب مین ڈالے | کہ نیند سے اسکو منع کرے یا بیدار رکھے |
| الزمه ان اردت ان ینام | مهداً وطیباً یرکے الظلاما |
| اگر تو چاہے کہ وہ سو جاوے تو لازم پکڑ اسکے لیے | ایک نرم جھگولہ جہان سیاہی نظر آوے |

بچون کو نیند آنے کے واسطے زیادہ تر مفید یہ ہو کہ انکے لیے نرم گدیلا بچھایا جاوے اور مچھرون اور پسوون سے دور رکھا جاوے اور انکی نظر کے سامنے سیاہ چیز لٹکا دیجاوے یا اندھیرے مین سلایا جاوے کیونکہ سیاہی آنکھون کو قوت دیتی اور انکے نور کو اکٹھا رکھتی ہی اور روشنی آنکھونکے نور کو ضعیف اور زایل کرتی ہی

| | |
|---|---|
| وامزج له الخشخاش بالطعام | ان منع الضر من المنام |
| اور اسکے لیے خشخاش طعام مین ملا | اگر دکھ نیند سے اسکو منع کرے |

کیونکہ خشخاش مخدر ہوتی ہی نیند لاتی ہی اور چاہیے کہ خشخاش کے ساتھ کوئی میوہ یا پھل دیا جاوے - جوز - مصری یا کھانڈ کے ساتھ شیرین کیا جاوے اور انکے بستر کے نیچے کسیقدر افیون رکھی جاوے تاکہ اسکی ہوا اور بو پہونچے نہی اسکو نیند آوے

| | |
|---|---|
| الزمه فی یقظته الضیاء | کیما یری النجوم والسماء |
| لازم رکھ اسکے لیے بیداری مین روشنی | تاکہ ستارے اور آسمان دیکھے |
| کثر له الالوان بالنهار | لکی لا تضر به علی الابصار |
| اور دن مین اسکی خاطر بہت رنگ آگے لا | تاکہ اسکی بصارت کو وہ روشنی کچھ ضرر نہ دیوے |

کیونکہ ان امور سے آنکھون کو ریاضت حاصل ہوتی ہے

| | |
|---|---|
| ناغیه بالاصوات فی تعلیم | کیما تضربه علی التکلیم |
| اور تعلیم مین کسی ایک آواز سے اسکو پاس بٹھا | تاکہ کلام کرنے مین وہ تکلیف نہ پاوے |

یعنی مختلف محاورات کے جدا جدا الفاظ اسکے سامنے بولنے چاہین تاکہ گفتگو اور بولنے مین انکو قدرت حاصل ہو جاوے

| | |
|---|---|
| اَلعِقْهُ مِنْ عَسَلٍ اوحنکه | وامسح به لسانه وادلکه |
| اسکو شہد چٹا یا اسکے تالو سے مل | اور اسکی زبان پر لگا کے خوب مل |
| واجعل قلیل رب سوس فیه | وکندہ را دخله فی فیه |
| اور تھوڑا سا رب السوس | اور گچھکنی ملا کر اسکے منھ مین داخل کر |

کیونکہ اس تدبیر سے مسوڑے نرم ہوتے ہین جس سے دانتون کے نکلنے مین زیادہ سہولت ہوتی ہی اور نیز رب السوس دانتون کے زخمون کو مفید ہی جو کہ زبان لگنے سے ایذا پہونچاتے ہین

| | |
|---|---|
| واسقطه من هذا الی تشفیه | من سُدَّةٍ فی الانف او تصفیه |
| اور تو اسمین سے اسکو سونگھ یا ہی تاکہ ناک کے سدہ سے | اسکو شفا حاصل ہو یا صفائی ہو جاوے |

اگر زیتون کا تیل اور روغن بنفشہ ناک مین ڈالا جاوے تو اس سے ناک کے سدے کھل جاتے ہین اور دماغ کو تقویت حاصل ہوتی ہی جس سے حس اور حرکت کے آلات (اعضا) کو زیادہ قوت ملتی ہی جیسے کہ حلق کی ناش اور گرہی سے پھیپھڑے کے مجاری کھلتے اور سانس کو سہولت ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| لِاَنَّ هٰذا مُصْلِحٌ اِحساسَهٗ | وَصَوْتَهٗ وَمُطْلِقُ انفاسَهٗ |
| کیونکہ یہ اسکی حس اور آواز کا اصلاح کرنیوالا ہی | اور اسکے سانسون کا کھولنے والا ہی |

| | |
|---|---|
| وَامنعہ اَنْ یُفصَدَ اَوْ اَنْ یُسہَلَا | حَتّٰی تَرٰی نفعہ قد اعتلا |
| اور منع اسکو فصد اور مسہل سے کر | یہانتک کہ تو اسکو دیکھے کہ اسکا (فصد اور مسہل کا) نفع زیادہ ہی |
| وَمَا اعتری من ورم اوحب | فلا تقابلہٗ لہ بجذب |
| اور جو کچھ عارض ہووے ورم یا دانہ سے | تو تو اُسکا مقابلہ جذب کے ساتھ نکرنا |

لڑکے اور بچے کی نہ فصد کی جاوے اور نہ مسہل دیا جاوے جبتک چودہ برس کی عمر کو نہ پہونچ جاوین۔ اور اگر مسہل کی ضرورت آپڑے تو ملینات شربت بنفشہ اور آلو بخارے کا جوشاندہ اور کسم کے بیج نیلکوب وغیرہ دیے جاوین اور ملین فتیلون اور بتیون کا استعمال کیا جاوے جالینوس نے کہا ہی کہ بچے کی گردن مین عود صلیب کا ٹکانا ڈرا اور مرگی سے محفوظ رکھتا ہی اور جب لڑکون کو کوئی ورم یا دنبل ہوجاوے تو وہان صرف جاذب دوا نہ لگانا چاہیے کیونکہ اُنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہی۔ کبھی مادہ ایک طرف سے جذب ہوکر دوسری جانب کو چلا جاتا ہی۔ بلکہ جاذب کے ساتھ روادعات کو ملاکر استعمال کیا جاوے

## تدبیر الناقہ

نقیہ یعنی ناتوان کی تدبیر

نقیہ وہ آدمی ہی جسکو مرض سے تو نجات ہوگئی ہی مگر اُسکے عوارض کی تاثیر ابتک اُسکے بدن مین باقی ہے۔

| | |
|---|---|
| والناقہون ہم صحاح ضعفت | جسومہم مثل رسوم قد عفت |
| اور ناقہین وہ تندرست ہین جنکے بدن ضعیف ہوگئے ہین | جیسے مکانون کے نشانات کہ بوسیدہ ہوگئے ہون |

ع

| | |
|---|---|
| قَدْ بَقِيَتْ نُفُوسُهُمْ ذِمَاءً | وَعَدِمَتْ اَجْسَامُهَا الدِّمَاءَ |
| تحقیق رہ گئے اُنکے نفوس حرکت سے | اور اُنکے بدن خون سے خالی ہو گئے |

اصل مین اُنکی حالت متوسط ہی - نہ زیادہ بیمار اور نہ بالکل تندرست ہین -

| | |
|---|---|
| فَانْظُرْ فَاِنْ اَصِيبَ بِالنُّحُولِ | جِسْمُهُمْ فِي زَمَنِ طَوْلِ |
| سو دیکھ کہ اگر انکا جسم بہت مدت سے | لاغری کے سبب آفت زدہ ہو رہا ہو |
| فَزِدْهُ بِالْقَلِيلِ فَالْقَلِيلِ | وَلَا تَمِلْ فِيهِمْ اِلَى التَّعْجِيلِ |
| پس زیادہ دے انکو تھوڑی تھوڑی غذا | اور اسمین جلدی کرنے کی طرف مائل نہو |

ناقہین کی دو قسمین ہین ایک وہ جو کہ زیادہ بیمار رہکر بہت عرصہ کی دراز بیماری سے نجات پائی ہو جیسے تپ چوتھیہ اور تپ بلغمی اور شطر الغب مین ہوتا ہی سو انکو زیادہ غذا ہرگز نہ دینی چاہیے - کیونکہ زیادہ بیماری سے انکی قوتین ضعیف ہو گئی ہین اور انکی غذا کے تمام آلات مین نقصان آگیا ہی جنکو اگر زیادہ غذا دیجاوے تو ہضم مین خرابی اگر مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا ڈر ہی - دوسری قسم کا حال آگے بیان ہوتا ہی

| | |
|---|---|
| اَوْ نَحَلَتْ فِي زَمَنٍ قَصِيرِ | فَزِدْهُ بِالْكَثِيرِ فَالْكَثِيرِ |
| یا لاغر ہو وے تھوڑے عرصہ مین | سو انکو زیادہ بہت بہت غذا دے |
| لٰكِنْ تَلَطَّفْ وَعَلَى تَدْرِيجِ | حَتّٰى تَرَى الْجُسُومَ فِي تَفْرِيجِ |
| لیکن نرمی کر اور لطیف غذا دے اور تدریج | تاکہ بدنون کو کشایش مین دیکھے |
| اَعْطِهِمُ الْقَلِيلَ مِنْ غِذَاءِ | ذَا قُوَّةٍ فِيهِمْ وَذَا بَقَاءِ |
| دے اُنکو تھوڑی غذا کہ انمین | قوت کرے اور دیر تک رہے |

ناقہین کی دوسری قسم وہ ہی جو کہ تھوڑی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہون سوانکو پہلون کی نسبت سے زیادہ غذا دینی چاہیے بشرطیکہ اسکا معدہ یکبارگی پُر نہو جاوے بلکہ تدریجاً چند دفعات مین غذا دیجاوے جسکی مقدار کم اور کیفیت زیادہ ہووے جیسے بیضون نیمبرشت کی زردی اور ماء اللحم وغیرہ

| | |
|---|---|
| الزمہم الدعۃ والسکونا | فان فی الاعصاب فیہم لینا |
| لازم کر اونپر آرام اور سکون | کیونکہ انکے پٹھون مین نرمی ہی |

کیونکہ بیماری نے انکی قوتون کو تحلیل کردیا ہی اور حرکت کرنے سے زیادہ تحلیل ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| ومل الی العلاج فی النفوس | بطیب الندیم والجلیس |
| اور تو مائل ہو بطرف علاج روحانی کے | ساتھ اچھے اچھے مضامیون اور یارون کے |

دوسرے نسخہ مین بجاے ندیم کے حدیث کا لفظ ہی یعنی اچھی باتون اور خوش آوازون اور عمدہ کلامون کے سُننے سے ارواح کو قوت پہونچتی ہے

| | |
|---|---|
| اعطہم الطیب من الروائح | وکل زہر بالعطیر فائح |
| دے انکو اچھی خوشبو کے قسم | اور خوشبودار پھول اچھی اچھی خوشبو دینے والے |

کیونکہ عمدہ خوشبو روح کی غذا ہی جس سے روح کو زیادہ قوت حاصل ہوتی ہی بقول نے کہا ہی کہ جس شخص کے بدن مین سے اچھی خوشبو آوے اسکی عقل زیادہ ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| اعطہم الافراح والغناء | وامنعہم الافکار والعناء |
| مباح کر دے انکے لیے خوشیان اور راگ | اور دور کر انسے سب فکر اور رنج و کلفت |
| وادخلہم الاتون والحماما | ولا تطل لہم فیہ مقاما |
| داخل کر انکو آتون اور حمام مین | اور بہت دیر تک انکو اسمین مت رکھ |

حمام مین زیادہ ٹھہرنے سے بدن کی قوتین زیادہ تحلیل ہو جاتی ہین اور آبزن سے مراد وہ بڑا حوض ہی جہان اسقدر گرم پانی ہو جسمین آدمی بیٹھ سکے۔

| | |
|---|---|
| اجلسہم ھنیئۃ فی الماء | وارسل الدھن علی الاعضاء |
| بٹھاؤ انکو ستے ستے نیکرم پانی مین | اور تیل لگے اعضا پر بہاوے |

کیونکہ اس تدبیر سے انکے اعضا مین نرمی آجائیگی جنکو مرض سے خشکی اور یبوست عارض ہو گئی ہی۔

| | |
|---|---|
| ولا ترض ولا تشد الدلک | فان ذا یحدث فیھم وعکا |
| اور نہ ریاضت کرا اور نہ سخت باندھ | کہ یہ انمین تپ اور گرمی پیدا کریگا |

زیادہ مالش کرنا جو منجملہ قوی ریاضت کے بدنونکو گرم اور انکی قوتونکو تحلیل کر دیتا ہی

## تدبیر الصحۃ فی الشیوخ

بوڑھون مین صحت کی تدبیر

| | |
|---|---|
| ان الشیوخ فی قواھم نکص | لحالھم فی کل یوم نقص |
| تحقیق بڈھون کی قوتون مین رجعت ہی | اور ہر روز انکے حالات مین نقصان ہی |

نکص کے یعنی اصلی حالت کی طرف رجوع ہونا سو بوڑھون کی قوتین ہمیشہ کم ہوتی رہتی ہین اور انکے اعضا مین ضعف اور ہضم مین نقصان آجاتا ہی اور انکے مزاج پر سردی اور خشکی غالب آجاتی ہے

| | |
|---|---|
| اعطھم القوی من الغذاء | قلیلہ لا متقل الاعضاء |
| دے انکو قوی غذا سے تھوڑا تھوڑا | نہ اتنا کہ اعضا پر بھاری ہو جاوے |

انکو غذا سے گرم نرم دینی چاہیے جسمین ترطیب پائی جاوے اور جسکی مقدار کم

اور قوت زیادہ ہووہ بھی دفعۃً بلکہ تدریجاً تاکہ ہضم ہوجاوے

| | |
|---|---|
| اَنْ یُسْهِلُوا لاستهلِ الصّفراء | دعها تکن فی جسمهم وداء |
| اگر اسہال کرین تو صفرا کا اسہال نکرنا | اس صفرا کو چھوڑدے کہ اُنکے بدن مین وبا بنے گا |

اگر بوڑھون مین اسہال کی ضرورت آپڑے تو انکو صفرا کا اسہال نہ دینا چاہیے کیونکہ ان اسہالون سے اُنکی قوتین ضعیف ہوجائینگی۔ اور اُنمین خشکی اور سردی غلبہ پالیوگی۔ اور صفرا کو وا کہنے سے یہی مطلب ہی کہ وہ انکے مزاج کی سردی کسیقدر گرمی اور سخونت پہونچاتا ہی۔ لیکن اُنکی قبض کو دور کرنا اور طبیعت کا نرم رکھنا اُنکی صحت کو محفوظ رکھتا ہی اور اگر اسہال کی زیادہ ضرورت آپڑے تو دہان سودا یا بلغم کے اسہال دیے جاوین۔

| | |
|---|---|
| وَاِنْ تکن تعوّدت الفصادة | فلا تکن مقطعاً للعادة |
| اگر وہ فصد کرنے کے عادی ہوگئے ہون | تو تو اُنکی عادت کو مت کاٹ |

کیونکہ عادت دوسری طبیعت یا بمنزلہ طبیعت کے ہوتی ہی لیکن اسمین شرط یہ ہی کہ خون مین بہت زیادتی ہووے یا اُسکی کیفیت ناقص ہوی

| | |
|---|---|
| لکن من قد بلغ السّتّینا | وکان ضخامة متینا |
| لیکن جو شخص کہ ساٹھ برس کو پہونچ جاوے | اور جسیم سخت ہووے |
| فافصده فی السنة مرتین | ولا تحد فیه عن الفصلین |
| پس اسکی فصد کر سال مین دو دفعہ | اور اسمین دو فصلون سے تجاوز مت کر |
| وامنعه ان یفصد فی القیفال | وکن من الامر علی الاحتفال |
| اور منع کر اسکو کہ فصد کرے سر اور مین | اور تو اسبات پر جمارہ |

| | |
|---|---|
| وَاِنْ بَلَغَ السَّبْعِيْنَ فَافْصِدْهُ مَرَّةً | وَلَا تَزِدْ فِيْهِ عَلَى ذِي الْكَرَّهْ |
| اگر ستر کو پہونچے تو اسکی ایک دفعہ فصد کر | اور فصد کرنے مین اسپر زیادتی نہ کر |
| وَامْنَعْهُ اَنْ تَفْصِدَهُ فِي الْاَكْحَلِ | وَرَاَيْتَ جِسْمَهُ كَالْمُمْتَلِي |
| اور منع کر اسکو کہ ہفت اندام کی فصد کرے | اگرچہ بدن اُسکا ممتلی کیطرح تجھے معلوم ہو |
| وَاِنْ يَزِدْ خَمْسًا فَفِي عَامَيْنِ | فِي الْبَاسَلِيْقِ افْصِدْهُ مَرَّتَيْنِ |
| اور اگر اور زیادہ ہووے پانچ سال تو دو سال مین | باسلیق رگ کی فصد دو دفعہ کر |
| وَامْنَعْهُ بَعْدَ ذَالِكَ كُلَّ فَصْدِ | فَاِنَّ ذَالِكَ فِي الشُّيُوْخِ فَرْدِي |
| اور منع کر بعد اسکے ہر ایک فصد سے | کہ یہ فصد کرنا بڈھون مین مہلک ہی |

کیونکہ انکی طبیعت پرخشکی غالب ہوتی ہی۔ اور خون اُسکو تری پہونچاتا ہی

| | |
|---|---|
| لَا تَرْدَعِ الْاَوْرَامَ فِي اَجْسَامِهِمْ | وَلَا تَقِ الْجَذْبَ مِنْ اَوْرَامِهِمْ |
| انکے بدنون مین ورمون کا ردع نہ کر | اور نہ انکے ورمون سے جذب قوی ہی |

کیونکہ روا دعات سرد ہوا کرتے ہین سو مزاج کی سردی کے ساتھ دوا کی سردی ملجانے سے کبھی ورم سخت اور متحجر ہو جاتا ہی جو کسی طرح سے تحلیل نہین ہوسکتا۔ اور اُنپر زیادہ جاذب دوا لگائی جاوے جس سے اُنکی قوتین یا اُس عضو کی قوتین تحلیل ہو جاینگی۔ بلکہ جاذب کے ساتھ قابضات ملا کر استعمال کرنا چاہیے۔

| | |
|---|---|
| نَظِّفْهُمْ بِالدَّلْكِ وَالتَّعْرِيْقِ | اَعْظَمُ الْاَدْهَانِ فِي تَفْرِيْقِ |
| صاف کر انکو ملنے اور پسینے سے | دے انکو تیل چند دفعات مین |

آہستہ ملنا اُنکے لیے ریاضت ہی جو اُنکے مسامات کھول دیتا ہی اور اُنکے بدن سے

زیادہ تحلیل نہین کرنا چاہیے - اور تیل کا استعمال کرنا انکی خشکی کو زائل کرکے رطوبت اور تری پہونچاتا ہی - لیکن شیرون کا دینا مناسب ہی

| | |
|---|---|
| وَنَقِّهِمْ بِلِيْنِ الْغِذَاءِ | إِيَّاكَ أَنْ تُهْجِمَ بِالدَّوَاءِ |
| اور تو انکو نرم غذا کے ذریعہ سے پاک وصاف کر | خبردار کہ دوا کے ساتھ اپر ہجوم نہ کرنا |

تَدْبِيْرُ مَنْ نَقَضَتْ صِحَّتُهُ فِي عُضْوٍ دُوْنَ عُضْوٍ أَوْ فِي وَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ

تدبیر اس شخص کی کہ جسکی صحت ایک خاص عضو کی یا کسی ایک وقت خاص مین درہم برہم ہو گئی ہو -

یہ طب کے تیسری قسم حالت متوسطہ کا ذکر ہی جسکو نہ صحت کہہ سکتے ہین اور نہ مرض اور جالینوس کے نزدیک یہ کوئی علیحدہ قسم نہین ہی

| | |
|---|---|
| مَنْ كَانَ يَشْكُوْ فِي الزَّمَانِ حِيْنًا | فَدَاوِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَحِيْنَا |
| جو شخص کسی ایک وقت مین بیمار ہوتا ہو | تو اُسکا علاج وقت آنے سے پہلے کر |
| بِضِدِّ مَا يَخْشَى بِذَاكَ الْآنِ | وَامْزِجْ لَهُ الزَّمَانَ بِالزَّمَانِ |
| ساتھ مخالف اس مرض کے جسکا خوف ہی اسوقت مین | اور ملا اسکے واسطے زمانہ زمانہ سے |

جو شخص کسی ایک موسم مین کسی طرح کی بیماری یا درد کی شکایت کرتا ہو تو اس موسم کے آنے سے پہلے کوئی ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے اُسکی صحت محفوظ رہ سکے مثلاً جو شخص گرمیون مین کسی گرم یا حاد بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہو تو گرمی آنے سے پہلے موسم ربیع (بہار) مین فصد یا اسہال کے ذریعہ سے اسکا علاج کر دینا چاہیے جو گرمی کے مخالف یا متضاد ہو یعنی اگر مرض گرم ہو تو سرد اور سرد ہو تو گرم ادویہ و تدابیر سے اُسکا علاج کرنا چاہیے جیسا کہ عام دستور ہی - اور زمانہ کے ملانے سے مراد یہ ہی کہ بیماری کے موسم موجودہ اور گذشتہ مین

کچھ فرق اور تمیز نہین ہی۔ چنانچہ کسی ایک موسم مین ورد کا علاج کیا جاوے جسکو ہنوز افاقہ اور صحت حاصل نہین ہوئی کہ دوسرا موسم آگیا ہی تو اس صورت مین پہلے علاج کو بدستور جاری رکھنا چاہیے اسمین کسی طرح کا تغیر کرنا ضروری نہین ہی

| | |
|---|---|
| وَمَنْ شَكَا الْوَاحِدَ مِنْ اَعْضَائِهٖ | مِنْ ضَعْفِهٖ فَاعْمَلْ عَلٰى دَوَائِهٖ |
| اور جو شخص ایک عضو کے ضعف کی شکایت کرے | سو تو اُسکی دوا کی تدبیر کر |
| مِمَّا ذَكَرْتُ مِنْ عِلَاجِ الْمَرَضِ | حَتّٰى تَرَاهُ خَالِيًا عَنِ الْعَرَضِ |
| اس مرض کے علاج سے کہ مینے ذکر کیا ہی | یہانتک کہ تو اسکو بیماری سے خالی دیکھے |

یعنی کسی خاص عضو کی تدبیر وہی ہی جو کسی خاص وقت کی بیماری کے علاج مین مذکور ہی

| | |
|---|---|
| وَمَنْ تَرٰى عَلَامَةً فِيْ جِسْمِهٖ | لِلْمَرَضِ فَاحْتَلْ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ |
| اور تو جس شخص کے بدن مین کوئی مرض کی علامت دیکھے | تو اُسکے دور کرنے مین حیلہ کر |

یعنی جس شخص کو اپنے جسم مین کوئی بیماری کی علامت نظر آوے تو بیماری آنے سے پہلے اُسکا علاج کرنا چاہیے۔ مثلاً جس آدمی کو آنکھون کے سامنے کچھ خیالات معلوم ہوون سو نزول الماء سے پہلے اُسکی تدبیر کرنی چاہیے۔

| | |
|---|---|
| لِاَنَّهٗ فِيْ جِسْمِهٖ مَكْنُوْنٌ | فَاحْتَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَبِيْنَ |
| کیونکہ وہ مرض اُسکے بدن مین پوشیدہ ہی | پس تو اسکے پیدا ہونے سے پہلے حیلہ کرلے |

یعنی وہ خلط جو اس بیماری کا سبب ہی اُسکے بدن مین پوشیدہ موجود ہی جو کہ بیماری مرض کے ظاہر کرنے کو برانگیختہ کرنے والی ہی

| | |
|---|---|
| وَقَدْ ذَكَرْتُ مَا يَدُلُّ مِنْ عَرَضْ | عَلَى الَّذِيْ تَخَافُهٗ مِنَ الْمَرَضْ |
| اور مین ذکر کرچکا ہون جو علامت کہ دلالت کرتی ہی | اس مرض پر جسکا تجھے خوف ہی |

| | |
|---|---|
| فاعمل علی دوائہ من بابہ | بجسم ما ذکرت من اسبابہ |
| پس اسی باب سے اسکی دوا پر کار بند ہو | ساتھ دور کرنے اس چیز کے جو مینے اسکے اسباب بیان کیا ہی |

یعنی اعراض اور اسباب اور امراض جو کہ اس کتاب کے حصہ علمی مین بیان ہو چکے ہین وہان سے معلوم کر لینا چاہیے

## الجزء الثانی وھو العمل فی رد الصحۃ علی المرضی بالغذاء والدواء

یہ دوسرا حصہ کتاب کا ہی جسمین مریضون پر غذا اور دوا سے صحت رد کرنے مین عمل کرنے کا ذکر ہے

کتاب کے شروع مین پہلے بیان ہو چکا ہی کہ عمل کی دو قسمین ہین ایک صحت کی حفاظت جسکی پوری تفصیل مذکور ہو چکی ہی۔ دوسرے بیماری کا زائل کرنا جسکے تین طریقے ہین۔ ایک ہاتھ سے دوسرے دوا سے تیسرے غذا سے تدبیر کیجاتی ہی

| | |
|---|---|
| واذا نظمت جنس حفظ الصحۃ | فالان ابدء ببدء العلۃ |
| جب مین نظم کر چکا حفظ صحت کی جنس کو | تو اب مرض کے دور کرنے مین آغاز کرتا ہون |
| وھو من الاعمال جنس واحد | یقابل الشیء بما یضادہ |
| اور وہ ایک جنس ہے اعمال سے | کہ شیء اپنی ضد کے ساتھ مقابلہ کیجاے |

یعنی صحت موجودہ کا محفوظ رکھنا ایک ایسی جنس ہی جسمین مخالف کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا ہی۔ مثلاً جب گرم مزاج والے آدمی کی صحت زائل ہو جاوے تو اسکا معالجہ سرد ادویہ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اور جب سرد مزاج والے کی صحت دور ہو جاوے تو اسکو گرم اشیا دی جاوین۔ بقراط نے کہا ہی صحت کے حفاظت کی تدبیر یہ ہی کہ اسکے مشابہ اور مشاکل شیا اسکو دیجاوین اور بیماری کا دور کرنا یہ ہی کہ اسکے مخالف اشیا کا استعمال کیا جاوے

| | |
|---|---|
| اِنْ کان من حرارۃ فبالبرد | اوکان من برودۃ فبالضد |
| اگر گرمی سے ہو تو سردی کے ساتھ | اور اگر سردی سے ہو تو اسکے مخالف گرمی کے ساتھ |
| اوکان بالیبس فبالخلاف | اوکان من یبس فبالخلاف |
| یا تری سے ہو تو خشکی کے ساتھ | یا خشکی سے ہو تو اسکے خلاف تری کے ساتھ |
| والامتلاء دا و بالافراغ | من سائر الاعضاء والدماغ |
| اور امتلاء کی دوا سارے اعضا اور دماغ کے | استفراغ کے ساتھ کر |

امتلا یہ ہی کہ بدن کے تمام تجاویف (سوراخ) چارون خلطونمین سے کسی خلط کے ساتھ بھر جاوین - اور افراغ یہ ہی کہ زیادہ خون کو فصد کے ذریعہ سے اور دیگر خلط غالب کو اسہال کے ذریعہ سے نکال دینا دماغ کے استفراغ کو اسکے دیگر اعضا کے ساتھ مشترک کر دیا ہی کہ متقدمین کی ایک جماعت کے نزدیک تمام بیماریونکا اصل نزلہ ہی جو کہ دماغ سے گرتا ہی سو جب کسی عضو مین کوئی بیماری پیدا ہووے اور تمکو اُس عضو سے مادہ کا نکالنا مطلوب ہو تو اُسکے استفراغ مین دماغ کو بھی شامل کر لینا چاہیئے کیونکہ اصل بیماری کا سبب وہی تھا

| | |
|---|---|
| والفتح فی متعلق من سدد | والنقص فی زیادۃ من عدد |
| اور بند سدون مین تفتیح رکھولنا کے ساتھ | اور عدد کی زیادتی مین نقصان (کمی) کے ساتھ معالجہ کر |

جیسے کہ پہلے مذکور ہو چکا ہی کہ علاج بالضد چاہیے پس جب جگر یا طحال وغیرہ مدبر کے مجاری مین سدہ ہو جاوین تو وہان سکنجبین بزوری وغیرہ سے سدونکو کھول دینا چاہیے

| | |
|---|---|
| والسد من متعلق اذا انفتح | حتی تری فاسدہ قد انصلح |
| اور ساتھ بندش کے جو کہ بند کھل جاوے | یہانتک کہ تو دیکھے کہ وہ فاسد اچھا ہو گیا ہی |

یہ اول کا مخالف ہی یعنی جس عضو کا اکثر حالات مین بند رہنا ضروری ہی جیسے کہ معا
مین جب وہ کھل جاوے اور اس سے اسہال جاری ہوجاوین تو اسکو قوابضات
کے ذریعہ سے بند کر دینا چاہیے ۔

| | |
|---|---|
| وخشن الامس یؤذی البدنا | وملس ما کان منہ خشنا |
| اور خشن کر امس کو جو بدن کو ایذا دیتا ہی | اور املس کر اسکو جو اس سے خشن ہوجاوے |

اعضا مین سے قصبہ ریہ جسکا املس ہونا ضروری ہی ۔ جب اسمین خشونت آجاتی ہی
تو اس سے کھانسی وغیرہ عارض ہوجاتی ہی اور معدہ کے خمل جسکا خشونت دار
ہونا ضروری ہی انمین ملاسف اور صفائی آجانے سے معدہ مین ضعف
ہوجاتا ہی جس سے غذا اسمین ٹھہر نہین سکتی

## ذکر اصناف الادویۃ

دواؤن کی قسمون کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وھا انا اذکر من عقار | ما یخرج الاخلاط بالاجبار |
| سنو مین ذکر کرتا ہون وہ وہ دوا | جو اخلاط کو بطور اسہال کے نکالے |
| ومالہ غالب المزاج | ومالہ فی الخلط من اخراج |
| اور جس دوا کا مزاج تجھے غالب معلوم ہووے | اور اسکو خلط کے نکالنے مین کچھ دخل ہو |
| وما بہ نفخ او تلیین | ومابہ تقیح او تعفن |
| اور وہ کہ جسمین نفخ یا تلیین ہو | اور وہ جو کہ پیپ دار یا عفونت والی ہو |
| وما بہ تنضج او تصلب | وما یسد فتحا او ما یجذب |
| اور وہ کہ جسمین پختگی یا سختی ہو | اور وہ کہ جو مفتوح کو بند یا جذب کرے |

| | |
|---|---|
| ما به یجلوا وما تخلخل | وتنبت اللحم به اوتدمل |
| اور وہ کہ جس سے جلا کرتا ہو اور جس سے تخلخل ہو | اور جس سے کہ گوشت پیدا ہو یا اندمال پائے |
| وشبه ذالك من قوی توان | ومن ثوالث بلا توان |
| اور انکی مانند دوسری قوتین | اور تیسری بھی سوائے سستی کے |

## ذکر الاصناف الادویۃ المسہلۃ واولا فیما یسہل الصفرا

ذکر ہو مسہل دواؤں کے اقسام کا جنمین سے پہلے شروع کرتے ہین انکا بیان جو مسہل صفرا ہین

| | |
|---|---|
| المرۃ الصفراء فالمحمودۃ | تخرجها بقوۃ شدیدۃ |
| پس مرہ صفرا کو سقمونیا | خاص قوت سے نکال لاتی ہو |

چونکہ سقمونیا اسہال لاتے مین عمدہ ہوتی ہو اسلیے اسکو محمودہ کہتے ہین اور قوت سے صفرا کو نکالنے کا یہ مطلب ہو کہ اپنی خاصیت سے صفرا کو خارج کرتی ہو کیونکہ کسی امر کی خاصیت کی تاثیر اسکے طبعی فعل سے زیادہ قوی ہوتی ہو اور سقمونیا اسہال صفراوی کے باب مین زیادہ مشہور اور بالاتفاق نہایت قوی پُر تاثیر ہوتی ہو۔ اور عمدہ قسم وہ ہو جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور ناخن سے جلدی کھرچی جاوے۔ اور زبان کو کچھ ایسی خشونت اور حدت نہ پہونچاوے

| | |
|---|---|
| تشرب من ثلث الی قیراط | وهی لها الصولۃ فی الاخلاط |
| تو اسکو ثلث سے ایک قیراط تک پی لے | اور اسکو اخلاط پر دبدبہ ہے |
| اصلاحها لا تضر بالمعد | سفرجل ولا تضر بالکبد |
| اسکی اصلاح ہی غرض سے کہ معدہ کو ضرر نہ دیوے | اور جگر کو ضرر پہونچاوے بھی ہو |

مصنف نے سقمونیا کا قدر شربت وہ بیان کیا ہو جو کہ عمدہ قسم کی خالص سقمونیا مین سے

اسکے زمانہ مین مروج اور معمول تھا لیکن ہمارے اس زمانہ مین جبکہ خالص
سقمونیا کا میسر آنا دشوار ہی نصف درہم (۱۲ ماشہ) بیان کیا جاتا ہی اور اُسکی
اصلاح کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ اسکے ساتھ ہموزن مصطگی کوٹی جاوے۔ اور بہی
مین بھونی جاوے اور پھر نکال کر استعمال مین لائی جاوے۔ اور معدہ کو
ضرر اُسکا یہ ہی کہ بھونک کو زائل کر دیتی ہی اور تشنگی اور بیقراری پیدا کرتی ہی
اور اسکی برودت سونٹھ اور عود اور مصطگی یا انیسون (اجوائن خراسانی)
سے دور ہو جاتی ہی۔ اور بقراط انکی اصلاح انیسون سے کیا کرتا تھا اور اُسکی
حرارت کو گلاب کا نچوڑہ۔ یا کتیرا۔ یا رب السوس۔ یا رب سفرجل زائل کر دیتی ہی
اور جگر کو نقصان اسطرح پہونچتا ہی کہ وہ اپنی حرارت کی تیزی سے جو کہ جگر کی رطوبت کو
سُکاتی ہی۔ زیادہ گرمی اور خشکی پیدا کر دیتی ہی۔ اور سمجھنا چاہیے کہ جب بہی مین
سقمونیا کو بھونا جاوے تو اُس سے اُسکا ضرر زائل ہو جاتا ہی اور فعل کی
تاثیر مین کچھ خلل نہین آتا ہے۔

| | |
|---|---|
| والصبر یسقی منه مزدیناره | ضعفه ان تحتاج بالعقاره |
| اور مصبر (ایلوا) مین سے ایک دینار پلایا جاتا ہی | اُسکو دو چند کر اگر دوا کے ساتھ ضرورت پڑے |
| صلحه ان سقیته کثیرا | بالصمغ والمقل والکثیرا |
| اگر پلاوے تو اسکی اصلاح کرے بہت سی | کیکر کا گوند اور گوگل اور کتیرے کے ساتھ |

مصبر کی تین قسمین ہین ایک سقوطری جسکے رنگ مین زردی غالب ہوتی ہی
اور جلدی ٹوٹ جاتا ہی اور اسمین چمک اور رونق پائی جاتی ہی اور جب دوسرا
قسم عربی جو جمیع اوصاف مین اول سے کمتر ہوتا ہی۔ تیسرے سیاہ خشونت دار

جوشاندے نافع اور ردی ہوتا۔ جالینوس نے کہا ہی کہ مصبر نہایت عمدہ اور مفید دوا ہی۔ معدہ کی اُن بیماریون کے لیے جنکا سبب مرہ صفرا کا انصباب ہوتا ہی اور نیز امام رازی نے جالینوس سے نقل کیا ہی کہ مصبر کا کھانا صفرا کو معدہ سے کھینچکر نکال لاتا ہی۔ اور پھر اُسکے استعمال اور خوراک کی مقدار مصنف کے نزدیک ایک درہم (۳ ماشہ) سے ڈیڑھ درہم تک ہی اور امام رازی کے نزدیک ایک مثقال (۴ ماشہ) سے دو مثقال تک ہی۔ اور ابن شراسیون نے کہا ہی کہ اکثر مصبر کے خوراک کی مقدار دو درہم ہی۔ اور وہ معدہ کو مقہر ہی اور اگر اُسکے ساتھ کتیرا اور گوگل اور مصطگی اور گل سرخ ملا دیے جاوین تو اُسکے نقصان کی اصلاح کر دیتے ہین اور اُسکے اصلاح کی نہایت عمدہ تدبیر جس سے اُسکے اسہال کی قوت قوی ہو جاتی ہی یہ ہی کہ اُسکے ساتھ وہ معالج ملا دیے جاوین جو کہ ایارج فیقرا مین پڑتے ہین۔

| | |
|---|---|
| واسق او قیة من الصفر لیکی | اصفر لکالک من بنفسج |
| اور پلا اُسکو ایک اوقیہ لیلیہ نرد | اور اُسقدر بنفشہ |

لیلیہ چار قسمون کی ہوتی ہی انمین سے زرد صفرا کو بذریعہ اسہال کے نکالتی اور معدہ کو باغت دیتی ہی اور اُسکی خوراک کی مقدار پانچ درہم سے دس تک ہی اور اوقیہ سے یہی مراد ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ اُسکے پوست کو چوکوب کر کے روغن بادام سے مل لیوین اور اُسکے ہموزن شکر تری یا تربخبین یا کوئی اور شیرینی ملا لیوین اور اُسکی گٹھلی کو کسی صورت مین استعمال نہ کرنا چاہیے اور بنفشہ کی تاثیر لیلیہ کی نسبت سے کمتر ہی۔ اور وہ صفرا کو معدہ اور امعا سے خارج کر دیتا ہی

| | | |
|---|---|---|
| كذالك من لب الخمار شنبر | | والترهندے ولا تكثر |
| اور اسیقدر گودا املتاس کا | | اور املی اور زیادہ نہ کر |

یعنی بقدر دس درہم کے املتاس کے نچوڑ سے کو پینا چاہیے جو کہ اسہال کے بارہ مین بنفشہ سے کئی درجہ قوی عمل (تاثیر) کرتی ہی۔ اور وہ گرمی اور سردی مین معتدل ہی۔ لیکن حرارت کی طرف کسیقدر مائل ہی اور جس اشخاص کے امعا ضعیف ہوتے ہین انکو اسکے استعمال سے مغص (مڑوڑ) ہو جاتی ہی اسلیے اُسکے ضرر کے دفعیہ کے لیے شیرین بادامون کے روغن مین چرب کرنا کافی ہی اور تمر ہندی کو زیادہ استعمال کرنے سے سہج (پیچش) ہو جاتی ہی اور اسیوجہ سے اسکو صرف پانی مین بھگو کر صاف کرنے کے بعد شکر تری یا مصری یا کوئی اور اور شربت ملا کر استعمال کیا جاتا ہی۔

## ذکر ما یخرج البلغم

اس دوا کا ذکر جو بلغم کو نکالتی ہے

| | | |
|---|---|---|
| یشرب من نقیع شحم الحنظل | | من دانقین مصلحًا بالمقل |
| پیا جاے صاف شحم حنظل (اندرائن) سے | | دو دانگ گوگل کے ساتھ اصلاح کرکے |
| كذالك قثاء الحمار مثله | | اصلاحه ووزنه وفعله |
| اسیقدر کریلا اسیطرح | | اسکی اصلاح اور وزن اور فعل |

شحم حنظل بلغم کے نکالنے مین نہایت قوی التاثیر ہی۔ جسکے برابر کوئی اور دوا نہین ہی۔ اور اسکی خوراک قوی شخص کے لیے نصف درہم بیان کی گئی تھی اور اسکے ساتھ برابر اسکے کتیرا یا کیکر کا گوند ملا کر روغن بادام مین مل لینا چاہیے

اور کریلا اہلی ہو خواہ جنگلی دونون بلغم خام غلیظ کو نکالتے ہین اور معدہ اور جگر کو سقمونیا کیطرح مضر ہین۔

| | |
|---|---|
| وبورق والملح نصف درهم | فهذه تخرج کل بلغم |
| اور بورہ ارمنی اور نمک نصف درہم | یہ سب سارے بلغم کو نکالتی ہین |

اور بورہ کی چند قسمین ہین۔ جو کہ زمین مین کان مین پیدا ہوتا ہی سب سے عمدہ ارمنی ہی خصوصًا جسکا رنگ سفید ہو اور اسمین سوراخ اسفنج کیطرح نظر آوین اور وہ جلا دیتا اور غلیظ خلطون کو نرم کرتا اور بلغم اور ریح کو نکالتا ہی جبکہ گرم پانی اور شہد کے ساتھ پیا جاوے اور نمک کی تاثیر اُس سے کمتر ہی

| | |
|---|---|
| واسق من التربد درهمین | وفی المطابخ اسق مثقالین |
| اور تربد سے دو درم پلا | اور مطبوخون مین دو مثقال پلا |

تربد بالطبع بلغم کو بذریعہ اسہال کے خارج کرتی ہی اور عمدہ قسم کی سفید ہوتی ہی اور اطبا نے بیان کیا ہی کہ وہ رقیق بلغم کو معدہ سے نکالتی ہی اور اگر اُسکو سونٹھ کے ساتھ قوی کیا جاوے تو غلیظ اور خام بلغم کو بھی خارج کر دیتی ہی اور اسکی اصلاح یہ ہی کہ باہر سے اسکا بیرونی چھلکا چھیل دیا جاوے اور پھر باریک کوٹ چھانکر روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے۔ اور اسکی خوراک کی مقدار دو درہم ہی۔ اور جوشاندون مین تین درم

| | |
|---|---|
| والغاریقون اسق علی الفیل | من درهم کذالک حب النیل |
| اور غاریقون ہاتھی کو پلا | ایک درہم ایسا ہی وسمہ کے بیج |

غاریقون محلل اور ملطف ہی اور سدون کو کھولتا اور گرمی پہونچاتا ہی اور غلیظ

خاطون سودا اور بلغم کو اسہال کی راہ نکالتا اور بدن کے اطراف سے جذب کرتا ہی اور سر د زہرون سے نفع دیتا اور دل کو قوت پہونچاتا ہی اور اسکے شربت اور خوراک کی مقدار کم سے کم ایک درم زیادہ سے زیادہ دو درہم ہی۔ اور وسمہ کے بیج جب اکیلے پیے جاوین تو غشی اور بیقراری لاتے ہین۔ اور زیادہ مناسب یہ ہی کہ انکے ساتھ تربد اور سقمونیا ملائی جاوین اور شیخ الرئیس کہا ہی کہ حب النیل بلغم اور سودا کو نکالتا اور دودہ (کیڑون) کو قتل (مار) دیتا ہے

## ذکر ما یخرج الماء الاصفر

اس دوا کا ذکر ہی جو زرد پانی کو نکالتی ہے

جس پانی سے استسقا رزقی پیدا ہوا کرتا ہے۔

| | |
|---|---|
| تُشْرُب دانقین ماذریون | ودانقا حدیثۃ فربیون |
| پی تو ماذریون دو دانگ | اور ایک دانگ نئی فربیون |

ماذریون پتے ہوتے ہین اس کے مانند لیکن اس سے زیادہ لمبے چوڑے اور وہ چوتھے درجہ مین گرم خشک ہی جو جگر کے مزاج کو فاسد کرتا ہی اور غم اور بیقراری لاتا ہی اور خون کو نکالتا ہی اور گرم طبیعت والے آدمی کو نہایت مضر ہی اسکے استعمال کی مقدار تین درم تک ہی۔ اور ماذریون کو بغیر اصلاح کے استعمال مین نہ لانا چاہیے اور اسکے اصلاح کی تدبیر یہ ہی کہ اول اسکو گاڑھے سرکہ مین بھگو دیا جاوے پھر نکالکر بخوبی دھویا جاوے اسیطرح تین بار کرنیکے بعد اچھی طرح خشک کرلین پھر کوٹ چھانکر روغن بادام سے چرب کرلیوین۔ اور فربیون ماذریون کا گوند ہی جسمین نہایت گرمی اور تیزی اور احتراق اور تاکل پایا جاتا ہی اسلیے تنہا اسکا کھانا زہر کا اثر رکھتا ہی۔ اور زرد پانی کے خارج کرنے

وہ نہایت پُرتاثیر ہی۔ لیکن پینے سے غم اور بیقراری اور قے اور معدہ کے منھ پر انقباض پیدا کرتا ہی۔ اور اسکے استعمال کی مقدار دو انگ سے چار دانگ یعنی چار درم تک ہے

| | |
|---|---|
| وداننقاص شیرم مدبر | بمثل ما دبرت امر الصبر |
| اور ایک دانگ شبرم مدبر سے | تدبیر اسکی ان چیزون سے کرجنسے تونے مصبر کو مدبر کیا ہے |

شبرم شیردار بوٹی ہی۔ اسکے پتے طرخون کی پتیون کی طرح ہوتے ہین اور طرخون عاقرقرحا کی جڑ کو کہتے ہین۔ اور قوی شبرم نہایت نقصان دہ ہی کیونکہ اسمین ایک قسم کا دودھ ہوتا ہی جو عروق کے منھ کو کھولدیتا ہی اور اُسکے کھانے سے تپ اور زیادہ حرارت لاحق ہوتی ہی اور وہ قبض اور مدت سے اسہال لاتا ہی۔ اور متقدمین نے اسکے استعمال کو چھوڑدیا ہی۔ چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ مین اسماء سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ تم اپنے بچون کو کس چیز کی گھٹی دیا کرتی ہو اُسنے کہا شبرم سے آپ نے فرمایا وہ تو نہایت گرم ہی اُسکو مصبر کیطرح مدبر کرنے سے یہ مطلب نہین ہی کہ گرم ادویہ سے اُسکی تدبیر کیجاوے بلکہ یہ مقصود ہی کہ کتیرا اور گوگل سے تدبیر کیجاوے جسکی تفصیل یہ ہی کہ شبرم کو تازہ دودھ مین ایک رات بھگو دیا جاوے پھر نکال کر بخوبی دھوکر دوبارہ دوسرے تازہ دودھ مین ایک اور رات بھگو رکھین اسیطرح تین بار کرین پھر نکالکر دھوکر خشک کرلیوین اور باریک پیسکر روغن بادام سے چرب کرکے اُسکے مصلحات انیسون اور تربد اور ہلیلہ اسمین مخلوط کردیوین

| | |
|---|---|
| واسق من القنطوریون درهما | فهذه عقاقیر تخرج ماء |
| اور پلا قنطوریون کا ایک درم | سو یہ تمام دوائین پانی زرد کو نکالتی ہین |

قنطوریون سے مراد رقیق ہی جو غلیظ کہو سات اور زرد پانی اور صفرا غلیظ اور خام کو نکال دیتا ہی اور اُسکے استعمال کی مقدار اُسکے خفیف بچوڑے (عصارہ) سے ایک درم سے دو درم تک ہی۔

## ذِکْرُ مَا یُخْرِجُ السَّوْدَاءَ

ان دواؤن کا ذکر ہے جو سودا نکالتی ہین

| | |
|---|---|
| وَاسْقِ مِنَ السَّنَا وَالْبِسْفَایَجِ | وَالْاَفْتِیمُون وَفِحَا اِهْلِیلَجٍ |
| اور پلا تو سنا سے اور بسفایج | اور افتیمون اور پوست ہلیلہ |
| اَسْوَدَهٗ وَاسْقِ مِنَ الشَّهْتَرَجِ | وَمِنْ لِسَانِ الثَّوْرِ شَیْئًا یُخْرِجُ |
| سیاہ سے اور پلا تو شاہترہ | اور گاؤزبان سے اسقدر کہ کچھ مواد سے نکالے |
| مَا شِئْتَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ سَوْدَاءِ | نِصْفَ اُوقِیَةٍ عَلَی السَّوَاءِ |
| جسقدر کہ تو سودا کا نکالنا چاہے | نیم اوقیہ کی برابر پلا |
| وَنِصْفُ دِرْهَمٍ مِنَ الزَّرْوَدِ | فَذَاكَ مَخْصُوصٌ بِهَا بِطَرْدِ |
| اور نصف درہم لاجورد سے | کہ یہ سودا کے واسطے مختص ہی مدام |
| وَمِثْلُهٗ مِنْ حَجَرِ الْاَرْمَنِی | فَهُوَ عَلَی اِخْرَاجِهَا قَوِیٌّ |
| اور اسیقدر حجر ارمنی | کہ یہ سودا کے نکالنے پر زیادہ طاقت رکھتی ہی |

سنا تو محرق سودا اور صفرا کو نکالتی ہی اسکے استعمال کی مقدار اسکے جرم سے تین درم ہین اور جو مصنف نے نصف اوقیہ جسکے پانچ درہم ہوتے ہین لکھا ہی وہ بہت زیادہ ہین اور اُسکو کوٹ کر روغن بادام سے چرب کرکے استعمال مین لانا چاہیے۔ بسفایج سودا کے مسہلات مین سے مشہور ہے

جو بلغم کو بھی اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہی۔ اور بسفایج عمدہ قسم کی وہ ہی جو خوشرنگ اور اچھی خوشبودار ہو۔ اور اسکے پینے سے گرم مزاج والون کو بیقراری اور تشنگی لاحق ہوتی ہی۔ امام رازی نے کہا ہی کہ اسکے استعمال کی مقدار جرم سے چار درم سے چھ درم تک ہی۔ اور جوشاندون مین پانچ درم سے دس درم تک پلین کی جاتی ہی۔ اور روغن بادام سے چرب کرنا اسکی اصلاح ہی۔ اور اسکے استعمال کی عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ماء الجبن کے ساتھ پیا جاوے۔ سیاہ ہلیلہ جسکو ہلیلہ کابلی بھی کہتے ہین۔ اور ہلیلہ زرد جسکو ہلیلہ ہندی کہتے ہین دونون کی قوتین بسفایج کی قوت سے کمتر ہین اور سودا کو نکالتی ہین جو کہ صفرا کے احتراق سے حادث ہوتا ہی۔ اور سودا کو اسہال کی راہ سے بالقبض خارج کرتی ہی یا بالخاصیت مثل لاجورد کے۔ اور ہر دو ہلیلہ کے استعمال کی مقدار تین درم سے پانچ درم تک ہی اور مطبوخات اور جوشاندون مین دس درم تک شاہترہ خارش کھجلی کے لیے پیا جاتا ہی جو کہ ملین و مدر ہی۔ اور بعضون کے نزدیک اسہال بھی لاتا ہی۔ اسکی خوراک کی مقدار اسکے بیج سے مین سے چالیس درم سے اسّی تک اور اسکے جرم سے دس درم تک ہی گاؤزبان دل کو فرحت اور قوت دیتی ہی اور خفقان کو مفید ہی اور سوداوی بیماریون سے رہائی بخشتی ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ وہ پیٹ کو نرم رکھتی اور محترق خلطون کے نکالنے مین امداد دیتی ہی۔ اور ابن ماسویہ نے کہا ہی کہ وہ اسہال بھی لاتی ہی۔ اسکی خوراک کی مقدار تین درم سے پانچ تک ہی۔ حجر ارمنی زرد رنگ کا پتھر ہوتا ہی جسمین کسیقدر لاجوردیت پائی جاتی ہی کیونکہ وہ لاجورد کی کان (معدن) مین سے نکلا کرتا ہی گویا کہ وہ ناقص لاجورد ہی جسکا قوام پختہ نہین ہوا اور وہ وزن مین نہایت

نقیف ہوتا ہی جب وہ توڑا جاوے تو اندر کی طرف سے روی کی طرح نظر آتا ہی
اور بغیر دھونے کے اسکا پینا مسلی اور قی لاتا ہی اسکے شربت کی مقدار نصف درم ہی
لاجورد زرد رنگ پتھر ہوتا ہی جسمین زرد زرد رگین معلوم ہوتی ہین جو دیکھنے مین سونے
کی طرح ہوتا ہی اُسکو دھوکر استعمال مین لانا چاہیے اور ارمنی عمدہ اور اچھا ہوتا ہی
اسکی خوراک کی مقدار نصف درم ہی۔

## ذِکرُ ترکیبِ الادویۃ

دواؤن کی ترکیب کا ذکر ہے

دواؤن کے استعمال مین اصل مفرد دوائین ہین۔ کیونکہ متقدمین مرکب سے نہایت
خوف کیا کرتے تھے بلکہ صرف مفرد دواؤن کو استعمال مین لاتے تھے چنانچہ
شیخ الرئیس کا مقولہ ہی۔ الدواء المجرب خیرٌ من غیر المجرب وقلیل
المفردات خیرٌ من کثیرھا یعنی مجرب دوا غیر مجرب سے نہایت عمدہ ہی تھوڑی
مفرد دوائین بہتون سے نہایت بہتر ہین۔

| | |
|---|---|
| واصل ما یسقی الدواء مفرداً | حتّٰی ترٰی افعالہ فی کلّ داءٍ |
| اصل پینے کی دوا مفرد ہونی چاہیے | تاکہ اُسکے افعال ہر مرض مین تجھے نظر آوین |
| وَاِنّما دعا الی المرکّب | ما انا ذاکرہٗ لہٗ من سببٍ |
| اور ترکیب کا باعث جو وہ ہے | جسکا سبب مین بیان کرتا ہون |

اصل دوا مفرد ہی جسکی قوتین اور افعال کا معلوم کرنا منظور ہو
تو اُسکو مختلف سرد گرم بیماریون مین پلایا جاوے تو اُسکے مزاج کا حال
بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ترکیبُ امراضٍ واصلاحِ دواء | وَمَا تُحلّیہِ مِنَ الغِذَاء |
| مرکب ہونا امراض کا اور اصلاح دوا کی | اور وہ کہ جس سے تو غذا کو شیرین کرے |

اطبا کو جو دواؤن کے مرکب کرنے کی ضرورت پڑتی ہی۔ سو اسکے کئی اسباب ہین جنمین سے اول تین اسباب بیان کیے گئے ہین۔ ایک یہ کہ مرض مرکب ہو جیسے شطر الغب جو بلغم اور صفرا سے مرکب ہوتا ہی۔ اسلیے ان دونون خلطون کے لحاظ سے دوا کو مرکب دیا جاتا ہی۔ دوسرے یہ کہ دوا کا ذائقہ مکروہ ہو جیسے تربد جسمین خوش ذائقہ کرنے کے لیے شہد ملایا جاتا ہی۔ یا بونا پسند ہو جیسے الماس کہ اسکی اصلاح کے لیے روغن بادام یا عرق بادیان ملایا جاتا ہی۔ تیسرے یہ ہی کہ دوا کی اصلاح مطلوب ہو جیسے مصبر جبکہ گوگل کے ساتھ مخلوط کرکے استعمال مین لایا جاے

| | |
|---|---|
| وما یعین الشئ بالتنفیذ | اِذا کان عاجزاً عن النفوذ |
| اور جو کہ کسی چیز کی تنفیذ مین اعانت کرے | جبکہ وہ خود نفوذ سے عاجز ہو وے |

اور ترکیب کا ایک سبب یہ ہی کہ عضو ماؤف جسکو دوا کا پہونچانا مقصود ہی نہایت بعید اور دور ہو وے جیسے مثانہ کہ وہان تک مدر دوا نہین پہونچ سکتی جبتک مخلوط ہوکر اسکا فعل باطل نہو جاوے اسلیے اسکی قوت کے محفوظ رکھنے کے لیے آلو بخارا کا گوند یا کوئی اور ایسی دوا جو اس عضو تک جلدی پہونچا دیوے جیسے ذرایح مخلوط کی جاتی ہی تاکہ جاے مقصود تک تاثیر پہونچ جاوے

| | |
|---|---|
| وما یھیئہ لحین البلع | وما یعین فی انطلاق الطبع |
| اور وہ جو تیار کرے دوا کو نگلنے وقت | اور وہ طبیعت کے اسہال مین اعانت کرے |

مصنف نے دوا اور سبب ترکیب کے بیان کیے ہین ایک یہ کہ دوا کے کھانے اور

نگلنے مین اعانت کرے کیونکہ بعض دوائین طبیعت کو ناپسند ہوتی ہین جیسا کہ
وہ گولیان (حبوب) جنمین شحم حنظل (اندرائن) ڈالا جاوے اسلیے انمین کیترا
یا کیکر کا گوند ملا دینا چاہیے تاکہ انکے کھانے مین طبیعت کو سہولت ہو۔ دوسرا
سبب یہ ہی کہ اگر دوا کی تاثیر اور اُسکے فعل کو تیز کرنا مطلوب ہو جیسے سقمونیا کو
ساتھ حب النیل (وسمہ کے بیج) کے ساتھ سقمونیا ملایا جاوی کیونکہ جب حب النیل
تنہا پیا جاتا ہی تو وہ امعا مین زیادہ دیرتک ٹھہرا رہتا ہی سو اسکے ساتھ سقمونیا
ملا دینے سے وہ جلد باہر نکل جاتا ہی۔ شیخ نے دیگر کتابون مین کئی اور اسباب بھی
بیان کیے ہین ایک یہ کہ بعض اوقات دوا قوی ہوتی ہی جسکی قوت کے توڑنے
کے لیے اور دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جیسے سقمونیا کے ساتھ نشاستہ کا
ملانا اُسکی تیزی اور حدت کو کم کر دیتا ہی۔ دوسرے یہ کہ جب دوا نہایت گرم
ہوتی ہی تو اسکی گرمی کے توڑنے کے لیے اُسکے ساتھ سرد دوا ملا دیتے ہین جیسے
فرفیون کے ساتھ کافور کا ملانا اسکی گرمی کو کم کر دیتا ہی تیسرے یہ کہ جب دوا نہایت
سرد ہوتی ہو تو اسکی سردی کے کم کرنے کے لیے کوئی اور دوا اسکے ساتھ مخلوط
کی جاتی ہی چوتھے یہ کہ جس عضو مین دوا پہونچانا مطلوب ہی وہان دوا کو لیجاکر
زیادہ عرصہ تک ٹھہرا رکھے تاکہ دوا کی بخوبی تاثیر ظاہر ہو جاوے جیسے کہ ادویجات
کے گوند کا ادویہ مدرہ مین مخلوط کرنے کا حال ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور وہ
دوائین جنمین تیل پڑتا ہی جبکہ وہ تیل کی وجہ سے عضو مطلوب پر نہین ٹھہر سکتین
تو وہان اس دوا کے ملانے کی ضرورت پڑتی ہی جو کہ بسبب قدر عرصہ تک اس
عضو پر دوا کو ٹھہرا رکھے تاکہ اسکی تاثیر کامل ہو جاوے جیسے موم جو اسی غرض سے

اکثر دواؤن مین ڈالا جاتا ہی۔ اور بعض دوائین اسلیے ملائی جاتی ہین تاکہ مرکبات کی قوت کو استعمال مین لانے کے وقت تک زائل ہونے سے محفوظ رکھے جیسے مرکبات مین افیون کا داخل کرنا۔

| | |
|---|---|
| وانت ان علمت بالمرکب | اولی فبالدستور فلترکب |
| اور تو اگر مرکب کو بہتر جانے | تو دستور معمول سے ترکیب دے |

جب معلوم ہوا کہ مفرد دوا کی قوت بیماری کے مقابلہ سے نہایت قاصر اور عاجز ہی تو وہان چند دواؤن کا مرکب دینا ضروری ہی اور مرکب کرنا ترکیب کے طریق اور دستور پر ہونا چاہیے جسکے حکم کا آگے بیان آتا ہے

| | |
|---|---|
| خذ شربۃ من کل شیٔ مسہل | وعدّھا فانما لا تعمل |
| لے تو ایک شربت ہر ایک مسہل دوا سے | اور اُس شربت کا شمار کر رکھ کہ وہ مہل نہ چھوڑا جائیگا |
| وامزج بما شئت من حجاب | وجمع الاوزان بالحساب |
| اور تو ملا سہین جو چاہے مانع اور مصلح کو | اور جمع کر وزنون کو باحساب |
| ثم اقسم الوزن علی الشربات | کذا الی تعمل المرکبات |
| پھر وزن کو سب شربتون پر تقسیم کر | ایسا ہی عمل کر مرکبات مین |
| فما اتی بشربۃ من عدۃ | فاسقہ اوقیۃ لعدہ |
| پس جو آوے ایک ایک شربت کو شمار مین | سو اُسکو پلا ایک وزن دوا کا |

جب ارادہ ہو کہ ایسی مرکب دوا بنائی جاوے جو بلغم کو خارج کرے تو ہر ایک مفرد بلغم کی مسہل دواوں سے ایک پوری مقدار لیجاوے مثلاً غاریقون دو درم اور حب النیل دو درم اور تربد دو درم اور شحم حنظل نصف درم سبکو اُنکے مصلح کے ساتھ ایک جگہ

اکٹھا کیا جاوے۔ چونکہ شمار مین دوائین چار تھین اسلیے انکا مصلح ایک چوتھائی ہونا چاہیے۔ اور اگر چھ ہوتین تو انکا چھٹا حصہ مصلح ملایا جاتا۔ حجاب سے مراد یہ ہی کہ مفرد دوا کو اُسکے مصلح کے ساتھ پیس لیا جاوے جیسے شحم حنظل کو گوگل اور کتیرا کے ساتھ کوٹا جاوے اور سقمونیا کو چوبی کے جوف مین بھونی جاوے نکال کر مصطگی اور کتیرا اور مغز پستہ کے ساتھ پیسا جاوے اور تربد کو خوب باریک کرکے روغن بادام کے ساتھ چرب کیا جاوے۔

واضح رہے کہ مرکبات مین جو مفرد دوائین ہین وہی انکا اصل اور رکن ہین سو جب کوئی مفرد دوا مرکب مین سے نکالی جاوے یا نہ ڈالی جاوے تو اُس سے مرکب کا عمل باطل اور اسکی تاثیر معدوم ہو جاتی ہی جیسے ایارج فیقرا مین مصبر کا نہ ڈالنا اسکی تاثیر کو زائل کر دیتا ہی اور بعض ایسی دوائین ہین کہ اُنکے نہ ڈالنے سے کچھ نقصان نہین ہوتا جیسے تریاق کبیر مین جاے پھل کے نہ ڈالنے سے کچھ حرج نہین ہوتا

## ذکر القوی الاوائل

ذکر ہے پہلی قوتون کا

| | |
|---|---|
| وَلِلْعَقَاقِيرِ قوىً اوَائِلُ | وَمِثْلُهَا ثَانِيَةٌ عَوَائِلُ |
| اور دوائیون کی قوتین پہلی ہین | اور انکی طرح قوتین دوسری بھی عمل کرتی ہین |
| وَلِلْعَقَاقِيرِ قوىً ثَوَالِثُ | تَصْدُرُ عَنْهَا اِنْ بَدَتْ حَوَادِثُ |
| اور دوائیون کی تیسری قوتین بھی ہین | کہ صادر ہوتی ہین اُنسے جب حادثے ظاہر ہوون |
| فَالْقُوَّةُ الاُولٰى هِيَ السُّخُونَةُ | وَالْبَرْدُ وَالْيُبْسُ مَعَ اللُّدُونَةُ |
| پس انکی پہلی قوت گرمی | اور سردی اور خشکی اور تری ہی |

یعنی تمام مفرد دوائیون مین تین قوتین ہوتی ہین جنسے مختلف افعال صادر ہوتے ہین- انمین سے پہلی قوت صرف گرمی یا سردی یا تری یا خشکی ہی- اور دوسری قوت وہ فعل جو گرمی یا سردی یا تری خشکی سے صادر ہوتا ہی جیسے سدون کی تفتیح اور غلیظ خلطون کی تقطیع وغیرہ اور تیسری قوت وہ ہی جو کہ اُنسے خاص اعضا کے فعل کے سبب سے سرزد ہوتا ہی- جیسے دوائین جو دودھ کو اور یا منی کو پیدا کرتی ہین

## ذکر ما یبرد ویقبض حین یحتاج الی قبض

ذکر اُن دوائیون کا جو سردی لاتی ہین اور قبض کرتی ہین جبکہ قبض کی حاجت پڑتی ہی

| | |
|---|---|
| وھا انا مبتدے ومورد | من العقاقیر بما یبرد |
| شروع مین شروع کرتا ہون اور لاتا ہون | دوائیون سے وہ جو سرد کرتی ہین |
| الآس والسماق والبلیلج | وخُبث الحدید والھلیلج |
| مورد سے اور تنتر سے اور بہیڑے | اور لوہ چون اور ہڑین |
| وقاقیا وبسد واسلج | والطین ارمینۃ والعفص سلج |
| اور کیکر کا رس اور مونگا اور آملہ | اور گل ارمنی اور عناب |

آس (مورد) دو جوہرون سے مرکب ہی- ایک ارضی جوہر جو قابض ہی اور دوسرا ہوائی جوہر جو سرد ہی- اسلیے ضرور ہی کہ اسکی سردی (برودت) غالب ہو اور سردی کی نسبت سے اسمین خشکی زیادہ ہو- پس وہ دوسرے درجہ کے شروع مین سرد ہی اور اسکے اخیر مین خشک ہی- اور اسمین ایک قسم کی لطیف حرارت پائی جاتی ہی جو نہایت خشکی پیدا کرتی ہی- اور شیخ الرئیس نے بیان کیا ہی کہ موردون کا مزاج ایسا مستحکم نہین ہی کہ انکی طبیعتین ایک قوت کی طرف آسکین

**سماق** - (متر سے) جسکو سماق الدباغین بھی کہتے ہین بقول جالینوس قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا ہی - **بہیڑے** - سرد خشک ہین دوسرے درجہ مین اور انمین دو قوتین پائی جاتی ہین - ایک قوت ملطفہ دوسری قابضہ اور کبھی پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہین - اور بقول جنیس پیٹ کو نرم پہونچاتے ہین اور بعض طبیبون نے کہا ہی کہ بہیڑے تمام دواؤن کے سردار ہین اور **لوہ چون** سرد خشک ہی جو نہایت سخت خشکی لاتا ہی اسکو بغیر مدبر کرنے کے استعمال مین نہین لانا چاہیے اور اسکے مدبر کرنے کی یہ تدبیر ہی کہ نہایت باریک پیسکر سرکہ مین تین دن تک بھگویا جاوے اور ہر روز نکالکر پانی سے دھویا کرین - پھر اور سرکہ ڈالکر بھگو دیوین یہانتک کہ اخیر سرکہ سے نکالکر بخوبی دھولیوین اور اپنے استعمال مین لاوین **ہلیلہ کا** یہان قابض دواؤن کے بیان مین ذکر کرنا نہایت عجیب ہی کیونکہ خود مصنف نے اسکو مسہل دواؤن مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ وہ صفرا کو اسہال کی راہ سے نکالتا ہی **اقاقیا** - جو کیکر کا رس اور اسکا نچوڑا ہی - سرد خشک ہی - پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی - اور آملہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور مصنف نے اپنی کتاب مین دل کی دوائیون کی بحث مین کہا ہی کہ وہ قبض پیدا کرتا ہی - **طین** (مٹی) کی بہت سی قسمین ہین سب سے عمدہ اور بہت اچھی گل مختوم ہی - پھر گل ارمنی جو اول درجہ مین سرد خشک ہی پھر ارمنی مین سے خالص اور اچھی وہ ہی کہ جسکا رنگ زردی آمیز ہو اور قانون مین مصنف نے کہا ہی کہ وہ نہایت درجہ کی خشکی لاتی ہی اور خون کو بند کرتی اور دنبلون اور پھنسیون کو پینے اور ملنے سے مفید ہی اور اسہال امعا کے زخمون سے آرام بخشتی ہی - **عوسج** مشہور دوا ہی جو ملک شام وغیرہ کے اطراف سے

آتی ہی اور وہ اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی۔ مسیح نے فارس اور ہند کے طبیبون سے نقل کیا ہی کہ جب عوسج کے پتون کو بھگوکر شربت بنایا جاوے اسمین سے ساٹھ درم پینے سے چار پانچ اسہال ایسے آتے ہین جنسے محترق سنوا نکل جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَالْجُفْتُ وَالشِّبْثُ مِثْلُ الْرَّايَاكْ | وَالسَّكْ وَالطَّرْنُوثُ اَيْ مُمْسِكْ |
| اور جفت بلوط اور دم الاخوین اور رایاک | اور آملہ کارس اور طرنوث نہایت ممسک ہی |
| وَالْجُلَّنَارُ مُشِيبٌ بِالطَّبَاشِيرِ | وَفُوفَلٌ وَيَابِسٌ مِنْ كُزْبُرِ |
| اور گل انار کہ طباشیر سے ملایا جاوے | اور سپاری اور خشک دھنیا |
| وَسَاذِجٌ مِنْ لَحْمِ الْحَمَلِ | وَهٰذِهِ تُقْبَضُ عِنْدَ الْعَمَلِ |
| اور شادنہ اور بارتنگ | یہ سب عمل کے وقت قبض کرتے ہین |
| وَالْعَفْصُ وَالْحِمَاضُ وَالرِّيبَاسْ | وَانْبَرْمَادَلِيسٌ بَارِدٌ حَبَّاسْ |
| اور مازو اور چوکا اور ریباس | اور زرشک سرد حابس ہین |

جفت بلوط تین قسمون کا ہوتا ہی۔ ایک مستدیر جسکو بہش بھی کہتے ہین دوسرا مستطیل کڑوا غیر ماکول۔ تیسرا مستطیل لذیذ جسکو شاہ بلوط کہتے ہین اور بلوط نہایت قابض ہی جو پرانے اسہالون کو بند کرتا ہی۔ جو اول درجہ مین سرد اور دوسرے مین خشک ہی اور نفث الدم اور معدہ کی رطوبت اور امعا کے زخمون اور سیجح اور تقطیر البول اور سیلان رحم کو مفید ہی اور مثانہ کو مضر ہی جسکا مصلح قند یا کوئی اور شیرینی ہی۔ اسکے شربت کی مقدار دو درم سے تین درم تک ہی۔

شبان۔ یا تو پھٹکری ہی یا دم الاخوین جو ایک گوند قابض اور سرد خشک ہی اسکو ہندی مین ہیرا دوکھی کہتے ہین۔ یا کسی بوٹی کا نچوڑہ ہی جسکا نام مشہور نہین ہی

ادویہ زخمون کو مندمل کرتا ہی اور نئے گوشت کو اگاتا ہی اور پیچش کو حقنہ سے
دور کرتا ہی۔ یا اگر بقدر نصف درم کے بیضہ نیمبرشت مین کھایا جاوے اور
جاری خون کو بند کرتا ہی۔ اور شقاق مقعد کو طلاء مفید ہی اسکی خوراک کی
مقدار نصف درم سے ایک مثقال تک ہی۔ رایک سرد خشک ہی مجفف اور
عاقل البطن ہی۔ اور مازو پوست انار اور زاک سیاہ اور صمغ عربی وغیرہ سے
بنایا جاتا ہی۔ اسہالون کو مفید اور مقوی معدہ ہی۔ اسکی استعمال کی مقدار
دو مثقال تک ہی اور مثانہ کو مضر۔ اسکا مصلح شہد ہی سک ایک قسم کا
ست مصنوعی ہوتا ہی جسکو بعضے ازو سے اور کوئی آلہ سے اور کوئی کھجور کے
نچوڑے سے بناتا ہی۔ جو اول درجہ مین سرد خشک ہی اور پیٹ کو بند رکھتا ہی
اور قی اور غثیان کو دور کرتا اور احشا کو قوت دیتا اور باہ کو زیادہ کرتا اور جگر
کے سدون کو کھولتا اور جاری خون کو بند کرتا ہی۔ یہ رایک ایک قسم ہی طراشیث
جسکو طرثوث بھی کہتے ہین سرد خشک ہی پیٹ مین قبض پیدا کرتا ہی اور خون روکتا ہی
مقوی جگر و معدہ حابس شکم اور نزف دم کو مفید ہی اسکی خوراک کی مقدار
دو درم تک ہی جُلنار۔ جنگلی انار کی کلی ہی۔ جو سرد سرد خشک پیٹ مین قبض لاتا ہی
اور قروح امعا کو مفید ہی۔ مسوڑے اور دانتون کو قوت دیتا اور نفث الدم
اور پیچش کو مفید اور زخم و قروح کہنہ کو مندمل کرتا ہی۔ اور منہ کے جوش کو بھی
مفید ہی جبکہ سرکہ مین جوش دیکر غرغرہ کیا جاوے اسکی خوراک دو درم تک ہی
طباشیر کی اصل مین اختلاف ہی۔ لیکن تدہ ہی جسکا رنگ شفاف سفید ہو جو سرد
خشک ہی اسکا پینا قوت باہ کو زائل کرتا اور دل کو قوت پہونچاتا اور سُستی کو

دور کرتا اور طبیعت مین قبض پیدا کرتا ہی اور گرم خفقان اور صفراوی غشی دفع
اور معدہ کی سوزش اور بیقراری اور تپ حارہ اور منہ کے زخم اور ثبور و قلاع
کو مفید ہی اور اسکی خوراک ایک درم سے دو تک ہی۔ **سپاری**۔ تیسرے درجہ
مین سرد خشک ہی اور طبیعت مین قبض پیدا کرتی ہے اور پٹھون کو مضبوط
اور منہ کو خوشبودار کرتی اور دل کو قوت دیتی اور آنکھ کی خارش کو مفید ہی
اور جاری خون کو بند کرتی اور خماری سے آرام دیتی ہی۔ اسکی خوراک ایک درم
سے دو درم تک ہی **کشنیز خشک** دوسرے درجہ مین خشک اور قابض ہی خفقان
اور ہیضہ کو مفید و مقوی معدہ ہی۔ اور زیادہ استعمال کرنے سے آنکھون کی بینائی
مین فرق آجاتا ہی۔ اور قوت باہ کو زائل کرتا اور منی کو خشک کردیتا ہی اور تر کشنیز کا پانی
آرد جو کے ساتھ ضماد کرنے سے خنازیر کو تحلیل کردیتا ہی۔ **سعادنہ** محرالدم ہی جسکو شادنہ
بھی کہتے ہین۔ اسکی قوت ان ادویہ کے قریب قریب ہی جو خشکی اور سردی پیدا کرتی ہین
اور نہایت غلظی کی ہی جسنے گرم کہا ہی اور وہ سیلان خون کو دور کرتا اور بینائی کو قوت دیتا ہے
اور دھوکرا نڈے کی سپیدی کے ساتھ آنکھ مین ڈالنے سے اُسکے زخم کو اچھا کردیتا ہی
اور پلکون کی خشونت اور ورم اور سوزش کو مفید ہی **لسان الحمل** جسکو اذن جدی
بھی کہتے ہین بارتنگ ہی اور وہ دو قسم کی ہوتی ہی ایک چھوٹی ایک بڑی بہرصورت
سردی اور خشکی پیدا کرتی ہی اور اسمین قبض کی تاثیر بھی ہی کیونکہ اسکا مزاج مرکب ہی
مائیت سے جو سرد ہی اور ارضیت سے جسکے سبب سے قابض اور مخفف اور پیٹ کو بند
کرتی ہی اور امعا کے زخمون اور اسہال کو مفید ہی خون کو روکتی اور آگ کی جلن اور شری
اور جمدہ اور قروح خبیثہ اور آتشک کو مفید ہی اور ریہ و طحال کو مضر ہی اسکا مصلح

شہد اور مصطگی ہی۔ اسکی خوراک کی مقدار دس مثقال سے ایک رطل تک ہی۔
ماخو۔ سرد خشک ہی۔ عمدہ وہ ہی جو سبز اور وزن دار ہی اور جالینوس نے کہا ہی کہ
اسمین نہایت قبضیت پائی جاتی ہی۔ اسکا پینا اسہال کو روکتا ہی اور بعض
طبیبون نے کہا ہی کہ اسکو بیضون نیمبرشت کی زردی کے ساتھ پینا چاہیے
حماض۔ جسکو سلق بری کہتے ہین چوکا ہی سرد خشک جسکا پینا اسہالون کو
بند کرتا ہی۔ اور صفراوی قی اور غشیان کو تسکین دیتا اور یرقان کو مفید اور گرمی
اور طحال اور باد کو مضر ہی اسکا مصلح سونف قند وغیرہ ہی اسکی خوراک دو
درم ہی رساس۔ سرد خشک ہی۔ دوسرے یا تیسرے درجہ مین جو اسہالون کو
روکتا اور دل کو قوت پہونچاتا ہی۔ اور خفقان کو مفید ہی اور صفرا کو زائل کرتا ہی
اور حرارت کو تسکین دیتا ہی اور آنکھ کی بینائی کو تیزی بخشتا ہی جب کہ اسکا بھوڑا
آنکھ مین ڈالا جاوے۔ انبربارلیس جسکو زرشک کہتے ہین سرد خشک ہی۔
دوسرے یا تیسرے درجہ مین اور وہ پیٹ مین نہایت قبض لاتی ہی اور صفرا کو
بخوبی نکالتی ہی اور تشنگی کو زائل کرتی ہی۔

## ذکر ما یسخن من الدواء المفرد ولا یسہل

اُس مفرد دوا کا ذکر ہی جو گرم کرے اور مسہل نہین ہی

| | |
|---|---|
| واعلم بان مسخن العقار | مثل الذی جرب باختیار |
| جان تو کہ گرم دوا ہر اس دوا | جیسی جو مجرب اور پسندیدہ ہے |

یہ وہ مفرد دوائین ہین جو تجربہ مین آچکی ہین۔ اور اُنکے افعال پسند اور
اختیار کیے گئے ہین۔

| | |
|---|---|
| من کندش وکندر وفلفل | وقرومانیہ ودار فلفل |
| کندش اور کندر اور سیاہ مرچ | اور زیرہ کوہی اور دار فلفل |

کندش (رنگچھیکنی) گرم خشک ہو چوتھے درجہ کے شروع مین اور زہ سیاہ کندر مین ہوتی ہو جو اندر سے زرد نکلتی ہو جسمین نہایت درجہ کی گرمی ہوتی ہو اور اسکا پینا نہایت خطرناک ہو۔ اور اسکے سونگھنے اور ناک مین پھونکنے سے بخوبی چھینکین آجاتی ہین۔ اور بعض کے نزدیک وہ قتالہ اور بقول رازی مسہل ہو اور جالینوس کہا ہو کہ تشنگی اور اسہال لاتی ہو۔ اور دماغ کو فضلون سے پاک صاف کرتی ہو اسکا کھانا نہایت مضر ہو اور غلیظ اخلاط کو نکالتی اور بہق سیاہ اور سفید کو مفید ہو کندر۔ ایک گوند حابس بطن ہو اور اسکا زیادہ استعمال کرنا خون کو جلا دیتا ہے نفث الدم کو زائل اور طعام کو ہضم اور ریاح کو دور اور حافظہ اور معدہ کو قوت دیتا ہو اور نسیان اور قی اور غثیان کو دور کرتا ہو اور جاری خون کو بند کرتا ہو اسکی خوراک نصف درم سے ایک درم تک ہو **سیاہ مرچین**۔ گرم خشک ہین تیسرے درجہ کے آخر مین اور وہ نہایت مسخن اور مجفف ہین اور طعام کو ہضم کرتی ہین۔ اور ریاح کو توڑتی ہین اور پیٹ مین قبض پیدا کرتی ہین اور معدہ اور امعا سے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتی ہین اور لزوجت دار خلطون کو نکالتی اور بلغمون اور بھٹون کو گرم رکھتی ہین۔ **قرومانا**۔ زیرہ کوہی ہو جو تیسرے درجہ مین گرم خشک اور نہایت مسخن ہو اور اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ مرجاتے ہین اور بول کو اور ار کرتا اور گردون اور مثانہ کے سنگریزون کو توڑتا اور پھوڑتا ہو **دار فلفل** گلھان ہین جو گرم خشک تیسرے درجہ مین ہین اور نہایت مسخن اور انمین کسیقدر

رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی۔ جسکے سبب سے اسکو جلدی کرم لگ جاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وکرکم و نعنع واذخر | وقرفۃ و محلب وکبر |
| اور کیسر اور پودینہ جنگلی اور گھاس کی | اور تج اور محلب وکبر |
| وسیج وانجرۃ وصعتر | واشنۃ وسیعۃ وعنبر |
| اور دُرمنہ ترکی اور اُنگن کے بیج اور پودینہ کوہی | اور چھریلہ اور سیعہ اور عنبر |

جس شخص نے بجاے کرکم کے قرطم کہا ہی اُسنے نہایت غلطی کی ہی کیونکہ قرطم یعنی کُسم کے بیج جسکو کڑ کہتے ہین اسہال آور ہی اور یہان مصنف نے ان دونکا بیان کیا ہی جو کہ مسہل نہین ہین **کیسر** زرد رنگ کے تار ہوتے ہین اور یہ کیسر رنگسازی اور کھانے کے کام مین آتی ہی اور وہ گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین آنکھون مین بطور سُرمہ کے لگانا بینائی کو تیز کرتا ہی **نعناع** جو نیازبو اور جنگلی پودینہ ہی دوسرے درجہ کی ابتدا مین گرم خشک اور قابض اور مجفف اور اسہالون کو بند کرتا اور کرمونکو مار دیتا ہی **اذخر**۔ گاہ مکی۔ عمدہ وہ ہی جو حرم محترم مین پیدا ہوتی ہی تیسرے درجہ مین گرم خشک اور قابض و مسخن و منضج و مدر بول و مفتت حصات ہی۔ **قرفہ** یعنی تج تیسرے درجہ مین گرم خشک اور کثیر النفع ہی۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی اور جوڑون اور پٹھون کی بیماریون کو مفید ہی۔ اسکا مزاج لونگ اور دارچینی کے قریب قریب ہی اسکی خوراک کی مقدار دو درم تک ہی اسکا بدل سلیخہ ہی ہمونڈ اسکے **محلب**۔ گرم ہی اول درجہ مین اور کسیقدر یابس اور محلل ہی جوڑون (مفاصل) کی دردون کو تسکین دینے والا اور حابس بطن قاتل دیدان ہی۔ **کبر** مختلف متضاد قوتون سے مرکب ہی کیونکہ اسمین کڑواہن ہی جسکے سبب سے جلا اور چمک دیتا ہی

اور سدّون کو کھولتا اور غلیظ خلطون کو کاٹتا ہی اور اسمین ایک قسم کی حرافت
اور تیزی ہی جسکے ذریعہ سے سخونت پہونچاتا ہی اور تحلیل کرتا ہی اور تیسرے
درجہ مین گرم خشک ہی۔ اور غلیظ اور خام خلطون کو خارج کردیتا ہی شیح
یعنی درمنہ ترکی تیسرے درجہ مین گرم خشک غلیظ خلطون کو قطع اور تحلیل
کرتا ہی اسکے پینے سے کرم اور کدو دانہ نرم اسہال کی راہ سے خارج ہوجاتے
ہین انجرہ۔ اُنگن کے بیج گرم خشک ہین تیسرے درجہ مین اور جلاء کے سبب
سے خفیف اسہال لاتے ہین جنکا بیان لکھنا وہم سے خالی نہین ہی صعتر
یعنی پودینہ کوہی کی بہت سی قسمین ہین اور اسکے منافع بھی بہت ہین تیسرے
درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک جسکو یہان غیر مسہل دوائون مین ذکر کرنا
وہم ہی۔ کیونکہ سقوریدوس نے بیان کیا ہی کہ بقدر چار درم کے شہد کے ساتھ
پینا اسہال لاتا ہی یہانتک کہ ابن سرابیون نے کہا ہی کہ صعتر کے سبھی اقسام بلغم
اور سودا کو بطور اسہال کے نکال دیتے ہین اور مفص کو زائل کرتے اور کدو دانہ
کو نکالتے اور آنکھون کی بینائی زیادہ کرتے ہین اُشنہ۔ یعنی چھڑیلہ گرم خشک ہی
اور اسمین کسیقدر سردی بھی ہوتی ہی اور قبض مین معتدل ہی۔ معیہ ایک گوند ہی
جسکو لبنی بھی کہتے ہین جو دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک سائلہ دوسرا یابسہ۔ یہان یابسہ
مراد ہی جو قابض اور گرم خشک ہی۔ تیسرے درجہ کی ابتدا مین اور سینہ کے درد کو
مفید اور پیٹ کو بند کرتا ہی۔ اور سائلہ طبیعت کو ملین رکھتا ہی عنبر قعر سمندر کے چشمہ مین سے
نکلتا ہی جو گرم خشک ہی اول درجہ مین اور حابس بطن ہی۔ مقوی معدہ دول و دماغ
و جوہر روح ہی اور معدہ کی سردی اور ریح غلیظ کو زائل کرتا ہی۔ اسکی خوراک ایک

دانگ سے دو تک ہے۔

| | |
|---|---|
| والعودِ والوجّ اوِ الاکلیلِ | الی الکثوثۃِ وزنجبیلِ ؛ |
| اور عود اور بچھ اور اکلیل الملک | اور اکاس بیل اور سونٹھ |
| وحنطیانۃٍ وبَاذَرْدٍ | والفاوانا واللاث والراوند |
| اور حنطیانا اور بادآورد | اور عود صلیب اور لاکھ اور ریوند |
| وَسَاذَجٍ ولَاوَنٍ وزبدِ | وجُعْدَۃٍ ونانخا وسُعْدِ |
| اور ساذج اور لاون اور زبد البحر | اور جعدہ اور نانخواہ اور ناگرموتھ |

عود ایک قسم کی لکڑی ہوتی ہی جسکی عمدہ قسم ہندی ہی جو کہ سمندری ہی پھر قماری پھر قاقلی اور وہ دوسرے تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی اور ناقص عود وہ ہی جو پانی پر تیرتا رہے۔ اور بعض طبیبون نے بیان کیا ہی کہ عود کو کاٹ کر زمین مین ایک سال تک داب رکھتے ہین جسمین سے ناقص اور غیر خالص کو زمین کھالیتی ہی اور صرف عود باقی رہجاتا ہی۔ وہ مقوی حواس و مکسر ریاح و حابس بطن ہی فوج گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین مغص کو مفید اور حابس بطن ہی۔ **اکلیل الملک**۔ حار یابس اول درجہ مین منضج محلل مقوی اعضا ہی۔ **کثوث**۔ اکاس بیل ہی جو گرم خشک ہی اول درجہ مین جبکہ بغیر شمولیت کسی درخت کے علیحدہ پیدا ہووے ورنہ سردی گرمی مین اسکا حکم اس درخت کے مطابق ہی جسپر وہ پیدا ہو۔ **زنجبیل**۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہی اسمین کسیقدر رطوبت فضلیہ بھی پائی جاتی ہی جسکی وجہ سے طبیعت کو لین رکھتی ہی۔ **حنطیانا**۔ تیسرے درجہ مین گرم اور دوسرے مین خشک ہی نرمی اور جلا دیتی ہی۔ جگر اور طحال کے سدون کو کھولتی ہی۔ اور بچھو کے کاٹے مین اسکا پینا

سب دواؤن سے زیادہ مفید ہی اور منھدی کے ساتھ مخلوط کرکے ہاتھ پر لگاوے
عورت کو کبھی حیض نہین آتا۔ جبتک اسکا رنگ ہاتھ مین رہتا ہی۔ باد آورد جسکو
شوکۃ البیضا کہتے ہین۔ حار یابس مفتح محلل و قاطع اسہال اور کسیقدر قابض بھی ہی
فادانیا۔ جسکو عود صلیب کہتے ہین دو قسم ہوتا ہی نذکر اور مؤنث۔ حار یابس ہے
اول درجہ مین مسخن مجفف و حابس بطن ہی۔ لاکھ گوند کی قسمون مین سے ہی گرم خشک ہی
اسکا پینا بدن کو دبلا پتلا اور خشک کرتا ہی۔ ریوند۔ کی قوت مرکب ہی۔ مائیت اور
ہوائیت اور ارضیت سے۔ لیکن ہوائیت اسمین زیادہ غالب ہی اور وہ محققین کے
نزدیک گرم خشک ہی تیسرے درجہ مین اور جمہور اطبا کے نزدیک اعضا کو قوت
پہونچاتی اور جگر اور طحال کے سدون کو کھولدیتی ہی اور بلغم کو اسہال کی راہ سے
خارج کرتی ہی۔ اسکے استعمال کی مقدار ایک مثقال تک ہی۔ قابض ادویہ مین اسکا
بیان کرنا وہم سے خالی نہین ہی۔ سافج۔ گرم خشک قابض ہی جو مدت دراز سے
معدوم الوجود ہی اسکا بدل سنبل الطیب ہی۔ لاون۔ ایک قسم کی رطوبت ہوتی ہی
جو جنگلی بکریون کے بالون مین چسپان پائی جاتی ہی۔ تیسرے درجہ مین گرم خشک ہی
اور مرخی و حابس بطن اور رگون کے منھ کو کھولدیتی ہی۔ رند یا زبدہ سے
تو بظاہر زبد البحر مراد ہی جو کہ گرم خشک ہی اور رند جسکو غاربھی کہتے ہین۔ دوسرے
درجہ کی ابتدا مین گرم خشک ہی اور مسخن اور مجفف ہی۔ نانخواہ سدون کی
تفتیح اور ریاح کے دور کرنے مین عجیب التاثیر ہی۔ حبدہ درمنہ کی قسم مین سے
جو حار یابس مفتح سدد و مدر بول و مسہل قاتل دیدان ہی۔ کبھی حبدہ پرساوشان کو
بھی کہدیتے ہین۔ ناگرموتھ۔ اصل کوئی ہوتا ہی۔ قابض مجفف، اور دماغ اور

## عقل اور حفظ کی قوت کو بڑھاتا ہی

| | |
|---|---|
| وشبت وخروع وظفر | وقنہ وقوہ ومر |
| اور سویا اور ارنڈی اور نکھ بریان | اور گندہ بروزہ اور بھیٹھ اور لاکھ بول |
| وحند قوق وقراسیون | وسکبینج وانیسیون |
| اور اندرجو اور گندنا پہاڑی | اور سیکنج اور انیسون |
| وکردیانۃ الی کمون | وفیجن وفطرسالیون |
| اور کردیا ساتھ زیرہ کے | اور سداب اور کرفس صحرائی |
| وسنبل وبرسیاوشان | وحاشا وداربشیشعان |
| اور چھڑ اور برسیاوشان | اور حاشا اور کاسے پھل |

شبت یعنی سویا۔ حار یابس مسخن مخرج ریاح ہی۔ اسکا ہمیشہ کھانا مضعف بصر ہی۔ خروع۔ یعنی ارنڈی بلغم اور رطوبت مائی کو خفیف اسہال کی راہ سے خارج کرتی ہی۔ اور قوآ ور ہی۔ ظفرہ۔ ایک قسم کی خوشبو ہی جو کہ تیل مین ملائی جاتی ہی اور اسکی بہت سی قسمین ہین۔ حار یابس ہی۔ دوم درجہ مین اسکا بخور مدر حیض و مفید نزلہ ہی۔ سیپ کی طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ناخن کی برابر ہوتے ہین قنہ۔ جسکو بروزہ بھی کہتے ہین۔ یعنی گندہ بروزہ جو دوسرے درجہ کے آخر مین گرم اور تیسرے درجہ مین خشک ہی۔ مسخن جذاب ملین محلل ہی اور بقدر دو درم کے پینا بواسیر کو اچھا کر دیتا ہی۔ اور پیٹ کو نرم رکھتا ہی قوہ یعنی بھیٹھ حار یابس مفتح سدد وہ مدر بول وطمث اور سرکہ کے ساتھ بہق پر طلا کرنا مفید ہی مر۔ یعنی لاکھ بول حار یابس تیسرے درجہ مین مکسر ریاح غلیظہ وغیرہ کثیر المنافع ہی

حند قوقا - یعنی اندرجو کی دو قسمین ہین - بری اور بستانی - یہان مراد بری سے
جو کہ گرم خشک ہو دوم یا سوم درجہ مین مفتح سدد مجلی محلل اور کسیقدر قابض ہی
فراسیون - کردیا جبلی یعنی گندنا پہاڑی جو تین قسم پر ہوتا ہی - حار یابس درجہ
دوم مین مجلی مفتح سدد ہی - فیجن جو کہ سداب ہی یعنی اٹ سٹ بری اور بستانی
ہوتی ہی - بری حار یابس درجہ چہارم مین اور بستانی سوم مین قاطع اخلاط غلیظہ
ومزیل ریاح ہی بطراسالیون - جو کہ کرفس صحرائی ہی - حار اول درجہ مین اور
یابس دوم مین وہ بالخاصیت مفتح سدد محلل نضج مدر بول وطمث ہی اسکی
سبھی قسمین عورات حاملہ اور مرضعہ کو مضر ہین - کاہو اور کاسنی کے ساتھ جو
اسکی مصلح ہی کھانا چاہیے اور عورتون کی ماہ کو برانگیختہ کرتا ہی کرویا حار یابس
تیسرے درجہ مین اسکے افعال انیسون یعنی بادیان رومی کے قریب قریب ہین کمون
یعنی زیرہ کی بہت اقسام ہین - کرمانی ونبطی وفارسی - فارسی کا رنگ زرد
ہوتا ہی - انمین جنگلی حار ہی دوم یا سوم درجہ مین یابس ہی - سوم درجہ مین محلل
ریاح قاطع خلط غلیظ وہاضم ہی اور زیرہ بریان حابس بطن ہی سکبینج ایک قسم کا
گوند ہی جو حار یابس ہی تیسرے درجہ مین اکثرون کے نزدیک اور محلل منطف
مسخن مخرج ریاح غلیظہ محلل قولنج نافع درد مفاصل قاتل دیدان وکدودانہ
اور پینے اور حقنہ کرنے سے زرد پانی اور لزوجت دار بلغم کو نکالتا ہی - اسلیے اس
بحث مین اُسکا ذکر کرنا مناسب نہ تھا - انیسون یعنی بادیان رومی حار
یابس ہی سوم درجہ مین - مدر بول محلل ریاح غلیظہ - عاقل طبیعت تشنگی کو قطع
کرتا ہی جو کہ بلغم سے پیدا ہوتی ہی - محلل تہیج - سنبل کی دو قسمین ہین ایک سنبل طیب

جسکو سنبل العصافیر اور سنبل ہندی کہتے ہین اور دوسرے ماروین جسکو سنبل اقلیمی اور سنبل رومی کہتے ہین سب سے عمدہ اور فعل مین قوی تر سنبل الطیب ہے یہان یہی مراد ہے جو حار اول درجہ مین اور یابس دوم مین ہے مفتح سدد کبد وطحال ومحلل نضیج ومدر بول وطمث ہے پرسیاوشان جسکو کزبرۃ البئر کہتے ہین اکثر جابات اور سرد مقامات مین پیدا ہوتی ہے اسکا مزاج بقول جالینوس حرارت یبوست مین معتدل ہے اور شیخ اور دیگر اطبا کے نزدیک حرارت اور یبس کیطرف مائل ہے۔ اسکے فعل مین اختلاف ہے۔ ایک جماعت کے نزدیک حابس بطن اور اورون کے نزدیک ملین ہے۔ حاشا۔ عمدہ وہ ہے جو کہ ملک شام سے آتا ہے اور وہ حار یابس مفتح اور مسخن بدن ہے۔ سرکہ اور نمک کے ساتھ اُسکا پینا بلغم کو خارج کرتا ہے وارشیشعان۔ حار ہے۔ اول درجہ مین یابس ہے دوم مین قابض اور مقاطر بطن ہے۔ اسکا بدل اسکا ہموزن اسارون اور زراوند اور درونج نصف نصف وزن ہے

| | |
|---|---|
| الے سلیخہ وخولنجان | الے اسارون ومامیران |
| اور جاوتری اور کلیجن (بیخ پان) | اور تگر اور ہامیرا |
| والزعفت والزوفا الی القطران | وعاقرقرحا الی بلسان |
| اور رال اور زوفا اور تیل قطران | اور عاقرقرحا اور بلسان |
| ومرزنجوش مع انجدان | الی شقائق من النعمان |
| اور مرزنجوش مع ہینگ کے درخت کے | اور لالہ کوہی |

سلیخہ یعنی جاوتری کی بہت قسمین ہین سب سے عمدہ سرخ صاف موٹے منھ والی ہے۔ اور سیاہ نہایت ردی ہے۔ اور وہ گرم خشک ہے تیسرے درجہ مین معلل

ریاح اور کسیقدر قابض ہی اسکی قوت دارچینی کی قوت کے برابر ہی۔ **خولنجان** یعنی بیخ پان حار یابس ہی سوم درجہ مین لطیف محلل نفخ محلی بلغم اور کسیقدر قابض ہی **اسارون**۔ یعنی تگر۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین نافع اوجاع باطنہ وجع مفاصل مدر بول اور مسہل بھی ہی۔ یہان لکھنا مناسب نہ تھا۔ **مامیرا**۔ تیسرے درجہ کے آخر مین حار یابس ہی پیٹ کو بند کرتا ہی اور بینائی کو تیز ہی بخشتا ہی زرفت کی دو قسمین ہین۔ رطب سیاہ جو جلدی پگھل جاتا ہی اور اکثر مرہمون مین پڑتا ہی۔ دوسرا جبلی جو غیر سیال ہے۔ اور یہ دونون حار یابس منضج اورام ہین نرم و فاخشک جنگلی جو اکثر اچھے پہاڑون مین پیدا ہوتا ہے۔ حار یابس درجہ سوم مین نافع صدر وریہ۔ **تیل قطران**۔ حار یابس ہی چوتھے درجہ مین مردون کے جسم کو محفوظ رکھتا اور جوپایون کی جوؤن کو مارتا ہی عاقرقرحا عمدہ وہ ہی جو ملک مغرب کی طرف سے آتا ہی۔ حار یابس سوم یا چہارم درجہ مین ہی اُسکا چاٹنا محلل بلغم ہی اور اُسکا پینا مخرج و مسہل بلغم ہی **بلسان**۔ ایک بوٹی ہی جو بنجر مصر کے ایک خاص مقام کے کسی اور ملک مین پیدا نہین ہوتی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ اس کنوئین مین سے پیدا ہوتی ہی جہان ایوب علیہ السلام نے شفار کا غسل کیا تھا۔ حار یابس ہی سوم درجہ مین اکثر استعمال مین اسکا تیل آتا ہی جو سب تیلون سے بہتر ہوتا ہی۔ **مرد خوش** جسکو مرد سوس اور مزر نجوش کہتے ہین حار درجہ سوم اور یابس دوم مین ہی مذہب بلغم محلل نفخ مفتح سدد دماغ ہی۔ **انجوان**۔ پان کی جڑ ہی اور انجران ایک بوٹی ہی جو رتیہ مین پیدا ہوتی ہی۔ حار یابس سوم درجہ مین اور حار یابس بطن ہی **شقائق النعمان** یعنی لالہ کوہی کی دو قسمین ہین جنگلی اور بستانی جو حار رطب یا یابس ہی۔ اسکا بچوڑا

آنکھون کی رقیق سپیدی کو جلا دیتا ہی اور قشور جوز کے ساتھ بالون کو سیاہ کرتا ہی

| | |
|---|---|
| الشکاعیۃ وزرازیانج | وقصب الزریرۃ والبابونج |
| شکاعی اور سونف | اور چرائیتہ اور بابونہ |
| وحبۃ سوداء وحلتیت | وحبۃ خضراء الکبریت |
| اور کلونجی اور ہینگ | اور بن اور گندھک |
| واشق وخردل ونفط | والثوم او کماۃ او قسط |
| اور اشق اور رائی اور تیل نفط | اور لہسن اور کھنبی اور کٹھ |

شکاعی ایک قسم کی دوا ہوتی ہی جو حرارت اور یبوست کی طرف مائل ہوتی ہی معدہ اور جگر کی درد اور حمیات مزمنہ کو مفید ہی۔ رازیانہ یعنی سونف حار یابس ہی درجہ دوم مین اور جنگلی مین زیادہ حرارت ہوتی ہی۔ اسکے کھانے اور اسکے پانی کو آنکھون مین لگانے سے بینائی زیادہ ہوتی ہی۔ مفتح سدہا ومدر بول ہی قصب الزریرہ یعنی چرائیتہ۔ عرصہ دراز سے مفقود الوجود ہی۔ اسکا بدل سنبل ہندی ہی اور وہ حار یابس ہی۔ بابونہ۔ حار یابس درجہ اول مین مفتح سدہا لطف اخلاط غلیظہ محلل ملاحت بالخاصیت منفت حصات مدر بول نافع قولنج شربا وحقنتہً حبۃ السوداء۔ سیاہ دانہ یعنی کلونجی جسکو فارسی مین شونیز کہتے ہین۔ حار یابس درجہ سوم مین محلل نفخ نافع حمرۃ سوداویہ وبلغمیہ وقاتل دیدان۔ اسکو بریان کرکے سونگھنا نزلہ کو مفید ہی۔ صحیح مسلم وبخاری مین ابوہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَیْکُمْ بِہٰذِہِ الْحَبَّۃِ السَّوْدَاءِ فَاِنَّ فِیْہَا شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ السام الموت یعنی لازم پکڑو اس سیاہ دانہ کو کہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہی بجز بڑھاپے

جو موت ہی۔ حلتیت۔ یعنی ہینگ جو ایک قسم کا گوند بدبودار اور بے بو بھی ہوتا ہی چوتھے درجہ مین گرم خشک مسخن محلل اعصاب ہی۔ الحبۃ الخضرا یعنی بن جسکو بظم کہتے ہین حار یابس دوم درجہ مین اور کسیقدر قابض بھی ہی الکیریت یعنی گندھک حار یابس ہی درجۂ چہارم مین اسکا طلا کرنا حرب اور بہق کو مفید ہی اشق یعنی صمغ اشترغار شیخ کے نزدیک طرثوث کا گوند ہی اور متاخرین کے نزدیک ایک قسم کی بوٹی ہی جو تیسرے درجہ کے آخر مین گرم اور اول مین خشک محلل ریاح ہی۔ اور سرکہ کے ساتھ اسکا پینا طحال کی سختی کو تحلیل کر دیتا ہی۔ مدر بول مسہل بلغم قاتل دیدان ہی خردل یعنی رائی جنگلی اور بستانی ہوتی ہی حار یابس درجۂ چہارم مین مسخن مدر نافع اوجاع بارد ہ اسکے چاٹنے سے بلغم سر مین سے کھینچ آتا ہی اور کبھی بلغم بطن بھی ہوتا ہی نفط۔ ایک قسم کا تیل ہی گرم خشک جو کسی کوئین مین سے نکلتا ہی۔ درد مفاصل کو مفید ہی ثوم جسکو ہندی مین لہسن کہتے ہین جنگلی بستانی اور ایک پوتھیہ ہوتا ہی حار یابس ہی سوم درجہ کے آخر مین اور قولنج کے دور کرنے مین نہایت مفید ہی۔ اوزیر بقول جالینوس سردی کے ایام مین کثیر النفع ہی۔ اور بقراط کے نزدیک بدن مین سخونت اور گرمی اور سر مین ثقل اور آنکھون مین تہیج اور دیگر امراض کو برانگیختہ کرتا ہی۔ کماۃ یعنی کھنبی جسکو باد بج بھی کہتے ہین۔ حار یابس مفتح سدہا سے کبدو بجاری بول قسط یعنی کٹھ جسکو کشط بھی کہتے ہین۔ دو یا تین قسم کا ہوتا ہی جو حار یابس سوم یا دوم درجہ مین ہی اعضا کو سخونت (گرمی) پہونچاتا ہی۔ اور انکو استرخا سے آرام دیتا ہی اور جھائیون کو دور کرتا ہی۔

## دستور یعرف به الرطب من الیابس

ایک قاعدہ ہی جس سے تر اور خشک دریافت ہو جاتا ہے

| | |
|---|---|
| وکل بارد تری او سخنا | فیابسا تجدہ او لینا |
| جو تو سرد دیکھے یا گرم | سو اُسکو خشک یا تر پائیگا |

یعنی مفرد دوا کا مزاج معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ سرد یا خشک ہی یا گرم یا تر ہی اور یہ بیان اس امر پر مبنی ہی کہ دوائیون کی قوتین قیاس سے دریافت ہوسکتی ہین۔

| | |
|---|---|
| ویعرف الیابس بالتقبض | واللین فی الارخاء والمقبض |
| معلوم ہوتا ہے خشک قبض سے | اور تر نرمی مین اور تلمس مین |

ہر قبض کرنے والی دوا جیسے سماق مازو وغیرہ کا مزاج یابس ہوتا ہی اور جو اُسکے مخالف ہو وہ تر ہی۔ یا یہ مطلب ہی کہ جو دو لمس مین خشک اور سکڑی ہوئی نظر آوے اُسکا مزاج یابس ہی اور جو لمس مین نرم یا تر ہو وہ رطب ہے۔

## ذکر درجات الدواء المفرد

مفرد دوا کے درجات کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وللاطباء خلاف فی الدرجات | والامر فی خلافہم قد انفرج |
| اطبار کا درجون مین باہم اختلاف ہی | اور اصل بات انکے پیچھے کھل گئی ہی |

متقدمین طبیبون مین اختلاف تھا۔ لیکن انکے پیچھے اختلاف جاتا رہا اور دوائیون کے درجے تجربہ اور قیاس وغیرہ سے معلوم کرکے حیز تحریر مین لائے گئے

| | |
|---|---|
| ما کان تغیرا لہ معقولا | فذاک من درجۃ فی الاولی |
| جسکا تغیر مدرک و معقول ہو | سو وہ پہلے درجہ مین ہے |

یعنی مفرد دوا کا دریافت کرنا کہ وہ حرارت اور برودت کے کس درجہ مین ہے
اسطرح ہی کہ جو دوا حرارت اور برودت کے پہلے درجہ مین ہوتی ہی اس سے
بدن کے مزاج مین کسی طرح کا تغیر بظاہر محسوس نہین ہوتا بلکہ خود تجربہ سے معلوم ہوسکتا ہی

| | |
|---|---|
| وکل ما تغیرہ یحس | ولیس بالشدید اذ یحس |
| اور جسکا تغیر مدرک اور محسوس ہو | لیکن زیادہ معلوم نہو |
| قد اشہادۃ علیہ واجبۃ | فانہ فی درج فی الثانیہ |
| سو یہ گواہی اوسپر پوری ہی | کہ وہ دوسرے درجہ مین ہی |

یعنی اگر تغیر محسوس ہو لیکن بدن کے افعال مین کچھ نقصان نہ ظاہر ہو تو وہ
دوا دوم درجہ مین ہے۔

| | |
|---|---|
| وکل ما تغیرہ شدیدۃ | لکن افسادہ بعید |
| اور جسکا تغیر سخت ہے | لیکن بگاڑنا اسکا بعید ہی |
| فلیس بالمفسد من ممتزجۃ | فانہ فی ثالث من درجۃ |
| سو وہ مفسد نہو جس سے | تو وہ تیسرے درجہ مین ہی |

یعنی جو دوا تیسرے درجہ مین ہوتی ہی اسکی قوت قوی ہوتی ہی اسلیے اسکی
تاثیر جلدی ظاہر ہو جاتی ہی۔ جب حار ہوتی ہی۔ جیسے تیج اور مرچین تو اسکی گرمی اور
سخونت ظاہر ہو جاتی ہی۔ اگر بارد ہو تو اسکی برودت معلوم ہو جاتی ہی باوجودیکہ
بارد شی کا گرم ہونا جلد اور آسان تر ہی گرم کے سرد کرنے کی نسبت سے۔

| | |
|---|---|
| وکل ما یفسد او یغیر | من شدۃ تحرق او تخدر |
| جو چیز کہ فاسد کرے یا تغیر دیوے | ایسی شدت سے کہ جلا دیوے یا سُن کر دیوے |

| | |
|---|---|
| مِمَّا عَلَيْكَ ان تقوم مِنْ حَرَجٍ | فانّه فی رابع من الدرج |
| سو تجھے اسبات کے کہنے مین کچھ حرج نہین ہی | کہ وہ چوتھے درجہ مین ہے |

مصنف نے حار اور بارد کی اسطرح تمثیل دی ہی کہ حار کو محترق سے اور بارد کو مخدر سے تعبیر کیا ہی جیسے بجلادن رس (عسل البلاذر) جو گرم ہی عضو پر رکھنے سے اسکو جلا دیتا اور زخم کر دیتا اور اسکے مزاج کو حرارت کی طرف مائل کر دیتا ہی اور بارد دوا کو جیسے افیون ہی عضو پر لگانے سے اُسکے مزاج کو مخدر اور سرد کر دیتا ہی اور ذہن کو بگاڑ دیتا ہی۔ غرضکہ چوتھے درجہ مین جو دوائین ہین وہ سبھی زہردار ہوتی ہین یا تو بالخاصیت یا بالقوت

## ذکر القوی الثوانی من الادویۃ المفردۃ اولا فی المنضجۃ

مفرد دواؤن کی دوسری قوتون کا ذکر ہے جنہین سے ادویہ منضجہ کا آغاز کیا جاتا ہی

| | |
|---|---|
| واعلم بان کل شئ یُنضِجُ | فهو له حرارت ولَزِجُ |
| جان تو کہ جو چیز منضج ہی | اسکے لیے حرارت ہی اور لیسدار ہے |
| معادلٌ فی الحر فی علاجِهٖ | للعضوان اردت من انضاجِهٖ |
| برابر ہے حرارت مین اپنے اثر مین | اس عضو کے لیے جسکی پختگی کا تو نے ارادہ کیا ہی |

یعنی منضج مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت مع رطوبت کے معتدل ہووے اور حرارت اُسکی عضو ماؤف (مریض) کی حرارت کے متشاکل ہووے کیونکہ بعض اعضا مین زیادہ حرارت ہوتی ہی اور کسی مین کم جیسے جگر دماغ کی نسبت سے زیادہ گرم ہوتا ہے جسکو جب اور زیادہ حرارت پہونچائی جاے تو مادہ کے منجر ہو جانے کا خوف ہی اور اگر زیادہ سردی دیجاوی تو مادہ کے جم جانیکا احتمال ہی اسلیے بہرصورت منضج کا معتدل

اور حرارت مین عضو ماؤف کے مشاکل ہونا ضروری ہے

| | |
|---|---|
| کالشحم والزفت والراتینج | او دھن مسمم بشمعۃ ممتزج |
| جیسے چربی اور زفت کا تیل اور صنوبر کا گوند | یا تلونکا تیل ساتھ موم کے ملا ہوا |
| والدھن ان یضرب بماء السخن | وحنطۃ مطبوخۃ بدھن |
| اور جیسا کہ تیل کہ گرم پانی سے ملایا گیا ہو | اور گیہون تیل مین پختہ و مطبوخ ہون |

یہ تمام ادویہ حرارت مین معتدل اور لزوجیت دار ہوتی ہین - عمدہ چربی بط کی ہے پھر مرغی کی - جالینوس نے کہا ہے کہ منضج سے مقصود یہ ہے کہ عضو کو حرارت پہونچاوے سو جب اس حرارت مین تغیر آجاوے سے حرارت غریبہ کی وجہ سے یا عضو کی حرارت سرد ہو جاوے تو اس صورت مین نضج حاصل نہین ہو سکتا جسکا مطلب یہ ہے کہ دوا بالذات نضج نہین دیسکتی بلکہ عضو کی حرارت زائلہ کو واپس لاتی ہے سو اس صورت مین اعضا اور عمرون کے اختلاف کی وجہ سے منضج بھی مختلف ہوتا رہیگا

## الادویۃ الملینۃ

نرم کرنے والی دواون کا ذکر ہے

| | |
|---|---|
| وکل ما نعرفہ ملیناً | اقوی من العضو الذی تلینا |
| اور جس دوا کی تو تعریف کرے کہ وہ ملین ہے | وہ بہت قوی چاہیے اس عضو سے کہ جسکی وہ تلیین کرتی ہے |
| فی الحر لکن قوۃ قریبۃ | کیلا تراہ للطفہ مذیبۃ |
| گرمی مین لیکن قوت قریب ہو گی | تاکہ تو نہ دیکھے لطافت کے سبب اسکا پگھلانیوالا |
| کفنۃ واشق ومقل | ومیعۃ ومخ ساق الابل |
| جیسے گندہ بروزہ اور اشق اور گوکل | اور میعہ سائلہ اور اونٹ کی ساق کا مغز |

اشق مرتوش یا اشتر خار کا گوند ہی اور میعہ سائلہ ایک رومی درخت کا گوند ہے

ملین وہ دوا ہی جو کہ اعضا کی صلابت اور ورسون کی سختی کو تحلیل کرتی ہی

اسلیے ضرور ہی کہ اُسکی حرارت منضج کی نسبت سے قوی اور تیز ہو اور اسقدر زیادہ

نہو جس سے مادہ متحجر ہو جاوے اور نرم اور رقیق مادہ تحلیل ہو کر زائل ہو جاوے

جالینوس نے کہا ہی کہ ملین مین شرط یہ ہی کہ اُسکی حرارت اور یبس دوسرے

درجہ مین ہو اور اگر پہلے درجہ مین ہو تو منضج ہی اور جو تیسرے درجہ مین

ہو وہ ملطف اور محلل ہی۔ اور بعض متاخرین نے بیان کیا ہی کہ مفرد ملین دوا مین

یبس حرارت کی نسبت سے کمتر ہونا چاہیے

## الادویۃ المصلبۃ

دوائین جو سخت اور درشت کر دیتی ہین

| | |
|---|---|
| البارد الرطب من المصلب | کعنب الثعلب او کالطحلب |
| سرد تر دوا سخت کر دیتی ہے | جیسے کمو یا جیسے کائی |

طحلب۔ پانی پر جو سبزی نظر آتی ہی چونکہ مصلب ملین کا ضد اور اسکا مخالف ہوتا ہی

اسلیے ضرور ہی کہ اُسکا درجہ برودت مین ملین کے مقابل ہووے جیسے اسپغول

اور گلاب سدابہار اور اسیطرح خارجی سردی مادہ منجمد کر دیتی ہی اور اُسکو تحلیل سے باز رکھتی ہی

## الادویۃ المسددۃ

دوائین جو سدہ ڈالتی ہین

| | |
|---|---|
| وکل ما نعرفہ مسددا | فلیس مسخنا ولا مبردا |
| اور جس دوا کو تو مسدد بیان کرے گا | سو وہ نہ تو گرم ہو گی نہ سرد |

| | |
|---|---|
| لَا یَلْذَعُ الْعُضْوَ اِذَا مَا اَمْتَزِجَہٗ | فَھِیَ اِذَا اَرْضِیَّۃٌ اَوْ لِزِجَہٗ |
| عضو کو اختلاط کے وقت نہ کاٹیگی | سو وہ اسوقت ارضی ہوگی یا لزوجت دار |

یعنی سدہ ڈالنے والی دوائین نہ تو گرم ہوتی ہین تاکہ تحلیل کردیوین اور نہ سرد ہوتی ہین جو مادہ کو منجمد کردیوین۔ بلکہ اُنکے مزاج مین ارضیت غالب ہوتی ہی۔ کیونکہ مسدد (یعنی سدہ ڈالنی والی دوا) مین شرط یہ ہی کہ عضو مین داخل ہوکر اُسکے مسامات کو روک دیوے جو نہین ہوسکتا۔ مگر اسی دوا سے جسمین خشکی اور پیس زیادہ ہو جیسے بسد اور بارہ سنگے کا سینگ اور نشاستہ یا اسمین لزوجت ہو جسکے ذریعہ سے مسامات کو بند کردیتا ہی جیسے کیکر کا گوند اور بہیدانہ وغیرہ لعابدار شیا

## الادویۃ المفتحۃ والسدد

سدون کی کھولنے والی دوائین

خواہ بدن کے باطنی مجاری مین یا ظاہری جلد کے مسامات مین ہوجاوین۔

| | |
|---|---|
| وکل فَتَّاحٍ لِسَدٍّ نُعْرِفُ | فَاِنَّہٗ مُقَطِّعٌ مُلَطِّفُ |
| اور جو دوا جو سدہ کی کھولنے والی تو بیان کرے | تو وہ مقطع ملطف ہے |
| کبورقی الطعم او کالمُرِّ | کمثل عُنْصُلٍ او لوزمُرِّ |
| جیسے تیز نمکین ذائقے والی یا تلخی کی طرح | جیسے پیاز وشتی یا تلخ بادام |
| واصل سُوْسَنٍ واصل نرجس | وبورقٍ وکبرٍ ونُرْمُس |
| اور جیسا ملٹھی اور نرگس کی جڑ | اور بورہ ارمنی اور کبر اور یا قلد مصری |

چونکہ سدہ کھولنے والی دوائین کی نسبت سے زیادہ قوی ہوتی ہی اسلیے اسمین شرط یہ ہی کہ اُسمین سرایت اور حلول کرجانے کی قوت ہووے اور یہ میزان ادویات مین

ظاہر ہائی جاتی ہی جنکا ذائقہ تلخ یا نمکین ہوتا ہی اور اسیطرح تیزادویات مین بھی جو لطافت اور نرمی کی قوت اور تیزی کی وجہ سے سرایت کرجاتی ہین۔

| | |
|---|---|
| والقابض الفتاح اَنْ تعالجہ | فلیس فتاحالھا من خارج |
| اور اگر تو قابض مفتح سے علاج کرے | تو یہ سدون کو خارج سے نہین کھولتا |
| لٰکنہ یشرب فی الادواء | فیفتح السدۃ فی الاحشاء |
| لیکن وہ دوا مین پلایا جاتا ہے | تو احشار کے سدہ کھولدیتا ہے |

کبھی سدہ خارج سے بدن کے مسامات مین ہوتا ہی اسلیے ضرور ہی کہ اسکی دوا کڑوی اور تلخ ہو جسمین کسیطرح کا کسیلاپن نہ پایا جاوے کیونکہ جسم کے ظاہری مسامات تنگ ہوتے ہین سو جب دوا مین عفوصت اور کسیلاپن ہو تو اُس سے قبض پیدا ہوجاتی ہی جیسے آرد باقلا اور تلخ بادام اور قیصوم (نام دوا) اور جب سدہ باطنی مجاری مین ہو تو اُسکی دوا مین شرط یہ ہی کہ تلخ ہو تاکہ سدہ کو لھدیوے اور قابض بھی ہو تاکہ وہ دوا زیادہ دیر تک ٹھہر کر تفتیح مین اعانت دیوے جالینوس نے کہا ہی کہ اس بارہ مین افسنتین سے بڑھکر کوئی اور دوا نہین ہی۔ کیونکہ اسمین قوت ملطفہ موجود ہی جسکے سبب سے وہ جلدی نفوذ کرجاتی ہی اور قوت مقطع بھی ہی جس سے غلیظ مواد کو قطع کردیتی ہی جیسے سدہ بڑھجاتے ہین۔ اور وہ کسیقدر قابض بھی ہے **فائدہ**۔ جو ذوا جگر اور طحال کے مجاری کے سدون کو کھول دیتی ہے اسمین شرط یہ ہی کہ اُسکا فعل نہایت قوی ہو۔ جیسے سکنجبین عنصلی یا کبر کی جڑ یا اسقولوقندریون

## الادویۃ المجلاۃ

جلا دینے والی دوائین

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ ما تَدْعُوْا بِالْجَلَاءِ | اَقَلُّ فِی اللُّطْفِ کَبَاقِلَاءِ |
| اور تو جس دوا کو جلا کے ساتھ نام رکھے | وہ لطیف مین باقلا کی طرح کمتر ہے |
| وَکُلُّ ما تَجِدُہٗ فِی الْحُلُوْءِ | کَعَسَلٍ وَمِثْلِ لَوْزٍ حُلْوٍ |
| اور تو جس دوا کو شیرینی مین پاوے | جیساکہ شہد ہے اور بادام شیرین |

جلا دو طرح پر ہوتا ہی یا تو باطنی اعضا جیسے ریہ کی سطح کی جلا یا ظاہری بدن کی جلا - یہان جلا سے مراد معنی اول ہین کبھی دوسرے معنی بھی مراد لیے جاتے ہین -

## الادویۃ المخلخلۃ

سوراخ کرنے والی دوائین

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ ما تَجِدُہٗ مُخَلْخِلَا | یُوْجَدُ فِی اسْخَارِہٖ مُعْتَدِلَا |
| جس دوا کو تو مخلخل پاوے | وہ اپنی گرمی مین معتدل پایا جاتا ہی |
| لِدُھْنِ خِرْوَعٍ وَکَالِیَا بُوْنَجِ | وَدُھْنِ عُجْلٍ وَکَرَازِیَانَجِ |
| جیسا ارنڈی کا تیل اور بابونہ | اور مولی کا تیل اور سونف |

دوا مخلخل مین شرط یہ ہی کہ اسکی حرارت اعتدال کے درجہ مین منضج کی حرارت کے قریب ہووے تاکہ اعضا کو نرم کرے اور ذلیل کرکے بدن مین حلول کرے - مخلخل سے یہ مراد ہی کہ بدن کے مجاری وسیع ہو جاوین -

## الادویۃ المفتحۃ لافواہ العروق

رگون کے منھ کھولنے والی دوائین

| | |
|---|---|
| وکل ما یعرف بالفتاح | بفم عرق فھو کالجراح |
| جو دوا کہ معلوم کیجاوے کہ رگ کے منھ کو | کھولتی ہو تو وہ زخم کرنے والے کی طرح ہے |
| بغلظ یفعل فی الحرارۃ | کالثوم والبصل والمرارۃ |
| باوجود غلظت کے حرارت کے ساتھ اثر کرتی ہے | جیسے لہسن اور پیاز اور پتہ |

یعنی جو دوا رگون کے منھ کو کھولتی ہو اُسکے لیے شرط یہ ہو کہ اسمین اسقدر حرارت ہو جس سے ظاہر بدن مین زخم ہو جاوے اور اُسکے مزاج مین غلظت اور جلا بھی ہو بہرصورت یہ سبھی افعال بدن مین خارج سے ہو سکتے ہین نہ اندر کی طرف سے —

## الادویۃ القابضۃ

قبض کرنے والی دوائین

| | |
|---|---|
| وکل ما فی سدہ عرق ینفع | فقابض لکنہ لا یلذع |
| ہر وہ دوا کہ رگ کے بند کرنے مین نافع ہو | سو وہ قابض ہو لیکن لذع نہین کرتی |

یعنی جیسے کہ فتاح دوا مین شرط یہ ہو کہ مرخی ہو اسیطرح اُسکی ضد مین ضرور ہو کہ قابض ہو کیونکہ ارخا قبض کی ضد ہو لیکن نہ پوری ہر طرح کی قبض بلکہ ایسی جسمین لذع نہو جیسے ورم الاخوین اور آس اور طرائیث اور خرنوب نبطی اور جفت بلوط —

## الادویۃ المحرقۃ

جلانے والی دوائین

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا یحرق فھو الغایۃ | فی الحرّ والغلظ والنّھایۃ |
| جو دوا کہ جلا دے وہ گرمی اور غلظت مین | نہایت و نہایت کو پہونچنی والی ہو |

محرق (جلانے والی) دوا کو جب جسم کے ظاہری حصہ پر رکھین تو اُس سے ایسے آبلہ اور خشک ریشہ پیدا ہو جاتے ہین جیسا کہ آگ سے ہو جایا کرتے ہین جیسے بھلاوے اور چرہ ہندی اور دیگر سبھی زخم آور دوائین۔ غائت اور نہایت سے مراد درجہ چہارم ہی اور محرق دوائین شرط یہ ہی کہ اُسکی طبیعت مین غلظت ہو تاکہ اُسکی تاثیر بخوبی ظاہر ہو جاوے

## الادویۃ المعفنۃ

گندہ کرنے والی دوائین

جو کہ بگاڑ دیتی ہین اس روح کو جو کہ عضو ماؤف کی طرف آتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا تجدہ یعفن | فمفرطُ الحرِّ لطیفٌ مسخنٌ |
| جس دوا کو تو پاوے کہ گندہ کرتی ہی | تو وہ زیادہ حرارت والی لطیف گرم کرنیوالی ہی |

یعنی عفونت پیدا کرنے والی دوا کی حرارت محرق کیطرح ہوتی ہی لیکن کبھی اُسکی حرارت زائل اور مفارق بھی ہو جاتی ہی کیونکہ اُسمین غلظت نہین ہوتی بلکہ اُسمین لطافت ہوتی ہی جیسے زرنیخ جسکو ہرتال کہتے ہین

## الادویۃ الاکالۃ للّحم والمدملۃ

دوائین گوشت کھانے والیان اور پر کرنے والیان

| | |
|---|---|
| والنّاقص اللحم فمن ذا اضعف | ومدمل الجرح الّذی یجفف |
| گوشت کم کرنے والی وہ ہی جو اس سے ضعیف ہو | اور زخم کو ملانے والی وہ ہی جو خشک کرے |

یہان مصنف نے دوا مور بیان کیے ہین۔ ایک یہ جو دوا فاسد گوشت جیسے زخمون کے گوشت کو کھا لیتی ہی۔ اسکی حرارت معفنہ ادویہ سے کمتر ہونی چاہیے جیسے تانبہ سوختہ اور زنگار موم کے ساتھ ملا ہوا۔ دوسرا یہ کہ وہ دوا جو زخم کو ملا دیتی ہی اسکے لیے ضروری ہی کہ عضو کی بیرونی سطح کی رطوبت کو جذب اور خشک کر دیوے اور اُسکی خشکی اعتدال کے درجہ مین ہونی چاہیے جیسے مصبر اور پھٹکری اور انزروت اور دم الاخوین

## الادویۃ الجاذبۃ لجملۃ جوھرھا

دوائین سارے جوہر کے ساتھ جذب کرنے والیان

| | |
|---|---|
| وکلّ ما خصّ بجذب الممثلی | کالبادزھر والدواء المسھلی |
| جو دوا کہ امتلا کے جذب کرنے مین مخصوص ہے | جیسے زہر مہرہ اور مسہل دوا |

## الادویۃ الجذابۃ لا بجملۃ جوھرھا

دوائین جذب کرنے والیان نہ سارے جوہر سے

| | |
|---|---|
| وکلّ شیء جذبہ بکیف | فکلّ ذی حرارۃ ولطف |
| جس دوا کا جذب کیف سے ہو | سو وہ گرم اور لطیف ہے |

| | |
|---|---|
| بطبعه کاشق ومقل | وبالعفونة کمثل الزنجبل |
| اپنی طبیع سے جیسے اشق اور مقل | اور عفونت سے جیسے زنجبل |

ان دونون ابیات اور ایک پہلے مین تین صورتین ہین ایک یہ کہ دوا اپنے جوہر اور خاصیت سے جذب کرتی ہی جیسے زہرمہرہ۔ دوسری یہ کہ اپنی کیفیت اور حرارت لطیفہ کی قوت سے جذب کرتی ہی۔ جیسے اشق اور مقل اور اسیکے حکم مین ہی وہ دوا جو کہ عفونت دار اشیا کو داخل بدن سے کھینچتی ہی۔ تیسری وہ جو کہ اپنی طبیعت سے جذب کرتی ہی جیسے تربد اور شحم حنظل دونون بلغم کو جذب کرکے اسہال کی راہ سے نکالتی ہین۔ اور انتیمون سوداء کا بالجذب مسہل ہی

## الباذزهرية والمخلصة والحافظة

دوائین بادزہری اور مخلصہ اور حافظہ

| | |
|---|---|
| والبادزهر قاهر في نفعه | بكيفيه يحيل او بطبعه |
| بادزہر اپنے نفع کرنے مین غالب ہے | اپنی کیفیت یا طبیعت کے زور سے پھیر دیتی ہے |
| ومنه ماينفع بالاسهال | او بمثال قوة القتال |
| اور کوئی وہ قسم ہی جو بطور اسہال کے نفع دیتی ہی | یا بقدر قوت مجادلہ کے |
| واخذه في صحة يضره | لذاك بالجاهل قد يغره |
| اور اسکا استعمال کرنا صحت کی حالت مین ضرر دیتا ہی | اسلئے کبھی جاہل کو غرہ کر دیتی ہی |

مصنف کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ جو دوا زہرون کے اقسام مین سے کسی زہر پر غالب آوے اسکو بادزہر کہتے ہین خواہ اسکا آرام اور نفع دینا بالطبع ہو جیسے تھوم اور غاریقون جو بچھو کے زہر کو زائل کرتی ہین سو وہ دونون سر و زہرونکا

مقابلہ اپنی طبیعت کے زور سے کرتی ہین اور کبھی زہر کو کسی اور فعل کے سبب سے مفید ہوتی ہی۔ اسطرح کہ اسمین ایسی قوت موجود ہی کہ جس سے زہر کو بطور اسہال کے خارج کر دیوے۔ جیسے خاربقیون یا زہر کو نہ تو بالطبع آرام دیوے اور نہ بالاسہال بلکہ بالخاصیت فائدہ کرتی ہی۔ اور خاصیت ایک صورت ہی جو کہ مفرودن کی آمیزش سے حاصل ہوتی ہی۔ جیسے تریاق جو روح اور حرارت غریزی کو قوت پہونچا کر زہرہ کے مادہ پر غلبہ پالیتا ہی اور بعض بادزہر ایسے ہین جو صرف خاصیت سے غالب آتے ہین اور وہ سب سے اعلے مرتبہ مین ہین جیسے گل مختوم اور اُنسے ادنی بادزہر از زہرمہرہ حیوانی ہی کیونکہ اس زمانہ کی اصلاح مین بادزہر یعنی زہرمہرہ مشہور و معروف پتھر پر اطلاق کرتے ہین جسکی دو قسمین ہین۔ حیوانی اور معدنی۔ حیوانی وہ جو کہ جنگلی بکرے کے معدہ مین سے نکلتا ہی۔ اور معدنی وہ پتھر ہی جسکی کان ملک چین مین ہی و قوۃ القتال یعنی مجادلہ سے یہ اشارہ ہی کہ بادزہر زہر کے ضرر کا مقابلہ کرتا ہی جیسا کہ جنگ مین ایک دشمن دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہی صحت کی حالت مین ان دواؤن کے استعمال سے ضرر اسلیے ہوتا ہی کہ جو دوائین زہر کا مقابلہ کرتی ہین انمین سے بعض خود زہردار اور سمیت والی ہوتی ہین۔

## الادویۃ المُسکِّنۃ للوجع

دوائین جو درد کو آرام اور تسکین دیتی ہین

| | |
|---|---|
| وَمَا یزیل وجعًا مُسخِّنٌ | مُفتِّحٌ مُقطِّعٌ مُلیِّنٌ |
| اور جو دوا کہ درد کو دور کرتی ہے وہ | گرم ہوتی ہی اور مفتح اور مقطع اور ملین |

| | |
|---|---|
| ومنه ما بالتخدیر ما قد ینفع | کافیون بدواء یقع |
| اور بعض ایسی ہین کہ تخدیر سے فائدہ دیتی ہین | جیسے افیون جو دوا کے ساتھ واقع ہو |

درد کو تسکین دینے والی دوائین تین قسم کی ہوتی ہین ایک وہ جو کہ درد کے سبب کو زائل کرے اور ایسی دوا وہ ہوتی ہی جسکی حرارت لطیف اور اُسمین نضج دینے اور تلیین کرنے کی استعداد ہو جیسے السی اور اسی کے بیجون کا ضماد کرنا دوسری وہ جو درد کے مادہ کو استفراغ کرے اور اُسکو نکال دیوے جیسے قولنج کی بیماری مین حقنہ کرنا اور بلغم کے نکالنے مین شحم حنظل کا کھانا جو دونون درحقیقت درد کو تسکین دیتے ہین۔ تیسرے جو دوا تخدیر اور عضو کو بے حس کر دینے کی وجہ سے درد کو تسکین دیوے جیسے برشعثا کا استعمال کرنا یا اُس دوا کا جسمین افیون مخلوط ہو۔ اور جالینوس نے کہا ہی کہ محذر دواؤن کے استعمال سے بچنا لازم ہی جو کہ مادہ کو منجمد کر دیتی ہین اسلیے انکا استعمال کسی حالت مین جائز نہین ہی۔

## ذکر القوی الثالث من الدواء المفرد

دوا ء مفرد کی تیسری قوتون کا ذکر ہے

مصنف نے بیان کیا ہی کہ تمام دواؤنمین تین تین قوتین ہین پہلی گرمی یا سردی یا خشکی یا تری کا پہونچانا دوسری نضج یا ارخاء یا سختی یا نرمی پہونچانا جنکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی۔ تیسری وہ جسکا آگے بیان آتا ہی۔ جیسے سنگریزون کا توڑنا اور ورد کا پیدا کرنا

| | |
|---|---|
| وما ذکرت بعد ذا من حادث | تجده عن القوی الثوالث |
| اور اب مین جس بات کا ذکر کرتا ہون | تو اُسکو تیسری قوت مین پا ئیگا |

| | |
|---|---|
| کمثل تفتیت الحصاۃ فی الکلیٰ | عن کل ما تجدہٗ محلّاً |
| جیسے توڑدینا پتھری کا گردون مین | ہر ایک اس دوا سے جسکو تو محلل پاوے |
| مقطعاً مُلطِّفاً ملیّناً | ولا تصیب فیہ حرابیثا |
| مقطع ملطف و ملین | اور نہین پاتے ہم اسمین بظاہر گرمی |
| کاصل ھلیونٍ و اصل قصب | وکزجاجٍ محرق و محلب |
| جیسے مارچوبہ کی جڑ اور سرکنڈہ کی جڑ | اور جیسے کانچ جلا ہوا اور محلب |

محلب سے مراد درخت فحک یا شہد ہے

پہلی دونون قوتون (قوت اول ودوم) کی نسبت سے یہ تیسری قوت اپنے فعل مین نہایت قوی ہوتی ہی کیونکہ اسمین دونون قوتون کا فعل تسخین اور تنضیج موجود ہی۔ اور تیسری اور قوت بھی پائی جاتی ہی جسکے سبب سے ملطف اور مقطع اور ملین ہی۔ اور اسمین حرارت کچھ زیادہ قوی نہین ہوتی اسیواسطے وہ مثانہ اور گردون کے سنگریزون کو ریزہ ریزہ کردیتی ہی کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر اور سخت ہوجاتا ہی کانچ جلانے کی ترکیب جو کہ سنگریزون کے توڑنے مین سب دواؤن سے زیادہ فائدہ دیتا ہی جالینوس نے اسطرح بیان کی ہی کہ کانچ کو پگلا کر قلعی کے پانی مین اسقدر بجھایا جاوے کہ جلکر چونہ ہوجاوے

| | |
|---|---|
| وَمِثْلُ دَوَاءٍ فِیہِ بعض الحرّ | ولدغۃٍ یخرج ما فی الصّدر |
| اور جیسی دوا جسمین کچھ حرارت | اور رطوبت ہو جو سینہ کے مواد کو نکال دیتی ہی |

یعنی جس دوا مین حرارت اور رطوبت اور تلیین اور انضاج ہو لیکن اسمین حرارت کا زیادہ ہونا ضروری ہی تاکہ سینہ کے مادہ کے نکالنے مین قوی تر ہو اسے

اور نفث مین سہولت دیوے جیسے حب الصنوبر اور مکھن - شکر سفید یا مصری کے ساتھ تناول کرنا -

| | |
|---|---|
| وان یکن معتدلاً فی السخن | فانہ مولد للبن |
| اور اگر حرارت مین معتدل ہی | تو وہ دودھ کو پیدا کرتی ہی |

جب ملین اور ملطف دوا سے دودھ کی زیادتی مطلوب ہو تو ضروری ہی کہ اسمین منفتت اور ملین کی حرارت سے زیادہ حرارت ہوتا کہ دودھ کو پیدا کرسکے کیونکہ دودھ خون ہوتا ہی جو سفید رنگ کی طرف مستحیل ہوجاتا ہی جیسے شوف

| | |
|---|---|
| وکل ما عملہ فی النفث | فان ذاک مخرج للطمث |
| اور جس دوا کا عمل نفث الدم ہو | وہ حیض کے خون کو جاری کرتی ہی |
| ان زاد فی الحر وما یجف | لذاک ما افعالہ اخف |
| اگر حرارت اور یبوست مین زیادہ ہو | اس سبب سے اسکے افعال بہت خفیف ہونگے |

یعنی جو دوا نفث الدم مین اعانت دیوے اور سینہ کو مواد سے جلا دیوے وہ ضرور حیض کا اجرا کرتی ہی جیسے بجیٹھ اور نہری یودنہ اور ترمس وغیرہ

| | |
|---|---|
| وکل ہذہ مدر البول | وکل حریف بذاک اولی |
| اور ساری یہ دوائین بول کی مدہین | اور ہر تیز اس عمل مین زیادہ لائق ہی |

یعنی جو دوائین سنگریزون کو توڑتین یا سینہ کو مواد سے جلا دیتین یا حیض کا اجرا کرتی ہین یہ سبھی بول کا اجرا کرتی ہین - اور انمین سے زیادہ تاثیر وہ کرتی ہی جسمین حراقت اور تیزی ہوتی ہی

## ذکر الصفات التی علیها الادویة

اُن صفات کا ذکر ہی کہ جنپر ادویات ہوتی ہین

| | |
|---|---|
| واذا وصفت قوت المزاج | فها انا ابدء بالعلاج |
| جبکہ مزاج کی قوت بیان ہوچکی | تو سنو کہ اب مین علاج شروع کرتا ہون |
| کلما نصنع للتعالیج | نرسله من داخل او خارج |
| جب ہم معالجہ کی تجویز کرین | تو داخل یا خارج سے اسکو استعمال کرینگے |
| فانه کمثل التعلیف | والحب والشراب والسفوف |
| کہ یہ معالجہ مثل گھاس کے ہی | اور حبوب اور شربت اور سفوف کے |
| والدهن والدلوك والنطول | والوشم والخضاب والغسول |
| اور مثل تیل اور ماش اور نطول | اور وشم اور خضاب اور غسول کے ہی |
| ومثل الشیاف والمعجون | واللعق والسواك والسنون |
| اور جیسے شیاف اور معجون | اور لعوق اور مسواک اور منجن |
| والطلی والمرهم والذرور | والکحل والسعوط والقطور |
| اور طلا اور مرہم اور ذرور | اور سرمہ اور ہلاس اور قطور |
| ومثل ما یحمل من فرازج | ومثل ما نسقیه من مجاتیج |
| اور جیسے کہ اُٹھائے جاتے ہین فرزنجے | اور جیسے کہ ہم پلاتے ہین مطبوخ مسہل |
| ومثل تفصید وکالمشاخر | ومثل نکمید وکالعرائر |
| اور جیسے لیپ کرنا اور بخور لینا | اور جیسے ٹکور کرنی اور غرغرے |

| | |
|---|---|
| ومثل ما نرسله من عقن | ومثل ما ندخنه من دخن |
| اور جیسے کہ ہم عقنے استعمال کرتے ہین | اور جیسے کہ ہم دھونی دیتے ہین |

مصنف دواؤنکی صفات بیان کرنا چاہتا ہی خواہ وہ اندرونی بدن یا خارج مین استعمال کیجاوین اگر تن مین تعلیف کا لفظ ہی تو اس سے یہ مراد ہی کہ گھاس اور بوٹون کے ذریعہ سے معالجہ کیا جاتا ہی اور اگر تغلیف کا لفظ ہی تو اس سے یہ مطلب ہی کہ سر کے بالون پر ٹوپی اور غلاف چڑھایا جاوے تاکہ گرمی سے بچا رہو جاوے یا زیادہ جوین رائل ہو جاوین وشم۔ بدن کو گودنا اور داغ دینا برص اور سفید بہق مین تاکہ آسانی سے دوا کی تاثیر پہونچ جاوے۔ سنون جو منجن دانتون پر حضر یا غبرہ کی وجہ ملا جاوے بخاتج سے مطبوخات اسہال اور مراد ہی۔ مباخرہ وہ بخور ہی جو بچے کے نکالنے کے واسطے عورت کے جاے مخصوص مین دھونی دیجاوے۔ دخن وہ دوا جو زکام یا سل کو دور کرے فرزجہ۔ وہ دوا جسکو عورتین جاے مخصوص مین رکھتی ہین آبزن۔ دوا جوش کرکے اسکے آب صافی نیمگرم مین مریض کو بٹھانا۔ انکباب یعنی بچھارہ۔ دوا جوش کرکے اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا بخور۔ یعنی دھونی۔ دوا خشک جلاکر اسکا دھوان تمام بدن یا کسی خاص عضو پر پہونچانا۔ پاشویہ۔ دوا کو پانی مین پکاکر اُس پانی سے برسم معروف مریض کے پانون دھونا اور پانی پونچھکر اوپر سے کپڑا لپیٹنا اور تلوے کھلے رکھنا۔ بعد تھوڑی دیر کے نیچے کی جانب سے کھول دینا۔ تمریخ۔ دوا باریک کرکے بدن پر ملنا۔ اگر دوا خشک ہو تو دھور لکھتے ہین۔ اگر تر ہو تو بٹنا۔ تدہین۔ روغن ملنا۔ ضمول۔ دوا کو پوٹلی چھوٹی مین باندھکر راہ بول یا مقعد مین رکھنا۔ ذرور۔ دوا

خشک باریک گھسکر چھڑکنا۔ سعوط۔ دوا باریک یا اُسکا پانی ناک مین ٹپکانا۔ شموم۔ دوا تر یا خشک کو سونگھنا۔ ضماد۔ یعنی لیپ۔ دوا بوٹی پیسکر ظاہر بدن پر لگانا۔ طلا۔ دوا پتلی لگانا۔ عطوس۔ دوا واسطے چھینک کے سونگھنا فتیلہ۔ یعنی بتی۔ دوا کپڑے مین لپیٹ کر عضو کے کسی سوراخ مین رکھنا۔ کحل۔ یعنی سرمہ باریک دوا آنکھ مین لگانا۔ کاجل۔ دوا کا دھوان لیکر آنکھون مین لگانا۔ کماد۔ یعنی سینک اور ٹکور دوا خشک یا تر پوٹلی مین باندھکر نیگرم بدن پر بتدریج رکھنا۔ لخاخہ۔ دوا رقیق و خوشبو کو کسی چھوٹے ظرف مین رکھکر سونگھنا۔ نفوخ۔ دوا باریک گھسکر ناک یا کسی دوسرے عضو مین پھونکنا۔ نطول۔ یعنی تر ٹیڑا دوا کا پانی بدن پر فاصلے سے علی الاتصال گرانا۔ تربیط یعنی پٹی باندھنا پانون مین کہ ایسے دباغ سے کھینچتا ہی۔ تحکیک۔ پانون کا کھجلانا۔ کپڑے یا کسی خشن چیز سے معتدل۔ وہ دوا جو متغیر خلط کو اصلی حالت پر لاوے۔ منضج۔ جو اُسکو لائق اخراج کے کرے۔ مسہل۔ جو براہ براز کے خارج کرے۔ مفتح۔ جو سدہ اور ریاح کو دفع کرے۔ مُدر جو اخلاط رقیق و ناقص کو براہ بول دفع کرے۔ مصدع جنکے استعمال سے درد سر عارض ہو۔ منوم جو خواب لاوے۔ مُسہر۔ جو غلبۂ خواب و غنودگی کو زائل کرے۔ مجلی وہ دوا جو زخم کو مواد فاسدہ سے پاک صاف کرے۔ مُدمل۔ جو قرحہ کو گوشت صحیح سے پُر کرے۔ مجفف جو زخم کو خشک کرے۔

## ذکر علاج سوء المزاج و علاماته

سوءمزاج اور اُسکی علامتون کا ذکر ہے

| | | |
|---|---|---|
| وکلما تذکرہ من سقم | | من شعر الراس لظفر القدم |
| اور جو بیماری کہ ہم ذکر کرینگے | | سر کے بالون سے پیر کے ناخن تک |

مستثنیٰ

| | |
|---|---|
| مُشتمِلاً علی جمیع الجسدِ | کان او اختص بعضوٍ واحدٍ |
| مشتمل سارے بدن پر ہو | یا ایک عضو سے خاص ہو |
| او کان خالیاً من المشاجِ | فلا تعان الخلط بالاخراجِ |
| یا ہر طرح کی آمیزش سے خالی ہو | سو تو خلط کو اخراج کی تکلیف دے |
| وامض علی رسلک بالعلاجِ | فطبہ بالقلب للمزاجِ |
| اور تو معالجہ مین نرمی سے چل | کہ ایسا علاج مزاج کو بدل دیتا ہے |

معالجہ مین تین امور ہوتے ہین۔ ایک تدبیر دوسرے دواؤن کا استعمال۔ تیسرے ہاتھ سے کام کرنا۔ مصنف نے یہان سوء مزاج کی دو قسمین بیان کی ہین۔ ایک یہ کہ ایسی بیماری بلا مادہ ہو جسکا بیان طبیعات کی بحث مین مذکور ہو چکا ہے۔ اور یہ اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً حرارت یا برودت سے تپ عارض ہو جاوے تو اس صورت مین استفراغ اور مادہ کے نکالنے کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ دوسری قسم کا بیان آگے آتا ہے

| | |
|---|---|
| نمتازہ من داء جسمٍ ممتلٍ | ان نمتحن بحلمۃ ونبتلٍ |
| ہم اسکو جدا کرینگے ہر جسم کی بیماری سے | جب ہمنے حکمت عملی سے اسکا امتحان کر لیا اور جانچ لیا |

یعنی جب مادہ کے ساتھ سوء مزاج ہو تو وہان مادہ کا نکالنا ضروری ہے جیسے صفراوی تپ کی حالت مین صفرا کے اسہال دیے جاوین پھر صفائی کے بعد مبردات سے مزاج کی تعدیل اور اسکی درستی و اصلاح کیجاوے۔

| | |
|---|---|
| ان لا علامة به للداء | تبیین لا بجسم فی الامتلاء |
| کہ اس بدن مین ایسی بیماری کی علامت نہین | جو بدن مین امتلاء کے سبب ظاہر ہوئی ہو |

جب یقینا معلوم نہو کہ بیماری سرد ہی یا گرم یا سوء مزاج سادج ہی یا مادی تو وہان ایسی دوا کے ساتھ معالجہ نہین کرنا چاہیے جسکا فعل قوی ہو جبتک بیماری کا حال پورا متحقق نہو جاوے۔ لیکن وہان برودت پہونچانی چاہیے یا سخونت اسمین اختلاف ہی۔ اکثر طبیبون نے کہا ہی کہ ایسے موقع پر سخونت کا پہونچانا مناسب ہی۔ کیونکہ سخونت حرارت غریزیہ کے قریب تر ہی اور تبرید اسکے مخالف ہوتی ہی۔ اور غیر گرم چیز کا سرد کرنا بہت آسان ہی۔ سرد کو گرم کرنیکی نسبت سے

| | |
|---|---|
| وان شئت مضرا بالدواء | فشبهه مزاج هذا الداء |
| اور اگر تو دیکھے کہ جسم دوا سے ضرر پاتا ہی | تو اُسکا شبہ اس مرض کا مزاج ہی |
| فانه یدفع بالاضداد | السبب المحدث للفساد |
| کیونکہ اضداد سے دفع کیا جاتا ہے | وہ سبب جو فساد کا پیدا کرنے والا ہی |

جب معلوم ہو جاوے کہ بیمار آدمی گرم غذا اور دواؤن سے تسکین اور راحت پاتا ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکی بیماری کا سبب برودت ہی۔ اور اگر سرد چیزون سے آرام پاوے تو اُسکی بیماری کا سبب حرارت ہی

| | |
|---|---|
| واللمس فی قوی الاستدلال | فیه وبا یضعف من افعال |
| اور لمس بڑی دلیل ہی اس مقدمہ مین | اور افعال کا ضعیف ہو جانا بھی |

لمس اور افعال کا بیان پہلے حصہ مین پورا مذکور ہو چکا ہی یعنی حرارت اور تیزی دونون حرارت پر دلالت کرتی ہین اور کند ذہنی اور نامردی برودت پر

| | |
|---|---|
| وما تراہ ساء من احوال | وما بدا یبرز من اثقال |
| اور جو تو بری حالت دیکھے | اور جو ثقل بول و براز وغیرہ ظاہر ہو |

بدن کے افعال جیسے سریع حرکت کرنا اور سخت مضبوط پکڑنا۔ اور بدن کے ثقل جیسے براز اور بول اور پسینہ کا زرد ہونا صفرا کے غلبہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

| | |
|---|---|
| لکن لا رسوب فی الابوال | والنبض قریب عن اعتدال |
| لیکن بول مین رسوب نہ ہووے | اور نبض اعتدال کے قریب ہووے |
| فلیس فی جنس بذی امتلاء | بل فارغ من جنس ھذا الداء |
| تو یہ امتلاء کی کسی جنس سے نہین | بلکہ اس مرض کی جنس سے خالی ہے |

جب بدن کے حالات مین خرابی آجاوے یا اسکے حالات مین سے کوئی حالت متغیر ہو جاوے لیکن بول مین رسوب نہوں اور نبض بھی اعتدال کے قریب ہی تو سمجھنا چاہیے کہ اس مرض کا سبب مادہ نہین بلکہ سوء مزاج ساذج (مساوی) ہے

| | |
|---|---|
| وان یخص موضع بوجع | فانما دلیلہ بالموضع |
| اور اگر خاص ہوئی کوئی عضو درد کے ساتھ | تو اسکی علت اُسی عضو مین ہے |

جیسے جب صرف سر مین درد ہو تو اسکی علت سر ہی مین ہے اور اگر دماغ مین محسوس ہو تو درد معدہ مین ہے

| | |
|---|---|
| ویستدل فیہ بالاسنان | وبمزاج الجسم والالوان |
| اور اسمین دلیل پکڑی جاتی ہے عمر و سن سے | اور جسم کے مزاج اور رنگون سے |
| وبفصول العام والازمان | وبالمساکن وبالبلدان |
| اور سال کے موسمون سے اور زمانون سے | اور آرامگاہون سے اور شہرون سے |

| | |
|---|---|
| وما تقدمه من التدبير | فانه عون على التفسير |
| اور اس تدبیر سے جو کہ پہلے گذر چکی ہو | کہ وہ تشریح وتشخیص پر مددگار ہو |

بشرطیکہ کوئی مخالف معارض نہ ہووے کیونکہ بعض جوانون کا مزاج سرد ہوتا ہی اور بعض بوڑھون کا مزاج گرم ہوتا ہی جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہی اور گذشتہ تدبیر کی مثال یہ ہی کہ جیسا کہ جن اشخاص نے تازی مچھلی کو بہت زیادہ کھایا ہی تو جاننا چاہیے کہ مزاج پر برودت نے غلبہ پالیا ہے۔

## الاستدلال على سوء المزاج الحار

سوء مزاج حار پر دلیل پکڑنے کا بیان

| | |
|---|---|
| فان تكن حرارة في البدن | فانه يضره بالسخن |
| اگر حرارت بدن مین ہو | تو وہ گرمی کے سبب بدن کو ضرر دیگی |
| ولمسه مغن وبول محمر | والنبض فيه سرعة لا تفتر |
| اور جلد اسکی گرم ہوگی اور بول سرخ | اور نبض مین ایسی سرعت ہوگی کہ سستی نہین کریگی |
| وعطش وقلق وسهر | مع نحافة ولون اصفر |
| اور تشنگی اور بیقراری اور بیداری | اور لاغری اور زردی رنگ کی |
| في بلد الجنوب والشباب | والصيف والسائف من اسباب |
| جنوبی شہر مین اور جوانی مین | اور موسم گرما مین اور پہلے اسباب مین |
| فداوه بالضد بادر نحو المحرقة | وكل علة تراها مقلقة |
| پس تپ محرقہ جیسی بیماری کا کہ جسکو | تو بیقرار کرنے والا دیکھے تدبیر سے علاج کر |

| | |
|---|---|
| واجعل غذائه بقدر قوته | وقدر ما ترى له من شهوته |
| اور تو مقرر کر اُسکی غذا بقدر اُسکی طاقت کے | اور بموجب اُسکی خواہش کے جو تجھے نظر آوے |

یعنی تمام گرم بیماریون کا علاج تبرید اور ترطیب ہی یعنی سردی اور تری پہونچانا جیساکہ تپ محرقہ کے علاج مین ہوتا ہی

## الاستدلال علی مرض سوء المزاج البارد

سوء مزاج بارد پر دلیل پکڑنے کا بیان

| | |
|---|---|
| وان یکن من المزاج البارد | فانه ینضر بالبوارد |
| اور اگر مزاج بارد ہو | تو اُسکو سرد چیزون سے ضرر ہوتا ہی |

خواہ سرد چیزین غذا ہون یا دوا۔

| | |
|---|---|
| ونفعه من کل شی سخن | والبرد منه عند لمس البدن |
| اور اُسکو آرام ہر ایک چیز سے ہوگا | اور اُسکی سردی بروقت لمس بدن کے محسوس ہوگی |

جس سے صرف مزاج کا حال معلوم ہوتا ہی۔ ورنہ تپ چوتھیہ اور بعض بلغمی تپون مین اکثر بدن کا ظاہری جلد لمس سے گرم محسوس ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| واللون مخصوص بلون ابیض | والنبض فی الابطاء مهما ینبض |
| اور رنگ سپید رنگ کے ساتھ مخصوص ہوگا | اور نبض جب حرکت کرے تو سستی مین رہیگی |

کیونکہ بلغم کا رنگ سپید ہوتا ہی۔ سو جب وہ کسی جسم مین زیادہ ہوگا تو اُسکا رنگ سپیدی مائل ہو جائیگا

| | |
|---|---|
| ولیس فیه عطش ولا سرف | وان یکن ذا سهر بلا قلق |
| اور نہ اسمین تشنگی ہوگی اور نہ بیداری | اگرچہ ہوگا بیدار بغیر اضطراب کے |

| | |
|---|---|
| واللون حصی الجسم زاھل | وسن شیخ فی بلاد الشمائل |
| اور رنگ گچ جیسا ہوگا یعنی سستی بدن کی | اور سن بڑھاپے کے شمالی شہرون مین |
| وشوۃ وما مضی من سبب | مبرد فمن دلیل عجب |
| اور موسم سردی کا ہو اور جو گذرا ہے سبب | سبرد ہے تو وہ عجب علامت ہے |
| فداو بالتسخین ان تعالج | وانحُ بذاک نحو طب الفالج |
| پس تو اگر معالجہ کرنا چاہے تو تسخین سے کر | اور اسمین فالج کے علاج کیطرف قصد کر |

گذشتہ سبب سے مراد یہ ہی کہ باوجود زیادہ سرد غذا کھانے کے حرکت کم کی ہو اور فالج کا علاج یہ ہی کہ بدن کو تسخین پہونچائی جاتی ہی مع اعانت تقویت کے

## الاستدلال علی سوء المزاج الرطب والیابس

سوء مزاج تر اور خشک پر دلیل پکڑنے کا بیان

| | |
|---|---|
| وان هذین من السقمین | من یخلوا من احد الامرین |
| تحقیق یہ دونون بیماریان | ایک دو امرون سے کبھی خالی نہونگی |
| ان کان یبسا فتراہ نحلا | او کان طیبا فتراہ رهلا |
| اگر وہ بسبب خشکی کے ہو تو اُسکو لاغر دیکھیگا | اور اگر تری سے ہو تو تو اُسے ڈھیلا دیکھیگا |

جس شخص کے مزاج مین یبس زیادہ ہو اُسکا بدن خشک اور دُبلا پتلا ہوتا ہی اور کبھی تشنج بھی عارض ہوجاتا ہی اور اگر یبس کے ساتھ حرارت بھی ہو تو اکثر تپ دق ہوجاتی ہی۔ اور اگر یبس کے ساتھ برودت ہو تو تپ ذبول ہوجاتی ہی اور اگر بدن مین تری غالب ہو تو اُس سے جسم ڈھیلا اور سُست ہوتا ہی۔ اور اگر رطوبت کے ساتھ برودت بھی ہو تو استسقا (جلندہ) ہوجاتا ہی

| | |
|---|---|
| فامضِ مع اللبن بالتجفیف | بعسلٍ محکمٍ لطیف |
| پس تری کے ساتھ تو خشک کرنے کا طریق چل | پختہ اور لطیف عمل کے ساتھ |
| فی الحرِّ ما قد کان او فی البرد | وامض من الیابس نحو الضد |
| گرمی مین جو ہو یا سردی مین | اور خشک مین اُسکی ضد کی طرف چل |
| وفی الجمیع فاحسم الاسبابا | من قبل ان تعالج الصوابا |
| اور سب امراض مین انکے اسباب کو دور کر | علاج واقعی شروع کرنے سے پہلے |

سبھی امراض مین معالجہ بالضد کرنا چاہیے اسطرح کہ سرد کو گرمی اور تر کو خشکی اور خشک کو تری اور گرم کو سردی پہونچائی جاوے۔ لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کے سبب کی طرف نظر کرکے معلوم کیا جاوے کہ اُسکا سبب کیا اور کیسا ہی۔ اگر مادہ ہو تو استفراغ اور اُسکا نکالنا ضروری ہی۔ اور اگر مائیت ہو جیسا کہ استسقاے زقی مین ہوتا ہی تو اول زردپانی کو نکالکر پھر معالجہ کی تدبیر کیجاوے یا ورم گرم ہو تو پہلے بدن کے مزاج کو تبرید اور سردی پہونچائی جاوے تاکہ سبب منقطع اور زائل ہو جاوے

## علاج الامراض الامتلائیۃ وشروط الاستفراغ

امراض امتلائی کا علاج اور اُسکے استفراغ کی شرطین

| | |
|---|---|
| والداء ان یکن من امتلاء | فلا سوے الاستفراغ من دواء |
| مرض اگر امتلاء سے ہو | تو بجز استفراغ کے اُسکی کچھہ دوا نہین |

یعنی بیماری کے اسباب مین سے امتلاء غالب ہو سو اگر خون کا غلبہ ہی تو اُسکو فصد کے ذریعہ سے نکالا جاوے۔ اور اگر کوئی اور خلط غالب ہو تو اُسکو

## اسہال کے ذریعہ سے خارج کیا جاوے

| | |
|---|---|
| لکل افراغ شروط عشرة | الا لمن مما الیه من شره |
| ہر استفراغ کی دس شرطین ہین | اگر وے نہون تو استفراغ کی حرص نہ چاہیے |
| اولها النظر فی الاعراض | والامتلائ من امراض |
| پہلے تو دیکھنا اعراض مین | اور امتلا سے امراض مین |
| وسن شاب الی کهول | وعادة وقوة العلیل |
| (۱) سن جوانی کی عمر کہولت تک | (۳) عادت (۴) قوت بیمار کی |
| والفصل من خریف او ربیع | وبلد معتدل الجمیع |
| (۵) فصل خریف کی ہو یا (۶) ربیع کی | (۷) شہر جسمین سب طرح کا اعتدال ہو |

معتدل شہر سے مراد یہ ہی کہ وہان نہ تو زیادہ حرارت ہو جو اخلاط کو جلا دیوے اور نہ زیادہ سردی ہو جو انکو منجمد کر دیوے بلکہ اُسکی تمام فصلین اعتدال کے قریب ہون کیونکہ فصد لینا اور مسہل دینا گرم شہرون مین ضعف لاتا ہی کیونکہ وہان اس سے زیادہ قوتین تحلیل ہو جاتی ہین اور سرد شہرون مین مادہ کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| والوقت والمزاج حار رطب | وجسد یبد وعلیه الحصب |
| (۸) وقت مناسب معتدل (۹) مزاج گرم تر ہو | (۱۰) بدن جسپر تر دانے کی ظاہر ہو |

## ضروب الاستفراغ

استفراغ کے اقسام کا بیان ہی

| | |
|---|---|
| وکل ما تفرغه من حادث | فاجذبه اما من مکان باعث |
| جس شے مادہ کو تو نکالنا چاہے | تو اُسکو کھینچ یا تو بیماری والے مکان سے |

جب کہ کسی کے دہنے ہاتھ مین دسوی ورم ہوجاوے اور تم اُسکو تحریک مین لانا اور نکالنا چاہو تو اُسکے دہنے ہاتھ کی فصد کرو اور اگر اسکو خلاف جہت کیطرف جذب کرنا اور کھینچنا مطلوب ہو تو بائین ہاتھ سے فصد لو۔ یا جب کوئی خلط دماغ سے معدہ کی طرف گرتی ہو تو اُسکو بذریعۂ سعوطات وغیرہ کے دماغ سے ناک کی طرف جذب کرنا چاہیے۔ اسیطرح جب مرضعہ یعنی دودھ پلانیوالی کے دودھ مین کوئی فاسد خلط مخلوط ہو جاوے تو اسکو مدرات حیض کے ذریعہ سے رحم کیطرف جذب کیا اور کھینچا جاوے۔ پھر کبھی جذب کرنا بعید مخالف عضو کیطرف ہوتا ہی۔ جیسے کسی شخص کی دہنی ناک مین نکسیر (رعاف) کا عارضہ ہو تو اُسکے بائین پانون کی رگ صافن سے فصد لیجاوے اور کبھی جذب قریب مخالف مکان کیطرف ہوتا ہی جیسے کسی شخص کے منہ سے خون جاری ہو تو اسکے مادہ کو ناک کی طرف کھینچا جاوے۔ اور کبھی جذب بعید مکان سے ہوتا ہی جیسے حقنون سے دماغ کا مادہ نیچے کی طرف امالہ کرآتا ہی

| | |
|---|---|
| او قاجذب من سائر الاعضاء | علے خلافٍ او علے السّواءِ |
| یا تو جذب کرے تمام اعضا سے | مخالف جہت پر یا ایک طرح پر |

مثلاً دہنی آنکھ کی درد مین دہنی ہاتھ کی رگ قیفال سے فصد لیجاوے جبکہ موافق جہت کی طرف مادہ کا جذب کرنا منظور ہو یا بائین ہاتھ رگ قیفال کا خون نکالا جاوے جبکہ خلاف جہت کیطرف جذب کرنیکا ارادہ ہو

| | |
|---|---|
| وربما جذب من اعضاء | لمایشرکہ بذالک الداء |
| اور اکثر اوقات تو جذب کریگا اُن اعضاء سے | بسبب انکی مشارکت کے ان امراض مین |

| | | |
|---|---|---|
| کوضعنا بحجمة الحجام | | فی الشدمے امساك دم الارحام |
| جیسا کہ ہم حجام کی سینگی پستانون مین لگائین | | واسطے بند کرنے زخمون کے خون کے |

رحم کو پستانون کے ساتھ مشارکت ہوتی ہی۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ دودھ پلانیوالی عورت کو اکثر حیض نہین آتا۔ کبھی فصد سے دو امور ملحوظ ہوتے ہین۔ جذب اور استفراغ جیسا کہ کسیکی دہنے پہلو مین گرم ورم ہو جاوے تو اُسکے بائین طرف مین فصد کرنے سے استفراغ اور جذب ہو جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| وقد مضی دلیل الامتلاء | | ومایفرغه من الدواء |
| متلاء کی دلیل اور جو اُسکے نکالنے کی دوا ہی | | اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہی |

## العلل الدموية التی یفصد فیها اولا فی فصد الورم الفلغمونی

امراض موبہ (خونی) جنمین فصد کیجاتی ہی اون مین سے اول ورم فلغمونی کی فصد کا ذکر ہے

فصد تفرق اتصال راوی ہی جس سے کلی استفراغ حاصل ہو جاتا ہی اور اُسکے اسباب وہین یا تو خون کا زیادہ ہونا یا اُسکے مزاج مین خرابی اور تغیر کا آجانا۔ فلغمونی گرم ورم دموی ہی جو ظاہر جلد مین ہو جاتا ہی۔ اور بعضون نے دماغ کی خصوصیت بیان کی ہے

| | | |
|---|---|---|
| واذا یفصد جالینوس | | عرقا اذا ما کثیر الکیموس |
| اور جالینوس فصد کرتا ہے رگ کی | | جبکہ اوسمین خلط بہت ہو جاوے |

یہان خلط سے مراد خون کی زیادتی ہی اور کبھی کیموس دیگر روی خلطون پر بھی بولا جاتا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| اذا رای علائما من الدم | | فی بدن لاسیما فی الورم |
| جب معلوم ہون خون کی علامتین | | کسی بدن مین خصوصاً ورم کی حالت مین |

| | | |
|---|---|---|
| وافصد اذا بهذه الاشراط | | دمیّة لسائر الاخلاط |
| تو اسوقت ان شرطون پر نکال | | خون والی غلط کو نہ باقی اخلاط کو |

یہان شرطون سے مراد وہ دس شرطہین جو کہ استفراغ کی بحث مین مذکور ہوچکی ہین اور کبھی خون کی زیادتی اور اُسکے غلبہ کی شرطین مراد لیجاتی ہین جو ابھی بیان ہورہی ہین - اور یہی معنے یہان قریب الفہم ہین -

| | | |
|---|---|---|
| فافصد بعد الشغل الی ما قصدہ | | وافصد من الامراض ما قد فصدہ |
| پس تو اس شغل سے وہی ارادہ کر جسکا اُسنے قصد کیا ہے | | اور اُن امراض مین فصد کر جنکی فصد اُسنے کی ہو |

اور مصنف ہمیشہ تاکید کیا کرتا تھا کہ جن مقاصد کا جالینوس نے قصد کیا ہو اُسیکا ارادہ کیا جاوے اور جن امراض مین اُسنے فصد کی ہو اُنمین ہمیشہ اسکا اتباع کیا جاوے

| | | |
|---|---|---|
| اذا وثقت شاهد التبیین | | فابدء بفصد کل فلغمونی |
| جب تو ضیح حال کے گواہ کا اعتبار کر لیوے | | تو تب ہر ایک ورم فلغمونی کی فصد کر |

یعنی جب خون کا غلبہ ثابت ہوجاوے تب فصد لیجاوے - جیساکہ ورم فلغمونی وغیرہ مین ہوتا ہے -

| | | |
|---|---|---|
| فی الراس من خارج وداخل | | وما یکون منه فی المفاصل |
| سر مین ہو خون خارج یا داخل | | اور جو ورم کہ مفاصل مین ہو |

یہان ورمون سے مطلق گرم ورم مراد ہے نہ سرد یا خشک خواہ وہ ورم ظاہری عضو مین ہو یا باطنی مین -

| | | |
|---|---|---|
| ورم فی اسفل الاذنین | | وورم الرمد فی عینین |
| راس ورم مین جو کانون کے نیچے ہو | | اور اس ورم مین جو آشوب آنکھون مین ہو |

اسفل اُن سے مراد کانوں کا سوراخ ہے بقراط نے کہا ہے کہ جو انوں کے کانوں میں گرم ورم مہلک ہے

| | |
|---|---|
| ودرم اللسان واللثات | وذبحہ ودرم اللهاة |
| اور زبان اور مسوڑوں کے ورم میں | اور حلق اور کوّہ کے ورم میں |

ذبحہ عضلات یا حلق کا ورم ہے جو اکثر مہلک ہے۔

| | |
|---|---|
| وفی النغانغ وفی اللوزات | وفی الخوانیق وفی الذبحات |
| اور تالوؤں اور غدہ میں کے ورم میں | اور خناقوں اور ورموں میں |

نغنغ گوشت ہے مابین لہات وشوارث کے یا مابین حلق ولہات کے۔ اور لوزین دو گوشت کے ٹکڑے ہیں جو زبان کی جڑ کے محاذی ہوتے ہیں اُنمیں سے ہر ایک لوز یعنی بادام کے مشابہ ہوتا ہے اسلیے انکا ایسا نام رکھا گیا ہے۔ خناق ورم جو داخل حلق میں ہو جاتا ہے جس سے اندر نگلنا اور سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی بڑھکر ہلاکت تک نوبت پہونچا دیتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وذات جنب وذات الرئة | وورم فی الشدی والاربیة |
| اور پسلی اور پھیپھڑے کے ورم میں | اور پستانوں اور کنج ران کے ورم میں |
| وورم فی الکبد او فی المعدة | وورم فی الامعا او فی المقعدة |
| اور جگر اور معدہ کے ورم میں | اور امعا اور مقعد کے ورم میں |
| وفی الطحال وفی الانثیین | وفی مثانة وکلیتین |
| اور تلی اور بیضین کے ورم میں | اور مثانہ اور گردوں کے ورم میں |
| وورم الرحم او فی السرة | والمشرا وفی ضروب الحمرة |
| اور رحم اور ناف کے ورم میں | اور مشرا اور سرخ یرقان کے اقسام میں |

باشراگرم ورم لذع دار ہی جو صفراوی خون سے پیدا ہوتا ہی اور اکثر منھ اور دماغ سب کو حاوی ہو جاتا ہی - اور کبھی ایسا نہین ہوتا صرف چہرہ پر نمودار ہوتا ہی پھر بعض امراض مین بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا نہایت ضروری ہی جیسے دماغ اور پسلی (پہلو) اور جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم کے ورمون مین اور جو ورم بغلون کے نیچے اور کنج ران مین اور کانون کے نیچے ہو جاتے ہین وہ اکثر طاعون کی قسم مین سے ہوتے ہین -

## الفصد فی القروح والثور حیث کانت

فصد کرنی پھوڑے اور پھنسیون مین جہان ہون

| | |
|---|---|
| وفی قروح الراس والعینین | وسعفة والقروح فی الاذنین |
| سر اور آنکھون کے پھوڑون مین | اور گنج مین اور کانون کے پھوڑے مین |

آنکھون کے پھوڑے وہ ہین جو کہ آنکھون کے ڈھیلے پر سفید سفید نقطے ہوتے ہین - اور باوجود اسکے سر اور آنکھون مین نہایت درد محسوس ہوتا ہی جسنے کبھی آنکھ خراب بھی ہو جاتی ہی

| | |
|---|---|
| وفی التی تسعی وقرح الریة | وفی قروح الفم والجدری |
| اور ان پھوڑون مین جو ساعیہ ہوتے ہین اور پھیپھڑے کے زخم مین | اور منھ کے زخم اور پیچک مین |

پھوڑون کی قسم مین سے جو نملہ ہین وہ اکثر پھیلتے ہین اور انکے سوا کبھی ساعی ہوتے ہین - اور پھیپھڑے کے زخم سے اگر مصنف کی مراد سل ہو تو ان مین فصد کرنا ہرگز مناسب نہین - بلکہ یہان وہ گرم ورم مراد ہی جو پھیپھڑے مین ہو جاتا ہی اور کبھی منتقل ہو کر اسکے دنبل ہو جاتے ہین تو اس صورت مین بھی

فصد صرف ابتدائی مین کیجاوے تاکہ مادہ پھیپھڑے سے جذب ہوجاوے چونکہ منہ کا ورم گرم ہوتا ہی اسلیئے اسمین فصد کرنا مناسب ہی۔ لیکن چیچک مین صرف پہلے اور دوسرے اور تیسرے دن مین فصد لی جاوے جوانون کی بخلاف لڑکون کے کہ اُن مین ممنوع ہی اور چوتھے روز فصد کرنے مین اختلاف ہے

| | |
|---|---|
| وفی المِعَا ان صَحَّ فیھا العِلمُ | وفی التی یَنْبُتُ فیھا اللَّحْمُ |
| اور انتڑیون کے پھوڑونمین اگر ٹھیک معلوم ہوجاوے | اور اُنمین کہ جنکے اندر گوشت اگتا ہے |

یعنی انتڑیون کے گرم ورم یا بیماری مین جیسے قولنج حار جو کہ دردون کے ساتھ ملحق ہی۔ لیکن اُسکا معلوم کرنا نہایت دشوار ہی اسلیے جبتک وہان خون کی زیادتی نہ ثابت ہوجاوے ہرگز فصد نکرنا چاہیے۔ جن زخمون یا پھوڑون مین فاسد مادہ گرتا ہی جو کہ صاف گوشت کے پیدا ہونے کو روکتا ہی وہان فصد کیجاوے تاکہ اُس سے مادہ ہٹ جاوے۔

| | |
|---|---|
| کذالک والبثور حیث کانا | والجرب الرطب واذا استبانا |
| یہ پھوڑے اور چنسیان جہان ہون | اور تر خارش جبکہ ظاہر ہو |

چنسیان ورموان کے ساتھ ملحق ہین جنمین سے جو دموی ہی اُسکا حکم تو شرا کے مثال ہی جو کہ اُسکے ساتھ مشابہ ہوتی ہی مگر یہ شرا کے مانند تمام بدن کو شامل نہین ہوتی اور بعض کا مادہ صفراوی ہوتا ہی جسکا حکم حمرات کے مثل ہی اور بعض کا مادہ سوداوی ہوتا ہی جسکا مادہ سوداوی خارش کے مثل ہی۔ اور بعض کا مادہ بلغمی ہوتا ہی۔ اور بعض کا مادہ مائی جیسے آبلے ہوتے ہین۔ اور تر خارش کا مادہ دموی (خونی) ہوتا ہی جسمین بلغم شور یا رطوبت کھاری مخلوط ہوتی ہی جسمین اس مادہ کے نکالنے کے لیے

فصد کرنا ضروری ہی۔ اور خشک خارش مین فصد کرنا مناسب نہین ہی کیونکہ اُسکا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| مثل ثؤلولِ الفمِ والعینین | وکالذی ینبت فی الجنبین |
| جیسے کہ پھنسیان منھ اور آنکھون مین | اور جیسے کہ دونون پہلوؤن مین پیدا ہوتی ہین |

ثؤلول وہ چھوٹے دنبل اور پھنسیان ہین۔ جو سرخی کی طرف مائل ہوتی ہین جنسے نہایت درد اور تکلیف ہوتی ہی۔ خصوصاً وہ جو کہ آنکھون مین ہوتی ہین نہایت ایذا دیتی ہین اور منھ کی پھنسیان کبھی معدہ کی حرارت سے ہوجاتی ہین۔

## الفصد فی امتلاء العروق وانفجار الدم

رگون کے امتلا اور خون کے جریان مین فصد کرنے کے بیان مین

عروق وہ رگین ہین جو خون کی طرف ہین۔ جبکہ وہ زیادہ خون سے پُر ہوجاوین تو انکے بذریعہ فصد کے خون کا نکالنا ضروری ہی

| | |
|---|---|
| وفی امتلاءِ العرق والرعاف | وفی البواسیر من الانف |
| اور رگ کے پر ہونے مین اور نکسیر مین | اور ناک کی نواسیر مین فصد کر |
| والدم ان سال من الاسنان | کذاک ادسال من الاذان |
| اور خون جب دانتون سے جاری ہو | یا ایسا ہی کانون سے |
| وفی البواسیر اللواتی فی القیم | وفی التی تظهر بعد الرحم |
| اور اُن بواسیرون مین جو منھ مین ہوتی ہین | اور اُنمین جو رحم کے نزدیک نکلتی ہین |
| وفی البواسیر التی فی المقعدة | والنزف فی الطمث لقصر المدة |
| اور ان بواسیرون مین جو مقعد مین ہوتی ہین | اور جریان خون حیض جو تھوڑی مدت مین ہو |

ناک کی بواسیر مین ایک زیادہ گوشت کا مکڑا ناک مین پیدا ہو جاتا ہی جسکی دو قسمین ہین ایک سفید نرم جس سے کچھ ایسی تکلیف نہین ہوتی - دوسرا سُرخ اور کبھی سیاہی آمیز ہوتا ہی جس سے نہایت درد اور ایذا پہونچتی ہی اور مقعد کی بواسیر کا خون سوداوی ہوتا ہی جو کہ فصد سے کم ہو جاتا ہی - اور حیض مین فصد کرنے سے اسکا مادہ مخالف جہت کیطرف کھنچ جاتا ہی -

## الفصد فی العلل المتفرقۃ

طرح طرح کی بیماریون مین فصد کرنی

| | |
|---|---|
| وفی الصداع والدوار والنجر | ووجع السن وشعر ینتشر |
| اور سر کی درد اور جگر کی بیماری اور گندہ دہنی | اور دانت کے درد اور بالون کے گر جانیکی بیماری مین فصد کر |

ان سب امراض مین ایسی حالت مین فصد کرنی چاہیے جبکہ خون کی زیادتی اور بدن مین اسکا امتلا معلوم ہو جسمین فصد کرنے سے خون اور امتلاء کم ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| والفسخ فی العضو والاحتلام | ووجع المفصل والزکام |
| اور عضو کے پھٹ جانے مین اور احتلام مین | اور جوڑ کے درد اور زکام مین |

عضو کے ٹوٹنے یا پھٹ جانے کی حالت مین فصد کرنے سے ورم ہو جانے کا ڈر نہین رہتا اور زیادہ احتلام ہونے سے معلوم ہوتا ہی کہ خون جوہنی کا مادہ ہی بدن مین زیادہ ہو گیا ہی - اور جوڑ کی درد سے مراد تقرس جاری ہی

| | |
|---|---|
| والصرع والسبل اوفی الطرفۃ | وتوثۃ او فی ذہاب الشہوۃ |
| اور مرگی اور سبل اور طرفہ مین | اور توثہ اور شہوت کے جاتے رہنے مین |

مرگی مین جب تحقیقاً خون کا غلبہ یا اسکا فساد معلوم ہو جاوے تو فصد کیجاوے

سیل وہ سرخ رنگین جو آنکھ کی سپیدی پر تنی ہوئی ہین خون غلیظ سے پر ہو جاتی ہین - طرفہ سرخ نقطہ ہی جو بسبب ضرب وغیرہ کے آنکھ مین پیدا ہو جاتا ہی ہین فصد کرنا ورم کو روک رکھتا ہی کیونکہ ورم سے مادہ جذب ہو جایا کرتا ہی

| | |
|---|---|
| وشرح منقطع فی المقعدۃ | وفی النساء وجع فی المعدۃ |
| اور شرح مقعدہ مین | اور عرق النسا مین اور معدہ کے درد مین |

سرح وہ جسم ہی جو کہ قبل اور دبر کے درمیان ہو - عرق النسا کی پانون کے ایک جانب مین رگ ہی جسکی فصد باندھنے کے بعد کیجاتی ہی اور معدہ کے درد کے ساتھ جب گرم ورم ہو یا بدن مین خون کا زیادہ امتلار ہو تو فصد کیجاوی

| | |
|---|---|
| ووجع ناخس فی الکبد | وما اعتری فی کبد من سدد |
| اور چبھنی درد مین جو جگر مین ہو | اور سدون مین جو کہ جگر مین پیدا ہوتے ہین |

بشرطیکہ مزاج مین حرارت اور خون مین کثرت ہو —

## علاج الامراض الدموية

دموی (خونی) امراض کا علاج

| | |
|---|---|
| وانج بطب هذه الادواء | بطب سونوخس فی الادواء |
| تو ان مرضون کے علاج مین | سونوخس کے علاج سے نجات دے |

یعنی دموی بیماری کا علاج سونوخس کے علاج کی طرح کیا جاوے کیونکہ سونوخس وہ تپ ہی جو کہ خون کے جوش اور اسکی سخونت سے عارض ہوتا ہی نہ اسکی خصوصیت سے اسلیے اسکا عمدہ علاج فصد ہی جو اکثر تنہا ہی کافی ہوتی ہی - لیکن اسکے بعد رواد عمات کے استعمال سے بقیہ خون کی تلطیف کرنی چاہیے

| | |
|---|---|
| اسهل من الصفراء بعد الفصد | وهل من الغذاء نحو البرد |
| صفرا مین فصد کے بعد مسہل دے | اور غذا مین سردی کی طرف میلان کر |

اگر فصد کافی نہو تو خیساندون کے ذریعہ سے صفرا کا مسہل دیا جاوے اور کھانے کے لیے سرد غذائین جیسے بقلہ (خرفہ) کا ہو۔ آلو بخارا۔ انبلی دیجاوین۔

| | |
|---|---|
| واجنب المسخن من الغذاء | وما به یزید فی الدماء |
| اور گرم غذا سے پرہیز کر | اور اُن سے بھی جو خون بڑھاتی ہین |

جیسے چنے اور ہلیون اور گرم مصالح اور خون کو بڑھانیوالی جیسے گوشت اور شیرین غذا اور شربت ہین۔

| | |
|---|---|
| وصل بما تغذوه نحو القابض | بکل مُرٍّ وبکل حامض |
| اور مائل ہو اسکی غذا کے واسطے قابض کیطرف | ہر ایک کھٹمٹھی اور ترش چیز کے ساتھ |

قابض وہ غذا ہے جو انگور رمان اور ریباس کے پانی کے ساتھ بنائی جاوے اور کھٹمٹھی وہ جو انار وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کی جاوے۔ اور ترش وہ جسمین سرکہ اور انبلی کی آمیزش ہو۔

| | |
|---|---|
| واستعمل الدلیل فی ذا الالم | بالباب فی غلبة الدّم |
| اور اس درد مین اُس دلیل کا استعمال کر | جو غلبۂ خون کے باب مین مذکور ہی |
| وصل الی التبرید والتجفیف | فعل الطبیب الماهر اللطیف |
| اور تو تبرید اور تجفیف کی طرف مائل ہو | جیساکہ ماہر طبیب مہربان (رادانا) کرتا ہی |

چونکہ علاج ضد کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ اور خون کا مزاج حار رطب ہی اسلیے اُسکا علاج اُن ادویات سے کرنا چاہیے جو کہ سرد اور خشک ہون جیساکہ پہلے مذکور ہو چکا ہی

## العلل الصفراویۃ

صفراوی بیماریون کا بیان

| | |
|---|---|
| والمرض الکائن من صفراء | مثل قروح زلق الامعاء |
| مرض صفرا سے ہونے والے (یہ ہین) | جیسے اسہال انتڑیون کے زخم |

زلق الامعاء ایک مرض ہی جس سے طعام امعا مین نہین ٹھہر سکتا۔ اور بقول قرشی بطلان معدی کو کہتے ہین بہرصورت زلق الامعا کا سبب زخم ہین جوکہ امعا انتڑیون مین ہو جاتے ہین جنکا سبب معدہ صفراوی ہی جو امعا کی طرف گرکر انمین زخم کر دیتا ہی۔ جس سے جو امعا کی طرف غذا آتی ہی پھسلکر خارج ہو جاتی ہی۔ کیونکہ امعا مین اسقدر قوت نہین رہتی جس سے کسیقدر عرصہ تک غذا کو روک سکے اور یہی زخم کرنے والا مادہ کبھی لذعدار حرارت کی طرف مستحیل ہو جاتا ہی اور وہ یا تو دماغ سے گرا کرتا ہی۔ یا خود بخود وہان امعا مین پیدا ہو جاتا ہی۔ اور زلق کی حقیقت یہ ہی کہ غذا ہضم اور طبخ سے نکل جاتی ہی۔ اور کبھی ایسا زلق الامعا لزوجت دار بلغم کی وجہ سے ہوتا ہی۔ جو کہ اس لزوجت کے سبب سے غذا کو امعا سے پھسلا کر خارج کر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| والهذیان واختناق الرحم | والغب والنساء واسهال الدم |
| اور ہذیان اور اختناق الرحم | اور نہیہ تپ اور عرق النسا اور اسہال موی |

صفراوی بیماریون مین بکواس اور بیہودہ گوئی اسلیے زیادہ ہوتی ہی کہ صفرا مین حدت اور تیزی ہوتی ہی اور وہ دماغ کی طرف صعود کر کے اُسکی رطوبتون کو جذب اور خشک کر دیتا ہی اور اختناق الرحم ایک بیماری ہی جو غشی اور بیہوشی کے مشابہ ہوتی ہی اور کبھی زیادہ قوی ہو کر صرع (مرگی) کے مشابہ ہو جاتی ہی کیونکہ رحم اور دماغ مین

باہم مشارکت ہوتی ہی۔ اور جب مجامعت سے کم استفراغ ہونے کے سبب سے منی کا مظروف پر ہو تو اسمین عفونت آجاتی ہی۔ کیونکہ منی ایک ایسی رطوبت ہی جو عفونت کو قبول کرکے فساد اور سمیت زہر کیطرف مستحیل ہو جاتی ہی جسکے بخارات دماغ مین جاکر مرگی لاتے ہین۔ اور اگر انمین سے کسیقدر دل کی طرف آوین تو بیہوشی عارض ہو جاتی ہی۔ اور غب سے صفراوی تپ مراد ہی جو کہ خالص صفرا سے پیدا ہوتا ہی اور عرق النسا صفرا سے کم حادث ہوتی ہی کبھی اُس صفرا سے پیدا ہوتی ہی جسمین بلغم مخلوط ہوتی ہی۔ لیکن اکثر اُسکا حدوث صرف خام بلغم سے ہوتا ہی اور وہ ایک درد ہی جو گھٹنے سے شروع ہوکر پاؤن کے بیرونی طرف سے قدم تک ممد ہوتا ہی اور کن انگلی تک بھی پہونچتا ہی۔ خونی اسہال چار قسم پر ہوتے ہین۔ اول وہ جو اندرونی جگر مین زیادہ خون ہونے کے سبب سے آتے ہون جسکا سبب حرارت جگر کی زیادتی ہی جس سے جو کچھ جگر مین پہونچتا ہی وہ خون کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی جسکا رنگ سرکہ کے میل کے قریب قریب ہوتا ہی۔ دوم وہ جو پیپ کی طرح خارج ہون جسکا سبب جگر مین سے کسی جرم کا پگلنا معلوم ہوتا ہی۔ سوم یہ کہ صرف خالص خون خارج ہو چکا ہے خون کی زیادتی اور ریاضت اور فصد کا متروک ہونا بیان کیا جاتا ہی۔ چہارم وہ جو معدہ کے ضعف کے سبب عارض ہون جسمین خوف کی چیز کا پہلے بیان ہو چکا ہے کیونکہ اسکا رنگ سفیدی کی طرف مائل ہوتا ہی اور گوشت کے دھون کے مشابہ ہوتا ہی۔ دموی اسہالات مین سے سچ بھی ہی اسلیے یہان مصنف کی مراد یہی معلوم ہوتی ہی۔ کیونکہ اکثر سچ کا مادہ صفراوی ہوتا ہی جو امعا مین گھس کر انمین فساد کر دیتا ہی جس سے خون نیچے کی طرف خارج ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وعلۃ السُّعال والصُّداع | وورمٌ فی الجسم یبدو ساعٍ |
| اور کھانسی اور دردسر کی بیماری | اور جو عضو جسم مین وقتاً ہوا ظاہر ہو |
| وشدۃ الوجع فی الاذنین | وکثرۃ المرض فی الجفنین |
| اور سخت درد کا ہونا دونون کانون مین | اور زیادہ بیماریان پلکون مین |

چونکہ صفرا مین زیادہ تیزی اور قوت ہوتی ہی اسلیے کانون مین زیادہ سخت درد محسوس ہوتا ہی۔ دوسرا نسخہ بجاے مرض کے جرب ہی جسکا سبب طبیبون نے یہ بیان کیا ہی۔ کہ اگر پلکون مین خارش صفرا سے ہوتی تو وہان ورم صفراوی کا ہونا ضروری تھا۔ بلکہ اُسکا سبب شور اور کھار مادہ بیان کیا جاتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وفی المفاصل قُروحٌ وورمٌ | ووجعٌ فیہا شدیدٌ فی الاکمّ |
| اور جوڑون مین زخم اور ورم ہو | اور اُن مین سخت درد ہوتا ہو |
| وکشقاقِ اصبعٍ وداخِس | ونحو اثارِ ترمسٍ کعادسہ |
| اور جیسے اُنگلی کا پھٹ جانا اور داخس | اور جیسے نشان جو دیکھے تو عدسیہ والے کو |

داخس ایک ورم ہی جو اُنگلی مین ناخن کے متصل ہوتا ہی جسمین سخت درد ہوتا ہی اور اکثر اوقات اسکے جوش سے تپ بھی عارض ہو جاتی ہی۔ عدسیہ ایک پھنسی ہی جو دانہ عدس یعنی مسور کے مشابہ ہوتی ہی۔ بدن کے مختلف مواضع مین نکلتی ہی۔ اور طاعون کی قسم مین سے ہی اور آثار یعنی نشان سے بہان وہ چھوٹی پھنسیان زردی مائل مراد ہین جو شرا صفراوی کے حکم مین داخل ہین۔

| | |
|---|---|
| وصفرۃٌ فیما علت اسنانہ | ووجعٌ یشتدُّ فی اللثانۃ |
| اور زردی جو کسیکے دانتون پر چڑھ جاوے | اور درد لثہ مین سخت ہووے |

| | | |
|---|---|---|
| والعشق والنزف اوالناصور | | او اصفرار الجلد او البثور |
| اور عشق اور خون کا چلنا اور ناصور | | اور جلانا زرد ہونا اور ثبور |

عشق وسواہی مرض ہو جسکو انسان آنکھ کی تسلط کی وجہ سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسلیے اُسکو سوداوی امراض مین شمار کرنا مناسب تھا۔ بلکہ یہان بجاے عشق کے غشی کا لفظ صحیح ہو جو اکثر متعدد نسخون مین پایا گیا ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| ومثل اثار دقاق سود | | وسدة تكون في الكبد |
| اور جیسے داغ چھوٹے چھوٹے کالے کالے | | اور سدہ جو جگر مین ہوتا ہی |

کسی طبیب نے نہین لکھا کہ جسم مین سیاہ داغ صفرا سے ہوتے ہین نہ خود شیخ نے قانون مین لکھا بلکہ وہ سوداوی مادہ سے پیدا ہوتے ہین یا سوختہ خون سے اور مصنف نے قانون مین لکھا ہی کہ جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین یا تو غلیظ یا لزوجت دار خلط سے یا ورم یا ریح سے یا غلیظ اشیا جیسے گاے اور اونٹ کے گوشت کے کھانے سے یا غذا کھانے کے بعد حرکت کرنے سے یا مٹی یا ٹھیکری یا کوئلے کھانے سے یا قابض میوہ جات کمثری وزعرور وغیرہ کے تناول سے اور کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ صفرا سے جگر مین سدّے ہو جاتے ہین کیونکہ وہ رقیق ہے البتہ یون کہا جا سکتا ہی کہ جب صفرا کے ساتھ بلغم آمیزش پاتا ہی تو اس سے جگر مین سُدّے ہو جاتے ہین۔ اور نیز یہان جلد کی زردی سے مراد وہ ہی جو یرقان مین ہوتی ہی

| | | |
|---|---|---|
| وورم في الرحم اوكالشوصة | | وكسيج او كذهاب شهوة |
| اور رحم کا ورم اور شوصہ | | اور خراش انتڑیون کا اور جاتا رہنا اشتہاے طعام کا |

شوصہ گرم ورم ہی۔ پسلیون کے حجاب کے اندر ہو جاتا ہی جسکو ذات الجنب و برسام

کہتے ہین اور کبھی شور بلغم سے عارض ہوتا ہی۔ طعام کی اشتہا کبھی صفرا کی زیادتی سے زائل ہو جاتی ہی لیکن اکثر اُسکا سبب مادہ بارد ہوتا ہی جس سے اشتہاے طعام کی قوت مین ضعف آجاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| وکالدّوّار اوشقاق شفۃ | وجع اللّھاۃ اوکالھیضۃ |
| اور جیسے کہ دوران سر اور لب کا پھٹ جانا | اور کوے کا درد اور ہیضہ |
| والقرح ان یسعی وکالدّبیلۃ | وکجساء بان فی المقعدۃ |
| اور جیسے کہ زخم جو چلے اور دبیل | اور صلابت کہ مقعد مین ظاہر ہو |

دوران یہ ہی کہ انسان کو اپنے گرد تمام اشیاء گھومتی نظر آتی ہین جو اکثر صفراوی بخارات سے ہوتا ہی جو معدہ سے دماغ کی طرف صعود کرتے ہین اور لب کے پھٹنے کا سبب یا تو مزاج کی گرمی یا گرم بخار یا عضو یا بدن کے مزاج کا یبس ہوتا ہے اور ہیضہ مین غذا معدہ مین خراب ہو کر باہر نکلنا چاہتی ہی یا تو قی کے ذریعہ سے۔ یا اسہال سے۔ اور ہیضہ اور ذرب مین یہ تفاوت ہی کہ ہیضہ مین قی ہوا کرتی ہی۔ جس سے اکثر مرہ صفرا خارج ہوتا ہی۔ اور ذرب مین قی نہین ہوتی۔ اور جو کچھ خارج ہوتا ہی وہ مختلف قسم کا کیلوس کی طرح ہوتا ہی۔ اور ہیضہ جلدی زائل ہو جاتا ہی۔ اور ذرب بطی الزوال ہی۔ اور جلنے والے زخم رقروح ساعیہ) اکثر رقیق صفرا سے پیدا ہوتے ہین جسکا مزاج فاسد اور متغیر ہو جاتا ہی۔ اور دبیلہ طب کی اصطلاح مین ایک قسم کا ورم تکلیف دینے والا ہی۔ جسکا اندرونی موضع خالی ہوتا ہی جسمین مادہ جمع ہوتا ہی جیسا معدہ یا مقعد کی صلابت ہی جسکے ساتھ بعضون نے معدہ کے سخت دام کو بھی ملحق کیا ہی۔ اور جمہور اطبا کے نزدیک جساء ورم کے مشابہ ہے

حقیقت مین ورم نہین ہوتا جسکا سبب سودا رغلیظ جو معدہ مین داخل ہوجاتا ہی
اور اہل لغت نے بیان کیا ہی کہ جاسی ثقیل چیز کو کہتے ہین - اور یہ ثقل اور صلابت
اُسکے اعراض سے ہی -

| | |
|---|---|
| والحاکۃ او کحصبۃ او نملۃ | وخشر اذا وکفرح ربیۃ |
| اور خارش اور چیچک اور کھسرہ | اور سرخ بادہ اور چھپچھڑے کے زخم |

نملہ کھسراہی جو چھوٹی چھوٹی صفراوی پھنسیان ہوتی ہین -

## علاج العلل الصفراویۃ

صفراوی بیماریون کا علاج

| | |
|---|---|
| وصل بمثل ھذہ فی الطب | الی معالجات حمی الغب |
| ان مرضون کے علاج کرنے مین | معالجات حمی غب کی طرف سیلان کر |

صفرا کے تمام اقسام حار یابس ہین اور جو امراض اس سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی
ایسا ہی گرم خشک ہین اسی طرح حمی غب یعنی تھیہ تپ جو ایک دن بیچ مین ناغہ کرکے
تیسرے روز چڑھا کرتی ہی اور پہلے معلوم ہوچکا ہی کہ علاج بالفصد کیا جاتا ہی اسلیے حمی غب
اور دیگر امراض صفراوی کا علاج اُن ادویات سے کیا جاوے جو کہ بارد اور رطب ہین -

| | |
|---|---|
| واخرج الصفراء دون الفصد | واقصد من التبرید نحو القصد |
| اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے | اور قصد کر تبریہ سے میانہ روی کو |
| فی العلل المقصودۃ الامیۃ | وخص بالترتیب ذی المرتبہ |
| مخصوص وموی بیماریون مین | اور خاص کیا گیا ہے ساتھ عمدہ ترتیب کے |

## فی نسخہ

| | |
|---|---|
| واخرج الصفراء دون الفصد | وافصد من التبرید نحو الفصد |
| اور نکال تو صفرا کو بدون فصد کے | اور فصد کر تبرید سے فصد کی طرف |
| فی العلل المذکورۃ الدمیۃ | وخص بالترطیب ذی المریۃ |
| مذکورہ دموی بیماریون مین | اور ترطیب کے ساتھ مخصوص کر صفرا کو |

میرے نزدیک یہ معنی عمدہ اور قریب الفہم ہین

| | |
|---|---|
| فانھا تشرکھا فی الحر | وکل ما یلقی الفتی من ضر |
| کہ یہ بیماریان دموی بیماریونکو گرمی مین شریک ہین | اور ہر اُس بیماری اور دُکھ کو بھی جو جوان کو لگتی ہین |
| واستعمل الدلیل فی ذا الداء | بالباب فی غلبۃ الصفراء |
| اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین | موافق باب دوم اس بیان کے جو غلبہ صفرا مین گزر چکا ہے |

تمام طبیب بالاتفاق اس امر کے قائل ہین کہ جبتک خون مین زیادتی یا اُسمین تغیر نہو فصد کرنا ممنوع ہے اور نہ فصد سے زیادہ خون نکالا جاوے جو بدن مین بیس اور خشکی زیادہ کرتا ہے۔ اور یہان مقصود بدن کو رطوبت اور تری پہونچانا ہے۔ بعدازین تب کی تبرید کیجاوے اُن ادویات سے جو کہ تپ دموی کے علاج مین مذکور ہوچکی ہین۔ لیکن یہ دونون تپ حرارت مین تو مشترک ہین لیکن دموی مین تبرید اور تخفیف کی جاتی ہے جیسے ریباس اور انبہ مارلس اور تخم ہندی دیجاوین۔ کیونکہ خون مرطوب ہوتا ہے جسکی اصلاح کے لیے مجففات کا استعمال کرنا مناسب ہے اور صفرا کا مزاج یابس ہے اسکی صفراوی بیماریون مین ترطیب کی ضرورت ہوتی ہے۔

## العلل البلغمیۃ

بلغمی بیماریون کا بیان

| | |
|---|---|
| وکل سقم کاین من بلغم | کما تراہ رھلا من ورم |
| جو مرض کہ بلغم سے ہو ایسا ہی | جیسے تو ڈھیلا ورم دیکھتا ہے |

ڈھیلا ورم وہ ہی جسمین دبانے سے انگلی داخل ہوجاتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وفالج وعلۃ الاسترخاء | وکصداع البرد والاغماء |
| اور جیسے فالج اور استرخا کا مرض | اور سردی کی دردسر اور بیہوشی کیطرح |

فالج لغت مین بدن کے ایک جانب کا طول مین استرخا ہوجانے کو کہتے ہین اور طب مین فالج بدن کے اعضا مین ہی کسی ایک عضو کا ڈھیلا اور مسترخی ہوجانا ہی اس صورت مین استرخا کی بیماری جو علٰحدہ شمار کی ہی اُسکا کچھ مفہوم نہین ہی مگر جبکہ فالج سے لغوی معنی اور استرخا سے دوسرے طبی معنی مراد لیے جاوین تو کچھ مخالفت نہین آتی۔ اغماء نیند اور بیہوشی کے درمیان ایک حالت ہی جسمین آدمی کے تمام حواس بیکار ہوجاتے ہین۔ اُسکا سبب غلیظ بخارات ہین جو کہ دماغ مین پہونچکر دماغ کی روح کو ایذا پہونچاتے ہین۔

| | |
|---|---|
| والکرب الغلیظ والنحیر | ودرم العنق وھو الخنزیر |
| اور جیسی خارش غلیظ اور بیچین | اور گردن کا ورم جو خنزیری ہے |

غلیظ خارش وہ جو کہ فی نفسہ غلیظ اور صلب ہو یا اُسکا مادہ ایسا ہو اور وہ بلغمی شور مادہ سے پیدا ہوتی ہی جو کہ خون مین مخلوط ہوتا ہی۔ نحیر یعنی بیچین یہان بلغمی بیماریون مین شمار کرنا مناسب نہ تھا۔ کیونکہ وہ بالاتفاق گرم صفراوی غلط سے پیدا ہوتی ہی

یا گرم ورم سے یا شور بلغم سے یا کسی خارجی سبب سے شاید بلغم شور سے پیدا ہونیکی وجہ سے یہان لکھدیا گیا ہی۔ گردن کے ورم سے مراد سخت ورم ہی اور اصطلاح مقرر ہوچکی ہی کہ گردن کے سخت ورمون کو خنازیر کہتے ہین۔

| | |
|---|---|
| کخاز الراس والنسیان | ووجع البارد فی الاذان |
| اور جیسے درد سر اور نسیان | اور درد سر جو کہ کانون مین ہو |
| وبرش ونمش وسکتۃ | وکسعال لین ولقوۃ |
| اور جیسے برش اور نمش اور سکتہ | اور جیسے کھانسی نرم نرم اور لقوہ |

برش چھوٹے چھوٹے نقطے سیاہ رنگ کے ہین جو اکثر چہرہ پر نمودار ہوتے ہین۔ اور نمش قطعہ سیاہ یا سرخ ہی جو چہرہ مین پیدا ہوتا ہی اور شیخ کے نزدیک جو سرخ ہو وہ نمش ہی اور جو سیاہ ہو وہ برش ہی اور نرم کھانسی جو بوڑھون مین ہوتی ہی اسکا سبب لزوجت دار غلیظ مادہ ہی جو کہ سینہ اور حنجرہ مین آجاتا ہی۔ اور کبھی ربو کو بھی نرم سرفہ کہتے ہین۔

| | |
|---|---|
| وداء فیل وانقطاع شہوۃ | والقمل والغلظ فی المقعدۃ |
| اور جیسا کہ داء الفیل اور جاتا رہنا اشتہا کا | اور جوئین پڑنی اور مقعدہ مین غلظت اور سختی نظر آنی |

داء الفیل مرض ہی جسمین قدم بڑھ جاتا ہی سودا یا غلیظ خون یا بلغم کے نزول سے اسمین اکثر تو قدم ہی بڑھجاتا ہی اور کبھی ساق (پنڈلی) بھی بھاری ہوجاتی ہی چونکہ اسمین پاؤن ہاتھی کے مشابہ ہوجاتے ہین اسلیے اس بیماریکو داء الفیل کہا گیا یا یہ کہ اکثر ہاتھی کو یہ بیماری عارض ہوتی ہے۔

| | |
|---|---|
| وماء عین وانتشار عین | والنتن اذ یحدث فی الانبطین |
| اور جیسے نزول الماء اور ثقبہ منبہ کا وسیع ہوجانا | اور تعفن جو کہ دونون بغلون مین ہو |

ماء عین یعنی نزول الماء سے وہ پانی مراد ہی جو کہ آنکھون مین اُتر آتا ہے اور بینائی پر پردہ ڈال دیتا ہی۔ اور آنکھ کے ثقبہ عنبیہ وسیع ہو جانے کا غلیظ خلط لزوجت دار ہے جو کہ حدقہ (ڈھیلے) کے اندر داخل ہو کر آنکھ کی تھوڑی سی سیاہی کو پھیلا کر زیادہ کر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| وکالذی فی البطن من افات | کزلق الامعاء والحیات |
| اور جیسے کہ وہ آفتین جو پیٹ مین ہوتی ہین | زلق الامعاء اور حیات کیچوے کیطرح |

پیٹ کی آفتین جیسے ریح۔ تولنج ضعف ہضم وغیرہ۔ اور زلق الامعا کا سبب اکثر رطوبت بلغمی ہوتی ہی جو امعا سے غذا کو اُسکے نکلنے کے وقت سے پہلے خارج کر دیتی ہی۔ اور کبھی امعاء کے زخمون کے سبب سے بھی ایسا ہو جایا کرتا ہی۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی۔ اور حیات یعنے کیچوے لمبے کیڑے پیٹ مین ہو جاتے ہین جنکے پیدا ہونیکا سبب بلغمی رطوبت سے بیان کیا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| والعسر اذ یحدث فی الولادۃ | والاحتباس منہ فی المشیمۃ |
| اور دشواری جو ولادت مین پیدا ہووے | اور احتباس مشیمہ مین ہو جانا |

ولادت کی دشواری اور مشیمہ یعنی بچہ دان کے رُک جانے مین بلغم کو کچھ دخل نہین ہی اور نہ مصنف نے کسی اور کتاب مین ایسا کہا ہی

| | |
|---|---|
| ووجع الکلی وحمی الورد | والبرد فی الطحال او فی الکبد |
| اور گردون کا درد اور وہ لہرہ آنیوالا بخار | اور سردی تلی یا جگر مین |
| وکالنتو کائنا فی السرۃ | ومرض من اختلاف مدۃ |
| اور جیسے کہ اُبھرنا جو ناف مین ہو | اور مرض کہ پیٹ کے اسہال موی سے ہو |

نافہ کے اُبھرنے کا سبب ریح ہی۔ اور ریح کے پیدا ہونے کے اسباب مین سے ایک بلغم ہی جو کہ معدہ مین گرکر اُسکو خراب کر دیتی ہی۔ اور اختلاف مدہ سے مراد اسہال پیپ کے ہین۔ کیونکہ موٹی امعا مین کبھی مادہ بلغمی سے ورم ہوکر متحجر ہو جاتا ہی جس سے پیپ برازمین مخلوط ہوکر خارج ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وجع المفصل واسوداده | وخضرة تعلوه واكداده |
| اور جوڑ کا درد اور اسکا سیاہ ہوجانا | اور سبزی جو اُسپر ہو یا سیاہی |

جوڑون کا درد اکثر بلغم سے ہوا کرتا ہی۔ اور کسی عضو کا سیاہ یا سبز یا نیلگون ہونا یا تو کسی خارجی سبب سے ہوتا ہی جیسے سردی یا برف کا پہونچنا یا خارج سے جیسے خلط سوداوی جو معدہ مین گرکر اُسکا مزاج فاسد اور خراب کر دیتی ہے

| | |
|---|---|
| ومرض الحبن كالزقي | منه او لحمي او الطبلي |
| اور استسقا کی بیماری جیسے استسقا زقی | اور لحمی اور طبلی |

استسقا زقی مین پانی ہوتا ہی اور طبلی مین ہوا۔ اور لحمی مین غذا سارہ ہین اور یہ تینون قسمین غریب مادہ بارد یا مایئہ سے حادث ہوتے ہین اسلیے یہ بلغم کے اقسام مین شمار کیئے جاتے ہین

## علاج الامراض البلغمية

بلغمی بیماریون کا علاج یعنی انکی تدبیرین

| | |
|---|---|
| ومل بهذا الضرب الى العلاج | البارد الرطب من المزاج |
| اس قسم مین بارد رطب مزاج کے | علاج کی طرف تو رجوع کر |
| واستعمل الدليل في معرفته | علامات البلغم في غلبته |
| اور استعمال کر دلیل اسکی شناخت مین | وہ علامتین جو بلغم کے غلبہ مین ہوتی ہین |

| | |
|---|---|
| وافرغ بما ذکرت من الدواء | فستفرغ البلغم فی ذا الداء |
| اور استفراغ کر اُن دوائیون سے جنکا مین ذکر کر چکا ہون | تا کہ تو اس مرض مین بلغم کو نکالے |

چونکہ بیماریون کا علاج انکے ضد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اسلیے بارد رطب بیماری کا علاج اُسکی ضد حار یابس دوا سے کرنا چاہیے۔ پس بلغم کا معالجہ تین امور سے مکمل ہوتا ہی۔ اول مادہ کو پکانا اور اُسمین نضج دینا تا کہ اسکا قوام درست ہو کر نکلنے کے قابل ہو جاوے۔ دوسرے بلغم کے مسہلات کے ذریعہ سے اسکا نکالنا تیسرے بقیہ اثر کی تعدیل کے لیئے حار یابس ادویات کا استعمال کرنا

| | |
|---|---|
| وبعد ذا ادخل علی ذا البدن | ما یسخن الجسم من المسخن |
| بعد اُسکے داخل کر اُس بدن پر | وہ گرم دوا جو بدن کو گرم کر دیوے |
| ومل مع التسخین للتجفیف | وبالغذاء السخن اللطیف |
| اور باوجود گرمی کے رغبت کر تو طرف خشکی ہونے کے | اور طرف گرم غذا سے لطیف کے |
| هذا وبالجملة فالتعالج ۴ | بمسخن من داخل او خارج |
| اُسپر التزام کر اور الغرض تو علاج کر | گرم چیز سے خواہ داخل سے یا خارج سے |
| ونحو ما الصنعة فی الفالج | من حب منتن ومن نخالج |
| اور اس سے جو ہم فالج کی بیماری مین بناتے ہین | نسخہ حب منتن کا اور مسہل بلغمی سے |

بدن مین جب بلغم غلبہ پاتا ہی۔ تو اُس سے اُسکے مزاج مین برودت آجاتی ہی اور پھر جب بلغم کو اسہال کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہی۔ تو کچھ نہ کچھ مزاج کی برودت کا اثر بدن مین رہ جاتا ہی جسکا دفعیہ گرم ادویات سے کیا جاوے خواہ داخل کی طرف سے جیسے معجون فلاسفہ اور گرم مصالح کا تناول کرنا یا خارج سے

جیسے گرم ضماد کرنا۔ اور گرم تیلون کا ملنا تاکہ ظاہر بدن پر حرارت غلبہ پالیوے اور بدن کے مسامات کھل جاوین۔ اور جسطرح صفراوی بیماریون کے معالجہ مین سردی اور تری پہونچائی جاتی ہی اسیطرح یہان برخلاف گرمی اور خشکی پہونچانی چاہیے۔ اور بلغمی امراض کا علاج فالج کے علاجون کا ایک جزہے اسلیے فالج کی تدابیر کے مطابق یہان علاج کرنا چاہیے۔ نخالج سے مراد بلغمی مسہل ہی لیکن جو مسہل ملہلجات اور میوہ جات سے مرکب کرتے ہین وہ بلغمی امراض کے مناسب نہین ہے۔

## الامراض السوداویہ

سوداوی امراض کا بیان

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مافی البدن من داء | مستحدث من ضرۃ سوداء |
| ہر بیماری بدن مین | جو مرہ سودا سے پیدا ہوتی ہے |
| فکالشاليل وحمّی الربع | وکالبواسیر ودواء الصرع |
| جیسے مسے اور چوتھیے کا بخار | اور جیسے بواسیر اور مرگی کی بیماری |

مرگی کے اسباب مین سے رطوبت بلغمی ہی جسکا جوہر ناقص ہوتا ہی دماغ مین جاکر حس وحرکت کے مجری (یعنی راہ) مین غیر مکمل سُدّہ پیدا کردیتا ہی اور اگر پورا سُدّہ ہوجاوے تو اس سے سکتہ عارض ہوجاتا ہی۔ بقول بقراط مرگی کے تین اسباب ہین۔ یا تو کسی اور بیماری سے یا غلیظ فاسد متعفن مادہ سے یا جنسیہ ہوتی ہی

| | |
|---|---|
| وکالذی فی الانف من بسانج | من تاکل وکالتشنج |
| اور جیسے کہ ناک مین پھنسیان ہوتی ہین | اور ماس خورہ اور تشنج |

تشنج کسی عضو کا اپنی اصل اور جڑ کی طرف سکڑ کر چلا جانا۔ اور فواق (جمائی) بھی تشنج کے اقسام مین سے ہی۔ اور تشنج کی دو قسمین ہین ایک وہ جو پیدا ہوتا ہی پٹھون کے امتلا سے جو کہ ایسی غلیظ رطوبتون سے پُر ہو جاتے ہین جو کہ عضو کو پوری حرکت کرنے سے باز رکھتے ہین۔ اس قسم کا تشنج اکثر دفعۃً عارض ہوا کرتا ہی دوسرا تشنج یبسی جو کہ یا بس خلط سوداوی کے غلبہ یا بدن یا کسی عضو کے مزاج پر خشکی کے غالب آنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی جس سے بدن کی تمام رطوبتین جذب ہو جاتی ہین

| | |
|---|---|
| ومغصٍ وسرطانٍ وبهقٍ | وكلفٍ وكالصداعِ والأرقِ |
| اور مروڑ اور سرطان اور سیاہ چھیپ | اور کلف اور درد سر اور بیداری |

مغص یعنی مروڑ اکثر خلط غلیظ یا ریح غلیظ سے پیدا ہوتے ہین اور گرم خلط سے انکا ہونا کمتر ہی۔ اور سرطان (کینکڑا) دریائی حیوان مشہور ہی۔ اور چونکہ ورم سوداوی سرطان کے شکم سے مشابہت رکھتا ہی۔ اور باہر سے اُسکی متشعبہ رگین سرطان کے پانون کے مشابہ ہوتی ہین۔ اسلیے اُسکا یہ نام رکھا گیا۔ دوم یہ کہ یہ ورم اعضا کو اسیطرح چمٹ جاتا ہی جیسا کہ وہ کسی چیز کو پکڑ لیتا ہی۔ اور سرطان کی دو قسمین ہین متقرح و غیر متقرح۔ اور بہق اور کلف مین یہ فرق ہے کہ بہق اسود مین خشونت ہوتی ہی اور کلف مین نرمی اور صفائی

| | |
|---|---|
| والورمِ الصلبِ وكالجذامِ | وكالذي يفسدُ من الطعامِ |
| اور جیسے سخت ورم اور جذام | اور جیسے کہ کوئی طعام فاسد ہو جاوے |

برش اور مش دونون کلف ہی مین داخل ہین نمش کا رنگ سُرخ ہوتا ہی اور جو سرخ رنگ

سیاہی آمیز ہو اُسکو برش کہتے ہین اور جو بطم ہو وہ کلف ہی۔ ان سب کا سبب بدن کے مزاج کی خشکی ہی یا سوداوی غلظ کا ظاہر جلد کیطرف مندفع ہوتا ہی اور سخت ورم سرطان کی قسم مین سے ہوتا ہی۔ صداع سر کا درد ہی جسکا پیدا ہونا سودا سے کمتر ہی کیونکہ سودا کا صعود اپنی غلظت اور خشکی کی وجہ سے دماغ کی طرف کمتر ہوتا ہی۔ اور جذام جسکو داء الاسد کہتے ہین کیونکہ یہ بیماری اسد یعنی شیرون مین زیادہ ہوا کرتی ہی یا اسلیے کہ اس بیماری والا آدمی شیر کی طرح بیٹھا کرتا ہی یا اسلیے کہ حدیث صحیح مین وارد ہی فر من المجذوم فرارک من الاسد۔ یعنی صحیح بخاری مین مروی ہے کہ مجذوم سے ایسی نفرت کرو جیسے کہ شیر سے چاہیے۔ اور جذام کا سبب یہ ہی کہ سودا بدن مین زیادہ ہو جاتا ہی۔ یا سخت ورم متراکم ہوکر بدن کی قوتون کو مغلوب کر دیتا ہی۔ معدہ مین غذا کے بگڑنے کے دو اسباب ہین۔ ایک لطیف طعام کا فاسد ہو جانا جو معدہ کے ضعف اور اُسکی حرارت کی کمی پر دلالت کرتا ہی۔ دوسرے غلیظ کا فاسد ہونا جسکے بگڑنے سے لطیف کا آسان تر ہی جسکا سبب وہ مادہ فاسدہ ہی جو کہ معدہ مین گرتا ہی سو اس فساد کے ساتھ جب حموضت اور ترشی بھی پائی جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ اُسکا مادہ سوداوی ہی جو کہ معدہ مین پیدا ہو گیا ہی

| | |
|---|---|
| فی الجوف والیابس من سعال | والریح والجساء فی الطحال |
| شکم مین اور خشک کھانسی | اور ریح اور صلابت تلی مین |

ریح الطحال جسکو نفخ رائح بھی کہتے ہین وہ غلیظ سوداوی ریح ہی جو کہ طحال کے تجاویف مین داخل ہو جاتی ہی۔ اور کبھی وہ ریح طحال کے مجاور امعا مین بند ہو جاتی ہی۔ اور تلی کی ریح اور ورم مین یہ تفاوت ہی کہ ریح مین خفت ہوتی ہی۔

اور ورم مین سختی اور نیز ورم کی صورت مین دبانے اور نبض سے درد اور تکلیف ہوتی ہی اور ریح مین دبانے سے تسکین - اور صلابت طحال سکی سخت ورم مراد ہی

| | |
|---|---|
| وداءِ مالیخولیا فی الرأس | وما دھا البول من احتباس |
| اور مالیخولیا کی بیماری جو سر مین ہوتی ہی | اور وہ احتباس جو بول کو صدمہ پہونچاتا ہی |

مالیخولیا کی تین قسمین ہین ایک وہ جو کہ سر مین ہوتی ہی دوسری وہ جو ساری بدن کی شرکت سے ہوتیسری وہ جو مراق البطن کی شرکت سے ہو بہر صورت سب کا مادہ ہوتا ہی اور احتباس بول سے مراد دشواری ہی جسکا سبب اکثر برودت ہوتی ہی اور جب سودا بھی کسی مجری مین کرتا ہی تو اپنی غلظت اور سختی کی وجہ سے اُسکی راہ کو بند کر دیتا ہی

| | |
|---|---|
| وداء قولنج وداء ثعلب | ومرض من عض کلب کلب |
| اور قولنج کی بیماری اور داء ثعلب | اور مرض جو باولے کُتّے کے کاٹنے سے ہوتا ہی |

قولنج معوی بیماری ہی جسمین قابل اخراج کی چیز کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہی جسکا اکثر سبب غلیظ ریح ہی اور کبھی سودا امعا مین گرکر جو کچھ وہان پاتا ہی اُسکو جذب اور خشک کر دیتا ہی یا اسمین جو ریح ہوتی ہی وہ غلیظ ہو جاتی ہی - اور کبھی امعا کے سدے سے بھی عارض ہو جاتی ہی - داء ثعلب ایک بیماری ہی جسمین سر کے سارے بال گر جاتے ہین جسکا سبب صرف صفرا ہی یا سودا صفرا آمیز بلکہ چاروں اخلاط کے غلبہ سے یہ بیماری ہو جاتی ہی - پس جو سودا سے ہو اُس عضو کا رنگ سیاہ یا خاکستری ہوتا ہی - اور جو بلغم سے ہو وہ سفید اور جو صفرا سے ہو وہ زردی آمیز ہوتا ہی - باولے کُتّے کے کاٹنے سے آدمی دیوانہ بلکہ مجذوم کی حالات کے مشابہ ہو جاتا ہی کیونکہ اُسکا مزاج احتراق واقع ہونے سے زہر دار سودا کیطرف مستحیل ہو جاتا ہی

والقصوص

| | |
|---|---|
| والقوباد اللبن والمعقود | فی الجوف والبرد فی الکبود |
| اور دادِ اور شیرِ منجمد | اور شکم اور جگر مین سردی |

خراز بھی قوبا کے قسم مین سے جو اکثر بدن مین پھیل جاتا ہی جسکا مادہ سوداوی ہوتا ہی۔ اور پیٹ مین شیرِ منجمد سے یہ مراد لیجا سکتی ہی کہ جب دودھ معدہ مین پہونچتا ہی تو وہان سودا گرکر یا اسمین مخلوط ہوکر اپنی غلظت کی وجہ سے اُسکو منجمد کردیتا ہی۔ اور سودا سے جگر کا سرد ہوجانا ناممکن ہی۔ اور اگر تسلیم بھی کیا جاوے تو اُس سے یہ مراد ہوسکتی ہی کہ جب کسیقدر سودا مین سے جگر کے خون مین جاکر مخلوط ہوتا ہی تو وہ خون سرد ہوجاتا ہی جس سے سودا کی برودت کی وجہ سے جگر مین بھی سردی آجاتی ہی جو عین اسکا سرد ہوتا ہے۔

| | |
|---|---|
| ومرض فی شهوة کلبیة | وکحصی الکلیة والمثانة |
| اور مرض شہوت کلبی کی | اور گردہ اور مثانہ مین سنگریزہ |
| ونفخة ودرم فی المعدة | وکانشقاق کان فی المقعدة |
| اور ریاح یا ورم معدہ مین | اور انشقاق کہ مقعد مین واقع ہو |

## فی نسخة

| | |
|---|---|
| ومرض من شهوة کلبیة | وکانشقاق کان فی المقعدة |
| وکحصی الکلیة والمثانة | ونفخ مؤلم فوق العانة |
| اور جیسے گردہ اور مثانہ کے سنگریزہ | اور ریح جو پیڑو سے اوپر تکلیف دیوے |

شہوت کلبیہ جسکو جوع الکلب بھی کہتے ہین یہ ہی کہ آدمی غذا کھاتا ہی مگر اسکا کم سیر نہین ہوتا ہی جسکا سبب سوداوی خلط ہی جو معدہ مین گرتی ہی اور کبھی

ترش بھی ہوجاتی ہی۔ اور جوع البقر یہ ہی کہ آدمی کے اعضا بھوکھے اور غذا کے متقاضی ہوتے ہین مگر معدہ غذا کی خواہش نہین کرتا۔ اور مقعد کے پھٹنے کا کا سبب مزاج کی یبوست ہی۔ ثانہ اور گردون کے سنگریزون کا سبب سودا تو ہو نہین سکتا۔ کیونکہ تمام طبیب بلکہ خود مصنف نے بھی اپنی اور کتابون مین تصریح کی ہی کہ سنگریزہ پیدا ہوتا ہین بلغم غلیظ یا لزوجت دار سے جسمین زیادہ حرارت عمل کرکے متحجر کردیتی ہی

| | |
|---|---|
| والنفخ فی البطن وفی الجنبین | والنفخ فی الراس والاذنین |
| اور ریح شکم مین اور دونون پہلو مین | اور نفخ سر مین اور دونون کانون مین |

بیت کا نفخ قولنج کے قسم مین سے ہی۔ ریح غلیظ یا خلط غلیظ ہی جو کہ تمدد اور کھچاوٹ پیدا کرتی ہی۔ کانون مین نفخ سے مراد طنین ہی جسکا سبب سوداوی بخارات ہین جو کہ دماغ مین پیدا ہوتے ہین یا کسی اور جگہ سے صعود کرکے دماغ مین پہونچتے ہین

| | |
|---|---|
| وشتر یحدث فی الجفنتین | ونقرس یکون فی الرجلین |
| اور سکڑنا کہ دونون پلکون کو عارض ہو | اور نقرس کا درد جو کہ دونون پیرون مین پیدا ہو |

پلکون کے سکڑنے کا سبب یا تو تشنج ہی یا خشکی جو دونون سودا مین شامل ہین اس بیماری مین نیچے کی پلک ایسی سکڑ جاتی ہی کہ آنکھ پر آنکھ منطبق نہین ہوسکتی نقرس۔ درد جو پانوون کے انگوٹھے سے شروع ہوکر اوپر کو چلا آتا ہے۔

## علاج الامراض السوداویۃ

سوداوی بیماریون کا علاج

| | |
|---|---|
| وعمل بذا النوع من الادواء | للطب فی الجذام من دواء |
| اور عامل ہو تو اس قسم کی مرضون مین | اس علاج کی طرف جو جذام کی بیماری مین ہی |

| | |
|---|---|
| واستعمل الدلیل فی ذا الداء | بالباب فی غلبۃ السوداء |
| اور استعمال کر دلیل کو اس مرض مین | موافق اسباب کے جو غلبہ سودا مین مذکور ہی |
| فافرغ بافتیمون او بسفایج | وبالذی ذکرت فلتعالج |
| پس استفراغ کر تو افتیمون اور سفایج کے ساتھ | اور جو پہلے مین ذکر کر چکا ہون اُسکے ساتھ معالجہ کر |
| واستعمل التسخین والترطیبا | کنت بما تفعلہ مصیبا |
| اور استعمال کر تو تسخین اور ترطیب کو | تاکہ تو اپنے کام اور علاج مین بامراد ہووے |

کئی بار پہلے مذکور ہو چکا ہی کہ علاج بالضد کیا جاتا ہی۔ گرم کا سرد سے اور خشک کا تر سے اور تر کا خشک سے پھر مصنف نے اُن امراض کا علاج درج کیا ہی جو اُس قسم کے تمام علاجون کا اصل اصول ہی جیسے حمی غب کو بیان کیا جسکے علاج کے مطابق تمام گرم بیماریون کا علاج ہی۔ اور تمام بارد بیماریون کا علاج فالج کی طرح ہی۔ اور سوداوی کا علاج جُذام کے مانند۔ اور سوداکا مزاج سرد خشک ہی اسلیے اُسکی بیماریونکا علاج گرمی اور تری سے کرنا چاہیے اور گرمی سے مراد معتدل ہے کیونکہ قوی حرارت سے مادہ متحجر ہو جاتا ہی

## الجزء الثالث وھو العمل بالید وتقسیمہ

یہ کتاب کا تیسرا حصہ ہی اور وہ عمل بالید ہی اور اُسکی تقسیم

| | |
|---|---|
| واذ فرغت من نظام افید | فان ان ابدء باعمال الید |
| جب مین فارغ ہوا جسمین مفید مسلک سے | تو اب اعمال بالید کے شروع کرنے کا وقت آیا |
| فواحد یعمل فی العروق | ففی جلیھا وفی الدقیق |
| پس ایک قسم یہ ہی کہ کیا جاتا ہی عروق مین | بڑی رگین ہون یا چھوٹی باریک |

| | |
|---|---|
| وثانیا تعملہ فی اللحم | وثالثا تعملہ فی العظم |
| اور دوسرا جو تو کرے گوشت مین | اور تیسرا جو تو کرے ہڈی مین |

بدن مین علاج کرنے کے دو حصہ ہین۔ ایک وہ جو دوا کے ذریعہ سے کیا جاتا ہی دوسرا ہاتھ سے۔ پھر اس حصہ کی جسکو لوگ ہاتھ سے عمل مین لاتے ہین تین قسمین ہین ایک وہ جسکا عمل رگون مین ہوتا ہی فصد وغیرہ کے ذریعہ سے دوسری وہ جو گوشت مین کیا جاتا ہی کاٹنے اور چیرنے اور باندھنے وغیرہ کے طور پر تیسری وہ جو ہڈیون مین ہوتا ہی۔ سو ان ہر سہ اقسام کا بیان کیا جاتا ہے

## العمل فی العروق ومنافعہا فی الفصد

عمل بالید رگون مین اور اُنکے منافع فصد کرنے مین

| | |
|---|---|
| جنس العروق منہ ما یفجر | ومنہ ما نسلہ وبنثر |
| منجملہ جنس رگون کے ایک وہ قسم ہی جو جاری کیا جاتا ہے | اور ایک وہ ہی کہ جسکو ہم نکالتے ہین اور کاٹتے ہین |
| ففصد الاکحل فی کل الالم | فی الصدر والراس کامثال الورم |
| پس سر اور کی فصد ساری دردون مین | جو سینہ یا سر مین ہون ورمون کی طرح |
| والفیفال فی اللطاف | من شدۃ الصداع والرعاف |
| اور قیفال کی فصد کیجاوے نرمی سے | بسبب زیادہ درد سر اور نکسیر کے |
| والباسلیق فی علاج الصدر | وما اعترمے فی رمیتہ من ضربۃ |
| اور باسلیق سینہ کے علاج مین | اور شش کے ضرر مین کہ عارض ہو |
| والمازبان فی ردی الحال | من علل الکبد والطحال |
| اور دونون بایلض بُری حالت مین | بباعث امراض جگر وتلی کے |

| | |
|---|---|
| والحبل فی الذراع ان عدمنا | الباسلیق جربه قصدنا |
| اور جبکہ رگ حبل الذراع کو نہ پاوے | تو باسلیق کے جرم کی قصد کر |
| ونفصد العرق فی الاصداغ | لداء من وجع الدماغ |
| اور ہم فصد کرتے ہین کنپٹیون کی رگون مین | اس درد کے واسطے جو دماغ مین ہمیشہ رہے |
| والعرق خلف الاذن للشقیقه | وقرحة فی هامة عنیقه |
| اور رگ جو کان کے پیچھے ہو واسطے سر درد آدھی سیسی | اور زخم کہنہ کے جو کھوپڑی مین ہو |
| ونفصد العرقین فی المحاقین | للمرض الکائن فی العینین |
| اور ہم فصد کرتے ہین آنکھ کے دونون گوشون مین | اس مرض کے واسطے جو آنکھون مین ہو |
| والعرق فی الیافوخ من قروحه | ودرم یحدث فی سطوحه |
| اور تالو کی رگ کو واسطے اس زخم کے | اور درم کے جو تالو کی سطح مین واقع ہو |
| ونفصد الوداج فی الآلام | نخصه منهن فی الجذام |
| اور فصد کرتے ہین شہ رگ کی دردون مین | اور ہم خاص کرتے ہین اُس رگ کو مرض جذام مین |
| وفی علاج العین عرق الجبهة | وفی صداع دائم وسعفه |
| اور پیشانی کی رگ کو آنکھ کے معالجہ مین | اور دائمی درد سر اور گنج مین |
| والعرق فی الراس الذی فی المؤخر | من الصداع دائما والسدر |
| اور اُس رگ کو جو سر کے مؤخر مین ہو | واسطے صداع دائمی اور سدر کے |
| والعرق قد نفصد فی الارنبه | لما ترے من بثر فی الجبهة |
| اور سر بینی کی رگ مین ہم فصد کرتے ہین | اسواسطے کہ پیشانی مین ثبورات دیکھتے ہین |

| | |
|---|---|
| والعرق من تحت اللسان نقصدہ | فی ورم وذبح فنفصدہ |
| اور جو زبان کے نیچے ہو ہم اسکا تصد کرتے ہین | ورم اور ذبح مین اور اُسکی فصد کرتے ہین |

فصد تفرق اتصال (پھاڑنا یا چیرنا) ارادی ہو جس سے استفراغ کلی ہو جاتا ہے اور شیخ نے کہا ہو کہ فصد کرنا صرف اس صورت مین روا ہو جبکہ خون مین زیادتی یا اُسکی کیفیت مین کچھ خرابی ہو اور فصد درست نہین ہو بحران کے دن اور نہ اُس بیماری مین جو کہ شدید الشوران اور زیادہ جوش والی ہو اور نہ حاملہ اور حائضہ کی اور تنگ اور باریک فصد اور وسیع اور موٹی فصد سے غشی آجاتی ہو لیکن بدن کا تنقیہ بخوبی کر دیتی ہو اور نہ فصد کے بعد ریاضت کیجاوے اور سیر شکم ہو کر غذا کھائی جاوے۔ پھر مصنف نے ہاتھ کی چھ مقصورہ رگون کا بیان کیا ہو۔ اوّل باسلیق جو اندرونی ذراع کی طرف ہو وہ سینہ سے نیچے کا خون نکالتی ہو لیکن اسکی فصد خطرناک ہو کیونکہ اُسکے نیچے رگ شریان ہو دوسری اکحل یعنی سرار و جسکو مشترک بھی کہتے ہین کیونکہ باسلیق اور قیفال کے حکم مین متوسط ہو۔ سوم حبل الذراع جو بطن الذراع کے وسط مین ظاہر رگ ہو۔ چہارم قیفال جو کہ تمام رگون سے زیادہ سلامت ہو اُسکی فصد کرنے سے گردن اور اُس سے اوپر کا خون اور کسیقدر نیچے کا خون بھی نکلتا ہو۔ پنجم بازیان جو بطن الساعد پر دو رگین ہین جنکو باسلیقان بھی کہتے ہین کیونکہ وہ دونون اصلی باسلیق کی شاخین ہین اور وہ دونون طرف ساعد کے قریب ہین اُنکی فصد وہی فائدہ کرتی ہو جو کہ باسلیق سے ہوتا ہو۔ ششم اُسیلان جسکو مصنف نے نہین ذکر کیا۔ اور سر مین جن رگون کی فصد کیجاتی ہو اُنمین سے بعض اور وہ ہین اور

بعض شرائین جبہین سے ایک تو کنپٹیون کی رگین ہین جو دماغ کا خون نکالتی ہین لیکن اُسکے قریب شریان ہی جس سے خون نکلنے کا ڈر ہوتا ہی۔ دوسرے آنکھ کے گوشون مین دو رگین ہین جنکی فصد بھی خطرناک ہی۔ کیونکہ اس سے غرب زاسود ہو جایا کرتا ہی۔ لیکن انکی فصد امراض مزمنہ اور دمعہ اور غشاوہ اور رمد عتیق مین نہایت مفید ہی۔ تیسری تالو کی رگ جو سر کے درمیان ہی۔ اور وہ سر کے زخمون کو فائدہ دیتی ہی۔ چوتھی سر ہنی کی رگ جو کہ پیشانی کی پھنسیون کو آرام بخشتی ہی۔ پانچوین دونون شاہ رگین ہین جو کہ ابتداے جذام مین فصد کیجاتی ہی نہ اُسکے استحکام اور پائداری کے وقت مین چھٹی وہ رگ جو کہ سر کے نیچے ہی جسکی فصد درد سر کہنہ اور خناق اور ذبحہ کو مفید ہی۔ ساتوین وہ رگ جو کانون کے پیچھے ہی۔ درد شقیقہ (آدھی سیسی کا درد) اور سر کے زخمون کو فائدہ بخشتی ہی لیکن بقراط نے کہا ہی کہ اُسکی فصد سے نسل آیندہ منقطع ہو جاتی ہی اور جالینوس اُسکا قائل نہین ہی۔ آٹھوین۔ پیشانی کی رگ جو کہ ظاہر ہی اُسکی فصد آنکھ کی پرانی بیماریون کو مفید ہی۔ نوین ذبحہ جسکا بیان پہلے مذکور ہو چکا ہی۔ سدر تحیر بصر کو کہتے ہین۔ اور اصطلاح مین ایک حالت کا نام ہی کہ جب عارض ہوتی ہی تو آدمی خاموش مبہوت رہجاتا ہی۔ اور سر مین ثقل پاتا ہی۔ اور آنکھون مین تاریکی اور کبھی طنین (آواز) کان مین اور گاہے عقل بھی سلب ہو جاتی ہی۔ ذبحہ ورم عضلات حوالی حلقوم مین ہوتا ہی اور خناق ورم لوزتین ہی۔

| | |
|---|---|
| ونفصد العرق الذی فی الرکبۃ | لمرض الاحشاء تحت السرۃ |
| اور ہم فصد کرتے ہین اس رگ کی جو گھٹنے مین ہے | مرض احشاء کے واسطے جو ناف سے نیچے ہین |

| | |
|---|---|
| وَتُفْصِدُ الصَّافِنُ فِي السَّاقَيْنِ | لِمَا تَقَرَّحَ مِنْ مَرَضِ الْفَخِذَيْنِ |
| اور فصد کرتے ہین صافن کو دونون پنڈلیون مین | اُن مرضون کے واسطے جو رانون مین ہون |

صافن ایک رگ کا نام ہی جو کعب انسی یعنی اندرونی پر واقع ہی اور اصل مین صافن کہتے ہین۔ سلیم کو چونکہ یہ رگ بھی سالم ہی یعنی اسکے نیچے اور قریب کوئی شریان یعنی رگ روحی نہین ہی اور اسکی فصد آسان ہی۔

| | |
|---|---|
| وَتُفْصِدُ النَّسَّاءَ عَلَى أَمْرَاضِهِ | وَالْعِرْقَ فِي الْقَدَمِ فِي أَعْرَاضِهِ |
| اور فصد کرتے ہین عرق نسا کو نسا کی بیماریون مین | اور اس رگ کی جو قدم مین ہی قدم کی بیماریون مین |

وہ رگ جو کہ رکبہ (گھٹنے) کے مابض مین ہی اُسکے ساتھ پانون کی رگین ملی ہوئی ہین اُسکی فصد کرنی اُن امراض کو مفید ہی۔ جو پیٹ کے نیچے ہون کیونکہ وہ نزدیک سے خون نکالتی ہی اور ان امراض سے بھی جو کہ سر کی طرف مائل ہین کیونکہ اُس سے مادہ نیچے کی طرف تحویل ہو جاتا ہی اور نیز سوداوی امراض سے۔ اور رگ صافن جو کہ کعب (ٹخنہ) انسی کے ایک جانب ہی۔ اور عرق النسا سے زیادہ ظاہر اور واضح اسکی فصد جگر سے نیچے کا خون نکالتی ہی اور حیض کو ادرار مین لاتی ہی۔ اور ران کے امراض کو مفید ہی۔ اور عرق النسا، کعب (ٹخنہ) کی وحشی جانب پر واقع ہی۔ یا اسکے نیچے یا اوپر ہوا کرتی ہی۔ اُسکی فصد طول مین کرنی چاہیے اور اگر وہ عدم ظہور کے سبب سے معلوم نہو سکے تو اُسکی اس شاخ کی فصد کیجاوے جو کہ پانون کی انگلی خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہی۔ اور یہ فصد عرق النسا کی بیماری کو نہایت مفید ہی اسکو فصد کرنے سے پہلے اور پیچھے باندھ رکھنا چاہیے اور اُسکے ساتھ وہ رگین ملی ہوئی ہین جو کہ قدم کے مشط پر واقع ہین

## العمل فی الشرائین

عمل بالیدگی شریانون مین

شرائین وہ باریک رگین ہین جو رقیق خون اور روح حیوانی سے پُر ہوتی ہین جنکا مبدء دل ہوتا ہی۔

| | |
|---|---|
| ونبتر الشریان فی الصداع | وما نرمے فی العینین من اوجاعہ |
| اور ہم کاٹتے ہین شریانون کو دردِ سر مین | اور اُن دردون مین جو آنکھون مین دیکھتے ہین |
| اِذا خشینا من نزول الماء | فی العین من شدۃ ھذا الداء |
| جب ہم ڈرین نزول الماء سے | کہ اس درد کی شدت سے آنکھ مین آجاویگا |
| ودرم حدوثہ من فتحہ | ولا یسیل دمہ من سطحہ |
| اور جو ورم کہ شریانون کے کھلنے سے پیدا ہو | اور خون اُسکا سطح سے نہ جاری ہو |
| شقہ وابترہ او فلہ | وافصدہ ان شئت اذا قطع کلہ |
| اور چیرا دے اور کاٹ یا نکال ڈالے اسکو | اور اگر تو چاہے تو فصد کر یا ساری کاٹ |
| وامنعہ بالربط او المکواع | عن نزف ما یجری من الدماء |
| اور روک تو تاکا باندھنے یا داغ دینے کے ذریعے | خون کے جاری ہونے سے |
| ودواہ تدویۃ الجراحہ | حتی ترے صاحبہ فی راحہ |
| علاج کر اسکا معالجہ زخم کا سا | یہانتک کہ تو اُس شخص کو آرام مین دیکھے |

اور کنپٹی کی شریان کبھی نکالی جاتی ہی اور کبھی کاٹی جاتی ہی۔ لیکن اسکی فصد مین خون کے جاری ہو جانے کا ڈر رہتا ہی جسکا بند کرنا بغیر داغ دینے کے دشوار ہو جاتا ہی۔ اور مین نے دو مرتبہ ایسی فصد کا مشاہدہ کیا ہی جس سے اُسکی شریان کو

صدمہ پہونچنے سے ایسا خون جاری ہوا کہ وہ آدمی جان سے ہلاک ہوگیا اسلیے مصنف نے کہا ہی کہ اس نزف الدم یعنی خون کے اجرا کو باندھکر بند کیا جاوے اور اگر کچھ کارگر نہو تو داغ دیا جاوے۔ اور اسی قول کے مطابق وہ حدیث ہی جو کہ مروی ہی ان سعد بن معاذ ان اصابہ سہم فی اکحلہ فاصاب شریانا تحت الاکحل وسمہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ یعنی سعد کی رگ اکحل مین تیر لگنے سے اُسکے نیچے کی رگ شریان کو صدمہ پہونچا جسکے خون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیکر بند کیا۔ اور شریان مین ورم ہوجانے سے یہ مراد ہی کہ جب شریان مین کسی ضرب یا صدمہ سے ورم ہوجاوے پس مناسب یہ ہی کہ اسکو چیرا دیکر پھاڑ کر نکال دیوین یا کاٹ کر پٹی باندھین۔ اور پھر اسکا علاج کرین۔

## الثانی من العمل بالید وھو العمل فی اللحم واولا فی الشرط

دوسرا قسم ہاتھ سے عمل کے باب مین جو گوشت مین کیا جاتا ہی جسمین اسسے پہلے پچھنون کا بیان ہی

| | |
|---|---|
| وعمل اللحم فمنہ الشرط | والقطع والکی فمنہ البط |
| گوشت کے عمل مین سے پچھنے لگانا ہے | اور کاٹنا اور داغ دینا اور چیرا دینا |
| والشرط منہ عمل یجری دمہ | ومنہ ما تمصہ بالمجمہ |
| اور پچھنون مین سے ایک وہ عمل کہ اسکا خون جاری کرتا ہے | اور دوسرا وہ کہ سینگی سے تو خون چوس لے |
| یجری بہ الدم من السطوح | فی الجسم ذی البثور والقروح |
| اور جاری ہوتا ہی اس سے خون ظاہر جلد کا | اس بدن مین جو پھنسیون اور زخمون والا ہو |
| وربما یحجم دون الشرط | فیما نرید نقلہ من خلط |
| اور اکثر ہم چوستے ہین کم پچھنون سے | جہان ہم خون کو کسی خلط سے نقل کرنا چاہین |

| | |
|---|---|
| وَتَارَةً فَارِغَةً نُصِفُّهَا | وَمَرَّةً بِقُطْنَةٍ نُجَرِّفُهَا |
| اور کبھی ہم خالیون کو چپکا دیتے ہین | اور کبھی ہم اُسکو جلاد یتے ہین |
| لِكَيْ تَفُشَّ الرِّيحَ مِنْ مَكَانِ | وَتُصْلِحَ الْأَعْضَاءَ بِالْكَسْخَانِ |
| تاکہ نکال دے ہوا کو اُسکے مکان سے | اور اعضا کی اصلاح کرے ساتھ گرم کرنے کے |

پچھنے لگانے مین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ خاص عضو مین پچھنے لگا کر اُسکے ناقص اور فاسد مردہ اور سوختہ خون کو نکالا جاوے تاکہ اس سے عضو نہ بگڑ جاوے دوسرا یہ کہ پچھنے لگا کر سینگی کے ذریعہ سے چوسا جاوے تاکہ خون جذب ہو جاوے اور اسکے ساتھ مخلوط ہو کر روی خلط سے جذب ہو جاوے جیسا کہ سینگیان پستانون پر لگانے سے حیض کا خون منقطع ہو جاتا ہی اور یہ خون سینگی اور پچھنون کے ذریعہ سے جو نکلتا ہی وہ ظاہر جلد اور جسم کی بیرونی سطح سے خارج ہوتا ہی چنانچہ صحیح بخاری اور مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تمام علاجون سے جو تم کرتے ہو بہتر سینگی کے پچھنے ہین اور کبھی پھوکی سینگی عضو پر لگائی جاتی ہی جسمین پچھنے نہین ہوتے جبکہ اُس عضو مین تھوڑا خون ہو اور ارادہ ہو کہ اور عمدہ اور تازہ خون اسمین آجاوے۔ اور کبھی سینگی یعنی کوچون مین پھوس جلا کر پیٹ وغیرہ پر لگاتے ہین جس سے ریح جذب ہو جاتی ہی اور قولنج کی بیماری مین نہایت مفید ہی۔ اور کبھی عضو کے مزاج کو سردی پہونچنے سے جس سے معدہ بارد ہو جاتا ہے اسلیے ناف پر تازی سینگی لگانے سے معدہ کو گرمی پہونچ جاتی ہے۔

# اَلعَمَلُ بِالقَطعِ فِی اللَّحمِ

## گوشت مین کاٹنے کا عمل

| | |
|---|---|
| وَکُلُّ مَا تُقطَعُ کَالمَسَامِیرِ | وَکَالشَّالِیلِ وَکَالشَّتَائِرِ |
| اور جس چیز کو کہ ہم کاٹتے ہین جیسے کیل | اور مسے اور پلک ڈھلکی ہوئی |
| وَکُلُّ مَا یَعفَنُ مِن اَطرَافٍ | وَمِثلِ بَسَابِجَۃِ الاَنَافِ |
| اور مثل ان اطراف کے جو گندے ہوجاوین | اور مثل گوشت زائد ناک کے |
| وَاَصبَعٍ تَزِیدُ اَو تَلتَصِقُ | وَجَفنِ عَینٍ حِینَ لَا تَفتَرِقُ |
| اور اُنگلی کہ زائد ہو جاوے یا ملجاوے | اور پلک آنکھ جب جدا نہو سکے |
| وَعَنبِیَۃٍ اِذَا مَا بَرَزَت | وَقُلفَۃِ الاَحلِیلِ فَهِیَ اَنفَلَتَ |
| اور طبقۂ عنبیہ کہ جب ظاہر ہوجاوے | اور پردہ سرذکر کا جب بند ہوجاوے |

دوا کی نسبت سے لوہے سے کاٹنا بہتر ہی۔ کیونکہ دوا کے ساتھ کاٹنے کی صورت مین اسکا ضرر قریب کے اعضا کو پہونچتا ہی۔ مسامیر۔ بڑے مسے ہین جنکی تاثیر گوشت مین گھسی ہوئی ہوتی ہی۔ اور خشک ہوتے ہین۔ اور شرہ یہ کہ آنکھ کی پلک دوسری پر منطبق نہو سکے۔ اور بسابج کان مین زیادہ گوشت کا ٹکرا ہو جاتا ہی جسکو کاٹنا ضروری ہی جبکہ اسکا رنگ سُرخ ہو۔ لیکن سیاہ اور خاکستریکا کاٹنا مناسب نہین ہی کیونکہ اسکے کاٹنے سے ناک فاسد اور بگڑ جاتی ہی اور وہ سرطان کی قسم مین سے ہوتا ہی عنبیہ آنکھ کا ڈھیلا ہی۔ جبکہ باہر نکل کر انگور کی شکل پر باقی رہجاوے جو ناگے کے ذریعہ سے کاٹا جاتا ہے

| | |
|---|---|
| وَلَحمٍ قَرحَۃٍ اِذَا مَا خَبُثَت | وَقَرحَۃِ الرَّضِّ اِذَا مَا عَفِنَت |
| اور گوشت پھوڑے کا جب خبیث ہوجاوے | اور قرحہ چوٹ کا جب گندہ ہوجاوے |

| | |
|---|---|
| وَيُقْطَعُ الزَّائِدُ فِي اللِّسَانِ | مِثْلُ الَّذِي يُقْطَعُ فِي الْأَذَانِ |
| اور کاٹا جاتا ہے زائد گوشت زبان کا | جیساکہ کاٹا جاتا ہے کانون مین |
| وَيُقْطَعُ اللَّحْمُ عَلَى النُّزَجَاجِ | وَالسَّيْلِ وَالنَّصُولِ فِي الْإِخْرَاجِ |
| اور گوشت کاٹا جاتا ہی کانچ | اور تیر اور پھل کے نکالنے مین |
| وَتُقْطَعُ الْأَشْدَاءُ فِي الرِّجَالِ | وَمَا بَرَى فِي السَّاقِ مِنْ دَوَالِ |
| اور کاٹے جاتے ہین زائد پٹھان مردون مین | اور جو دوالی کہ پنڈلیون مین نظر آوین |

قرحہ خبیث وہ ہی جسکا گوشت فاسد ہوجاتا ہی وہ کاٹا جاوے تاکہ اُسکے قریب کے اعضا مین فساد سرایت نہ کرجاوے۔ اور قرحہ الرض کا سبب خارجی ہوتا ہی جیسے ہاتھ پر پتھر یا کسی وزنی چیز کے گرنے سے کچل جاوے اور خون اُسمین منجمد ہوکر مرجاوے۔ کان مین واقع ہونے سے یہ مراد ہی کہ اُسکے اندر گوشت ہوجاوے جس سے سماعت جاتی رہے۔ اور جب بدن مین کانچ یا تیر یا سرکنڈہ کا ٹکڑا داخل ہوجاوے تو اُسکو چیر پھاڑکر نکالا جاوے تاکہ عضو و رکان نہ بگڑجاوے۔ دوالی وہ موٹی رگین ہین جو خون سودای سے بھری ہوئی پنڈلی مین ظاہر ہوتی ہین نواصیر۔ ورم غشائی صلب ہی جو کہ خنازیر کے مشابہ ہی۔ ناسور وہ چھوٹا سوراخ ہی جو اکثر حلقۂ دبر کے قریب ظاہر ہوکر مقعد تک نفوذ کرجاتا ہی جسمین سے رقیق مادہ خارج ہوتی ہی۔ اور کبھی پاخانہ کی بو بھی نکلتی ہی۔

| | |
|---|---|
| وَكُلَّمَا كَانَ مِنَ الْبَوَاسِيرِ | وَكُلُّ مَا يَعْفِنُ مِنَ النَّوَاصِيرِ |
| اور جو ہو بواسیر کی قسم سے | اور جو متعفن ہوگیا ہو ناسور کی قسم سے |

ناسور حلقۂ دبر مین زیادہ گوشت ہوجاتا ہی جسکی تین قسمین ہین اور ناسور وہ سوراخ ہی

جسمین سے رطوبت نکلتی ہی۔ اور کبھی پھٹ کر براز بھی نکلنا شروع ہو جاتا ہی

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا اسْوَدَّ مِنَ الشُّحُومِ | وَكُلُّ مَا يَعْفِنُ مِنَ اللُّحُومِ |
| اور جو چربی کہ سیاہ ہو جاوے | اور جو گوشت کہ متعفن ہو جاوے |
| وَكُلُّ مَا طَالَ مِنَ اللَّهَاةِ | وَكُلُّ مَا زَادَ مِنَ اللَّشَاةِ |
| اور جو کوا کہ طویل ہو گیا ہو | اور جو مسوڑا کہ زیادہ ہو گیا ہو |
| وَيَقْطَعُ اللَّحْمَ لِعِرْقٍ مُدْنِي | وَكُلُّ مَا اسْتَدَّ لَنَا مِنْ أُذُنِ |
| اور کاٹ جاتا ہے گوشت نادرو کا | اور جو کان کہ بند ہو جاوے |
| وَكُلُّ مَا قَدْ زَادَ فَوْقَ النَّظَرِ | وَاذْتَرَى ظُفْرَةٌ فِي الظُّفُرِ |
| اور جو زیادہ ہو جاوے آنکھ پر | اور جب تو آنکھ کے پردہ کو ظفر کی بیماری میں دیکھے |

کیونکہ سیاہ گوشت اور چربی دونون فاسد ہوتے ہین۔ رگ سے زائد اوپر کے گوشت کاٹنے کی ترکیب یہ ہی کہ اُسکو لکڑی پر لپیٹ کر رگ کو چیر کر قطع کر دیوین جو آنکھ پر زیادہ ہو کر اُسکی سپیدی تک چلا جاوے۔ جیسے سبل جو کہ آنکھ کی سپیدی پر چڑھ جاتا ہی۔ یا ظفرہ جو کہ عصبہ ناک کی طرح سے آنکھ کی ممتد ہو جاوے اور جنمین زیادہ گوشت ہی جو ظاہر معلوم ہوتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَمَا اسْوَدَّ لَنَا مِنْ قُلْفَةٍ | وَكُلُّ مَا انْسَدَّ مِنَ الْمَقْعَدَةِ |
| اور جو قلفہ کہ سیاہ ہو جاوے | اور جو مقعد کہ بند ہو جاوے |
| وَثُرْثَةٌ وَشَتْرَةٌ وَظُفْرَةٌ | وَذِكْرُ الْخُنْثَى وَفَتْقُ السُّرَّةِ |
| اور ثرثہ اور شترہ اور ظفرہ | اور خنثے کا ذکر اور ناف کا فتق |

ثرثہ بواسیر کی قسم ہی جسمین سے ہو جاتے ہین۔ شترہ پلک زیرین کا سکڑنا

جس سے آنکھ بند نہو سکے۔ فتق کشادگی اسکے مخالف رتق ہی جسکے معنی پیوستگی کے ہین

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا قَطَّعَهُ لِيَنْفَعَا | وَمِثْلُهُ مِنْ خَارِجٍ قَدْ وَقَعَا |
| اور جس چیز کو ہم کاٹین کہ نافع ہو | اور ایسا ہی جو خارج سے آکر واقع ہو |
| فَبِالْخِيَاطَةِ عِلَاجُ مَا انْفَرَى | وَبِاندِمَالِ كُلُّ عُضْوٍ انْبَرَى |
| پس سینے سے اُنکا علاج ہی جو پھٹ جاوے | اور اندمال سے ہر ایک عضو اچھا ہو جاتا ہی |

خصی کے ذکر کا کاٹنا تمام زینت کے لیے ہی ورنہ اسمین کچھ فائدہ مطلوب نہین ہے

## اَلْعَمَلُ بِالْكَيِّ فِي اللَّحْمِ

گوشت مین داغ دینے کا کام

کسی حدیث مین وارد ہی۔ تین چیزون مین شفا ہی۔ شہد کے شربت مین اور سینگی کے پچھنون مین۔ اور آگ کے داغ مین۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب کو بھیجا تھا جسنے وہان جاکر اُسکی رگ کو کاٹ کر داغ دیدیا تھا۔ اور داغ دینا تمام سرد امراض مین مفید ہی خواہ مادی ہو یا غیر مادی بالاتفاق۔ لیکن مرض حار یا بس مین اختلاف ہی۔ اور پھر آگ سے داغ دینا بہ نسبت دوا کے بہتر ہی کیونکہ دوا کی تاثیر کبھی بعید عضو کی طرف سرایت کر جاتی ہی اور آگ کے داغ کا فعل متعدی نہین ہوتا۔ اور داغ دینے کا افضل زمانہ فصل ربیع ہی۔ اور بوقت ضرورت دیگر فصلون مین بھی جائز ہی اور آگ سے داغ دینے مین جلدی تاثیر ہوتی ہی اور اُسکا فعل قوی اور اُسکا غلبہ زیادہ ہوتا ہی۔ بعض کے نزدیک سونے کی سیخ سے داغ دینا بہتر ہی اور بعضون کے نزدیک لوہے سے اور داغ سے رطوبتین جذب ہو جاتی ہین اور سرد اخصا کو

سخونت پہونچ جاتی ہی۔ اور اسکے اور بھی بہت سے فوائد ہین

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا تَكْوِيْ فِي الْاَبْدَانِ | فَهُوَ لِقَطْعِ الدَّمِ وَالشَّرَيَانِ |
| اور جو تو بدنون مین داغ دیتا ہی | تو وہ واسطے قطع کرنے خون اور شریانونکے ہوتا ہی |
| وَمِنْ عُرُوْقٍ بُتِرَتْ كِبَارِ | اَعْيَا الطَّبِيْبَ دَمُهُنَّ الْجَارِيْ |
| اور بڑی بڑی رگون سے وہ کاٹی جاتی ہین | جنکا جاری خون طبیب کو تھکا دیوے |

داغ سے شریانون کا جاری خون بند ہو جاتا ہی لیکن اس بارہ مین شریانونکی کچھ خصوصیت نہین ہی بلکہ ان اوردہ کا بھی وہی حکم ہی جو اندر کیطرف سے وسیع ہون جنکے منہ کھول دینے سے انکا خون پٹھون سے بند نہین ہو سکتا

| | |
|---|---|
| وَفِي جُسُوْمٍ رَطْبَةٍ تَجْفِيْفَا | وَفِي لُحُوْمٍ رِخْوَةٍ تَكْثِيْفَا |
| اور تر بدنون مین واسطے تجفیف کے ہوتا ہی | اور نرم گوشتون مین سخت کرنے کے واسطے |
| وَكَيْ تُسَخِّنَ جُسُوْمًا بَرَدَتْ | وَتَمْنَعَ الْبَلَّاتِ مِمَّا اَطْرَدَتْ |
| اور تاکہ گرم کرے ان بدنون کو جو سرد ہو گئی ہون | اور منع کرے تریون کو جب عام ہون |

پہلے معلوم ہو چکا ہی کہ وہ امراض بارد کو اپنے عنصر کی حرارت سے گرمی پہونچاتا ہی اور اپنے بیس سے رطوبت کو جذب کرتا ہی اور اسیطرح مستر خی اعضا سکڑ جاتے ہین اور تر خشک ہو جاتے ہین جیسے راتب گوشہ چشم کو داغ دینا آنکھ اور ناک کی جاری رطوبتون کو جذب کر دیتا ہی

## البط من عمل اليد في اللحم

ہاتھ سے گوشت کاٹنے کے عمل کا بیان

| | |
|---|---|
| وَكُلُّ مَا نَعْمَلُهُ مِنْ بَطِّ | فَهُوَ لِمَا نُخْرِجُهُ مِنْ خَلْطِ |
| اور ہم جو عمل چیر کا کرتے ہین | تو وہ غلط کے نکالنے کے واسطے کرتے ہین |

| | |
|---|---|
| كَبَثْرَةٍ مُخْرِجُهَا مِنْ دَرْمٍ | وَعَفِنٍ مُحْتَقِنٍ مِنْ دَمٍ |
| جیسے پیپ ہم درم سے نکالتے ہین | اور گندہ خون سے کہ بند ہو گیا ہو |
| وَالْمَاءِ فِي الْعَيْنَيْنِ أَوْ فِي بُرْدَةٍ | وَالْمَاءِ فِي الرَّأْسِ وَمِثْلِ عُقْدَةٍ |
| اور جیسے پانی آنکھون مین اور پلکون مین | اور سر کے پانی مین اور زبان کی گرہ مین |

بردہ رطوبت غلیظی ہے کہ باطن جفن مین متحجر ہو جاتی ہے اور چونکہ اسکی شکل مثل بردہ یعنی زالہ کے ہے اسلیے اسکو بردہ کہتے ہین

| | |
|---|---|
| وَحَبَنٍ وَقَيْلَةٍ مَائِيَّهْ | وَفَيْلَةٍ كَمِثْلِهَا الْحُمَيَّهْ |
| اور جیسے استسقاے زقی اور فتق مائی | اور فتق جو مثل اسکے کہی ہو |

قیلہ مائیہ اور فتق یہ ہے کہ بہفتین کے کیسے بسبب رطوبت مائی کے وسیع ہو جاوین عقدہ زبان مین گرہ ہوتی ہے۔ حبن استسقا اور ورم بطن جسمین زرداب جمع ہو جاتا ہے۔ بط یہ ہے کہ کسی مخصوص آلہ کو عضو کے اندر تک پہونچا کے اُسمین سے جس چیز کو نکالنا چاہین نکال دیوین جسکی دو قسمین ہین حقیقی اور مجازی یہ ہے کہ ناقص مادہ یا متعفن کو نکالنا۔ اور قیلہ رطوبت مائی کو دبانا یا کاٹنا تاکہ اُسمین سے استسقا کا پانی نکل جاوے۔ اور مجاری جیسے آنکھ کا قدح جو بط کے حکم مین داخل ہے بطبق ان معانی کے جو کہ اوپر بیان کیے ہین کہ کسی عضو کے باطن مین آلہ کو پہونچانا۔ اور سر مین پانی سے یہ مراد ہے جو کہ اکثر اوقات ولادت کے وقت یا چھوٹی عمر مین جبکہ بچے کا سر زمین پر سختی سے واقع ہو عارض ہو جاتا ہے جسکے جینے کی اور زندگی کی امید کمتر ہے۔ اور جب اس بچہ کے سر کو ہلایا جاوے تو اسمین پانی بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے جسکی علامت یہ ہے

کہ اُسکا سر ہر روز بڑا ہوتا جاتا ہی۔ اور جسمین استسقا کو کہتے ہین۔ اور اسمین بط صرف زقی مین ہوتا ہی

## القسم الثالث من العمل باليد وهو العمل في العظم اولا في الجبر

تیسری قسم ہاتھ کے عمل کی جو عمل کہ ہڈیو مین کیا جاتا ہی۔ جسمین سے اول جوڑنے کا حال بیان کیا جاتا ہی اور اِسکی دو قسمین ہین۔ ایک ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا۔ دوسرے نکلے ہوئے عضو کا اُسکی جگہ مین واپس لانا۔

| | |
|---|---|
| وَكُلُّمَا نَحْدُثُهُ مِنْ صُنْعٍ | فِي الْعَظْمِ مِثْلُ الْكَسْرِ وَالْخَلْعِ |
| اور جو امر اور صنعت کہ ہم ہڈی مین | پیدا کرتے ہین جیسے کہ (توڑنا) اور خلع (جوڑنے کا) |
| وَكُلُّ مَا نُطِبُّهُ مِنْ كَسْرِ | فَإِنَّمَا عِلَاجُهُ بِالْجَبْرِ |
| اور جو ٹوٹی ہوئی کا ہم علاج کرتے ہین | تو اسکا علاج جبر سے ہوتا ہے |
| رَدُّ الشَّظَايَا فِيهِ حَتَّى يَنْطَبِعْ | وَنَشْرُ مَا يَنْخَسُهَا فَيَجْتَمِعْ |
| برابر کرنا پاروں کا اسمین یہانتک کہ جڑ جاوے | اور پراگندہ کرنا اُسکا جو چبھا دیوے اور جمع ہو جاوے |
| وَشَدُّهَا بِصَنْعَةٍ حِكْمِيَّهْ | لَا ضَاغِطَةٍ فِيهَا وَلَا مُرْخِيَّهْ |
| اور باندھنا انکا حکمت عملی سے | کہ اسمین نہ دبانے والا ہو اور نہ ڈھیلا ہو |
| عَصَائِبَ تَبْدَاءُ بِهَا مِنَ الْوَسَطْ | ثُمَّ يُزَادُ الشَّدُّ حَتَّى تَرْتَبِطْ |
| پٹیون کا باندھنا درمیان سے شروع کرکے | پھر بندش کو زیادہ کرتا جانا یہانتک کہ کامل بط ہو جاوے |
| مِنْ فَوْقِهَا رَفَائِدَةً مَفْوُفَهْ | مِنْ فَوْقِهَا جَبَائِرُ مَصْفُوفَهْ |
| اونکے اوپر گدیان تہ بتہ | اور اُنکے اوپر تختیان صف بصف |

| | |
|---|---|
| وَلَطِّفَنَّ غِذَائَهٗ فِی الْاَوَّلِ | وَکَثِّفْهُ اٰخِرًا کَیْ یَمْتَلِیْ |
| اور تو اسکی غذا اول اول خوب لطیف کیا کر | اور آخر مین خوب کثیف کہ ممتلی ہو جاوے |
| وَاحْذَرْ عَلَیْهَا اَوَّلًا مِنْ وَرَمٍ | سَخِّنْ لِمَا یُنْصَبُّ فِیْهِ مِنْ کَرَمٍ |
| اور تو اسپر ابتدا مین ورم کی احتیاط رکھ | اسطرح کہ جو خون اسپر گرے اُسکو گرم کر |

ابتدا مین لطیف غذا اسلیے دیجاتی ہی تاکہ ورم ہوکر عضو کے ملنے مین خلل نہ ڈالے۔ اور جب کسیقدر عرصہ گذر جاوے اور ہڈی کے ملجانے کے آثار نظر آوین تب کثیف غذائین دیوین جو کہ ہڈی کی تقویت مین امداد دیتی ہین۔

| | |
|---|---|
| اَرْدِعْهُ مَا اسْتَطَعْتَ حَتّٰی تَمْنَعَهٗ | بِکُلِّ بَارِدٍ لِکَیْمَا تَدْفَعَهٗ |
| ہٹا اُسکو جسقدر ہوسکے یہانتک کہ تو اُسکو روک دیوے | سرد چیز کے ذریعہ سے تاکہ وہ اسکو دفع کرے |
| وَاصْنَعْهُ مِنْ تَحَرُّکٍ اَوْ سِیْرَا | اَلْزِمْهُ فِیْ طُوْلِ السُّکُوْنِ الصَّبْرَا |
| اور تو منع کر اسکو جنبش سے یہانتک کہ اچھا ہو جاوے | اور بہت دراز سکون مین اسپر صبر لازم کر |
| اِنْ حَرَّکَ الَّذِیْ یَقِلُّ صَبْرُهٗ | عَظْمًا کَسِیْرًا لَمْ یُتِمَّ جَبْرُهٗ |
| اگر ہلاوے وہ شخص جسمین صبر تھوڑا ہے | ہڈی شکستہ کو تو جوڑ اُسکا پورا نہو گا |

گرم خواہ غذا ہو یا دوا حرارت کو حرکت مین لاتی ہی۔ جسمین کبھی حرارت کی حرکت کی وجہ سے ورم ہو جاتا ہے۔

## عِلَاجُ الْخَلْعِ فِی الْعَظْمِ

جوڑ سے ہڈی کے نکل جانے کا علاج

| | |
|---|---|
| اَلْخَلْعُ طِبُّهٗ بِمَا نُمِدُّهٗ | حَتّٰی اِلٰی مَوْضِعِهٖ نَرُدُّهٗ |
| خلع کا علاج ہم اس چیز سے کرتے ہین کہ اسکو کھینچکر | یہانتک کہ اُسکی جگہ تک اُسکو پھیر دیوین |

| | |
|---|---|
| وَبَعْدَ مَا نَرُدُّهُ نَشُدُّهُ ۴ | نَتْرُكُ ذَاكَ زَمَنًا نُحَدُّهُ |
| اور بعد رد کرنے ہڈی کے ہم اُسکو باندھکر | ایک حد تک کچھ عرصہ اُسے ویسا ہی چھوڑدین |
| نَلْزَمُهُ مِنَ الدَّوَاءِ قَابِضًا | نُطْعِمُهُ مِنَ الطَّعَامِ هَامِضًا |
| اُسپر لگائین دوا قابض | اور کھانے کو دین اُسکو غذا ترش |
| حَتَّى نَرَاهُ سَالِمًا مِنْ وَرَمِهْ | وَلَا نَخَافُ الْاِجْتِمَاعَ مِنْ دَمِهْ |
| یہانتک کہ ہم اسکو دیکھین درم سے تندرست | اور نہ ڈرین خون کے اجتماع سے |
| اَقَلُّ مَا تَبْرَئُهُ فِيهِ شَهْرُ | وَرُبَّمَا يَتِمُّ ذَاكَ عَشْرُ |
| کمتر مدت جسمین تو اچھا کردیوے ایک ماہ ہی | اور اکثر اوقات اور دس روز اُسکو پورا کرتے ہین |

جو ہڈی اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اپنے مکان سے جدا ہو جاوے تو اُسکو اُسکے مقام مین واپس لاکر اُسپر قابض دوائین جیسے قاقیا۔ مر۔ مغاث۔ کندر۔ انزروت۔ آرد پوستہ مین لگائی جاوین اور غذا لطیف دیجاوے تاکہ ورم نہ ہو جاوے۔ اور طبیعت کو نرم رکھا جاوے تاکہ ردی مواد سے بدن مین خشکی نہ آجاوے اور نہ ترش چیز کھلائی جاوے جس سے پٹھون مین سستی آجاتی ہی جنکی سستی سے ہڈیون مین ضعف آنا لازم ہی۔ کسر (ٹوٹنا) خلع (اپنی جگہ سے ٹل جانا) تیس روز مین کم سے کم اچھا ہو جاتا ہی بشرطیکہ بہت زیادہ نہو دس روز اور پورے ہونے سے یہ مراد ہی کہ ہڈیون کے ملنے اور ٹوٹنے کا بحران چالیس دن مین ہوا کرتا ہی۔

| | |
|---|---|
| وَقَدْ فَرَغْتُ مِنْ جَمِيعِ الْعَمَلِ | وَالْآنَ اَقْطَعُ بِقَوْلٍ مُكْتَمَلِ |
| اور مین فارغ ہو چکا ہون سارے عمل سے | اور اب مین ختم کرتا ہون پوری بات پر |

# ترجمۂ قول الحکیم تباذق من ابی علی فی حفظ الصحۃ

یہ ترجمہ ہے حکیم تباذق کے کلام کا جو شیخ ابو علی نے حفظ صحت کے باب مین کیا ہے

| | |
|---|---|
| تُوَقِّی اِذَا اسْتَطْعَمْتَ اِدْخَالَ مَطْعَمٍ | عَلٰی مَطْعَمٍ مِنْ قَبْلِ فِعْلِ الْهَوَاضِمِ |
| جب تو کھانا کھا چکے تو ہاضمہ کے اثر سے پہلے | کھانے پر کھانے سے پرہیز کر |
| وَکُلُّ طَعَامٍ تَعْجَزُ السِّنُّ مَضْغَهٗ | فَلَا تَبْتَلِعْهُ فَهُوَ شَرُّ الْمَطَاعِمِ |
| اور جس غذا کے چبانے سے دانت عاجز ہوئین | تو تو اُسکو مت نگل کہ وہ بُرا کھانا ہے |
| وَاِیَّاکَ اِمَّاکَ الْعَجُوْزَ وَوَطْبَهَا | فَمَا هِیَ اِلَّا مِثْلُ سَمِّ الْاَرَاقِمِ |
| اور بڑھیا عورت اور اُسکی صحبت سے دور رہ | کہ ایسی عورت زہریلے سانپونکے زہر جیسی ہے |
| وَلَا تَکُ فِی وَطْیِ الْکَوَاعِبِ مُسْرِفًا | فَاِسْرَافُهٗ فِی الْعُمْرِ اَقْوٰی لِلْهُدُوْمِ |
| اور دوشیزہ عورتون کی مجامعت مین تو زیادتی مت کر | کہ اُسکا اسراف عمر کو بڑا گرانے والا ہے |
| وَفِیْ کُلِّ اُسْبُوْعٍ عَلَیْکَ بِقَیْئَةٍ | فَفِیْهَا اَمَانٌ مِنْ شُرُوْرِ الْبَلَاغِمِ |
| اور ہر ہفتہ مین تو ایک بار قے کو لازم سمجھ | کہ اسمین بلغمون کے فسادون سے بچاؤ ہے |
| وَلَا تَحْبِسِ الْفَضَلَاتِ عِنْدَ اقْتِضَائِهَا | وَلَوْ کُنْتَ بَیْنَ الْمُرْهَفَاتِ الصَّوَارِمِ |
| اور بول و براز کو اُنکے تقاضا کے وقت مت روک | اگرچہ تو تیز چلتی تلوارون مین آجاوے |
| وَلَا سِیَّمَا عِنْدَ الْمَنَامِ مَنَفَّضُهَا | اِذَا مَا اَرَدْتَّ النَّوْمَ اَلْزَمُ لَازِمِ |
| خصوصًا سونے کے وقت کہ انکا جھاڑنا | جب تو نیند کا ارادہ کرے ضروریات سے ہو |
| وَکُنْ مُسْتَحِمًّا کُلَّ یَوْمٍ مَرَّةً | وَحَافِظْ عَلٰی هٰذَا الْعِلَاجِ وَدَاوِمِ |
| اور ہمیشہ دو وقت ایکبار تو گرم پانی سے غسل کیا کر | اور اس علاج پر محافظت و مداومت رکھ |

| | |
|---|---|
| وَلَا تَتَعَرَّضْ لِلدَّوَاءِ وَشُرْبِهَا | مُدَّةَ الدَّهْرِ اِلَّا عِنْدَ اَحَدِ الْعَظَائِمِ |
| اور دوا کے کھانے اور پینے کا کبھی تعرض مت کر | بجز کسی بڑی ضرورت کے |
| وَدَوِّرْ عَلَى الْجِسْمِ الدَّوَاءَ فَاِنَّهَا | لِقُوَّةِ اَبْدَانٍ اَشَدُّ الدَّعَائِمِ |
| اور بدن پر تو دوا کا استعمال افراط سے کر کہ یہ | دوا بدنوں کی قوت کے واسطے بڑا مستحکم ستون ہے |
| خِصَالٌ بِهَا اَوْصَى الْحَكِيْمُ تَبَاذِقُ | اَخَا الْعَدْلِ نَوْشِيْرَوَانَ مَالِكَ الْاَعَاجِمِ |
| یہ ایسی خصلتیں ہیں کہ حکیم تباذق نے انکی وصیت | عادل نوشیروان عجم کے بادشاہ کو کی تھی |

## ترجمہ در فارسی

| | |
|---|---|
| تا طعامی نگذرد از معدہ بر بالای آن | ہر طعامی کان خوری باشد ترا ہین زیان |
| ہر چہ از خائیدنش عاجز شود دندان منوش | کان تبر باشد زہر مسطوم ای جان جہان |
| از زنان پیر و صحبت شان حذر کن ای جوان | کان تبر باشد زز ہر مار نزد عاقلان |
| در جماع دلبران نارپستان ہم مکن | پرہ لبری زانکہ باشد زندگانی را زیان |
| ہر یک ہفتہ بکن قی یک کرت ای ہوشمند | کز شرور بلغم و صفرا شوی اندر امان |
| گر میان جنگ ہین می آیدت بول و براز | دفع آن باشد موجب نزد تو از حبس آن |
| خاصہ اندر حین خوابت روز و شب در ہر وقت | بر تو لازم شد براز و بول کردن آنزمان |
| باشد استحمام کردن مستحب در ہر دو روز | ہر کرا باشد میسر بر ہمہ پیرو جوان |
| تا ترا باشد میسر اے عزیز من دوا | غیر آن وقتی کہ باشد ناگزیر از بیم جان |
| پس بکن تو قیر دارو بر بدن بشنو ز من | کان بود بہتر ستون بہر قوای مردمان |

ایک پرانے نسخہ میں میں نے لکھا ہوا دیکھا ہے کہ شیخ رئیس نے کہا تحت الاحوزۃ المشتملۃ علی جمیع علم الطب و عملہ و یجب ان یکتم ہذہ الاحوزۃ عمن لا یلیق

قدر العلم وعن الجهلاء فانها تكفي الطبيب من حفظها مبادیها علی
اهل زمان من اهل هذه الصناعة یفوز غایة الفوز والله سبحانه الموفق
یعنی اختتام کو پہونچا ارجوزہ جو کہ علم طب اور اُسکے عمل پر حاوی ہی۔ جسکا مخفی
رکھنا ضروری ہی اُس شخص سے جو اس علم کی قدر نہین جانتا اور جاہلون سے بھی
کیونکہ یہی کافی ہی طبیب کے لیے۔ اور جو شخص اسکے اصول و مبادی کو بخوبی یاد کرلیوے
وہ اپنے زمانہ کے ہم پیشہ سے نہایت سبقت لیجا سکتا ہی۔ اور ہم اللہ ہی سے
اسکی توفیق کے خواہان ہین۔

تمّت الارجوزة السّينائية بعون الخالق البرية

یہ ارجوزہ سینائیہ خلقت کے پیدا کرنے والے کی امداد سے تمام ہوا۔

قد وقع الفراغ عن شرح هذه الابيات والكلمات البهات ليلة
الاثنين من رابع شهر المحرم الحرام سنة ثالث بعد الالف وثلث مائة
من هجرة سيّد المرسلين وخاتم النبيين عليه افضل الصّلوات
واكمل التحيات وعلى آله الطيبين وصحبه الطّاهرين الكملة
الماهرين وانا العبد المذنب الحقير المسكين بن المسكين ابو عبد العزيز
محمّد بن امير الدين عفى الله عنهم اجمعين

## تقریظ از جانب مؤلف

شیخ رئیس بوعلی سینا کی ایک مستند اور قدیمی کتاب مسمی بہ ارجوزہ طب یونانی مین اہم بامسمے اور نادر الوجود ہی جسکے سوائے کوئی اس علم کی کتاب نظم عربی مین آج تک تصنیف نہین ہوئی اور باوجود شہرت اور چند بار چھپنے کے آجکل کسی اہل مطبع اور کتب فروش کے پاس موجود نہین ہی۔ اسلیے بندہ نے اسکی دو مطبوعہ علیحدہ علیحدہ مطبع کی نہایت جستجو اور تجسس کثیر سے بہم پہونچا کر اسکی شرح حامل المتن مع فصیح ترجمہ کے سلیس اردو زبان مین مسمی **بالجوہر النفیس فی شرح ارجوزۃ الشیخ الرئیس** نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی ہی جسکے مطالعہ سے اس طب یونانی مین بخوبی مہارت اور اس فن کے جمیع مسائل پر پوری آگاہی ہو جاتی ہی۔ اور دیگر درسی کتب موجز۔ قانونچہ۔ سدیدی۔ نفیسی وغیرہ کی مشکل عبارات کی تفہیم اور مغلق مقامات کے حل کرنے مین امداد دیتی ہی اسلیے اسکا پڑھنا اور پاس رکھنا طلباء مبتدین و منتہیین و دیگر طالبان صحت کے لیے نہایت ہی ضروری اور مفید ہی۔

## خاتمۃ الطبع از حکیم متطب مولانا محمد احسن صحیح کتاب

الحمد للہ کہ اس زمانہ مین یہ تالیف لطیف حکمت یونانیہ کا لباب محتاج الیہ ہر شیخ و شاب یعنی **بجوہر النفیس فی ترجمۂ ارجوزۃ الشیخ الرئیس** باعطار حق شرح از حکیم محقق ابوعبد العزیز محمد بلاوی مترجم شارح و بقدر ذوق رئیس عالی خطاب جناب منشی بول کشور صناسی۔ آئی۔ ای۔ بار اول ماہ دسمبر ۱۸۹۰ء مطبع اودھ اخبار لکھنؤ مین طبع ہوئی

**اعلان**۔ حق تالیف بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہی۔